A History of Arabic Poets

from the earliest to the present day Containing 397 Biographies with Specimens of their Compositions Compiled from various Arabic Tazkerahs and Translated into Urdoo by

Mowlowee Kareem uddeen

(Price)

یہ تذکرہ مسمی فرائد الدہر

عرب کی شاعروں کا تذکرہ جو کہ مولوی کریم الدین نے چند کتب ادب سی تالیف
کیا ہی اسمین تین سو ستانوین شاعر کا بیان ہی ابتداء ایام جہالت سے تیرھوین
صدی تک ہر ایک صدی کا ایک حصہ اسمین ہے جس صدی مین جو شاعر گذرا ہی اوسمین لکھا ہے

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چھپا

سنہ ۱۹ ۱۳۶ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجز و نیاز اوس کریم و کارساز کے جناب مین کرتا ہون جسکو بقا ہی اور دوام
— اور کبر و غرور اوس ذات جامع الصفات کو زیبا ہی جسکو ثبات ہی
اور قیام — مشعل ہدایت عقل کے اس ظلمت جسمانی مین رہنمونی راہ حق
حمد اوسکی سی کل — اور ادراک عقول نورانیہ کا دریافت ماہیت شکر
اوسکے مین گرچہ شیدا ہے مثل بلبل — لیکن بسبب عجز قصور کے بی عقلی
کیچڑ اور بیوقوفی کے دلدل مین پا بگل — العظمت للہ ہزار ہا اہل عقل اور
علم کو مثل کہلونون کے بنا کر نیست و نابود کیا اور صدہا لی جانون کو کنج عدم سی
ظاہر کرکے گلشن ہستی مین موجود کیا — اور سبحان اللہ کیا کیا ظریف و بلیغ
و فصیح شاعر و حاکم پیدا کرکے لوگون کے دلونمین تذکرہ اور واقعات اور
تواریخ نویسی کا شوق دلوایا — اور سبکی بلاغت و فصاحت کے چراغ
کو ایک امی محض کے بلاغت کی سامنہی گل کر دکہلایا اور ناسخ الملل اوسکا
خطاب شافع امت اور نبی اور رسول اوس کے القاب مقرر کئی ہماری
طرف سی ہی صلواۃ اور درود اوسپر اور اوس کے آل اور اصحاب پر نازل

دیباچہ

ہو جیو آمین — معجب نرہی بندہ کمترین کریم الدین سب ارباب علم و ہنر
اور طالبان کتب تواریخ وسیر کی خدمت مین دو تین کلمی ضروری عرض کرکی سمع
خراشی کرتاہی کہ ان ایام مین بموجب فرمایش صاحب والا مناقب ڈاکٹر سپرنگر صاحب
بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی اور سکرٹیری سوسایٹی اردو کی جو کہ فاضل کامل
اور عالم بی بدل اور ماہر اکثر السنہ متفرقہ اور متصف بصفات مختلفہ حمیدہ
کے ایسی کہ نظیر اونکا اہل یورپ مین سی اسیجائی معدوم — اور مقابلہ کرنا
اونکے فن ڈاکٹری یعنی طب کا بقراط اور سقراط اور فن حکمت کا ارسطو
اور فارابی سے معلوم — اس شخص کو اللہ تعالے نی باوجود کم سن ہونے
کی ایسا معدن علم بنایاہی کہ وہ استعداد بڈہون صد سالہ سے مفقود —
تاریخ دانی مین ابن الاثیر اور ابن الجوزی اور اکثر مورخون مشہورہ سی
افزود — سخاوت اور حلم کے اوسکے گلشن مزاج مین وہ نمود —
کہ بوئی بخل کے لبسبب اوسکے سخاوت کی جس ملک مین وہ رہی وہان
سے کوسون تک نیست و نابود — کتب کہنہ اہل اسلام کو صدہا روپیہ خرچ
کرکے خرید کئے اور کار مسیحائی فرماکر کرم خوردہ مردہ کو زندہ کیا — جس
غریب شایق کتاب نے جو کتاب یا رسالہ دیکھنی کو مانگا فوراً لادیا — سوسایٹے
اردو کو وہ رونق دی کہ جو کتابین قابل شیوع کے تہین اور آج تک لبسبب
غفلت کے وہ نہ چہپی تہین اونکا ترجمہ کروا کر چہپوا کر ہندوستانیون کو ممنون
احسان کیا — طلباء مدرسہ کو جن کتابون کا کبہی خواب مین بہی دیکھنا
نصیب نہ ہوا تہا داخل درس فرماکر پڑہوا دیا غرضیکہ یہہ صاحب بہت
خوش خلق ہستی پیشانے نیک سیرت ہین فاضلون کو مرہون منت عالمون کو محبوس

دیباچہ

محبوس دام الفت لڑکوں کو مقید علیت بڑہوں کو ممنون نیک سیرت رکھتی ہین
انہوں نے ازراہ قدر دانی اس کم بضاعت بدقسمت بندہ کمترین کریم الدین
کو ارشاد کیا کہ ایک کتاب کتب تواریخ اور چند تذکرہ شعرا عرب سی اسطرح
پر کہ کسی شاعر مشہور کا حال نرہ جائے سہ بیان اوس کے تصنیفات — اور
تاریخ وفات — اور حال حیات سے اگر تو قلمبند کری تو وہ کتاب اہل ہنر کو
خصوصاً اون لوگون کو جو شایق تاریخ ہین بہت مفید ہوگی بندہ نی حسب الارشاد
ایک تذکرہ زبان عربی مین مسمی فراید الدہر تیرہ صدیون پر اسطور پر کہ ہر ایک
صدی کے شاعر اوسی صدی مین مندرج کرکے طیار کیا جب اوس سے
فراغت ہوچکے صاحب بہادر نے ارشاد کیا کہ اوسکا ترجمہ زبان اردو
مین طیار کر تاکہ شعرا اردو اور باشندگان ہندوستان کو حالات شعرا عرب
اور اونکے عادات اور بود و باش اور فطانت عقل اور تصانیف کتب
سی آگاہی ہوجاوی اسلئی بندہ نے یہہ ترجمہ اوس اصل کتاب مولفہ اپنے
سی اردو مین درمیان سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۷ع کے طیار کیا اور نام
اوسکا تاریخ شعرا عرب رکھا گیا

تنبیہ

واضح ہو کہ یہہ تاریخ تیرہ ۱۳ حصون اور ایک خاتمہ پر مرتب ہی ہر ایک
حصہ مین ایک صدی کے شاعر مندرج کئے ہین اسطور پر کہ اول حصہ مین وہ
شاعر ہین جو کہ اول صدی مین یا انکے کچھہ قبل زمانہ رسول مقبول کی زندہ
تھی مگر وہ اسی صدی مین فوت ہوئے ہین دوسری حصہ مین اون لوگون کا
بیان ہے جو دوسری صدی مین فوت ہوئے گرچہ اونہون نے صدے

حصہ پہلا صدی اول

۴ اول مین ہی عیش اور زندگانی کی ہو اسیطرح ہر تیرہوین صدی تک لکہتا ہوا چلا گیا ہون خاتمہ مین کچہہ فواید اس تاریخ کے اور حال مولف کا اور ایک فہرست اون شعرا کے جنکی اس کتاب مین نام ہین معہ بیان صفحہ اور سطر کے اوس خاتمہ مین ملحق کے ہے — متعجب نرہی کہ شعرا عرب اپنی اشعار مین عورت کو معشوق اور مرد کو عاشق باندہتی ہین اور چاہئی ہی یہی اپنی ہی یہی رای ہے — بخلاف اہل فارس کے کہ وہ لونڈی کو معشوق تصور کرتے ہین عورت سے سروکار نہین رکہتی — اور اہل ہند دو قسم کے شاعر ہین ایک وہ جو ہندی دوہری لکہتی ہین اور زمانہ اونکا سب سی اول تہا وہ لوگ مرد کو معشوق اور عورت کو عاشق اپنی اشعار مین باندہتی ہین بخلاف قسم ثانی کے جو ہماری زمانہ مین اردو گو موجود ہین کیونکہ اونین اکثر اہل فارس کا اتباع کرتے ہین اور بعض عرب کا جیسا کہ مومن خان سلمہ الرحمان

حصہ پہلا

اسمین اول صدی کے شاعر ہین ہر ایک کا نام معہ اونکی حال اور شعر کے بطور نمونہ لکہتا ہون

۱ امرار القیس

امرار القیس بن حجر الکندی یہہ شاعر مشہور عرب کی شاعرونین سے ہی زمانہ اوسکا چالیس برس پیشتر پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ سی تہا یہہ حال ابن قتیبہ کی کتاب طبقات الشعرا مین جو اوس کے تصنیف سے ہی لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ امرار القیس کو ملک الضلیل (یعنی بادشاہ گمراہ) بہی کہتی ہین یہہ شاعر اپنی چچا کے بیٹی مسماۃ شرجیل پر جسکا عرف عنیزہ ہی عاشق تہا اوسنی خود

پہلی صدی کی شاعر

خود اوس قصیدہ مین جو اوس کے تصنیف سی ہی اپنا اور اوس عنیزہ کا حال درج
کیا ہے وہ قصیدہ معلقہ اول سبعہ معلقہ سی ہی اول اوسکا یہہ ہے

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ بِسِقْطِ اللِّوَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

ترجمہ — ٹہرو تاکہ روئین ہم محبوب اور اوس کے گہر کو یاد کرکی — ٹہری ریگستان
دخول اور حومل کے مین دخول اور حومل یہہ دونو نام ہین دو موضع کی اس قصیدہ
کی اکاسی شعر ہین بحر طویل مثمن الاجزائے وہ شعر کہ جہان سی عُنیزہ یعنی اوسکی معشوقہ
کا حال اور تعریف ہی یہہ ہی

وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْخِدْرَ خِدْرَ عُنَيْزَةٍ فَقَالَتْ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجِلِي

ترجمہ — اپنے معشوقہ کی وصل کی ایام یاد کرکی کہتا ہی کہ کوئی روز اوس دن سی
بہتر نہ تہا جس روز کہ عنیزہ کی کجاوہ مین گہسا اور اوسنی مجکو کہا کہ ماری جائی میری
اونٹ کی تونے پیٹہہ چہیل دی کیا تیرا ارادہ پیدل چلانے کا ہی — ایک شعر مین
اپنی کاریگری جماع کی فخراً اپنی معشوقہ کو مخاطب کرکی بیان کرتا ہی وہ یہہ ہے

فَمِثْلِكِ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَائِمَ مُحْوِلِ

اذا ما بکی من خلفها انصرفت لہٗ بشقٍ وتحتی شقها لم تحوّلِ

ترجمہ دونو شعرونکا یہہ ہی

کہتا ہی کہ ای عنیزہ جیسی تو میری معشوقہ ہی ایسی ہی بہت عورتین حاملہ اور دودہ
پلانی والیان میری معشوقہ ہوچکی ہین اون کے پاس آتو ان کو مین جاتا تہا اور
باوجودیکہ حاملہ عورت اور دودہ پلانی کو خواہش جماع کی کم ہوتی ہی جب مین
اونسی جماع کرنا شروع کیا تو اونکے یہہ حالت ہوجاتی تہی کہ ہر قسم کی رنج کے
بچہ تعویذ دن والی کے بہی محبت ماری مرنکی بہول جاتی تہین جب وہ رو پڑتا

تو اوپر کا دہڑ یعنی چہاتیاں بچہ کیطرف پہیر دیتیں اور نیچی کا دہڑ بسبب فرط مزہ کی ہرگز نہ ہلاتیں جب ایسی عورتوں کے یہہ حالت ہو پہر تو باوجودیکہ گنواری خواہش مندجماع کی ہے مجسی کیونکر بچی گے اور کیتک نفرت کریگے ان شعروں میں فحش کثرت سی ہی مشتی نمونہ خروارنیس اب چار شعرون پر واسطی دریافت فطانت اور تیزی اور بلاغت و فصاحت اس شاعر کے حصر کیا جاتا ہی — یہہ سچ ہی کہ یہہ شاعر مستند اور بڑا اوستاذ اور فصیح و بلیغ پرلے سری کا گذرا ہی مگر اوسکے گمراہونی مین بہی کوئی شک نہیں

طرفۃ بن العبد البکّری

یہہ شاعر بکر ابن وایل کے اولادسی ہی اور طرفہ اوسکا لقب ہی نام اوسکا عمرو بن العبد ہے یہہ بہی مسلمان نہ تہا طبقہ جاہلیہ سی شمار کیا گیا ہی بعد امرالقیس کی اوسکا چراغ روشن ہوا وہ ایک اپنی قصیدہ مین جو معلقہ ثانیہ کہلاتا ہے ایک عورت مسماۃ خولہ معشوقہ کی مکان کو یاد کرکے بیان کرتا ہی

لخولۃ اطلال ببرقۃ ثہمد   تلوح کباقی الوشم فی ظاہر الید

کہتا ہی کہ مسماۃ خولہ معشوقہ کے سنگستان و ریگستان ثہمد مین گہر کی کہنڈر ایسی چمکتی ہین جیسی کہ عورت کی ہاتہہ پر گودی ہوئی نشان جو سوئین سی گود کر نیل بہر دیتی ہین چمکا کرتی ہین

وقوفا بہا صحبی علی مطیہم   یقولون لا تہلک اسًا وتجلّدِ

یہہ شعر بعینہ امرالقیس کا ہی مگر اسکے آخر مین لفظ تجلد ہی اوسکے آخر مین لفظ تجمل ہے اتنا فرق ہی — اس قصیدہ کی ایکسو چار شعر مین بحر طویل سے

زہیر ابن ابی سلمی المزّی

پہلی صدی کی شاعر

نام اوسکا ربیعه ابن رباح هی یهه شاعر بهی کچهه هی قبل زمانه رسول خدا صلعم کی تها وه اوس قصیده مین جسکو معلقه ثالثه کهتی هین حارث ابن عوف بن ابی حارثه مری — اور هرم ابن سنان بن ابی حارثه مری کے جو که بنی ذبیان سی هین مدح کرتا هی اس بات پر که انهون نے قبیله عبس اور قبیله ذبیان مین جو لڑائی هوئی تهی موقوف کروا کے صلح کروا دی تهی اور دیت کی ذمه داری اپنی کر کے اطمینان جانبین کے کر دی تهی — تشریح اسکی یهه هی — که عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان — اور ذبیان بن بغیض بن ریث یهه دونو آپسمین لڑی تهی اوس لڑائی مین ورد ابن حابس العبسی نے هرم بن ضمضم کو قبل صلح هونیکی مار ڈالا تها بعد اس واقعه کے صلح هو گئی — مگر اوس صلح مین حصین ابن ضمضم نه داخل تها کیونکه اوسنی قسم کهائی تهی که جبتک ورد بن حابس کو قتل نه کرون اپنا سر نه دهوؤن اور اگر بالفرض وه هاتهه نه آیا تو کوئی شخص قبیله بنی عبس یا بنی غالب سے میری هاتهه لگجائی جب اوسکو قتل کرون تب چین سی بیٹهون اور سر دهوؤن — اس بات کی خبر کسیکو نه تهی اتفاقاً ایک شخص بنی عبس کے قبیله مین کا حصین بن ضمضم کے گهر مین مهمان آ کر اوترا حصین نے پوچها که تو کون هے اوس اجل رسیده کی مونهه سی نکلا که عبسی هون اوسنے کها کون سی عبس کے اولاد سی هے اوس شامت زده نے سب اپنا حسب و نسب شمار کر کے غالب تک پهنچا دیا جب اوسکو یقیناً ثابت هو گیا که یهه قبیله عبس سے هی فوراً تلوار کهینچ کر دو ٹکڑے اوس کی کر دئی یهه خبر حارث بن عوف — اور هرم بن سنان کو پهنچی اون دونون کو یهه بات بهت بری معلوم هوئی — لیکن رفته رفته جبکه بنی عبس کو یهه خبر پهنچی وه سارا قبیله مجتمع هو کر حارث پر چڑه آیا — حارث نی بعد دریافت چهڑائی قبیله بنی عبس کے ایکسو اونٹ همراه اپنے بیٹے کے اونکی پیشکش روانه کئی اور قاصد کے زبانی یهه کهلا بهیجا که یهه سو اونٹ اوس شخص مقتول

کے دیت کی بابت اپکی خدمت مین آئی ہین چاہئی یہہ دیت قبول کیجئی — اور چاہیے یہہ لڑکا جو میرا بیٹا آیا ہی اوسکے عوض اسکو مار کر دل ٹھنڈا کیجئی — چنانچہ ربیعہ ابن زیاد نے اونسی کہا کہ تمہاری بہائی نے قاصد کی زبانی یہہ کہلا بھیجا ہی بنی عبس نے بالاتفاق یہہ کہا کہ ہمکو صلح کرنے منظور ہی سو اونٹ لی لئی لڑکی کو صحیح و سلامت اونکی پاس روانہ کیا اس صلح کروانی اور سو اونٹ کی دینی پر اس شاعر نے حارث ابن عوف اور ہرم ابن سنان کی مدح مین یہہ قصیدہ کہا ہی کہ اوسنے سو اونٹ دیکر لڑائی موقوف کروا کے صلح کروادی تہی اس قصیدہ کے چونسٹھ ۶۴ شعر ہین اور بحر طویل سے ہی

امن ام اوفی دمنة لم تکلم بحومانة الدرّاج فالمتثلم
ودار لها بالرقمتین کانها مراجیع وشم فی نواشر معصم

۴ لبید ابن ربیعة العامریّ

یہہ شاعر مسلمان ہوگیا تہا اور سن اکتالیس ۴۱ ہجری مین فوت ہوا ایکسو ستاون ۱۵۷ برسکی اس کے عمر ہوئی بڑی عمر پائی بہت خوش کلام شیرین زبان اپنی وقت کا بڑا نامی شاعر ہے اوسکے بہت سند لیجاتی ہے نواسی شعر کا ایک قصیدہ بڑی دہوم دہام کا بحر کامل مین مسدس الاجزار بروزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن کے اسنی لکہا ہی اوسکے اول کی یہہ دو شعر ہین

عفت الدیار محلها فمقامها بمنیً تابّد غولها فرجامها

ترجمہ — کہتا ہی کہ مسمار ہوکر جاتی رہی گہر دوستون کے جو منیٰ مین تہی نہ وہان کے سرائین پاتی ہے نہ وہانکی باشندونکی گہرون کا پتا لگتا ہی اور خالی پڑی رہگئی دیار غولیہ اور دیار رجامیہ — منیٰ سے مراد ایک اور مکان منیٰ ہے

پہلی صدی کی شاعر

سنی ہے جو زمین نجد مین ہی سوای منا کہ کے

فمدافع الریّان عُرّی رسمُہا   خلقاکما ضمن الوُحیّ سلامُہا

کہتا ہی کہ وہ رو اور پانی کے نالی جو جبل ریان سی بہہ کرائی ہین اونہونی اون مکانون کو ڈہا دیا مگر باوجود سالہا سال گزرنے کی پہر بہی کہنڈر اور اثار اونکی ایسی موجود ہین جیسی کہ کتبہ کہدا ہوا پتہر مین ہوتا ہے یعنی وہ نیست ونابود نہین ہوئی

عمرو بن کلثوم التغلبی

اس شاعر نے ایک قصیدہ تصنیف کیا ہی ایکسو ایک شعر کا وہ بحر وافر مسدس ہی بروزن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن کے جسمین ایام بنی تغلب کا ذکر کر کی فخر کرتا ہی وہ بہی طبقہ جاہلیہ سے شمار کیا جاتا ہے مسلمان نہ ہوا تہا اوس قصیدہ کی یہہ شعر اول کی ہین سوا اس قصیدہ کے ہمنی اور اوسکے شعر نہین پائی

الاھبّی بصحنک فاصبحینا   ولا تبقی خمور الاندرینا

کہتا ہی کہ ای معشوقہ اٹہہ ہوشیار ہو میرا بیدار رہنا بسبب تیری قدح کی عطا کرنی ہے بحکو شراب ایسی پلا کہ قریہ اندر کی جو کہ ملک شام مین ایک گانوہی اور وہان کی شراب مشہور ہے کچہہ نہ چہوڑ سب کی سب پلا دی

مشعشعۃ کانّ الحصّ فیھا   اذا ما الماء خالطہا سخینا

کہتا ہی وہ شراب پلا جسمین پانی ملکر اوسکے زعفران کیسی رنگت ہو گئی ہی جب وہ پی کر مست ہونگا سخاوت کرونگا تمام اپنا مال دی ڈالونگا

تجور بذی اللُبانۃ عن ھواہ   اذا ما ذاقھا حتیّ تلینا

بہلا دیتی ہی وہ شراب حاجتمند کو اوسکے غرض جب چہکے اوسکا مزا نرم ہو جاوی

الحارث بن حلزۃ الیشکری

پہلی صدی کی شاعر

۱۰ یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت مین نامسلم گذرا ہے اوس کے یہہ شعر ہین

اٰذنتنا ببینھا اسماء ‌ ‌ ‌ رُبَ ثاوٍ یُمَلُّ منه الثَّواءُ

اسمار نام ایک عورت کا ہی کہتا ہی جتلا دیا ہمکو اسما نی اپنا فراق یہہ کہکر کہ اکثر مقیمون کی اقامت سے ملامت لاحق ہو جاتی ہے

بعد عھد لھا ببرقة شَمّاء ‌ ‌ ‌ فادنی دیارھا الخَلصاءُ

پہلی جب ریگستان شما رمین ملی تہی وہان جتلایا تہا پہر خلصا رمین جو ہماری نزدیک ہے وہ شہر اور اوس کے شہرون سی وہان ملی جب یہی کہا کہ اب ہمارا تمہارا فراق ہوا چاہتا ہی

عنترہ بن معاویہ بن شداد العبسی

یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت سے گذرا ہی مسلمان نہین ہوا اوسکا یہہ قصیدہ جس کے اول کی شعر مین لکہتا ہون بحر شعر کا بحر کامل سے ہی یہہ شاعر بیان کرتا ہی کہ اگلون نے پچھلون کی لئی کوئی مضمون نہین چہوڑا اب مین کیا باندہون — یہہ شاعر اپنی چچا کی بیٹی مسماۃ عبلہ پر جو کہ اوسکے زوجہ ہی عاشق تہا وہ عورت بہت خوبصورت تہی

ھل غادر الشعراء من متردَّمِ ‌ ‌ ‌ ام ھل عرفت الدار بعد توھم

کہتا ہی کہ کیا شعرا رنے پچھلون کے واسطی کوئی پوند لگانی کے جائی چہوڑی ہے پہر اپنی نفس کو مخاطب کرکے دوسرے مصرعہ مین کہتا ہی کہ کیا تونے پہچانا گہر معشوقہ کا بعد توہم اور شک کے

یا دار عبلة بالجواء تکلمی ‌ ‌ ‌ وعِمی صباحًا دار عبلة واسلمی

کہتا ہی کہ ای گہر عبلہ کے موضع جوار مین مجہسی کلام کر تبلا تیری اہل کیا کرتی ہین پہر کہتا ہی کہ خوش ہو جیو عیش تیرا صبح کو ای خانہ عبلہ اور سلامت رہو تو عیب سے

11

پہلی صدی کی شاعر

الحارث ابن ہمام

یہہ شاعر مُشرک تہا جنگ بدر مین پیغمبر خدا کے مخالفین کے ہمراہ ہوکر لڑنی آیا تہا لیکن جب اوسکو شکست ہوئی اور بہاگ گیا اوسوقت حسّان بن ثابت انصاری نی جو کہ ایک شاعر مسلمان اور پیغمبر خدا کے اصحاب مین سی تہا اور بہت مدح اور حال و اقعات محمد مصطفیٰ صلعم کے اپنی قصیدون مین بیان کرتا تہا یہہ دو شعر اوسکی بہاگنی کے بابت کہی

ان کنتِ کاذبۃ التی حدثتنی — فنجوتُ منجا الحارث بن ھمام

ترک الاحبۃ ان یقاتل دونھم — ونجا براس طمرۃٍ ولجام

اوس قصیدہ مین جسکے یہہ دو شعر ہین حسان ابن ثابت ایک زن نازک اندام کے طرف خطاب کرکے کہتا ہی — ان کنتِ کاذبۃ التی حدّثتني — حارث مذکور نی یہہ شعر سن کر اپنے بہاگنی کے عذر مین یہہ شعر کہی

اللہ یعلم ما ترکت قتالھم — حتے افرسوا فرسی باسفر مزبد

وعلمت انی ان اقاتل واحدًا — اُقتَل ولا تضرر علوی مشھدی

وشممت ریح الموت من تلقاءھم — فی مارق والخیل لم تتبدد

وصدقت عنھم والاحبۃ دونھم — طمعا الھم بعقاب یوم انکد

کہتی ہین کہ کسی بادشاہ عجم نے جسوقت یہہ عذر سنا بہت ہنسا اور کہا کہ ای عرب کے لوگو تم اپنے چرب زبانی اور حجت ظریف سی اوس رتبہ کو پہنچی ہو کہ کسکو وہ رتبہ میسر نہین آیا بہاگنی کا عذر جو تمنی بیان کیا کیا خوب عذر ہی یہہ ایک حجت پچھلون کے واسطی تمنی بنا کر چہوڑی جو کوئی بہاگیگا یہی عذر بیان کریگا پہر مسلمان ہوگیا اور مقام اجنادین مین درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے شہید ہوا

پہلی صدی کی شاعر

مروان ابن ابی حفصہ

یہہ مروان بیٹا سلیمان کا ہے اور ابو حفصہ مروان ابن الحکم کا غلام تہا اوس کو یوم الدار کے روز اوسنی ازاد کر دیا تہا عبد اللہ بن معتز باللہ کہتا ہی کہ اس کے ازادگی کے دلیل قول مروان کا ہی وہ خود اپنا عتق یعنے ازاد ہونا بیان کرتا ہے وہ شعر یہہ ہے

بنو مروان قوم اعتقونی وکل الناس بعد لہم عبید

عبد اللہ بن المعتز سے روایت ہی کہ یحی ابن ابی حفصہ لے ابراہیم ابن نعمان بن بشیر انصاری کے بیٹی سی نکاح کر لیا تہا اوس لڑکے کا مہر بیس ہزار درہم ٹہری اوسنی تمام مہر چہپا کر اوس کے باپ کے معرفت بہجوا دیا تا ہنوز صحبت نہونی پائے تہی لوگون نے ابراہیم کو اس امر شنیع سے ملامت کرنے شروع کی ہر ایک یہہ کہنی لگا کہ تونی اپنی آبا اور اجداد اور اپنے عزت کو ڈبا لگایا کیونکہ بیٹی کا نکاح غلام سے کیا مہر بہر دی اور لڑکی غلام کم ندی ابراہیم نی یہہ توبیخ اور ملامت احبا کی سنکر یہہ شعر کہی

فما ترکت عشرین الفا لقائل مقالا ولم احفل مقالۃ لائم

فان کنت قد زوجت مولی فقد مضت بہ سنۃ قبلی وحب الدراہم

کہتی ہین کہ ابو حفصہ سابق مین یہودی تہا حضرت عثمان جامع قران رض کے وقت مین اونکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا — رفتہ رفتہ مالدار اور غنی ایسا ہو گیا کہ بنی امیۃ کی خاندان کے جمیع خزانہ اوسی متعلق ہو گئی — اور اوسنے ایک عورت مسماۃ خولہ سے جو کہ بیٹی مقاتل بن طلبہ ابن قیس بن عاصم سردار اہل وبر کے تہی نکاح کیا ایک شاعر نے اسیلئی مقاتل ابن طلبہ کے ہجو کی ہی

کی ہے — اور مروان شاعر مذکور نے اپنی اشعار مین اپنا فخر بہی بیان کیا ہی — فخر اوسمین ہرگز کچھہ نہ تہا بجز اس کے کہ وہ شاعر تہا اور ناصبی — اوسنی اپنی قصیدہ کا فیہ عجیبہ مین معن ابن زایدہ کے سامنی اپنا فخر بیان کیا ہے اوس قصیدہ کی صلہ مین بہت مال اوس کے ہاتھہ آیا تہا نام اوس قصیدہ کا الغرا ہے اوس کے انعام مین ایک لاکہہ درہم اوسکو ملے تہی — روایت کی گئی ہی کہ مروان مذکور جعفر ابن یحیی برمکی کی مجلس مین ایکدفعہ حاضر ہوا اور اوس کے مدح مین قصیدہ رائیہ پڑہا جب سب پڑہ چکا جعفر نے کہا کہ ای مروان تو نے جو معن کی حقمین مرثیہ ایک لکہا ہے جسمین کا ایک یہہ شعر ہی سے وکان الناس کلہم لمعن الی ان زار حضرتہ عیالا پڑہ چنانچہ اوسنی فوراً یہہ مرثیہ پڑہا

مضی لسبیلہ معن وابقی مکارم لن تبید ولن تنالا
کان الشمس یوم اصیب معن من الاظلام ملبسۃ جلالا

یہہ مرثیہ بہت بڑا ہی بطور نمونہ دو شعر لکہے گئی — راوی کہتا ہے کہ وہ یہہ مرثیہ پڑہ رہا تہا اور جعفر اپنی اشکو نکے رتو بہار ہا تہا جب وہ تمام پڑہ چکا جعفر نے پوچہا کہ کسی اوس کے لڑکی نے کچھہ تجہی دیا اوسنے کہا کچھہ نہین — پہر یہہ کہا کہ اگر معن زندہ ہوتا اور وہ تجہسی ثنا اپنے سنتا تو کیا دیتا اوسنی کہا کہ چار سو دینار — جعفر نے کہا کہ مینی اٹہہ سو دینار تجکو مرحمت سکئے اور اٹہہ سو اپنی طرف سی جا خزانچی ستے ایک ہزار چہہ سو دینار لی لی اسس عطا پر بطور شکریہ مروان نی یہہ شعر پڑہے

فجدت مکافیا عن قبر معن • لنا مما یجود بہ سجالا
فعجلت العطیۃ یا ابن یحیی • لنا دبہ ولم یرد المطالا

پہلی صدی کی شاعر

فکانما عن صدی معن جواد ۔ باجود راحۃ بذلت نوالا
بنی لک خالد وابوک یحیی ۔ بناء فی المکارم لن ینالا
کان البرمکی بکل مال ۔ تجود بہ یداہ یفید مالا

یہہ مروان مذکور شعرا رجیدسے شمار کیا گیا ہی اور شعر اوسکی کیفیت نشہ بادہ کو ہی کرکری کرتی ہین — جو شخص ایک خم شراب کا مزہ چاہی اوسکے ایک شعر سی وہ لذت اٹہائی

جمیل

کنیت اوسکے ابو عمرو نام اوسکا جمیل بیٹا عبد اللہ کا پوتا معمر کا پڑپوتا صباح کا یہہ شاعر مشہور و معروف ہے عرب کی شاعرونمین مسماۃ بثینہ کا عاشق تہا عرب کے عاشقونمین ایک یہہ بہی عاشق شمار کیا جاتا ہی اس عورت مذکورہ پر چہوٹی سے عمر مین کہ وہ نابالغ لڑکا تہا عاشق ہوا جب بالغ ہوا اور سن کبر کو پہنچا ہر چند اوسکے ہمراہ نکاح کا ارادہ کیا اور بہت سر پٹکا ہرگز اوسکا ارادہ پذیرا نہوا اوسکے محبوبہ کے وارثون نے نہ مانا لاچار ہوکر پوشیدہ اوسکے پاس آتا اور شعلہ عشق کو اوسکے آب دیدار سی بجہاتا اوسکی عشق مین شعر بہت کہا کرتا تہا اون دونون کے مکان وادی قری مین تہی — اس شاعر بے نظیر کا دیوان بہت مشہور ہی اوسمین سی کچہہ ذکر کرنے کی حاجت نہین — یہہ عاشق اور وہ اوسکے معشوقہ دونو قبیلہ بنی عذرہ سے ہین — اوسکے معشوقہ بثینہ کے کنیت ام عبد الملک ہے — جس قبیلہ کے یہہ عورت ہے اوسکا حسن اور جمال بہت مشہور ہی — اور اس قبیلہ کے مردونمین عشق ہی بہت ہی چنانچہ ایک اعرابی کے حکایت ہی کہ وہ بہی اسی قبیلہ کا تہا کسی شخص نے اوس سے بطور استفسار یہہ پوچہا کہ تم

پہلی صدی کی شاعر

لوگون سے دلونکا عجب حال دیکھنی مین آیا جہان کوئی معشوق قد طرحدار تمہارے نظر پڑی اور تم مثل نمک کے پگہل جاتی ہو جیسا پانی مین نمک گہل جاتا ہے یہہ حال تمہاری دلون کا ہے — اوس اعرابی نے جواب دیا کہ میان صاحب ہم لوگ اپنے جان اور دل سے بجائی کا کچھہ خیال نہین کیا کرتے جیسا کہ خانہ چشم ہوتے ہین اونکو اپنی آراستے اور زیبائش نہین دکھلائے دیا کرتی بلکہ اچھے صورت یا بدصورت جو سامنی آئی اوسکو وہ دیکھتا ہے اور اپنی گھر کی طرف کچھہ نظر انکہ کو نہین ہوتے ہی یہی حال ہم لوگون کا ہی — اور ایک شخص سے یون حکایت کی گئی ہے کہ کسی نی اوسنی پوچھا کہ آپ کس قبیلہ کے ہین اوس شخص نے کہا کہ مین اوس قوم کا ہون جب وہ لوگ عشق اور محبت کرتے ہین مرجاتی ہین ایک لونڈی بہی وہان حاضر تہی اوسنی اپنی آقاسی عرض کے کہ قسم خدا کی مین پہچان گئے یہہ شخص بنی عذرہ مین کا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کے لوگون مین عشق بہت تہا اس شاعر جلیل القدر کے یہہ شعر ہین

إِذَا قُلْتُ مَابِي يَا بُثَيْنَةُ قَاتِلِي	مِنَ الْوَجْدِ قَالَتْ ثَابِتٌ وَيَزِيدُ
وَإِنْ قُلْتُ رُدِّي بَعْضَ عَقْلِي أَعِشْ بِهِ	بُثَيْنَةُ قَالَتْ ذَاكَ مِنْكَ بَعِيدُ

قاضی ہارون بن عبد اللہ بیان کرتے ہین کہ جمیل بن معمر — درمیان مصر کے عبد العزیز بن مروان کی مدح مین قصاید لکھہ کر لایا اوسنے سنی اور اچھا صلہ دیا بعد فراغت عطا عبد العزیز نے جمیل سے کہا کہ کہو اب بثینہ کو چاہتی ہو یا نہین اوس کے سامنی یہہ لفظ ذکر کرتے ہی اگ عشق کے بھڑک گئی تمام حال اپنا معہ مصایب اور رنج والم عشق کے حرف بحرف بیان کیا عبد العزیز نے اوس کے تسلی کے اور ایک مکان اوس کے رہنی کے واسطی مقرر کرکے یہہ کہا کہ تو

خاطر جمع رکہہ ہم تیری معشوقہ تجکو دلوا دینگے مگر افسوس کہ چند ایام وہ اوسنی اس امید مین بسر کئے اور بسبب اس نوید باعث شادی مرگ کی درمیان ۸۲ھ بیاسی ہجری کی وفات پائے امید بہی نہ برائی — زبیر بن بکار بیان کرتے ہین کہ عباس بن سہل ساعدی سے یہہ روایت ہی وہ کہتی ہین کہ ہم ملک شام مین تہی ایکروز ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی اوسنے مجہسی یہہ کہا کہ تمکو کچہہ خبر جمیل کی بہی ہے وہ بیمار پڑا ہے ہم اوسکے خبر بیماری کے لینی کو گئی جب ہم اوسکے پاس گئی وہ حالت اخیر مین تہا اوسنی میری طرف دیکہا اور کہا کہ ای ابن سہل جس شخص نے تمام عمر شراب نہ پی ہو اور اپنی مدت العمر مین کبہی زنا اور قتل اور چوری نہ کی ہو اور وہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود سوے اللہ کی نہین اوسکے حقمین تو کیا کہتا ہی مینی کہا کہ اوس شخص نے نجات پائی اور بیشک وہ ناجی ہی مین جانتا ہون کہ خدا اوسکو جنت بیشک دیگا یہہ کہکر — پہر مینی اوسی پوچہا کہ ایسا شخص کون ہے اوسنی کہا کہ مین ہون مینی کہا کہ مجکو تو گمان نہین پڑتا کہ آپ ایسی ہون کیونکہ بیس برس سے آپ بثینہ کے عاشق ہین عقل مین نہین آتا کہ آپ نے اوسی کبہی مباشرت نہ کی ہو — اوسنی میری سامنی قسم کہائی اور کہا کہ مجکو محمد مصطفی صلعم کے شفاعت نصیب نہ ہو جو مین جہوٹ بولتا ہون — مجکو ہنوز روز اول سے کبہی بہول سے بہی بثینہ کے بدن پر ہاتہہ نہین رکہا اور چہ جائی کہ صحبت ہو راوی کہتا ہی کہ یہہ کہتی ہے کچہہ دیر نہ ہونے پائی تہی کہ راہی ملک بقا ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون ایسی عاشق صادق کم ہوتی ہین کہ باوجود ایسی اشتیاق اور ملاقات خفیہ ہونے کے اور محبوبہ کے دیکہنی کے پہر صحبت نکرنا یا پہوسلے سی بہی ہاتہہ نہ لگانا اور نگاہ بد سے بچا رہنا بہت مشکل

ہیں۔ وہ عورت بھی اوس کے اوپر بجان و دل فریفتہ تھی

علاؤ الحضرمی

علاؤ الحضرمی ایک قاصد تھا جو رسول اللہ صلعم کی خدمتمین حاضر ہوا تھا پیغمبر خدا صلعم نے اوس کے طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ تونے قرآن مین سے کچھ پڑھا ہے اوسنی عرض کے کہ یا رسول اللہ پڑھا ہے آپنے فرمایا پڑھو اوسنے پہہ پڑھا عَبَسَ وَتَوَلّٰی اور اپنی طرف سے یہہ بڑھایا۔ اَخْرَجَ مِنَ الْحُبْلٰی نَسَمَۃً تَسْعٰی بَیْنَ شَرَاسِیْفَ وَحَشَا۔ حضرت نے یہہ سنکر باواز بلند فرمایا چپ رہ کیا سورہ کافی نہ تھی جو تونے یہہ اور اوسمین ملادیا وہ چپکا ہوگیا۔ پہر پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تو کچھ شعر بھی کہتا ہے اوسنے کہا کہتا ہون حضرت نے ارشاد کیا کہ پڑھو اوسنے یہہ شعر پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین پڑھی شعر

تَحِيَّةَ ذِي الحُسْنىٰ فقد يُرقعِ النَّغلِ	تَحِيِّ ذَوِي الأضغانِ تَسبِ قُلُوبَهُم
وان جسوا عنكَ الحديثَ فلا تسَلْ	وان دَحَسُوا بالكُرْهِ فاعفُ تكرُّمًا
وانّ الذي قالوا وراءكَ لم يُقَلْ	فانّ الذي يؤذيكَ منه سَماعُهُ

پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنکر ارشاد کیا کہ۔ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکَمًا وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا۔ یعنی بعضی شعر حکم ہوتے ہین اور بعضی بیان مثل جادو کے اثر رکھتی ہین یہہ شخص پیغمبر خدا کے زمانہ مین موجود تھا اوسکے وفات کی تاریخ ۱۴ ہجری

عبد المسیح

عبد المسیح بیٹا عمر کا پوتا خان غسانی کا تھے زمانہ اوسکا قریب زمانہ ولادت پیغمبر خدا صلعم کی تہا۔ ابو الفدا اسمعیل اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے بطن شریف والدہ ماجدہ اپنی سے ظہور پایا اور حضرت پیدا ہوئے تو بادشاہ

پہلی صدی کی شاعر

۱۸ کسریٰ کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکھا کہ ایک سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گھوڑون کو کھینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام بلاد فارس مین پھیل گئے ہی — جب صبح ہوئے کسریٰ کو یہہ خواب سنایا اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سی پوچھا کہ پہر تمکو کیا تعبیر اس کے معلوم ہوتے ہی — موبذان نے عرض کی کہ اس کی تعبیر یہہ ہے کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اس ماہیت اور حقیقت حال کے دریافت کرنے کی واسطے کسریٰ نی — نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکھا — کہ کوئی شخص عالم اسطرح کا ہو جو مین اوس سی سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی میرے خوب کردی مری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اس عبد المسیح بن عمرو بن حیان غسانی کو کسرے کی پاس بہیجا کسرے نی وہ کنگورون کا ہلنا اور خواب سب بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا اموں ہے وہ ملک شام کے مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسری نے کہا کہ اچہا تو اوسکے پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لاکر دی — چنانچہ عبد المسیح روانہ ہوا اور سطیح کے پاس جا پہنچا جسوقت یہہ وہان گیا وہ حالت نزع مین تہا اوس نے جاکر سلام کیا وہ سلام کا جواب ندی سکا اوسوقت عبد المسیح نے یہہ شعر کہی

اصم لم یسمع غطریف الیمن	ام فاد فازلم به شاو العنن
یا فاصل الخطة اعیت من فمن	وکاشف الکربة عن وجه الغضن
اتاك شیخ الحی من آل سنن	وامه من آل ذیب ابن حجن
ابیض فضفاض الرداء والبدن	رسول قیل العجم لیسری بالوسن
لا یرهب الرعد ولا ریب الزمن	تجوب بی الارض علنداة شجن

پہلی صدی کی شاعر

ترفعنی وجنا وتھوی بی جنن

اس شاعر کا زمانہ بھی زمانہ آخر الزمان کا تھا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنے اور بھی اشعار
کہی ہین یا نہین یہی شعر اور اتنا ہی حال ہماری ہاتھ آیا لکھا گیا

اُمیّہ بن ابی الصلت

نام ابو الصلت کا عبداللہ بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار تھا کتب انبیا یعنی انجیل
مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون نے کتابین سب وہ پڑھتا تھا
پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر آگاہ تھا بروقت ظہور نبی آخر الزمان کے بسبب حسد
کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو خوب تھا یہہ اُمیّہ ملک
شام کو چلا گیا تھا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا
تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک کنوا مردون کے لاشون سے بھرا اور اٹا ہوا پڑا ہے
اوسی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے
اون مقتولین مین عتبہ — اور — شیبہ — دونو بیٹے — ربیعہ — کے جو ماموں زاد
امیہ مذکور کی تھے اونکے لاشین بھی پڑی تہین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب
فرط غم اور قلق کے اپنی اوٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوسکو ٹی پر بیٹھہ گیا اور
ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین کے یہہ چند شعر ہین جو لکھتا ہون

الا بکیت علی الکرام بنی الکرام اولی الممادح — کبکاء الحمام علی فروع الایک فی الغصن الجوانح
تبکین حزنی مستکینات یرحن مع الروائح — امثالهن الباکیات المعولات من النوائح
ماذا ببدر فالعنقل من مرازبة جحاجح — شمط وشبان بهالیل مغاویر وحاوح
ان قد تغیر بطن مکة فهی موحشة الاباطح

یہہ حال تاریخ ابو الفدا سی مین پایا بعینہ لکھہ دیا سوا اسکے اور کچھہ معلوم نہین

پہلی صدی کی شاعر

کسری کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکھا کہ ایک سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گہوڑون کو کہینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر دجلہ توڑ کر تمام بلاد فارس مین پہیل گئے ہین — جب صبح ہوئے کسرے کو یہہ خواب سنایا اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سی پوچہا کہ پہر تمکو کیا تعبیر اسکے معلوم ہوتے ہین — موبذان نے عرض کی کہ اسکی تعبیر یہہ ہے کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اسکی ماہیت اور حقیقت حال کے دریافت کرنے کی واسطے کسرے نے — نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکہا — کہ کوئی شخص عالم اسطرح کا ہو جو مین اوسے سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی میری خوب کردی میری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اسی عبد المسیح بن عمرو بن حیان غسانی کو کسرے کی پاس بہیجا کسرے نے وہ کنگورون کا ہلنا اور خواب سب بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا ماموں ہے وہ ملک شام کے مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسری نے کہا کہ اچہا تو اوسکے پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لا کر دی — چنانچہ عبد المسیح روانہ ہوا اور سطیح کے پاس جا پہنچا جسوقت یہہ وہان گیا وہ حالت نزع مین تہا اوس نے جا کر سلام کیا وہ سلام کا جواب نہ دی سکا اوسوقت عبد المسیح نے یہہ شعر کہی

اصم لم یسمع غطریف الیمن	ام فاد فازلم بہ شاو العنن
یا فاصل الخطۃ اعیت من فمن	وکاشف الکربۃ عن وجہ الغضن
اتاک شیخ الحی من آل سنن	وامہ من آل ذیب ابن حجن
ابیض فضفاض الرداء والبدن	رسول قیل العجم لیسری بالوسن
لا یرھب الرعد ولا ریب الزمن	تجوب بی الارض علنداۃ شجن

پہلی صدی کی شاعر

ترفعنی وجنا وتھوی بی جنن

اس شاعر کا زمانہ بھی زمانے آخر الزمان کا تھا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنی اور بھی اشعار کہی ہین یا نہین یہی شعر اور اتنا ہی حال ہماری ہاتھہ آیا لکھا گیا

اُمَیّہ بن ابی الصلت

نام ابو الصلت کا عبد الله بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار تھا کتب انبیا یعنی انجیل مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون نے کتابین سب وہ پڑہتا تھا پیغمبر خدا کے مبعوث ہوئے پر آگاہ تھا بروقت ظہور نبی اخر الزمان کے بسبب حسد کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو خوب تھا یہہ اُمیّہ ملک شام کو چلا گیا تھا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک کنوا مردون کے لاشون سے بھرا اور اٹا ہوا پڑا ہے اوسنی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے اون مقتولین مین عتبہ — اور — شیبہ — دونو بیٹے — ربیعہ — کے جو ماموزاد امیہ مذکور کی تھے اونکے لاشین بھی پڑی تھین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب فرط غم اور قلق کے اپنی اوٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوس کوئی پر بیٹھہ گیا اور ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین کے یہہ چند شعر ہین جو لکھتا ہون

الا بکیت علی الکرام بنی الکرام اولی الممادح   کبکاء الحمام علی فروع الایک فی الغصن الجوانح

تبکین حزنی مستکینات یرحن مع الروائح   امثالهن الباکیات المعولات من النوائح

ماذا ببدر فالعنقل من مرازبة جحاجح   شمط وشبان بهالیل مغاویر وحاوح

ان قد تغیر بطن مكة فهي موحشة الاباطح

یہہ حال تاریخ ابو الفدا سی مینی پایا بعینہ لکھہ دیا سوا اسکے اور کچھہ معلوم نہین

پہلی صدی کی شاعر

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعرا مین سی بیٹی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا صلعم نے اوسکے باپ مسمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیون مین سی تہا قتل کیا اوسوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا صلعم نی یہہ شعر سنی آپنی ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوسکے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا صلعم جنگ بدر سے مظفر و منصور ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علے ابن ابیطالب نی یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کرکے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوسکے بیٹی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یا راکبا ان الأثیل مَظِنَّةٌ ، من صُبحِ خامسةٍ وانت مُوَفَّقُ

بلغ به میتًا فانّ تحیّةً ، ما اِن تزالُ بها الرکائبُ تخفقُ

منّی الیه وعبرةً مسفوحةً ، جادت لمائحها واُخری تخنقُ

ویسمعنّ النضرُ اِن نادیتهُ ، ان کان یسمع میّتٌ او ینطقُ

ظلّت سیوفُ بنی ابیه تنوشه ، لله ارحامٌ هناك تُشقّقُ

اَمُحمّدٌ ولانت ضنءُ نجیبةٍ ، من قومها والفحل فحلٌ مُعرِقُ

ما کان ضرّك لو مننت وربّما ، منّ الفتی وهو المغیظ المحنقُ

والنضرُ اَقربُ من اصبت وسیلةً ، واَحقّهم ان کان عتقٌ یُعتقُ

یہہ اشعار اس عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابو تمام کے تالیف سی ہی باب المراثی مین مذکور ہین

پہلی صدی کی شاعر

ابو الخطاب عمر

بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑپوتا مغیرہ کا قوم سی قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش مین اوسکے برابر نہ تہا غزلیات اور نوادر اور واقعات اور لطائف و ظرائف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف کرتا اسباب مین اوسکے حکایتین مشہور ہین چونکہ مساۃ ثریا بیٹی علے بن عبد اللہ بن الحارث پر عاشق تہا اسلئے اکثر غزلین اوسپر لکہی ہین عورت شاعرہ مساۃ قتیلہ جو اوپر گذری اس کے واوی تہی یہہ شعر اوسکے ہین

حیّ طیفا من الاحبّة زارا ✣ بعد ما صرع الکری السّمارا

طارقاً فی المنام تحت دجی اللیل ضنیناً بان یزور نہارا

قلت ما بالنا خفینا وکنّا قبل ذالک الاسماع والابصارا

قال ایاکما عہدت لکن شغل الحلی اہلہ ان یعارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر پیدا ہوا وہ شب چارشنبہ اور چوتہی تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ۲۳ ہجری کے تہی اوسنی ستر برس کے عمر پائی — ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ سنہ ۹۳ ہجری مین اُس شاعر نے وفات پائی اور اسّی برس کے عمر پائی واللہ اعلم بالصواب اُسکے قول سی لازم آتا ہی کہ سنہ ۱۳ ہجری مین اوسنے پیدائش نہ پائی ہو

امیمہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبد المطلب کے جو دادا پیغمبر خدا ص کے تہی ہدا قدی کہتا ہے کہ جب عبد المطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹیون کو بلوا کر یہہ کہا کہ تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ مین حالت نزع مین ہون پیغمبر خدا ابہی اوسوقت

پہلی صدی کی شاعر

۴۴ انکی پاس بھیجی تھی اور حضرت کی عمر آٹھہ برس کے تھی ام ایمن بیان کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلعم
کو چونکہ عبد المطلب بہت پیار کرتے تھی بروقت اونکی وفات کے حضرت بہی رو رہی
تھی عبد المطلب نی ایکسو بیس ۱۲۰ برس کے عمر پائی — جب بموجب فرمانی عبد المطلب
کے سب بیٹیان اونکے حاضر ہوئین ہر ایک نے نوحہ کیا اور اشعار اپنے اپنی پڑہی
اور روئین جب امیہ مذکورہ نے یہہ شعر پڑہی تو اوسوقت عبد المطلب کے چہاتے
مین جان تھی مونہہ سی بول نہ سکتا تھا مگر یہہ شعر سنتا تھا اور سر ہلا کر داد دیتا جاتا تھا
وہ شعر یہہ ہین

اعینیّ جودا بدمع درر — علی طیب الخیم والمعتصر
علی ماجد الجد واری الزناد — جمیل المحیا عظیم الخطر
علی شیبة الحمد ذی المکرمات — وذی العز والمجد والمفتخر
وذی الحلم والفضل فی النائبات — کثیر المکارم جم الفخر
له فضل مجد علی قومه — مبین یلوح کضوء القمر
اتته المنایا فلم تشوه — بصرف اللیالی وریب القدر

یہہ سنکر شیبہ وفات پائی اور حجون مین مدفون ہوا

ربیعہ بن ثابت

کتاب الاغانے مین لکہاہی کہ ربیعہ بن ثابت اسکے رقی کا لقب غاوی سے ہے یہہ شاعر
ایک لونڈی مسماۃ عثامہ پر جو کہ ایک شخص قیسی کے کنیزک تہی مرتا تھا جس پہلے
مالکس کے وہ لونڈی تہی اوسکا نام ابن مرار ہے ایام دولت بنی ہاشم مین
وہ والی مصر کا تہا اور بہت دولتمند ذی عزت تہا اوس کو جب یہہ خبر پہنچی
کہ ایکی کنیزک مسماۃ عثامہ پر حضرت ربیعہ بدل مفتون اور عاشق مجنون ہین —

پہلی صدی کی شاعر

اوسنی ربیعہ کو بلوا کر یہہ کہا کہ اگر آپکا دل میری لونڈی پر آگیا ہے تو کیا مضایقہ ہے میںنی آپکو یہہ بخشی آپ اوس کے مختار ہیں شعلہ اشتیاق کو اوس کے آب وصال سی بجہائی — اور دن عید شب شب برات منائی — ربیعہ شاعر ندکور نے کہا کہ ہر گز یہہ خیال بہی نہ لائی گا مجکو وہ عطا نہ کیجئے گا کیونکہ جس صورت میں آپنے وہ لونڈی مجکو عطا کی تو وہ میری ملک میں آئے فوراً میرا عشق جاتا رہیگا اور مجکو یہہ منظور نہیں ہے کہ عشق کو کہو بیٹہوں اس لذت ہجرت کیدو بیٹہوں مجکو اتنا حکم دیجئے کہ چوری چہپی اوس سے ملتا رہوں دل کی حسرت اور شعلہ عشق کو بہڑاتا رہوں یہہ شعر اوسنی اوسی لونڈی کی صفتمیں کہی ہیں

اعتادَ قلبی من حبیبكَ عیدُہ ،، شوق عراكَ فانت عنہ تَذُودُہ

والشوق قد غلبَ الفواد فقادَہ ،، والشوق یغلبُ ذالھوی فیقودہ

فی دار مرّادٍ غزالُ کنیسةٍ ،، عطَلٌ علیہ خُزُورہٗ و بُرودہ

رِیمٌ اغرٌ کانہ من حُسنہ ،، صنمٌ یحج وبیعةٍ معبودہ

عیناہ عینا جُوذَرٍ بصریمہ ،، ولہ من الظبی المُربَّب جیدُہ

ما ضرّ عتبہ ان تلمّ بعاشقٍ ،، دنِفِ الفؤاد مُتیّمٍ فتعودہ

وتلذّہ من ریقھا ولربّما ،، نفع السقیمَ من السقام لذُودُہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسمیں یزید ابن مہلب کے کسی بیٹی کے بہی مدح اوسنی کی ہی یہہ شاعر شعراء جاہلیت سی ہے

۸ مرحب

واضح ہو کہ یہہ شخص یعنی مرحب قلعہ خیبر کا حاکم تہا جب درمیان سن سات ہجری کے پیغمبر خدا صلعم اس قلعہ کے فتح کرنی کو تشریف لیگئے حضرت نی دس روز تک

۱ اوس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح نہوا ہرچند کہ اور اصحاب کو علم دیکر بہیجتے تہے مگر سب ناکام پہر آتے تہی جب حضرت علی رضی اللہ کو کہ بیماری چشم کے تہی حضرت نے بلاکر علم سپرد کیا اور اپنا لعاب دہن اونکی انکہ پر لگاکر حکم دیا کہ ای علی خیبر فتح کر حضرت علی رضی اللہ نے خندق اوس کے آنٹ کر دروازہ خیبر کا توڑا اوسوقت یہہ مرحب اونکی مقابلہ کو میدان رزم مین آیا اوس کے سر پر ایک لوہی سے خود تہی وہ یہہ شعر کہتا ہوا حضرت علی رضی اللہ کی سامنی آیا

قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رضی اللہ نے یہہ شعر اوس کے مقابلہ مین فرمایا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

اور ایک ہاتہہ تلوار ذوالفقار کا ایسا اوس کے سر پر مارا کہ معہ خود اور سر مرحب کے دو پہانکین مثل خربوزہ کے ہوگئین فوراً زمین پر گرکی ہی مرگیا یہہ واقعہ مرحب کا درمیان سنہ ہجری کے ہوا ابو اسحاق نے اس کے خلاف ذکر کیا ہے مگر ہمنی جو بیان کیا یہہ بہت صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ نے اوس قلعہ کو فتح کیا

۲ عباس بن مرداس السلمی

عباس نام ابو الہیثم کنیت بیٹا مرداس کا یہہ شاعر اصحاب رسول اللہ مین سے ہی لیکن وہ اون لوگون مین شمار کیا جاتا ہی جنکو مال طمع بہت تہی اور رسول اللہ اونکو بعد آنی مال غنیمت کے بسبب اونکی دلکی خوش کرنی اور تالیف قلوب کے لئی دیا کرتی تہی — کچہہ ہی قبل فتح مکہ کے وہ مسلمان ہوا مگر اچہا مسلمان تہا — وہ لوگ جو طبقہ جاہلیت مین شمار کئی گئی ہین اور وہ بسبب ناواقفی دین اسلام کے شراب نوشی کیا کرتی تہی یہہ بہی اونمین سے تہا چنانچہ اوسپر بہی

پہلی صدی کی شاعر

خمر کے ممانعت کی گئی تہی بروقت حرام ہونی شراب نوشی کے اوس سی اوسکی بیٹی بہی
کنانہ نے بہت حدیثین روایت کی ہین ــ اوسکے شاعر مشہور اور چالاک ہونی
مین کوئی شک نہین جنگ حنین مین ہمراہ غلامون کے گہوڑون پر سوار ہوکر اوسنی بہی
لڑائی کے اور بروقت تقسیم مال غنیمت کے رسول اللہ صلعم نے ــ ابوسفیان اور اوسکی
دو بیٹون ــ اور یزید ــ اور معاویہ کو ــ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی
جہل ــ اور حارث بن ہشام یعنی ابوجہل کے بہائی کو اور صفوان بن امیہ کو
(یہہ لوگ قریش تہے) سَو سَو اونٹ فی آدمی دئی ــ اور اقرع بن حابس
تمیمی ــ اور ــ عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری کو ــ اور ملک بن
عوف سردار قبیلہ ہوازن وغیرہ کو چالیس چالیس مرحمت کئے ــ اور عباس
بن مرداس سلمی شاعر مشہور کو چند اونٹ دئی وہ خوش نہوا اسلئی اوسنی
یہہ شعر تصنیف کئی اور سامنی رسول اللہ کے پڑہی

فاصبح نهبي ونهب العبید ، بین عیینة والاقرع
وما کان حصن ولا حابس ، یفوقان مرداس فی المجمع
وما کنت دون امرأ منهما ، ومن یضع الیوم لا یرفع

کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اسکو اور دو تاکہ اسکے زبان بند
ہو یہہ حال سنہ ۸ ہجری مین گذرا حال وفات شاعر مذکور کا معلوم نہین ہوا

حاتم طائی

پوشیدہ نرہی کہ یہہ وہ حاتم طائی ہے جسکے سخاوت اور شجاعت اور کرم
اور عدل کے شہرت دنیا مین مشہور ہے بلکہ فقیر لوگ بہی اپنی صدا مین یہہ کہا
کرتی ہین ــ (بہلا ہو حاتم مائی بہیجیو) کیونکہ حاتم بہت سخی و کریم تہا ــ اوسکی

کنیت ابو سفانہ ہی سماۃ سفانہ اوسکے بیٹی تہی جو کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس حاضر ہوکر اپنا حال بیان کر گئی ہی حاتم بیٹا عبد اللہ کا پوتا سعد کا پڑوتا حشرج کا اولاد طی بن اود سے ہی وہ بڑی شعرا مجیدین کاملین سی درمیان طبقہ جاہلیت کے گذرا درمیان سنہ ہجری کے فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین

وما انا بالساعی بفضل زمامها ؛ لتشرب ماء الحوض قبل الرکائب

وما انا بالطاوی حقیبۃ رحلها ؛ لابعثها خفا واترک صاحبی

اذا کنت ربا للقلوص فلا تدع ؛ رفیقک یمشی خلفها غیر راکب

انخها فاردفه فان حملتکما ؛ فذاک وان کان العقاب فعاقب

یہہ اشعار حاتم طائی مذکور کے ابو تمام نے اپنی کتاب حماسہ مین مندرج کئی ہین ہمنی بہی وہین سے لکہی ہین

عتبہ

عتبہ بیٹا ابو لہب کا ہے جب اللہ تعالی نے اپنی نبی محمد صلعم کے روح کو قبض کیا اور حضرت ابوبکر رض خلیفہ اونکی ہوئی اور حضرت عمر رض نے بیعت پہلی پہل اونکی بمجرد اس بیعت کی بحکی عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین سب صحابہ نی بیعت اونکی کرنے — مگر بنی ہاشم مین سی کسینی نہ کی اور — حضرت زبیر اور اس عتبہ بن ابی لہب — اور خالد بن سعید بن العاص — اور مقداد بن عمر — اور سلمان فارسی — اور ابی ذر — اور عمار بن یاسر — اور براء بن عازب — اور ابی بن کعب ان لوگون نے اونکی بیعت نہ کی بلکہ یہہ سب حضرت علی رضی اللہ کی طرف مایل ہوگئی اسواسطی عتبہ مذکور نے اسوقت یہہ شعر کہے

ما کنت احسب ان الامر منصرف ؛ عن هاشم ثم منهم عن ابی حسن

پہلی صدی کی شاعر

عن اول الناس ایماناً وسابقہ ،، واَعلَمِ الناس بالقرآن وَالسُّنَنِ ۴۰

وآخر الناس عہداً بالنبی ومَنْ ،، جبریل عونٌ لہٗ فی الغُسْلِ والکفنِ

مُسَیلمۃُ الکذّاب

اس شخص نے ایام نبی آخر الزمان مین دعوہ نبوت کا کیا اور بنی کلب کے لوگ اوسکی بہت تابع ہو گئے تہی ابتدا ءحال اوسکے یہہ ہی کہ پیغمبر خداصہ کی پاس بنی حنیفہ کی طرف سی وہ ایلچی ہوکر آیا تہا یہان آکر اوسنے یہہ دعوہ کیا کہ محمدصہ اور مین دونو نبی ہین ہماری اور اونکے درمیان نبوت مین شارکت ہے اور ظاہر مین مسلمان ہوکر حضرت کے پاس رہا کیا جب اوسنی دیکہا کہ میری کیسطرحسی دال نہین گلتی اوسوقت مرتد ہوگیا اور یہہ دعوہ کیا کہ مین ہی ایک نبی مستقل ہون چونکہ وہ شخص فصیح اور شاعر تہا اسلئی اوسنے ایک قران بہی اپنا علیحدہ جمع کیا اور اپنی متبعین سی کہا کہ یہہ ہم پر معرفت فرشتہ کی نازل ہوا کرتا ہی — بعد ازان درمیان ایام ابوبکرصہ کے ایک عورت مسماۃ سجاح بنت حارث نی بہی یہہ دعوہ نبوت کا کیا یہہ عورت قبیلہ بنی تمیم کے تہی اوسکے بہی بہت لوگ تابع ہو گئے چنانچہ قبیلہ بنی تمیم کے گروہ اور قبیلہ تغلب کے آدمی اور قبیلہ بنی ربیعہ کے خلق اوسکی مرید ہو گئی اوس عورت نی جو مسیلمۃ الکذاب کے دہوم دہام سنے بصد اشتیاق اوس کی پاس معہ اپنے بہیر بہاڑ — یعنی جمعیت مردمانِ اُمت اپنی کے حاضر ہوئے مسیلمۃ الکذاب نے اوس عورت سے کہا کہ اپنی متبعین کو میری سامنی نہ لاؤ اگر ملاقات مجہسی منظور ہے تو تن تنہا بذات خود میری خیمہ مین تشریف لاؤ چنانچہ اوس عورت نے سب اپنی تابعین کو حکم دیا کہ اس خیمہ مین ایک سنے — اور نبیّہ کے ملاقات ہوتی ہی تم سب دور دور رہو خدا جانے کیا کلامات الہامیہ صادر ہون مسیلمۃ الکذاب

نے اپنا خیمہ تمام تزئین و آرائش کے آراستہ کیا اور اگر کی بتی اور خوشبوئین اوسمین جلائین اتنی مین وہ حضرت بنیۃ تشریف لائین بیٹھین اور کہنی لگین کہ آپ کے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے مسیلمہ الکذاب نی یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑہی الم تر الی ربك

کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وغشی

یہہ سنکر بولین کہ اور بہی کوئی آیت سناؤ اوسوقت مسیلمۃ الکذاب نے یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑہی

الم تر ان اللہ خلق النساء افزاجا وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم نخرج ما نشئنا اخراجا فینتجن لنا انتاجا ۝

یہہ سنکر وہ عورت بولی کہ مین گواہی دیتی ہون کہ تو بیشک نبی ہی جب مسیلمۃ الکذاب بذات نی دیکھا کہ یہہ عورت تیری تابع اور معتقاد ہوئے فوراً اوسی اپنے مطلب کے باب مین یہہ کہا کہ اگر مین تمسی جماع کرون تو آپکے بہی صلاح ہے یا نہین اوس عورت نی جواب مین کہا کہ مجکو بہی اس بات کی وحی آئی ہی اب بیشک کیجئی اوسوقت مسیلمۃ الکذاب نے یہہ شعر پڑہی

الا قومی الی النیك ، فقد ھیّی لك المضجع
فان شئت ففی البیت ، وان شئت ففی المخدع
وان شئت صلقناك ، وان شئت علی اربع
وان شئت بثلثیہ ، وان شئت بہ اجمع

وہ عورت بولی کہ (بہ اجمع) یعنی ایسی طرح پر جماع کیجئی کہ کوئی ہیچ نہ رہجائی سب اداہون مسیلمۃ الکذاب نے کہا کہ اسی حکم کی مجکو ابہی وحی نازل ہوئی

ہی کہ اُس عورت بنیہ سی اُسطور پر جماع کر کہ کوئی ہیچ پاس کروٹ کے لذت رہ نہ جائی تین روز اسی طرح دونوں نے چین اوڑہائی بعد از ان اپنی قوم کی طرف وہ عورت گئی اور وہی دعوہ نبوۃ اوس سال تک کہ جس سال مین حضرت معاویہ کے بیعت ہوئی علانیہ کرتی رہی کیونکہ اُس سال مین وہ مسلمان ہو گئے اور اُس دعوی سی باز آئی اور بہت پچتائی اور بصرہ مین جاکر رہی وہ وہین فوت ہوئے — اور ایام خلافت حضرت ابوبکر رض یعنی خلیفہ اول کے وقتین مسیلمۃ الکذاب مارا گیا اوسکے مرنی کا یہہ حال ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے ایک لشکر اوس کی مقابلہ کے واسطے آراستہ کرکے بہیجا تہا چنانچہ وہ مشرکین کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا اور بہاری لڑائی ہوئی مسلمانون کے لشکر کا سپہ سالار خالد بن ولید تہا آخرکار مسلمانون کو فتح ہوئے مشرکین بہاگ گئے اور مسیلمۃ الکذاب مارا گیا اسمی وحشی نی مسیلمہ مذکور کو اوس حربہ سے مارا تہا جس سے حضرت حمزہ پیغمبر خدا صلعم کی چچا شہید ہوئی تہی یہہ مدعی نبوت زمین یمامہ مین رہتا تہا اُس لڑائی مین مسلمان بہی بہت مارے گئے چنانچہ اون لوگونسی جو حافظ قران مہاجرین اور انصار مین سی تہی بہت کام آئی اوس وقت حضرت ابو بکر رض نے کہجورون کے پتون اور لوگون کے مونہہ سے سنکر اور چمڑون کے ٹکرون پرسی نقل کرکے قران شریف کو جلد جمع کیا تاکہ جاتا نرہے اور اوس کے ایک نقل کرواکے حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صلعم کے گہر مین رکہوا دیا تاکہ قران شریف مین زیادتی اور کمی ہونے پا وی

ابو نمیر السَّعدی

یہہ شاعر درمیان زمانہ خلافت حضرت ابو بکر رض کے موجود تہا — خلیفہ اول کے وقتین بنی یربوع کے لوگون نے زکات دینی چہوڑ دی تہی اُس قبیلہ کا

۴۰ سردار مالک بن نویرہ تہا۔ مالک مذکور کو گہوڑی کے سواری خوب آتی تہی
اور شاعر بہی تہا ایام حیات پیغمبر خدا کے مین مشرف باسلام ہوا حضرت نے اوسکو فرمایا
کہ تم اپنی قوم سے زکات کا روپیہ تحصیل کرکے بیت المال مین داخل کردیا کرو جب
حضرت ابوبکر رض خلیفہ ہوئی اوسنے مذکوات دینے چہوڑدی اسلئی حضرت ابوبکر
صدیق نے خالد بن الولید کو مالک مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ تم زکوات
کیون نہین دیتے۔ مالک مذکور نے جواب دیا کہ حضرت سلامت ہم نماز تو پہر لیا
کرینگے مگر زکات نہ دی جائیگی۔ خالد نے کہا کہ نماز اور زکوات دونو ساتھ قبول
ہوتے ہین یہہ نہین ہوسکتا کہ نماز پڑہو اور زکات نہ دو مالک نے بطور طنز خلیفہ
کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ تمہارے صاحب نے ہمکو یہی حکم دیا ہی۔ خالد
کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ میرا صاحب ہے کیا تمہارا صاحب نہین قسم خدا کی سر
اوڑادونگا۔ غرضیکہ اون دونون کے باب زکوات مین گفتگو بڑہ گئی اسی
اثنا مین مالک کے جورو جو بہت خوبصورت اور شکیلہ پری پیکر تہی خالد کے نظر پڑہ
گئی اسلئے وہ اور بہی اوسکے قتل کی در پی ہوا ہر چند مالک یہہ کہتا رہا کہ تو مجکو خلیفہ
اول کے پاس بیجل جو وہ کہینگے اوسپر عمل کرونگا اوسنی ہرگز نمانا فوراً سر اوسکا
کاٹ ڈالا اوسوقت مالک نے اپنی جورو کے طرف دیکہ کر یہہ کہا کہ اسکے
جمال اور خوبصورتی نی مجکو قتل کروایا حقیقت مین اسنی ہی مجکو قتل کیا ہی خالد نے
کہا کہ تجکو خدا نے بسبب اسلام سے پہر جانی کے قتل کروایا مالک نے کہا کہ مین مسلمان
ہون مرتد نہین ہوا ہون خالد نے فوراً اوسکا سرتن سی جدا کرکے چولہی مین جلایا
کیونکہ اوسکے سر پر بال بہت تہی اور اوسکے جورو کو اوسیوقت پکڑکر اپنا دل ٹہنڈا
کیا۔ بعض کہتی ہین کہ ابن عمر اور ابی قتادہ کو بہلاکر اوسنی اپنا نکاح کرلیا

چاہتا تہا اونہوں نے نمانا ابن عمر نے کہا کہ مین حضرت ابوبکر رض کو لکہکر اسحال کی اطلاع کرتا ہون اوسنے ہرگز نمانا اوس عورت سی نکاح کر لیا یہہ حال دیکہہ کر اس شاعر ابو نمیر سعدی نے یہہ شعر کہی مین

الا قل لحیّ اوطئوا بالسنابك ۔۔ تطاول هذا اللیل من بعد مالك
قضی خالد بغیاً علیه بعرسه ۔۔ وكان له فیها هوی قبل ذلك
فامضی هواه خالد غیر عاطف ۔۔ عنان الهوی عنها ولا متمالك
فاصبح ذا اهل واصبح مالك ۔۔ الی غیر اهل مالكنا فی الهوالك

جب اس ماجری کی خبر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کو پہنچی حضرت عمر نے ابوبکر رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو تم سنگسار کرو ابوبکر رض نی جواب دیا کہ مین اوس کو سنگسار نہین کرنیکا کیونکہ اسنے تاویل اور اجتہاد کیا اور مین اوسکو خطا ہوئی اور مجتہد خطا کیا ہی کرتا ہے — حضرت عمر رض نے کہا اوسنی ایک مسلمان کو قتل کیا اوس کی قصاص مین آپ اوسکو قتل کیجئے — حضرت ابوبکر رض نی کہا کہ مجکو قتل بہی کرنا منظور نہین کیونکہ مجتہد مخطی بہی ہوتا ہے — پہر کہا کہ اچہا معزول ہی کرو — اسکا جواب اونہوں نی یہہ دیا کہ معزول اسواسطے نہین کرتا کہ جس تلوار کو خدا نی کہینچا ہو مین اوسکو میان مین بند نہین کرسکتا یہہ قصہ صرف واسطی تبیین معنی شعر کے بیان کیا گیا والا نہ کتب تواریخ مین مذکور ہی کچہہ حاجت نہ تہی

متمم بن نویرہ

یہہ شاعر اوس مالک مذکور کا ۔۔۔ ی کا جس کا ذکر اوپر گذرا بہائی تہا اوسکو جب یہہ خبر پہنچی کہ میری بہائی مالک کو خالد نے قتل کرڈالا ہے اوسکے نوحہ مین اوسنی بہت شعر کہے ازانجملہ یہہ چند شعر اوسکے قصیدہ عینیہ مین سے ہے جو بنام متمم العینیہ مشہور

لکھتا ہون وہ یہہ ہین

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ ؎ من الدہر حتی قیل لن یتصدعا
وعشنا بخیر فی الحیوۃ وقبلنا ؎ اصاب المنایا رہط کسری وتبعا
فلما تفرقنا کانی ومالکا ؎ بطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

یہہ واقعہ اسس مالک پر درمیان ۱۱ہجری کے گذرا — ابو الفدا اسمعیل نے اپنی تاریخ مین یہہ حال معہ ان اشعار مذکورہ بالا کی مندرج کیا ہی ہمنی بہی اوسی سے لکہا

جبلہ بن الایہم

یہہ شاعر درمیان ۱۶ہجری کے ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین اونکی پاس ملاقات کو آیا مسلمانون نے اوسکے بہت تواضع وتکریم کی اور عجب شان شوکت سی وہ آیا تہا مورخ کہتی ہین کہ بہت اچہا لباس پہنی ہوئے تہا اور آگی آگی اوسکے کوتل گہوڑی چلی جاتی تہے ہمراہی اوسکے جامہ دیبا پہنی ہوئے اوسکے ساتہہ تہی غرضیکہ وہ حضرت عمر رض کے پاس آکر ٹہیرا اوسی سالین خلیفہ دویم جب بارادہ ادا ء مناسک حج تشریف لیگئی وہ بہی اونکی ساتہہ گیا — اتفاق سی ایک شخص جو قبیلہ فزارہ کا تہا اوسکا ناتہہ اوسکے کپڑی پر اثناء طواف مین جا پڑا — جبلہ مذکور نی ایک مکا اسکی ایسا مارا کہ اوسکے ناک بیٹہہ گئے — وہ شخص حضرت عمر رض کے پاس مستغیث ہوکر حاضر ہوا حضرت عمر رض نے جبلہ مذکور کو فوراً بلاکر اپنی سامنی حاضر کر دیا اور حکم دیا کہ اپنی جان کی بچاو کے واسطی فدیہ دی نہین ابہی حکم کرتا ہون وہ تیری ہاتہہ ناک پر ایسا ہی مکا مار یگا — جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی مین بادشاہ ہون وہ بزاری آدمی ہے حضرت عمر رض نے کہا کہ اسلام نی بادشاہ او بزاری مین برابری کر دی ہے حد دونون پر واجب ہوتے ہی کچہہ بزاری آدمی

آدمی اور بادشاہ مین فرق اور رتبہ احکام خدا کے تعمیل مین نہین ہے — جبلہ مذکور نے
کہا کہ مین یہہ جانتا تہا کہ اگر مسلمان ہوجاؤنگا تو بڑی عزت اور قدر میری ہوجاویگے
حالت جاہلیت سے سوا دیکہا کہ کچہہ نہین — حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہہ بحیر ہے
حکومت کے بو دماغ سی دور کیجئی — جبلہ نے کہا کہ اب مین نصارای ہوجاتا ہون
مسلمانے مین کچہہ عزت نہ پائی — حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر نصارای ہوجائیگا
تو تیرا سر اوڑا دونگا پہر جانسی ہی ہاتہہ دہو بیٹہی گا — اوسوقت جبلہ نی یہہ کہا
کہ آج رات آپ مہلت دین رات کو جو ہوگا سو دکہلا دونگا چنانچہ جب رات
ہوئی جبلہ اپنی نوکر چاکر لیکر ملک شام کیطرف بہاگ گیا — بعد ازان قسطنطنیہ مین
اپنی ہمراہ پانسو آدمی لیکر جا داخل ہوا اور معہ اپنے ہمراہیون کے نصارای ہوگیا
— ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ نے اوسکے بڑی عزت و توقیر کے مگر نصارای ہوکر
وہ بہت پچہتایا اور یہہ شعر ندامت اوٹہاکر تصنیف کئی

تنصرت الاشراف من عار لطمة ؛ وما کان فیہا لو صبرت لہا ضرر
تکنفنی فیہا لجاج و نخوة ؛ وبعت لہا العین الصحیحة بالعور
فیالیت امی لم تلدنی ولیتنی ؛ رجعت الی القول الذی قالہ عمر

قاصد خلیفہ دویم کا جب ہرقل کے پاس گیا تو اوسنی دیکہا کہ جبلہ کی بڑی عزت
اور توقیر ہو رہے ہی اور اوسکے پاس بہت نعمت اور دولت ہوگئی ہے چنانچہ جبلہ
نی پانسو دینار اوس قاصد کے معرفت حسّان بن ثابت انصاری شاعر معروف
کی واسطے جسکا ذکر آگے اویگا روانہ کئے اور حسان نی اوسکے شکریہ مین
بہی شعر کہی ہین اونکا لکہنا کچہہ ضرور نہین تاریخ ابوالفدا مین لکہا ہے کہ یہہ جبلہ
پچہلا بادشاہ ملوک غسان مین کا ہے

المعافر

یہہ ایک بادشاہ ملک یمن کا از اون بچہ اولاد حضرت نوح ص سی تہا طبقہ جاہلیت مین گذرا ہے نام اوسکا نعمان تہا نسب نامہ اوسکا یہہ ہے نعمان بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر اسکی ہمراہ جب بہت آدمی رعایا کے ہوگئی اوسنی - عامر بن بارا ان کو ملک یمن سے نکالکر سلطنت چہین لی تہی بنی ہیہت برس اول گذرا ہی اسکو معافر بہی کہتی تہی یہہ لقب بسبب اوسکے اس شعر کے جو اوسکے تصنیف سی ہی رکہا گیا تہا

اذا انت عافرت الامور بقدرة ؛ بلغت معالی الاقدمین المقاول

جذیمہ

جذیمہ ابن مالک بن فہم بڑی رتبہ کا ذیشان بادشاہ شہر حیرہ کا تہا چونکہ اسکی جسم مین بیماری برص کے تہی اسواسطے اوسکو جذیمہ الابرش بہی کہتی تہی اس بادشاہ کی ایک بہن مسماۃ رقاس تہی وہ عورت ایک شخص مسمی عدی بن نصر بن ربیعہ کو جو قبیلہ آیاد کا تہا اور اس بادشاہ کے پاس خدمت ساقی گری کے اوسکو مفوض تہی چاہتی تہی — وہ بہی بجان و دل اوس پری پیکر کا مفتون و شیدا تہا لیکن کوئی وقت فرصت کا اپنی محبوبہ کے ملنی اور آتش ہجرت بجہانی کا مکان نہ پاتا تہا کیونکہ وہ بادشاہ کے بہن یہہ اوسکے گہر کا ساقی وصال جانان میسر ہونا مشکل تہا - اوس حور نژادنے اس نیم جان سے کہا کہ ایک صورت ہماری تمہارے صحبت کے نکل سکتی ہے جسوقت بادشاہ نشہ شراب مین مدہوش اور مست ہو اوسوقت تو اجازت بادشاہ سے اس امر کی چاہنا فوراً کہہ دیگا چنانچہ ایساہی ہوا کہ جذیمہ مذکور شراب پیکر مست ہوگیا اور اوسنے بہی اپنی معشوقہ سی ملنی کی واسطے بادشاہ کو بہت شراب پلاکر بیہوش کرکے بادشاہ سی عرض کے کہ

کی کہ اگر حضور حکم دین تو حضور کی بہن سے صحبت کرکے گلہری اوڑا دون بادشاہ بیہوش نے کہا کہ بہت بہتر وہ تو اوسطرف سے پیجامہ کہولے مشتاق بیٹہی تہی اور یہہ اوسپر شیدا و مفتون مدت سی تہا صحبت ہوتے ہی اوس عورت کو حمل رہ گیا جب صبح ہوئے اور وہ راز طشت از بام افتادہ ہوگیا بادشاہ بہت خفا ہوا ۔ عدی اپنی جان بچاکر اوس شہر سے بہاگ گیا ۔ مگر بعضے یہہ بہی بیان کرتی ہین کہ جذیمہ نے اوسکو گرفتار کرواکے مروا ڈالا الغیب عند اللہ الغرض بادشاہ نے بہن پر سے مخاطب ہوکر یہہ دو شعر کہی

خبرینی رقاش لاتکذبینی ،، ابحر زنیت ام بہجین

ترجمہ ۔ بتلا ای رقاش جہوٹ مجہسی نہ کہنا کسی شریف سی زنا کروایا یا پاجے سے

ام بعبد فانت اہل لعبد ،، ام بدون فانت اہل لدون

ترجمہ ۔ اگر کسی غلام سی کروایا ہے تو لائق غلام کی ہی اور اگر کسی رذیل سی کروایا تو لائق اوسکے ہے ۔ رقاش نے جواب مین ان شعرون کے کہا کہ مینے ایسی شخص سے زنا کروایا ہے جو عرب کی اشرافون مین سے ہی جذیمہ چپ ہو رہا ۔ بعد انقضای ایام حمل کے رقاش مذکورہ سے ایک لڑکا ولدالزنا پیدا ہوا ۔ جذیمہ مذکور نے اوس لڑکے کو بڑی چاو اور ناز و نعم کے ساتہہ پرورش کیا کیونکہ اوسکے کوئی بیٹا نہ تہا ۔ اور اوسکو ولد [illegible] مقرر کیا ۔ ایکدفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکا نازپروردہ کہین گم ہوگیا عرب کے لوگون نے یہہ تصور کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹہا لیگیا ہے ۔ ناگاہ ۔ مالک ۔ اور عقیل یہہ دو شخص اوسکو کہین سے ڈہونڈ لائی جذیمہ کو اوسکی پانے سے اسطرحکا سرور ہوا کہ قریب تہا شادی مرگ ہو جاوے خوش ہوکر اوس لڑکی کے لانے والون کو کہا کہ جو تم انعام مانگو فوراً دیا جائیگا کہو اسکے انعام مین کیا دون اون دونون نے

عرض کی کہ ہم کچھ نہین مانگتے ہماری یہہ تمنا ہے کہ حضور کی مصاحبت مین جب تک زندہ
ہین رہین جذیمہ نے منظور کیا اسیوقت سی وہ ضرب المثل عرب مین یعنے
کندمانی جذیمة مشہور ہو گئی ہی اس جذیمہ کے ایام حکومت مین ایک شخص قوم
عمالقہ مین کا جسکو عمرو بن الظرب بن حسان العلیقی کہتے ہین تمام فرات کی بلاد عالیہ اور
مشارق شام پر اور جزیرہ پر مسلط ہو گیا تہا اوس سے جذیمہ لڑا اور فتحیاب ہوا
اسس لڑائی مین وہ عمرو یعنی جذیمہ کا دشمن مقتول ہوا — اوس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی جسکو زَبّا کہتی ہی نام اوسکا نایلہ ہے لیکن بنام اول وہ مشہور رہی چونکہ اوس کے
کوئی بیٹا وارث سلطنت نہ تہا اسلئی یہہ لڑکی سلطنت کرنی لگے — اوسی لڑکی نے
دو شہر آمنی سامنی فرات کے یعنی گویا ایک جواب دوسرکا بسائی تہی اور جذیمہ
کو بہی فریب سی قتل کرکے اپنی باپ کی خون کا عوض لیکر دل ٹہنڈا کیا وہ فریب یہہ
تہا کہ اوس سی کہلا بہیجا کہ اگر آپ کا ارادہ مجسی نکاح کرنی کا ہو تو آپ میری پاس
آئی چنانچہ وہ اسس فریب مین آکر اوسکے پاس چلا گیا جب اوس کے گہر مین داخل ہوا
بری بری کر و اڈالا یہہ بادشاہ نبی صلعم کے زمانہ سی بہت پہلی طبقہ جاہلیت مین تہا
اس کا حال چونکہ قابل یادداشت کے اور گویا توضیح ایک ضرب المثل کے تہا اسلئی
مختصر لکہا گیا

زَبّا

یہہ بادشاہ زادی بیٹی اوس عمرو مقتول جذیمہ کے — اور قاتلہ جذیمہ مذکورہ کے
ہی اب ہم اسکا حال ہے لکہتی ہین واضح ہو کہ بعد وفات پانی جذیمہ کے عمرو بن عدی
بن نصر بن ربیعہ یعنی وہی لڑکا ولد الزنا جسکا ذکر اوپر آیا ملک حیرت کے تخت
پر وارث سلطنت ہو کر بجای جذیمہ کے بسبب نہونے اوسکے بیٹے کے سوار

پہلی صدی کی شاعر

۴۷ اس ولد بتنی کے بیٹہا اوسکے دلین اول روز سی یہہ تہا کہ کوئی تدبیر یا منصوبہ ایسا بنے پڑی جو ذبّا کو جسنی میری ماموں جذیمہ کو مارا ہے قتل کرون آدمی خیال سنے یہہ رہنموئی کی کہ ایک غلام مسمی قصیر سی ملکر ناک اوسکے کٹوا کر کوڑی لگوا کر شہر بدر کر دیا۔ وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ ذبّا مین حاضر ہوا اور عرض کیے کہ میری ولی نعمت نی یہہ سلوک میری ساتہہ باوجود بری ہونے ہر ایک جرم کے بسبب ناقدردانی اور بد خلقی کے میرا کر کی جلاوطن کر دیا ہے۔ ملکہ ذبّا کو اوس کی حال پر اختلال پر رحم آیا فرمایا کہ تو ہماری ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار کے کارخانہ تجارت مین سوداگری کیا کر اوسکے تو یہہ مراد ہی تہی بجان و دل قبول کیا۔ سوداگر کرنا ادہر سی مال بہر کر لیجانا اودہر سے اپنی آقا سی روپیہ لاد کر لانا اس سرکار مین لی آنا شروع کیا بعد چند ایام کے جب ذبّا کو کسیطرحکا دغدغہ اور شک وشبہ اوسکے طرف سی نرہا اوسوقت اوس مکار نے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ سیاہ آقائے قدیم کے صندوقوں مین بٹہلا کر جنکی قفل اندر کے جانب لگے ہوئی تہی لادا دیا جب وہ دربار ذبّا مین لیکر حاضر ہوا ذبّا کہڑی ہوئے دیکہہ رہی تہی ابہی وہ اونٹ نہ بٹہلانے پایا تہا کہ ذبا نی یہہ شعر فی البدیہہ پڑہی

مَا لِلْجِمَالِ مَشْيُهَا وَئِيدَا ؛ أَجَنْدَلًا يَحْمِلْنَ أَمْ حَدِيدَا

أَمْ صَرَفَانًا بَارِدًا شَدِيدَا ؛ أَمِ الرِّجَالَ جُثَّمًا قُعُودَا

جب وہ صندوق داخل قلعہ شاہی ہوئے فوراً بطور یلغار اونین سے آدمی نکلکر مزدور شمشیر رعایا کو قتل کر کے سلطنت کے مالک ہو گئی اسطرحسی قصیر حرامزادہ نی اپنی جذیمہ کے خون کا عوض لیا یہہ حال تاریخ ابو الفدا اسمعیل سی ہماری دستیاب ہوا لکہا گیا یہہ شاعرہ پیغمبر خدا کے زمانہ سی بہت اول ہے

پہلی صدی کی شاعر

زہیر ابن جباب

واضح ہو کہ بادشاہان عرب میں سے ایک بادشاہ زہیر بن جباب بن ہبل بن عبد اللہ
بن کنانہ ابن بکر ابن عوف بن عذرہ الکلبی بھی ہے اس زہیر مذکور کو بسبب صحت رای
اور فصاحت عقلا کے کاہن ہے کہا کرتی تہی اوسکے عمر بھی بہت بڑی ہوئے تھی اور
لڑائیان بھی اوسنے بہت کی ہین اوس کے ایام حکومت مین ایسی واردات ہوئے کہ وہ قابل
بیان ہے وہ یہہ ہی کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب اوس کے گہر کا تہا اوسنے قضاعہ کے
گروہ کی سب آدمی متفق ہو گئے تہی اونین اور غطفان مین خوب لڑائی ہوئی سبب اوسکا
نے نقیض بن ریث ابن غطفان نے ایک دیوار مثل حرم مکہ کی بنا کر اوس کے
خادم مرہ ابن عوف کی اولاد مین سی چند ادمی مقرر کئے جب خبر زہیر کو پہنچی اوسنے
کہا کہ قسم ہی خدا کی ایک آدمی کو بھی غطفان مین سی زندہ نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات
جو اونہنے کی مبادا ہمیشہ کو اگر جاری ہو گئے تو بہت بڑی قباحت عاید ہوگی چنانچہ
اونین اور زہیر مین خوب لڑائی ہوئین مگر فتح کا نقارہ زہیر کی نام بجا پہر زہیر نے
وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا لوٹ لیا اور کسی عورت کو اونین سے ہاتہ نہ
لگایا اسباب مین زہیر مذکور نے ابن فخریہ مین شعر کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ بھی شعر ہی

ولولا الفضل منا ما رجعتم ؎ الی عذراء شیمتها الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سی ملاقات کی اوسنی
اوسکا بہت اعزاز واکرام کیا اور سب عرب پر اوسکو فضیلت دیکر قبیلہ بکر اور
تغلب کا اوسکو امیر مقرر کیا چنانچہ زہیر اون پر حکومت کرنے لگا لیکن ایک دفعہ
وی لوگ اسی باغی ہو گئے تہی مگر پہر مار کوٹ کر اوسنے درست کر لئی — اور ایک
دفعہ یہہ شخص بنی القین سے لڑا تہا اون لوگون سے اتنی لڑائیان اوسنی کی

ہین کہ شرح اونکے بہت طویل ہے حاصل یہہ ہی کہ زہیر کو ان سب لڑائیون مین فتح ہوئے
لیکن افسوس یہہ ہی کہ بڑہاپے مین یہہ بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا مرتی دم تک شراب
پیتا رہا — ابن الاثیر کہتا ہی کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہے
ایسی دو شخص گذری ہین ایک عمرو بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر ملاعب الاسنة
العامری — ابرہہ الاشرم بادشاہ حبشہ نے درمیان نصف ماہ محرم ۸۸۲ کو شہر والے
کی کعبہ کی ڈہانے کا قصد کیا تہا اور اسی سال مین ولادت رسول الله کی یعنی بارہوین
تاریخ ربیع الاول ۸۸۲ سکندری مین ہوئے — اور ابتدا بخت نصر کو ۱۳۱۶ برس ہوئی
اوس سال مین یہہ شاعر مشہور بہی موجود تہا

متلمس

نام اس شاعر کا جریر بیٹا عبد المسیح بن عبد الله زید بن ذوفن بن حرب بن وہب بن
علی ابن اخنس بن ضبیعة الاصم بن نزار بن معد ابن عدنان ہے متلمس اسکا لقب
بسبب اس شعر کے کہنے کے ہوگیا ہی یہہ شعر اوس کے قصیدہ مین کا ایک ہی

فهذا اوان العرض حتی ذبابه ؛ زنابیره والازرق المتلمس

عمرو ابن ہند لخمی بادشاہ حیرة کی اوستی اور طرفہ بن عبد البکری شاعر نے ہجو کی تہی
یہہ شاعر بہانجا متلمس مذکور کا تہا — جب اوس ہجو کرنے کی خبر عمرو مذکور کو پہنچی وہ
چپ ہو رہا کچہہ ذکر نکیا — بعد تہوڑی عرصہ کے پہر اون دونون نے اوس کی مدح
کی اوستی ہر ایک کے واسطے ایک پروانہ اپنی ایک عامل کے نام پر لکہہ کر دونون
کو دیدیا اور کہا کہ تم فلانی حاکم کے پاس جاؤ وہ تمکو عطا جزیل اور اچہا صلہ مدح کا
دیگا اور بادشاہ نے پروانون مین یہہ لکہا تہا کہ جب یہہ دونو تیری پاس پہنچے
فوراً انکا سر کاٹ ڈالنا جب وہ دونو پروانے لیکر حیرة مین پہنچے متلمس نے طرفہ

پہلی صدی کی شاعر

سی کہا کہ بہائی ہمنی اس بادشاہ کی ہجو بہی کی تہی ایسا نہ ہو اسنی ہمسی کچہہ بدی کی ہو کیونکہ
اگر وہ انعام دیتا تو اپنی پاس سے دیدیتا اس عامل کے نام پروانہ کیون لکہتا آؤ ہم کسیکو
دکہلاوین کہ ان رقعو نمین کیا لکہا ہے اگر کچہہ بہتر آئی سکے ہوگی جب تو شہر مین گہسین گی
اور اگر کچہہ بدی ہوئے تو بہاگ جائینگی طرفہ نے کہا کہ بادشاہ کا فرمان مین نہین کہولنی
کا متلمس نے کہا کہ مین تو کہولتا ہون اپنی جان بچانے ضرور ہے خدا جانے اسمین کیا لکہا ہے
ناگاہ اوسوقت ایک لڑکا حیرۃ مین سی نکلتا تہا متلمس نے اوس لڑکی سی کہا کہ ای لڑکی
تو پہڑنا جانتا ہی اوسنی کہا ہان جانتا ہون اوسنی اوسکو بلاکر وہ نامہ بادشاہ کا دیا
کہا پہڑ اسمین کیا لکہا ہے اوسنی دیکہتے ہے نامہ کہا کہ متلمس کے مان نہوتی ہوگئی کیونکہ
اسمین یہہ لکہا ہی کہ متلمس کو مار ڈالنا — اوسنے فوراً طرفہ سے بہی کہا کہ تو بہی اپنا
نامہ کہول اوسنے کہا کہ اپنی نامہ کو جیسا تو نے کہول لیا مین تو بادشاہ کا نامہ نہین کہولنے
کا کیونکہ یہہ کیا ضرور ہے جو تیری حقمین لکہا وہ ہی میرے بہی حقمین ہو متلمس کے کہنی کو جب
اوسنے نہ مانا متلمس نے پہاڑکر اپنا نامہ نہر مین ڈال کر ملک شام کیطرف بہاگ گیا —
اور طرفہ شاعر بیوقوف وہ نامہ اپنی موت کا لیکر شہر حیرۃ مین گیا اوس عامل
نے دیکہتے ہے اوس نامہ کے فوراً اوسکو قتل کر ڈالا یہہ قصہ اسکا مشہور ہے اسیواسطے
ایک ضرب المثل اوس نامہ کی متلمس کے ہوگئی ہین عربی مین بہت جای پر صَحِيفَةُ الْمُتَلَمِّسْ
آتا ہے یہہ اوسجاسے بولتی ہین جو کوئی نامہ پڑہ لے اوسمین اوس کی مار ڈالنے
کا حال ہو یہہ طرفہ وہ ہی ہے جسکا حال اور چند شعر اول لکہہ چکا ہون — متلمس
نے شام مین جاکر بہت شعر اسباب مین کہی ہین از انجملہ ایک یہہ شعر بہی ہے

جزانی ابو لخمٍ علی ذاتِ بیننا ؎ جزاءَ سنمّارٍ وما کانَ ذا ذنب

طبقہ جاہلیت مین یہہ شاعر گذرا ہے

پہلی صدی کی شاعر

عبد الرحمن کندی

درمیان ۳۳ سنہ ہجری کی جب سعید حضرت عثمان رض کے خدمت مین آئی اور انہونے سب
حال اہل کوفہ کا بیان کیا اور یہہ کہا کہ اہل کوفہ چاہتی ہین کہ ابو موسے اشعری کو ہمارا
حاکم مقرر کرو — حضرت عثمان رض نے ابو موسی کو کوفہ پر روانہ کیا — اونہونی وہان
جاکر خطبہ پڑہا اور سب لوگون کو کہا کہ عثمان ابن عفان رض کے اطاعت اور بیعت بدل
و جان کرو سب نے منظور کیا مگر چند صحابہ نے ایک دوسرے کو واسطے قتل عثمان رض کے برانگیختہ
کرکے یہہ لکہا ہماری پاس چلے آو جہاد یہان ہے اسکا باعث ایک یہہ بہی تہا کہ حضرت
عثمان رض نے حکم بن العاص کو جسکو رسول اللہ نے جلاوطن کر دیا تہا اور وہ حضرت
ابو بکر رض — اور حضرت عمر رض کے وقتمین بہی نکالا ہوا رہا انہونے اپنی ایام خلافت
مین بلا کر اوس کے بیٹے مروان بن الحکم کو پانچوان حصہ افریقیہ کے غنایم کا جس کے پانچہزار
دینار ہوتی ہین دیا اسباب مین اس عبد الرحمن کندی نے یہہ شعر کہی ہین

سَاحلِفُ بِاللهِ جَهدَ اليَمِينِ ؛ ما ترك اللهُ امرًا سدًى
ولكن خُلقتَ لنا فتنةً ؛ لكي نَبتلِي بك او تُبتلى
فان الامينين قد بيّنا ؛ منار الطريق عليه الهدى
فما اخذا درهمًا غيلةً ؛ وما جعلا درهمًا في الهوى
دعوت اللعين فادنيته ؛ خلافًا لسنة من قد مضى
واعطيت مروان خمس العباد ؛ ظلمًا لهم وحميت الحمى

عمرو بن جرموز المجاشعی

یہہ ایک بدوی عرب کا مشہور ہے جسنی حضرت زبیر رض کا سر کاٹا تہا حال یہہ ہے کہ حضرت
زبیر رض نے جنگ جمل مین جب مراجعت کرکے مدینہ کو چلنی کا ارادہ کیا تب ایک چشمہ

بنی تمیم پر پہنچے وہان احنف بن قیس بیٹھا ہوا تہا کیونکہ وہ لڑائی کا ارادہ نہ رکہتا تہا اسلئے ایک جانب ہو بیٹہا تہا کسی نے اوسکو کہا کہ حضرت زبیر رض اوٹھی آتے ہین اوسنے کہا کہ دو لشکرون کو لڑائی کے لئے آراستہ کرکے اپنی جان بچا کر چلی ہین اوس مقام پر عمرو بن جرموز مجاشعے شاعر مذکور بہی بیٹہا ہوا تہا وہ یہہ بات سنکر وہانسی اٹھہ کر حضرت زبیر کے پیچھے پیچھے ہو لیا حضرت زبیر رض اپنی عادت پر بیخبر چلے جاتی تہی وہ جا کر وادی سباع مین سو رہے اوسنی حضرت زبیر کا سر حالت نیند مین کاٹ ڈالا وہ سر لیکر حضرت علی رض کے خدمتمین حاضر ہوا حضرت علی رض نے وہ سر دیکھہ کر یہہ ارشاد کیا کہ مینی رسول اللہ سے یہہ سنا ہے آپ فرماتی تہے کہ قاتل زبیر رض جہنمی ہوگا عمرو بن جرموز نے یہہ جواب سنکر خفا ہو کر لفظ لعنت کا اپنی موںہہ سی نکالکر یہہ شعر بنائی

أَتَيتُ عَلِيًّا بِرَاسِ الزُّبَيرِ أَحسبها زُلفَه
فَبَشَّرَ بِالنَّارِ قَبلَ العِيَانِ ،، فَبِئسَ البِشَارَةُ وَالتُّحفَه
وَسِيَّانِ عِندِي قَتلُ الزُّبَيرِ ،، وَضَرطَةُ عَيرٍ بِذِي الجُحفَه

یہہ پڑہتا ہوا انعام سی مایوس گیا کیونکہ وہ بارادہ انعام پانی کے حضرت زبیر کا سر کاٹ کر لایا تہا اور حال اس شاعر کا ہمکو نہین معلوم ہوا

ابن الاطنابہ

اس کا نام ہمکو مثل اوسکے حال کی نہین معلوم ہوا بجز اسکے کہ اسقدر کہ استنادریافت ہوا کہ مرہ کی قبیلہ سی وہ تہا شعراء جاہلیت سی یہہ گذرا ہے یہہ اشعار اوسکے ہین

أَبَت لِي هِمَّتِي وَحَيَاءُ نَفسِي ،، وَإِقدَامِي عَلَى البَطَلِ المُشِيحِ
وَإِعطَائِي عَلَى المَكرُوهِ مَالِي ،، وَأَخذِي الحَمدَ بِالثَّمَنِ الرَّبِيحِ
وَقَولِي كُلَّمَا جَشَأَت وَجَاشَت ،، مَكَانَكِ تُحمَدِي أَو تَستَرِيحِي

پہلی صدی کی شاعر

عایشہ

یہہ ایک عورت شاعرہ ہی نام اوسکا عایشہ بنتِ عبداللہ بن الدان کے سنہ ہجری کا ذکر ہی کہ جب درمیان حضرت علے رض اور معاویہ کے عداوت قلبی بہت ہوگئی (اون ایام مین حضرت علی رض عراق مین تہے اور معاویہ رض شام مین تہا) اوسکا ثمرہ یہہ ظاہر ہوا کہ حضرت علے رض نماز پڑہ کر معاویہ — اور عمرو بن العاصی — اور ضحاک — اور ولید بن عقبہ — اور اعور سلمی کے حق مین بددعا کرتے — اور معاویہ نماز پڑہ کر حضرت علی — اور امام حسن اور امام حسین — اور عبداللہ بن جعفر پر بددعا کیا کرتا تہا آخرش یہہ ہوا کہ معاویہ نے بُسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز مین بہیجا چنانچہ بُسر مذکور مذکور مدینہ مین آیا وہان ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کے طرف سی عامل تہے وہ ڈر کر اپنی جان بچا کر حضرت علی کے پاس چلے گئی — اور بُسر مذکور نے مدینہ مین گہس کر تلوار کشی کرکے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور یہہ حکم دیا کہ جو کوئی بیعت معاویہ کی کرے چہوڑ دو نہین تو فوراً سر اوسکا اوڑا دو — بعد ازان بُسر مذکور یمن مین گیا وہان جاکر ہزارہا آدمی قتل کرکے معاویہ کے بیعت کروائے یمن مین حضرت علے رض کے طرف سے عامل عبداللہ بن عباس تہے وہ ہی جان بچا کر حضرت علے رض کے پاس بہاگ آئے بُسر مذکور نے حضرت عبداللہ مذکور کے دو بچے صغیر وہان پکڑ لئی تہی اون معصومون کو خنجر سے ذبح کیا اون لڑکون کے والدہ یعنی اس عورت عایشہ مذکورہ کو اونکی ذبح ہونے سی بہت قلق لاحق ہوا اوسنی اون لڑکون کے نوحہ مین یہہ شعر کہی ہین جنکی پڑہ لی سی دلکو قلق واضطراب لاحق ہوتا ہے اور سننے کے تاب نہین

ھا من احس بنیی الذین ھما ❊ کالدرتین تشظی عنہما الصدف

پہلی صدی کی شاعر

۴۶ تین مہینے ستائیس روز خلافت سے یہہ مدت ہمنی اوس روز سے حساب کی ہے جس دن سے
کہ خلافت مستقل اوسکی ہو گئی اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے بہی اوسکی بیعت
کرلی تہی — عمر معاویہ رضی مذکور کے پچہتر برس کی ہوئی بعضی ستتر برس بیان کرتی ہین بعضے
اور کچہہ کہتے ہین جب معاویہ نی اون لوگون سے جو اوسکے بیمار پرسی کی لئی آئی تہی
کوڑسی لگوائی یہہ شعر پڑہی

وتجلدي للشامتين اريهم ،، اني لريب الدهر لا اتضعضع
واذا المنية انشبت اظفارها ،، الفيت كل تميمة لا تنفع

ظاہر مین یہہ شعر معاویہ کے نہین معلوم ہوتے کیونکہ ہمنی ایک اور شاعر کیطرف جسکا
نام بہول گیا ہون یہہ شعر منسوب پائی ہین اور شاید معاویہ ہی کے ہون العیب عند اللہ
— اور کتاب مختار فی الاخبار والآثار مین یہہ شعر معاویہ کیطرف منسوب کئی ہین

اخو الحرب ان عضت به الحرب عضها ،، وان شمرت يوما به الحرب شمرا
كليث هزبر كان يحمي ذمارة ،، رمته المنايا قصدها فتقطرا

میسون

یہہ عورت بہت خوبصورت شکیلہ تہی معاویہ رض کی زوجہ اور یزید کے والدہ
تہی بادیہ بنی کلب مین رہا کرتی تہی وہ بٹی بحدل کی ہے وہ اپنی میکی مین اسواسطے
رہا کرتی تہی کہ معاویہ ابن ابی سفیان یعنی اوسکے خاوند نی ایکروز دیکہا وہ یہہ شعر
پڑہ رہی تہی یہہ شعر اوسی عورت کے ہین

للبس عباءة وتقر عيني ،، احب الي من لبس الشفوف
وبيت تخفق الارواح فيه ،، احب الي من قصر منيف
وبكر يتبع الاظعان صعب ،، احب الي من بغل زفوف

وکلب ینبح الاضیاف دونی ٭ احب الی من هز الدفوف
وخرق من بنی عمی فقیر ٭ احب الی من علج علیف

یہہ شعر سنکر معاویہ رض نے کہا کہ ای بنت بجدل تجکو میرے پاس رہنا ناگوار گذرتا ہے تو جا اپنی میکی مین رہ چنانچہ وہ یزید کو بہی اپنی ہمراہ لیگئی اوسنی وہین پرورش پائی

یزید ابن معاویہ

یزید لعین مذکور حوارین مین جو مضافات حمص سے ہے چودہوین تاریخ ربیع الاول ۶۴ ہجری مین اہتیس ۳۸ برس کا ہوکر مرا اوسنی تین برس چہہ مہینی بادشاہت کی یزید کا رنگ گندم گون تہا اور بال کہونگریالی انکہین بڑی بڑی موہنہ پر چیچک کے داغ ڈارہی اچہی مگر ہلکے اور لنبی تہے عبد الله ابن حنظلہ کہتا ہے کہ یزید شراب پیتا اور زنا بہی کرتا — اور جس کے مان کو رانڈ پاتا اوس کے بیٹی سی اوسکا نکاح کروا دیا کرتا تہا — بلکہ باپ کا بیٹے سی بہی نکاح کردیا یہہ ایسی باتین کرتا تہا اور بہن کا بہائی سی کہ لوگ یہہ کہتی تہی کہ آب اسمان گریگا اور یزید مریگا کیونکہ یہہ باتین زبردستی کرواتا تہا جب وہ مرا اوسنے چند لڑکے اور لڑکیان چہوڑین اوس کے مان کا نام میسون بنت بجدل کلبیہ ہے جس کا حال اوپر گذرا یزید نے اس عورت کے پاس اوس کے میکے مین پرورش پائی اور فصاحت اور شعر بنانا وہین سیکہا

پہلی صدی کی شاعر

شریف

اس شاعر کا ہمکو حال معلوم نہین ہوا مگر اتنا جانتی ہین کہ یہہ سفاح خلیفہ اول بنے عباسیہ کی وقت مین تہا کیونکہ جب سلیمان بن ہشام پکڑی گئے سفاح مذکور نے اونکو امن دیدی تہی اس شاعر نے حاضر ہوکر یہہ شعر پڑہے

لا یغرنك ما تری من رجال ؛ ان تحت الضلوع داء دویا
فضع السیف وارفع السوط ؛ حتی لا تری علی ظہرہا امویا

یہہ شعر سنکر سفاح نے سلیمان کو معہ اور لوگون کے جو بنی امیہ سے تہی قتل کیا

حسان

اس حسان ابن ثابت کی کنیت ابو الولید ہی وہ ہی ایک انصاری انصار مین سے قبیلہ خزرج کا شاعر ہے یہہ شاعر بنام شاعر رسول اللہ مشہور ہی کیونکہ وہ رسول مقبول کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو عبیدہ کہتا ہی کہ سب عرب کا اس بات پر اجماع ہی کہ اہل مدر مین بڑا شاعر حسان بن ثابت گذرا ہی اور وہ بہت ثقہ بہی تہا اوسی عمرو — اور — ابو ہریرہ — اور عائشہ رض نے روایت کی ہی قبل سنہ کی درمیان خلافت حضرت علی رض کے ایکسو بیس برس کا ہوکر فوت ہوا ساٹہہ برس جاہلیت مین گذارے اور ساٹہہ برس مسلمانی مین بسر کئے اس شاعر کا ایک دیوان بہی مرتب کیا گیا ہے اوسمین اکثر مدح پیغمبر خدا صلعم کی ہی کسی جائی اپنی واردات اور واقعات یا کسی اور کے حال کو بہی شاذ و نادر لکہا ہے یہہ شعر اوسکے اوس دیوان سے جو بالفعل میری اوستاد مولوی مملوک العلی صاحب کے کتب خانہ مین موجود ہے دیکہہ کر لکہی ہین — رسول اللہ کے مدح کرتا ہے

وشق لہ من اسمہ کی یجلہ ؛ فذو العرش محمود وھذا محمد

پہلی صدی کی شاعر

نَبِیٌّ اَتَانَا بَعْدَ یَاسٍ وَفَتْرَۃٍ ؎ مِنَ الرُّسْلِ وَالْاَوْثَانُ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ ۴۹

فَاَمْسٰی سِرَاجًا مُسْتَنِیْرًا وَّھَادِیًا ؎ یَلُوْحُ کَمَا لَاحَ الصَّقِیْلُ الْمُھَنَّدُ

چونکہ وہ دیوان بہت ملتا ہی اکثر ملکو نہین ہشیک موجود ہوگا اسلئی اور شعر لکہنے کچہہ ضرور نہین

الزبیر ابن العوام

کنیت اونکے ابو عبد اللہ قوم سے قریش والدہ اونکی صفیہ بنت عبد المطلب جچی پیغمبر خدا کی سولہ ۱۶ برس کے عمر مین مسلمان ہوئے ہرچند کہ اونکی چچا نی دہوین کا عذاب اونکو اسلئے دیا کہ اسلام کو چہوڑکر مرتد ہوجائے ہرگز نہ مانا انہونے تمام لڑائیان رسول اللہ صہ کے ہمراہ دیکہین یہہ شخص اول راہ خدا پر تلوار رکہنی والون مین شمار کئی گئی ہین جنگ اُحد مین بہی ہمراہ پیغمبر خدا صہ کے وہ مضبوط تہی یہہ صاحب ایک صحابی عشرہ مبشرہ بالجنۃ سی ہین یعنی جن لوگون کے واسطی قطعی جنتی ہونے کا حکم رسول اللہ نے دیا تہا یہہ بہی اونمین ایک ہین — حلیہ اونکا یہہ ہے کہ رنگ اونکا سفید قد کے لنبی تپلی گوشت بدنمین کم اور بال اونکے بدن پر بہت تہی اور دونو رخساری سوکہے ہوئے اونکو عمرو بن جرموز مجاشعی نے درمیان مقام سفوان کے جو زمین بصرہ مین ہے درمیان ۳۶ سنہ کے شہید کیا جیسا کہ عمرو مذکور کے حال مین بیان ہوا اونکے چونسٹہ ۶۴ برس کے عمر تہی وادی سباع مین مدفون ہوئے بعد ازان بصرہ مین اونکا لاشہ آکر گڑا قبر اونکی اوسی سے مشہور ہے جنگ جمل مین جب جانبین کا لشکر آراستہ ہوا حضرت علی رض پیغمبر خدا کی خچر پر سوار ہوکے لشکر سی باہر آئی اور آپ نے باواز بلند پکار کر فرمایا کہ یا زبیر اُخْرُجْ اِلَیَّ (یعنی ای زبیر میری پاس آو) جب حضرت زبیر رض

۵۰ حضرت علی رض کے پاس گئے آپ نی فرمایا کہ تم مجہسے لڑنی کیون آئے ہو حضرت زبیر نی فرمایا کہ حضرت عثمان رض کے خون کا عوض چاہتا ہون حضرت علی رض نے فرمایا کہ مینی تو قتل نہین کیا جو تو مجہسی لڑنے آیا اوسکو الله تعالے نی قتل کیا خدا نے اسقدر ہی عمر لکہی تہی مجکو تو خود اونکے قاتلین کے تلاش ہی — پہر فرمایا کہ یا زبیر تمکو وہ بہی یاد ہے کہ مین رسول الله صلعم سے درمیان قوم بنی بیاضہ کی ملا اور اپنی گدہے پر سوار تہی مجکو دیکہہ کر رسول الله ہنسی اور مین بہی اونکو دیکہہ کر ہنسا تہا تو نے اوسوقت کہا تہا کہ یا رسول انہین کونسے بات عیب کے ہے جسپر آپ ہنسی حضرت نے ارشاد کیا کہ ای زبیر اسمین کوئی عیب نہین ہی تو اسے محبت کرنا اوسوقت تمنی کہا کہ یا حضرت مین تو علی رض سی محبت کرتا ہون پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہین ای زبیر تو اسی لڑنے جائیگا اوسوقت تمنی استغفرالله پڑہے — یہہ سنکر حضرت زبیر نے جواب دیا کہ مین یہہ بات بہول گیا تہا اگر مجکو یاد ہوتے تو بیشک مین آپ پر چڑہہ کرنہ آتا اب کیونکر جاؤن دونو طرف سی لشکرونکا مقابلہ ہوگیا اگر اب چلا جاؤن تو بڑی ندامت کی بات ہے کیونکہ یہہ عار کبہی نہ دہوئے جائیگے حضرت علی رض نے فرمایا کہ ای زبیر اب تک تو عار ہی ہے مگر بعد عہد کے عار اور نار دونو جمع ہو جائیگے اسی بہتر یہی ہے کہ عار اختیار کرنا رسے بچ (نار آگ کو کہتی ہین) مراد اوسی آتش جہنم — یہہ سنکر حضرت زبیر چلی گئے اور یہہ شعر اونہوں نے بنا کر پڑہے

اَخترتُ عاراً علی نارٍ موجّجةٍ ،، انّی یقوم لها خلقٌ من الطین

نادی علیٌّ بامرٍ لستُ اَجهلُه ،، عارٌ لعمرك فی الدنیا وفی الدین

فقلتُ حسبك من عذلٍ اباحسنٍ ،، فبعض هذا الذی قد قلت یکفینی

یہہ شعر کہتی ہوئے چلی آئی راہ مین قتل ہونے کا حال عمر بن جرموز کے حال مین کہہ چکا ہون ۵۱

عاتکہ

بیٹی زید بن عمرو بن نفیل کے بہن سعید بن زید کے جورو حضرت زبیر رض کے جب حضرت زبیر رض شہید ہوئے اوسوقت اس عورت نے جو اونکی بیوی تہی یہہ اشعار اونکے مرثیہ مین بنا کر پڑہے

غدر ابن جرموز بفارس بھمہ ،، یوم اللقاء وکان غیر مصرد

یاعمرو لونبھتہ لوجدتہ ،، لاطایشا رعش الجنان ولاید

یہہ کئی شعر ہین ڈوہی اسیجائی کافی ہین

علی ابن ابیطالب کرم

امیر المومنین علے ابن ابیطالب کنیت اونکے ابوالحسن — اور — ابو تراب قوم سے قریش — سب سی اول مسلمان ہوئی مگر جب مسلمان ہوئے تہی اوس سن مین اختلاف ہے کہ جب اونکی کیا عمر تہی بعضی پندرہ برس کے — بعضی دس برس کے عمر بیان کرتے ہین — تمام جہاد جو نبے صلی اللہ علیہ وسلم کی سب مین حاضر رہے مگر غزوہ تبوک مین بسبب بیماری اہلخانہ کے نہ حاضر ہوئی تہے — حلیہ حضرت علی رض کا یہہ ہے — نہایت گندم گون رنگ انکہین بڑی بڑے قد میانہ پیٹ بڑا — بال سر پر بہت ڈاڑہی چوڑی — سر کے شروع یعنی مقدم دماغ پر بال نہ تہی — سفید سر اور ڈاڑہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض شہید ہوئے وہ جمعہ کا دن اٹہارہوین تاریخ ذالحجہ ۳۵ ہجری کے تہی اوسی روز خلیفہ ہوئے — حضرت علی رض کو عبدالرحمن بن ملجم مُرادے نی درمیان کوفہ کے جمعہ کے صبح کو سترہوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین شہید کیا زخمی

ہوئی سے تین روز بعد وفات پائی اونکو حضرت امام حسن اور حسین — اور عبداللہ
بن جعفر نے غسل دیا اور حضرت امام حسن عہ نے نماز جنازہ کے پہڑوائے صبح کو دفن
ہوئے — عمر اونکی تریسٹہہ[۶۳] یا پینسٹہ[۶۵] — یا ستتر — یا اٹہاون[۵۸] برس کے علی حسب الاختلاف
تہی بسبب اس کے کہ اکثر کتب اہل اسلام اونکی فضایل لاتعد و لاتحصی سی پر و لبریز مین
صرف حال ضروری جو اور کتابون مین کم ملتا ہے مینی لکہہ دیا ہے — اونکی اشعار
کا ایک دیوان ہے مینی بہے دیکہا ہی میری اوستاد مولوی مملوک العلی مدرس اول
مدرسہ دہلی کے پاس موجود ہی حضرت علے رض کے اشعار بہت اچہی فصیح اور بلیغ
ہین — جب حضرت فاطمہ زہرا رض یعنی اونکے زوجہ نی انتقال پایا حضرت علی رض
نے یہہ اشعار اونکی مرثیہ مین فرمائے

لِکُلِّ اجتماعٍ من خلیلین فرقۃٌ ؛؛ وکلُّ الذی دون الفراق قلیلُ
وانّ افتقادی فاطماً بعد احمدٍ ؛؛ دلیلٌ علی ان لایدوم خلیلُ

اور یہہ اشعار حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلعم اور حضرت ابوطالب کے مرثیہ مین فرمائی ہین

اَعینیّ جُودًا بارکَ اللہُ فیکما ؛؛ علی ھالکین ما تری لھما مثلا
علی سیّد البطحاء وابن رئیسھا ؛؛ وسیّدۃ النسوان اول من صلّی
مُصابھما ادجی الی الجوّ والھوی ؛؛ فبتُّ اُقاسی منھما الھمّ والثکلی
مُھذّبۃٌ قد طیّبَ اللہُ خیمھا ؛؛ مُبارکۃٌ واللہُ ساق لھا الفضلا
لقد نصرا فی اللہ دینَ محمّدٍ ؛؛ علی من بغی فی الدین قد رعیا الّا

ام مسلم

یہہ ایک عورت ہی اس کا نام مجکو معلوم نہین ہوا اوس کیطرف دو شعر منسوب مینی
پائے حال اون شعرونکا یہہ ہے کہ درمیان جنگ جمل کے وہ حاضر تہی جب

پہلی صدی کی شاعر

جانبین کا لشکر آراستہ ہوکر مقابلہ ہوا اوسوقت حضرت علی رض نے ایک شخص کو جو اونکے
اصحاب مین تہا اوسکا نام مسلم ہی قران شریف اوسکو دیکر یہہ فرماکر روانہ کیا کہ
قران شریف مردمان جانب مخالف کو دکہلاؤ اور تم اپنی ذمہ سے یہہ کہکر بری ہو آو
کہ ہماری تمہاری درمیان یہہ قران ہے اس کے اطاعت تم کرو ہمارا کہنا نہ سنو
جو قران مین ہے اوس کے بموجب عمل کرو چنانچہ وہ مسلم گیا اور منادی قران شریف
کی کرنے لگا اوسکے ایک تیر کسی نے ایسا مارا کہ وہ سوار ہوگیا اوسکو حضرت علی رض
کے اوٹہاکر لائے اوسوقت مسلم کی والدہ یعنی شاعرہ مذکورہ نے یہہ دو شعر کہی

یارب ان مسلما اتاهم — یتلو کتاب الله لا یخشاهم
فخضبوا من دمه لحاهم — وامه قایمة تراهم

عمار بن یاسر

عمار بن یاسر مولی بنی مخزوم کے اور حلیف اونکے ہی حقیقت حال یہہ ہے کہ یاسر
مذکور یعنی والد عمار اپنی دو بہائیون کے ہمراہ ایک کا نام حارث دوسرے کا
مالک تہا چوتہی بہائی کو جو کہو یا گیا تہا مکہ مین ڈہونڈنے آئی تہے حارث
اور مالک تو یمن کو چلے گئے یاسر مکہ ہی مین رہگئی اوسنے ابو حذیفہ سے
راہ محبت سے یہہ حلف کے کہ تمہاری پاس رہا کرونگا اسلیے اوسنے مسماۃ سمیہ زیدی
جو اوسکے لونڈی کی بیٹ سی تہی نکاح اونکا کردیا اسکی پیٹ سے عمار
پیدا ہوئی یہہ عمار ہی اون لوگون مین سے ہی جو درمیان مکہ کی عذاب دئی جا
تہی اسواسطے کہ اسلام سی پہر جائین رسول الله حضرت عمار کے اوپر ہاتہہ پہیرتے
اور یہہ فرماتی کہ ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور سلامتی عمار پر جیسی کہ تہی حضرت
ابراہیم پر وہ اول مہاجرین مین سے ہی جنگ بدر مین حاضر ہوا سب واقعات

جنگ دیکھی اور بہت مصیبت اوسنے اوٹھائی — رسول الله نے اوسکا نام طیب مطیب رکھا تھا صفین مین ہمراہ حضرت علے رض کے ہوکر خوب لڑا جب بہت زخمی اور گھایل ہوگیا اوسوقت گرپڑا کیونکہ ترانوین ۹۳ برس کے اوسکے عمر تھی گرتی ہی پانی مانگا ایک شخص نے کوزہ دودہ کا بھرا ہوا اوسکو دیا دودہ پیا اور یہہ کہا کہ اب مین بیشک مرونگا کیونکہ رسول الله صہ نے یہہ فرمایا تھا کہ ای عمار آخر وقت رزق تیرا دنیا مین جب تو دنیا سی اوٹھایا جاویگا دودہ ہی ہے یعنے تجکو دودہ پلاوینگے درمیان ۳۷ھ ہجری کے شہید ہوا وہ شام کی وقت مقتول ہوا تھا قبر اوسکے درمیان صفین کے ہی اوسکے جنازہ کے نماز حضرت علی رض نے پڑوائی اور غسل نہین دیا اور نہین کپڑون مین جو پہنی ہوئی تھا بلی غسل دفن کیا یہہ اشعار اوسکے طرف منسوب ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حضرت عایشہ صدیقہ رض جب طالب خون حضرت عثمان رض کی ہوکر حضرت علی رض سے مقابلہ کو گئے تھین اوسوقت عمار بن یاسر نے یہہ شعر حضرت عایشہ کو مخاطب کرکے بنا کر سنائی اور پڑہی وہ یہہ ہین

فمنكِ البكاءُ ومنكِ العويل ،، ومنكِ الرياحُ ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتلِ الامام ،، وقاتلهٗ عندنا من امر

یہہ شعر جب سنے عمار بن یاسر پر تیر برسانی شروع کئے اسلئی اونھونی اپنا گھوڑا وہین سے دوڑا کر حضرت علی رض کے پاس چلدے آپہنچی یہہ بیان تاریخ مسعودی مین ہے مگر مجکو یہہ خوب یاد ہی کہ ابن قتیبہ نی یہہ شعر عبید کے طرف منسوب کئی ہین اور وہ شعر بہی اوسنی اسطور پر لکھی ہین

منكِ البداءة ومنكِ الغِيَر ،، ومنكِ الرياحُ ومنكِ المَطَر

وانتِ امرتِ بقتلِ الامام ،، وقلتِ لنا انه قد فجر

فهبنا اطعناك فی قتله ؛ وقاتله عندنا من امر

امراة من عبد القیس

مسعودی کہتا ہے کہ ایک عورت عبد القیس کے قبیلہ کی جسکا نام معلوم نہین درمیان جنگ جمل کے مردون کو دیکھتی ہوئے پہر رہی تہی ناگاہ اوسکے دو بیٹی اور خاوند جب مری ہوئی اوسکو دکہلائی دئی یہہ شعر اوسنی بنائی اور سب کو رو کر سنائی

شهدت الحروب فشیبنی ؛ ولم ار یوماً کیوم الجمل

اضرّ علی مومن فتنةً ؛ واقتله لشجاع بطل

فلیت الظعینة فی بیتها ؛ ولیتك عسكر لم یرتحل

حابس

یہہ حابس بیٹا سعد طائی کا علم بردار معاویہ کا ہی جو جنگ صفین مین حضرت علی رض سی لڑنے آیا تہا معاویہ اور علی کے درمیان جب صلح ہوئی حابس مذکور نی یہہ شعر کہا

اما دون المنایا غیر سبع ؛ بقین من المحرم او ثمان

اشعث

یہہ اشعث بیٹا قیس کا پوتا معدی کرب کا کنیت اوسکے ابو محمد کندی ہی کندیونکے طرف سی پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایلچی ہو کر آیا تہا واقع مین اونکا سردار تہا درمیان سنہ ہجری کے وہ طبقہ جاہلیت مین کندیو نکا سردار تہا سب لوگ اوسکے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے تہی وہ بہی صورت کا وجیہ سردارون کی سے شکل رکہتا تہا اول مسلمان ہوا سے پہیر مرتد ہو گیا جب پیغمبر خدا نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پہر مسلمان ہو گیا اور کوفہ مین جا کر رہا سنہ ۴۰ ہجری مین فوت ہوا وہ شعر بہی کہتا تہا اوس کی جنازہ کے نماز امام حسن علیہ السلام نی

پہلی صدی کی شاعر

۵۶ پہری — جب معاویہ نے دریا فرات پر اپنی آدمیونکے پہری لگا دئی کہ حضرت علیؓ کو دریا فرات کا پانی نہ لینی دو اور کوئی اونکے ساتھہ نہ پینی پاوی اشعث مذکور حضرت علی رضؓ کے سامنی آیا آپ نے فرمایا کہ ای اشعث چار ہزار سوار اپنی ساتھہ لیکر دریا فرات پر جاؤ اور پانی لوگون کے واسطی لاؤ اگر پانی نہ لینے دین وہین مرنا اور مارنا چاہئے وہ رخصت ہوا چار ہزار سوار لیکر چلا اور یہہ شعر اپنا پڑہتا جاتا تہا

لاوردن خیلی الفراتا ٭ شعث النواصی ویقال ماتا

نابغہ ذبیانی

یہہ ایک شاعر شعرا جاہلیت سے ہی مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن جذیمہ بادشاہ حیرت کی وقتمین موجود تہا جسکا حال اوپر ذکر کیا یعنی وہ لڑکا جو رقاش سی ولد الزنا پیدا ہوا اور تخت پر بعد جذیمہ کے بیٹہا اس شعر سی بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جو اوسنی کہا ہے

علی لعمرو نعمۃ بعد نعمۃ ٭ لوالدہ لیست بذات عقارب

عبد اللہ

یہہ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضؓ قوم سے قریش اپنی باپ کی ہمراہ مکہ مین مسلمان ہوا اون ایام مین وہ صغیر سن تہا — جنگ بدر کی لڑائی اوسنی نہین دیکہی پہلی لڑائی جو انکے مشاہدہ مین آئی وہ خندق کے لڑائی تہی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ جنگ بدر کی وقت یہہ چونکہ صغیر سن تہی اسواسطی نہین حاضر ہوئی اور جنگ احد مین پیغمبر خدا نے آپ انکو اجازت دیدی تہی اسلئی نہین گئی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ گئی تہی مگر چونکہ عمر اونکے چودہ برس کے تہے اسواسطی اونکو رسول اللہ نے لوٹا دیا تہا بعد جنگ خندق کے سب مشاہدہ اونہونی کیا وہ نیک بخت پارسا اور عالم و زاہد تہا بہت احتیاط اوسکے مزاج مین رہا کرتے تہی — اس قول کے موید قول جابر بن

پہلی صدی کی شاعر

عبداللہ کا ہی رہ کہتا ہی کہ کوئی ایسا شخص نہین جس کے طرف دنیا مایل ہوئے اور وہ
اوس کیطرف نہ رجوع ہوا ہو سوای حضرت عمر اور اونکی بیٹی عبداللہ کے — اور
میمون بن مہران یہہ کہتا ہی کہ کوئی پارسا اور پرہیزگار زیادہ ابن عمر رض سی مینی
نہین دیکھا — اور بڑا عالم ابن عباس سی زیادہ کوئی دیکھنی مین نہین آیا —
اور نافع یہہ بیان کرتا ہی کہ جب ابن عمر نے وفات پائی ایکہزار آدمی سی زیادہ اونے
آزاد کئی تہی — قبل وحی کے نازل ہونے کی ایک برس اول اونکے پیدایش ہوئے
اور ۷۳ھ ہجری مین بعد قتل ہونے ابن الزبیر کے تین مہینی بعد یا بموجب قول بعض
کی چھہ مہینی بعد وفات پائی بروقت وفات کے یہہ وصیت کی تہی کہ درمیان حل
کی مجکو دفن کرنا مگر بسبب زور شور حجاج کے وہان گیکا مقدور کاڑنی کا نہوا اسلئے
ذی طوی یعنی درمیان مقبرہ مہاجرین کی دفن کئی گئی عمر اونکے چوراسی برس کے
یا چہاسی کے حسب اختلاف ہوئے اوسی بہت لوگون نے روایت کی ہے جنگ
صفین میں معاویہ کی طرف تہی چار ہزار سوار لیکر جب وہ حضرت علی کی مقابلہ
پر آئی یہہ شعر کہہ کر سنائی

انا عبد اللہ سمانی عمر   خیر قریش من مضی ومن غبر

غیر نبی اللہ والشیخ الاغر   فلا ابطأت فی نصر عثمان مضر

والربعیون فلا اسقطوا المطر

حضرت علی رض نے پکار کر کہا کہ ای ابن عمر تو مجسی لڑنے کیون آیا اوسنی جواب
مین کہا کہ حضرت عثمان رض کی خونکا قصاص چاہتا ہون علی رض نے کہا کہ
اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو قسم ہی خدا کی وہ ہرگز مجسی مقابلہ نہ کرتا — خیر اگر
تجکو خون عثمان کے خواہش ہے تو مین بہی ہرمزان کا قصاص تجسی چاہتا ہون

پہلی صدی کی شاعر

(مرزبان کو اوسنے مار ڈالا تہا اور اسی سبب سی وہ معاویہ سی جا ملا تہا) یہہ کہکر حضرت علی رضنے اشتر کو اوس کے مقابلہ کو بہیجا اوسوقت مقابلہ کرنا مناسب نہ جانکر عبد اللہ مذکور نے انکار کیا اور نہ لڑا

ابو غزة الجمحی

یہہ شخص سخت کافر تہا پیغمبر خدا صنی اوسکو درمیان جنگ احد کے قتل کیا نام اسکا عمر بن عبد اللہ ہے حال یہہ ہی کہ یہہ شاعر ایسی شعر کہا کرتا تہا کہ کافر سلمانون سی لڑنی کو طیار ہو جاتی تہے چنانچہ وہ اپنی شعرونمین لوگون کو جنگ کی حرص اور ترغیب دلوایا کرتا تہا پیغمبر خدا صنی بروز جنگ بدر اوسکو امن دیدی تہی مگر پہر وہ باز نہ آیا چنانچہ مکہ مین جاکر کہنی لگا کہ مینی محمد کو مسخر اور تابع اپنا کرلیا جب جنگ احد مین وہ اپنے شعر پڑہکر لوگون کو مسلمانونسی لڑنی کے لئی برانگیختہ کرنے آیا حضرت نی اوسکو پکڑکر مروا ڈالا

حجاج بن غزیة الانصاری

یہہ شخص ہمراہ حضرت علی رضکے جنگ صفین مین تہا جب عمار بن یاسر مقتول ہوئی حجاج مذکور نی یہہ اوسی میدان صفین مین بناکر پہڑی

قال النبی له تقتلك شرذمة   سطت لحومهم بالبغی فجار

پہلی صدی کی شاعر

فالیوم یعلم اهل الشام انهم   اصحاب تلك وفیها العائد والنا ۵۵

ہر چند کہ اسکے حال کی ہمنی بہت تلاش کے مگر شاعر مذکور کا حال کہین نہ پایا بجز اوسکی ان شعرون کے

ہرقال

اوسکو اعور لاتکمن بہی کہتی ہین یہہ شاعر بہی جنگ صفین مین مارا گیا وہ یہہ شعر اوس میدان مین پڑہتا جاتا تہا اور بہت چالاکی سی لڑتا تہا اوسکو ہاشم بن عتبہ نی قتل کیا وہ بہی معاونین علی رض سی تہا اوسکی یہہ شعر ہین جو وہ اوسوقت پڑہتا تہا

قد اکثر القول وما اقلا   اعور یبغی اهله محلا

قد عالج الحیوة حتی ملا   لابد ان یفل او یفلا

اشلهم بذی الکعوب شلا

جب ہرقال درمیان ۳۷ھ ہجری کے صفر کی مہنی دار فانی سی سفر کر گیا حضرت علی رض نی اوسکا لاشہ دیکہہ کر بہت رحم کیا اوسکے واسطے دعا کی اور ایک شعر بہی کہا ہے وہ یہہ ہی

اشتر نخعی

جنگ صفین مین جب حضرت علی رض سے پانسو آدمی اپنی ہاتہہ سے قتل کئی اور لڑائی موقوف ہوگئی اور غبار جنگ کا برہم ہوگیا اور لیلۃ الہریر کے جنگ ہو چکے اوس وقت مسلمانون کے ایسی حالت اضطرار تہی کہ نماز کا وقت بہی کسیکو یاد نہ تہا کہ یہہ کونسا وقت ہی اوسوقت اشتر نخعی مذکور نی یہہ شعر پڑہ کر گائی

نحن قتلنا حوشبا لما غدا قد اعلما   وذا الکلاع قبله ومعبدًا اذ قدما

۶۰ ان تقتلوا منا ابا الیقظان شیخاً مسلماً ‏ فقد قتلنا منکم سبعین وا سا مجرما

اضحوا الصفین وقد لاقوا نکالا مرلما

بنت الحجر

بن عدی کندی مصری پیدا ایش اوس کے مصر کے گروہ عورت کوفہ مین جارہی تہی بعد ازان عدی مذکور یعنی اوسکا باپ جب جزیرہ مین جا بسا وہ بہی وہان جا رہی اور سیجائی مری اوس سی بہی روایت کی ہی چنانچہ قیس ابن ابی حاتم اور عمیرہ اوس سے روایت کرتی ہین اس شاعرہ کا باپ یعنی عدی مذکور نہایت محبت حضرت علی رضی سی کرتا تہا چنانچہ یہی سبب اوس کے دشمنی کا درمیان معاویہ اور اوس عدی کی تہا جب زیاد نی ہمراہ نو آدمیونکے جو اوس کے یار تہی اوسکو پکڑکر معاویہ کے پاس بہیجا تو ابہی کوفہ سے چند میل گیا تہا کہ اس لڑکی نے یہہ شعر بنا کر پڑہے

ترفع ایها القمر المنیر ‏ لعلک ان تری حجرا یسیر

یسیر الی معاویة ابن حرب ‏ لیقتله کذا زعم الامیر

ویصلبه علی بابی دمشق ‏ وتاکل من محاسنه النسور

تجبرت الجبابر بعد حجر ‏ وطاب لها الخورنق والسدیر

الا یا حجر حجر بنی عدی ‏ تلقتک السلامة والسرور

اخاف علیک ما اردی عدیا ‏ وشیخا فی دمشق له زئیر

الا یا لیت حجرا مات موتا ‏ ولم ینحر کما نحر البعیر

فان یهلک فکل عمید قوم ‏ الی هلک من الدنیا یصیر

جب دمشق کے پاس پہنچا معاویہ نے ایک شخص کانے کو اونکی پاس بہیجا حجر نے کہا کہ شگون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نصف ہماری ساتہہ کے ماری جائین

اور نصف پچ رہین کیونکہ کانا آدمی سامنی سے آیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوس یک چشم
نی اوسی آکر کہا کہ ای گمراہ اور کافر تو علی رض سی محبت رکہتا ہی تم سب علی رض
پر لعنت کہو اور اوسی پہر جاؤ نہین تو فوراً مار ڈالونگا پانچ شخص پہر گئی اونہو نی
فوراً حضرت علی رض پر لعنت کرکے توبہ کی اور معاویہ کی ہمراہ ہوگئی اور عدی
مذکور مع پانچ آدمیون کے مستقل رہا کہتی ہین کہ جب عدی کے ساتہہ چار شخص قتل
ہو چکے اور نوبت عدی کی قتل کی آئی اوسنی کہا کہ مجکو اگر مہلت دو تو مین دو رکعت
نماز کی پہڑلون چنانچہ منظور ہوا اوسنی بہت طول کے ساتہہ اور بڑی دیر مین وہ
دو رکعت پہڑین اوسی پوچہا گیا کہ تو مرنی سے ڈر گیا اسلئی تو نی اپنی زندگے
کا دم دم واپسین سمجہہ کر یہہ خیال کرکے کہ جتنی دیر دنیا مین زندگی سی کٹے کاٹئے
اسلئی تو نے نماز مین دیر کی اور بہت بڑی دیر مین دو رکعت نماز کی پہڑین اوسنی
کہا کہ نہین جب کبہی مین نے وضو کی ہی تحیۃ الوضو کے دو رکعت پہڑی ہین اور کوئی
نماز جلد آج کے روز سی مینی نہین پہڑہی ہے کیونکہ محبت علی رض مین آج سر اوڑتا ہے
اس خوشی مین سینے بہت جلد پہڑہی ہین اسکی ئی خیال کرنا چاہئے اوس کے
عبادت اور پارسائی اور محبت اہل بیت کا آخر کار اوسکو اوندہا ڈالکے
مثل بکری کے گلا ذبح کیا تاکہ رنج و الم سی جان نکلے اپنی محبت کا ثمرہ پاوی
یہہ عدی سنہ ہجری مین مقتول ہوا - اوس کے بیٹی شاعرہ مذکورہ نی بہت
الم و اندوہ کیا وہ پہلی ہی جانتی تہی کہ وہ مارا جاوی گا اوس کے مرنی کا مرثیہ
بہی اوسنی لکہا ہی بنت الجحر مذکورہ بہت نیک بخت عورت تہی

عبد اللہ

بن الزبیر الاسدی القرشی کنیت اوسکی ابو بکر - بعضی ابو خبیب بہی کہتی ہین

پہلی صدی کی شاعر

۶۲ Basat — والدہ اوسکی اسما بنت ابی بکر صدیق رض — اور باپ اونکی زبیر رض — اور دادی اونکے بیوی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی جو کہ رسول اللہ کے چچی ہے یہہ عورت مسلمان تہی اوسنے بہی ہجرت کی تہی اور چچی اونکی خدیجہ بنت خویلد ام المومنین یعنی پیغمبر خدا کی بیوی — اور خالہ اونکے عایشہ ام المومنین یہہ اول بچہ ہے جو مہاجرین مین بعد ہجرت کی پیدا ہوا اوسکے پیدا ہونی سے مسلمان بہت خوش ہوئی تہی کیونکہ یہود یون نے یہہ اوڑا رکہا تہا کہ مہاجرین پر ہمنی سحر کر دیا ہے اب انکی نسل نہ بڑہنی پاویگے اونکو اللہ تعالے نی جہوٹا کرنیکے واسطی عبد اللہ بن الزبیر کو پیدا کیا رسول اللہ نے پہلی ہے پہل اوس لڑکی کو گود مین لیکر کہجور چہا کر اپنی جہوٹی اوس بچہ کی موںہہ مین دی اول ہی اول اوسکے پیٹ مین وہ کہجور جی ہوئے جہوٹے پیغمبر خدا کی گئی — رسول اللہ نے نام اوس کا عبد اللہ اور کنیت ابوبکر اونکے نانا کی رکہی یہہ بیان عبد اللہ نی کیا ہے بعد ہجرت کی بیسں مہینی بعد یا بموجب قول بعضے کی سن اول مین پیدا ہوئے یہہ شخص بہت روزہ دار اور بڑا نمازی اور پرہیزگار تہا — ماں باپ بہن بہائی سی نہایت محبت رکہتا تہا اور بڑا ہی شجاع آدمی تہا کہتی ہین کہ اوسکے عبادت تین قسم تہی ایک تو نماز پڑہتے ساری رات کہڑی رہتی صبح تک — دوسری رات کو رکوع مین صبح تک گذارتے — تیسری رات سجدہ مین صبح تک پڑی رہتی اسطرح اونہوںنے اپنی زمانے کے تقسیم کر رکہے تہی — اور اونہوں ہی نے ہمراہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے افریقیہ کے مہم پر بیس ہزار آدمی کی ہمراہ جا کر ایک لاکہہ کفار سے جہاد کرکے افریقیہ کے بادشاہ کو قتل کرکے فتح پایا ہے — اور جب یزید ابن معاویہ درمیان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری

پہلی صدی کی شاعر

کی فوت ہوا اسی عبد اللہ ابن الزبیر کے بیعت خلافت کی گئی چنانچہ اہل حجاز — اور یمن ۶۴
اور عراق — اور خراسان کے باشندون نے اوسکی اطاعت منظور کی یہانتک
کہ حجاج ابن یوسف نی درمیان مکہ کے اول شب ذی الحجہ سنہ ۷۲ مین اونکا محاصرہ
کیا آخر کار منگل کے روز ساتوین جماد الاول کو سنہ ۷۳ ہجری مین اونکو قتل کیا عبد اللہ
ابن الزبیر مذکور کے اشعار بہت نقل کئے گئے ہین ازانجملہ یہہ تین شعر اونہو نے
اوسوقت کہی تہی جب عمرو بن العاص بن وائل بن سہم سنہ ۴۳ ہجری مین درمیان مصر
کی نوّی برس کا ہوکر موا

الیوم ان الدهر اخنت صروفه   علی عمرو السهمی تجبی له مصر
فلم یغن عنه حزمه واحتیاله   ولا جمعه لما اتاح له الدهر
تقاسی مقیما بالعراء وضللت   مکایده عنه والمواله الدثر

بنت عقیل

یہہ عورت بیٹی عقیل کے ہی حال اوسکا پردہ اختفا مین رہا جب حضرت امام حسین
درمیان کربلا کے شہید ہوئے ابن زیاد نے اونکا سر یزید کی پاس بہیجا اور عورتین
اور بچے گرفتار اہلبیت کی جو حیران و پریشان قتل سادات سی وہان کہڑی تہی
جب وہ سر آیا اون عورتون مین سی اس عورت نی نکلکر یہہ شعر بناکر پڑہی

ماذا تقولون ان قال النبی لکم   ماذا فعلتم وانتم آخر الامم
بعترتی وباهلی بعد مفتقدی   نصف اساری ونصف ضرجوا بدم
ما کان هذا جزائی ان نصحت لکم   ان تخلفونی بشر فی ذوی رحمی

سنان ابن انس النخعی

یہہ شخص قاتل امام حسین علیہ السلام کا ہے جب اوسنی امام حسین علیہ السلام

کا سر کاٹ کر ابن زیاد کی پاس لا حاضر کیا طالب انعام ہوکر اوسنے یہہ شعر پہڑے

املأ رکابی فضة و ذهبا ؛ انا قتلت الملک المحجبا

و من صلی القبلتین فی الصبا قتلت خیر الناس اما و ابا

و خیرهم اذ ینسبون نسبا فی ارض نجد و حرما و یثربا

جب ابن زیاد نے یہہ شعر سنے اوسکو کہا کہ حرامزادہ اگر تو امام حسین علیہ السلام کو شریف اور بادشاہ بڑے نسب والا جانتا تہا جیسا کہ تو اپنے اشعار مین بیان کرتا ہے تو تو نے کسواسطے انکو شہید کیا اگر تو یہہ اشعار نہ کہتا تو تجکو بیشک انعام ملتا اب کچہہ نہ ملیگا بلکہ جان بہی بچانی تجکو مشکل ہوگی یہہ کہکر ایک خادم کو حکم کیا کہ اسکا بہی سر کاٹ ڈال فوراً وہ بہی مارا گیا بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکے ہمراہ تیئس ۲۳ مرد اوسکے رشتہ دار تہی اونکو بہی ابن زیاد نے اوسکے ہمراہ مروا ڈالا

حسین ابن علی

حسین ابن علی بن ابیطالب رض کنیت اونکی ابو عبد اللہ نواسی جناب رسول اللہ کی سردار جوانان اہل جنت کی پانچوین تاریخ شعبان ۴ھ ہجری مین حضرت فاطمہ رض سے پیدا ہوئی کہتی ہین کہ حضرت فاطمہ رض جب امام حسن عم کو جن چکین اوسکی پچاس دن بعد حضرت امام حسین پیٹ مین پڑی — اور جمعہ کی روز بروز عاشورا ۶۱ھ ہجری مین درمیان کربلا کے جو کہ ایک زمین عراق مین درمیان کوفہ اور حلہ کے ہی مقتول ہوئے اونکو سنان ابن انس نخعی نی قتل کیا — بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ شمر بن ذی الجوشن نی اونکو شہید کیا تہا بہرکیف جب حضرت امام حسین رض کا دشمنون سے مقابلہ ہوا اپکے ہاتہہ مین تلوار تہی اور یہہ رجز موہنہ سے فرماتے تہی

پہلی صدی کی شاعر

انا ابن علی الخیر من آل ہاشم ۔ کفانی بہذا مفخرا حین افخر
وجدی رسول اللہ اکرم من مشی ۔ ونحن سراج اللہ فی الناس نزہر
وفاطمۃ امی سلالۃ احمد ۔ وعمی یدعی ذو الجناحین جعفر
وفینا کتاب اللہ انزل صادقا ۔ وفینا الہدی والوحی والخیر یذکر

ترجمہ منظوم

علی ہے افضل اولاد ہاشم ۔ پسر اوسکا ہوں میں جانی ہی عالم
کفایت فخر یہہ کرتا ہے مجکو ۔ کہ جد میرا ہے افضل سب سی یارو
چراغ حق ہیں خلق اللہ میں ہم ۔ ہمارا جعفر طیار ہے عم
مری ما فاطمہ ہے جان احمد ۔ سراپا اوس میں ظاہر شان احمد
سنو قران ہوا ہی ہم میں نازل ۔ ہدایت وحی سب ہی ہم میں حاصل

اور حال حضرت امام حسین کا کتب اہل اسلام کیا شیعہ اور کیا سنی سب میں ہی اونکے فضایل اور بیانات سے اسیجائی بسبب طوالت کے درگذر کیا گیا ہے — واضح ہو کہ طبیعت انصاف پسند کو بیشک واضح ہو جاےگا اس کتاب میں جنی مشہور اور شہرہ آفاق آدمیونکا حال بطور تذکرہ جو ضرور جانا ہی تہوڑا لکہا ہے کیونکہ اونکا حال ہر جائی سے آدمی نکال سکتا ہی الا حسب ضرورت تہوڑا سا مگر وہ بہی خلاصہ ساری حال کا لکہہ دیا ہے اور جنکو شہرت حاصل نہین ہوئی ہے اوسکے حال کے تلاش میں بندہ نے بہت سعی کرکے بالاستیعاب لکہا ہے تا کہ یہہ کتاب فایدہ بخش طیار ہو

مروان ابن الحکم

یہہ چوتہا خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہی خبرین اسکے بہت مین کتب تواریخ

پہلی صدی کی شاعر

66 مین موجود ہین خلاصہ اونکا یہہ ہے کہ مروان ابن الحکم جب مدعی خلافت ہوا سب
بنی امیہ اوسکے تابع ہوگئے اور ملک شام مین دو تفریق لوگون سے اوسوقت
مین ہوگئے تہی — ایک فرقہ یمانیہ کہلاتا تہا یہہ فرقہ مروان کے تابعداری مین
بدل و جان مضبوط تہا — ایک فرقہ قیسیہ تہا اونکا سردار ضحاک بن قیس
تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر کے تابع تہی جسکا حال اوپر بیان ہوا — حاصل یہہ ہے
کہ جب مروان دمشق مین داخل ہوا معاویہ کے گہر مین اترا اور سارا شہر واسطے
ملاقات کی آئی اوسنے اوسی ہنگامہ مین اوسیوقت خالد بن یزید بن معاویہ کے
والدہ سی بسبب ایک مصلحت کے جو تاریخ دان جانتی ہین اور خوف خالد کے
نکاح اپنا کیا — اوسی عورت سنے مروان کا گلا گہوٹ کر مار ڈالا تہا اوسکا
حال یہہ ہے کہ وہ حسب عادت اوسکے پلنگ پر سونے گیا وہ اوس سے نہایت
رنجیدہ تہی تیسرے تاریخ رمضان شریف سنہ ۶۵ ہجری کو عین حالت مباشرت
مین اوس عورت نے مروان مذکور کا گلا گہوٹ ڈالا فوراً دم نکل گیا جب
وہ مرچکا جان تن مین نرہی اوسوقت غل مچاکر رونے لگی کہ خلیفہ فوت ہوئے
مروان کے عمر تریسٹھ ۶۳ برس کے ہوئی نو مہینی اٹھہ روز اوسنی بہے یزید کی
تخت پر چین اوڑائے — وہ شاعر بہی تہا چنانچہ جب ضحاک ابن قیس فرقہ
قیسیہ کا سردار معہ اکثر مسلمانون کے مارا گیا مروان مذکور نے یہہ شعر کہے

شعر
لما رأیت الناس صاروا حزبا ۔ والمال لا یؤخذ الا غصبا
دعوت غسان لهم فاکلبا ۔ والسکسکین رجالا غلبا
والقین تمشی فی الحدید غلبا ۔ والاعوجیات یثبن وثبا

یحملن مروان و دینا صلبا

اسی مروان نے حضرت طلحہ رض کو یوم جمل مین شہید کیا تہا

عبد اللہ ابن احمر

یہہ ایک شیعہ ہے شیعان علی رض سے جب اوسنے حضرت امام حسین رض کے شہید ہونے کی خبر سنی سب کو فیون کو جان دینی پر برانگیختہ کیا اوس کے اشعار اس باب مین بہت ہین ایک قصیدہ بڑا اوسنے کہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین

صحوت وقد یصحو الصبا والغوانیا

وقلت لاصحابی اجیبوا المنادیا

وقولوا له اذقام یدعو الی الهدی

وقبل الدعا لبیک لبیک لاعیا

ان لوگون کو حضرت امام حسین اپنی ہمراہ بلاتی تہی اوسوقت ساتہہ نہ گئے بعد شہید ہونی کے قاتل امام حسین کی تلاش مین گئی لڑی مری مگر وہ بات حاصل نہ ہوئے جو ہمراہ ہوتے

عبد الملک بن مروان

یہہ خلیفہ بعد وفات مروان کے تخت ارا ہ سلطنت ہوا تیرہ برس تین مہینی تیئس روز خلافت کرکے ماہ شوال ۸۶ھ مین دار آخرت کو کوچ کر گیا — بعد قتل ہونے عبد اللہ ابن الزبیر کے اوسکے بیعت کی تجدید ہوئی تہی — کہتی ہین کہ عبد الملک کے مونہہ مین سے بہت بدبو آیا کرتی تہی اسیواسطی اسکو ابو الذبان بہی کہتی ہین اور چونکہ وہ بخیل بہی پرلی سری کا تہا اسواسطے اسکو رشح الحجر بہی کہتی ہین مگر ہوشیار و چست و چالاک عاقل اور فقیہہ و دیندار تہا جب خلافت اوسکو ملے دین داری بہول کر دنیا داری مین مبتلا ہوگیا اور وہ شاعر بہی

فصیح تہا — حجاج ابن یوسف ثقفی کو اوسنے مکہ پر عامل اپنا مقرر کرکے بہیجا تہا جسنی
ہزارون کا بہیجا نکالدیا — جب حجاج مذکور نے بہت لوگون کو مار ڈالا اور
مال بی صرف خرچ کردیا عبد الملک مذکور کو خبر ہوئے اوسنی یہہ نامہ معہ ان
اشعار کے جو اوسکے نیچے لکھے ہوئی ہین بنام حجاج بن یوسف کی لکہا — اما بعد
امیر المومنین کو مخبرون نے یہہ خبر دی تو خونریزی بہت کرتا ہی اور مال بی صرف
لٹاتا ہی مجکو ان دونون امرون مین سے کسی ایک کی بہی برداشت نہین مینی
تجکو بجز اسکے کہ خونے کو قصاص مین قتل کرے درمیان خون عمد کے اور مال
لوگون کے جنکی ہون اونکو دی اور خرچ موقع سر اپنی رای سی کری یہ کب
زیادہ دینے کرنیکا حکم دیا ہے کیونکہ بادشاہ واقع مین خدا کی طرف سی خلق اللہ
کے لئے امین ہوتا ہے اوسکے نزدیک جیسا کہ مستحق کو اوسکا حق نہ دینا برا ہے
ایسا ہی بیموقع بہی خرچ کرنا روا نہین — جب تو کسی قوم پر فتح پاوی قیدی
اور اپنی مطیع ہونے والی کو قتل نکر — اس نثر کے بعد یہہ شعر اپنی تصنیف کی ہوئی لکھے

اذا انت لم تترك امورا كرهتها — وتطلب رضائي بالذي انت طالبه
وتخشى الذي يخشاه مثلك هاربا — الى الله منه ضيع الدر حالبه
وان تر منى عزمة اموية — فهذا وهذا كل ذا انا صاحبه
فلا تأمننى والحوادث جمة : — فانك مجزى بما انت كاسبه
فلا تعد ما يأتيك منى وان تعد — يقوم بها يوما عليك نوادبه
فان تر منى غفلة قرشية — فيا ربما قد غص بالماء شاربه

مسعودی بیان کرتا ہے کہ یہہ شعر مینی اچہی شعرون عبد الملک کی سے انتخاب
کئی ہین جب حجاج مذکور نے وہ نامہ معہ ان اشعار کے پڑہا اوسکا جواب اوسنے

لکہا وہ جواب حجاج کے بیان مین ذکر کرتا ہون انشا اللہ تعالی

حجاج ابن یوسف

حجاج بیٹا یوسف ثقفی کا حاکم عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا درمیان ۹۵ہ ہجری کے پیٹ مین کیٹری پڑکر شہر واسط مین مرا اوسکے عمر چوپن برس کے ہوئے بیس برس تک عراق کے حکومت کی حلیہ اوسکا یہہ ہے انکہین اوس کے چہوٹی چہوٹی تہین اور نرم آواز باریک دہن تہا شعر فصاحت سے کہتا تہا قاتل و خون ریز و ظالم بی رحم مثل قصائی کے تہا خلق اللہ کے درمیان اوسکو بہیڑئی سی تشبیہ اور خلق کو بکریون سے تمثیل دینی چاہئے — ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی نیک و پارسا وغیرہ اوسنے اپنی ہاتہہ سی قتل کئے خونریز چونکہ بہت تہا اسلئے خونریزون سے خوش ہوتا تہا جو عامل اوسکے طرف سی کم خون کرتا موقوف ہوتا — ابن قتیبہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ حجاج مذکور آدمیون کو بدون ثبوت جرم کے ہی قتل کرڈالا کرتا تہا — اسلئے فقہا نے اوسپر کفر کا فتوی دیا ہے — اس شخص کو عبدالملک ابن مروان نے عراقین اور حجاز پر اپنے طرف سی متولی کرکے حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے لڑنے کی واسطے لشکر ہمراہ کرکے روانہ کیا تہا جب حجاج مذکور درمیان ماہ جمادالاول ۷۲ہ ہجری کی مکہ پر چڑہ کر آیا طایف مین اوترا — اور ابن الزبیر سے لڑائی ہوئی اونہونے شکست کہا کر مکہ مین اپنے تئین محصور کیا حجاج نے کعبہ پر توپین لگا کر گولی مارنے شروع کئے بہرکیف یہہ سال تمام ہو چکا اور وہ محاصرہ کئی رہا فتح نہوئے جب ۷۳ہ ہجری شروع ہوا ابن الزبیر نے محصور رہنا مناسب نہ جانکر اپنی والدہ اسما بنت ابی بکر سے صلاح لی اوسکے والدہ نی کہا کہ بیٹا جوانمرد ہو کر نا

اور لڑنا بہرصورت بہتر ہے چنانچہ اونہوں نے لڑائی کے اسی لڑائی مین درمیان سنہ ۷۳
ہجری کی ابن الزبیر رضہ مقتول ہوئے — حجاج نے درمیان سنہ ۷۴ ہجری کے کعبۃ اللہ
کو ڈہاکر حجر الاسود اوس کے بنا مین سے نکالکر نئی سر سے اوسی ہیئت پر کہ جسطرح
رسول اللہ صلعم کے سامنے تہا طیار کیا — اسی حجاج نے شہر واسط بسایا ہے
— اور سعید بن جبیر رض کو جو کہ بڑے زاہد اور عابد اور عالم بے بدل جنکی حق مین
امام مالک رح نے یہہ فرمایا ہے کہ تمام روئے زمین پر دنیا مین کوئی عالم مثل سعید
ابن جبیر رض کے نہ تہا اسی حجاج ظالم نے قتل کیا — کہتے ہین کہ سعید بن جبیر رض
جب پکڑے گئے اور حجاج کے سامنے آئے اوسنے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے —
سعید مذکور نے فرمایا کہ مجکو سعید کہتے ہین حجاج نے کہا کہ نہین تو بدبخت ہے
سعید نہین ہے (سعید کے معنی نیک بخت کی ہین) اونہونے یہہ سنکر جواب دیا
کہ میرا نام میرا باپ تجہسے زیادہ جانتا ہے تجکو میری نام سے کیا علم ہے حجاج نے
کہا کہ تو بہی اور تیرا باپ بہی دونو بدبخت ہین — اونہونے کہا کہ غیب کا علم
خدا کو ہے — اوسنے کہا کہ اب دیکہہ تجکو دنیا سے جلتی آگ مین بہیج دیتا ہون
— سعید نے کہا کہ اگر یہہ بات مین جانتا کہ آپ کے اختیار مین ہی تو خدا کو
خدا کاہین کو مانتا آپ ہی کو خدا جانتا — پہر حجاج نے کہا تبلا کس موت سے
تجکو مارون — سعید نے کہا کہ جسطرح تیرا جی چاہے اوس طرح قتل کر
کیونکہ آج کے روز جسطرح تو مجکو قتل کریگا اوسی طرح آخرت مین مین بہی
تجکو قتل کرونگا عوض معاوضہ گلہ ندارد — یہہ سنتے ہی پہڑک گیا حکم دیا
کہ باہر لیجا کر اوسکو قتل کرو — جب سعید مذکور وہانسے چلے تو اونکو
ہنسی آئی فورا ہنس پڑے حجاج نے کہا اس کو یہان لاؤ پوچہا کہ

تو کیون ہنسا اونہوں نے کہا کہ مجکو اسبات پر ہنسی آئی کہ آپ تو خدا پر بہی جرات کرتے ہین — حکم دیا کہ اوسکا گلا بکری کے طرح ذبح کرو — جب حضرت سعید کو اوندہا ڈالکر گلا کاٹنے لگے اونہوں نے کلمہ شہادت اسطور پر پڑہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْحَجَّاجَ غَيْرُ مُؤْمِنٍ ترجمہ — گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لایق پرستش کے نہین سوا ر ایک خدا کی جسکا کوئی شریک نہین اور محمد اوسکا بندہ اور رسول اوس کا ہے اور حجاج کافر ہی — پہر حضرت سعید نے یہہ دعا لکار کرکے کہ ای بار خدا میری قتل کے بعد حجاج کو کسی مومن مسلمان کے گلی کاٹنی کا مقدور نہ دینا — یہہ کہتے رہی کہ سر تن سی جدا کیا گیا — کہتی ہین کہ سعید کے مرنی کی بعد حجاج مذکور کے پیٹ مین کیڑی پڑگئے پندرہ دن کی بعد اسی بیماری سے وہ بہی ہلاک ہوگیا — بعضی یہہ بہی بیان کرتے ہین کہ حجاج یہہ کہا کرتا تہا کہ جس روز سی سعید کو مین نے قتل کیا ہے رات کو ایک شخص اوسی رات سے میرا گلا گہونٹا کرتا ہے اوس کے بعینہ صورت سعید کے ہی پہر تقدیر پندرہ دن کے بعد مرا وہ دعا ایسی مستجاب ہوئے کہ پہر کسی مسلمان کو بہی ان پندرہ دنون مین قتل نہ کرنی پایا — اب ہم اوس خط کا بیان لکہتی ہین جو حجاج کے پاس عبد الملک نے لکہ کر بہیجا تہا اوس کا جواب جو حجاج نے لکہا وہ یہہ ہے — اما بعد فرمان شاہی امیر المومنین کا مشتمل اس مضمون پر کہ مین خونریزی کرتا ہون اور مال بیجے صرف خرچ کرتا ہون پہنچا عرض یہہ ہے کہ مجکو اپنے جان کے قسم تا ہنوز اہل معصیت جس سزا کے لایق ہین اتبک وہ انکو مطلق نہین ہوئے اور اہل اطاعت کا جتنا حق ہے وہ ادا نہین ہوا — اگر اہل معصیت اور غیر منقاد

پہلی صدی کی شاعر

" لوگون کے قتل کرنے کو خونریزی اور مطیع و فرمانبردار ونکے دینے کو خرچ بی بخل اور اصراف کہتی ہین تو امیر المومنین مجکو معاف فرماوی کیونکہ گذشتہ را صلوات آیندہ کو میری لئی کوئی حد یا قانون متعین ہو جاوی اوس کی موافق عمل کیا کرون اور یہہ شعر اوس کے یحی حجاج نے اپنی تصنیف سی لکھے

اذا انا لم اتبع رضاك واتقی	اذاك ثیومی لا تزول کواکبه
وما الامر ابعد الخلیفة جنة	تقیه من الامر الذی هو کاسبه
اسالم من سالمت من ذی هوادة	ومن لم تسالمه فانی محاربه
اذا قارب الحجاج منك خطیئة	فقامت علیه فی الصباح نوادبه
اذا انا لم ادن الشفیق لنصحه	واقصی الذی تسری الی عقاربه
فمن ذا الذی یرجو نوالی ویتقی	مصاولتی والدهر جم نوائبه
فقف بی علی حد الرضی لا اجوزه	من الدهر حتی یرجع الدر حالبه
والا فدعنی والامور فاننی	شفیق رفیق احکمتنی تجاربه

مسعودی کہتا ہی کہ یہہ شعر حجاج ابن یوسف کے اور شعرون سی بہتر ہمنی منتخب کئے ہین

ولید بن عبد الملک

ولید ابن عبد الملک چہٹا خلیفہ خلفای بنی امیہ مین کا ہی بعد وفات عبد الملک کی درمیان دمشق کے اوس کے بیعت خلافت ہوئی کہتی ہین کہ وہ مہینا جمادا لاخر ۹۶ ھ سنہ ہجری کا تہا اور منی نو برس اٹہہ مہینی دو روز بادشاہت کی تینتالیس برس کا ہو کر فوت ہوا کنیت اوس کے ابو العباس تہی ـــ ولید مذکور بہت سرکش و جابر و ظالم و مہاپاپی تہا اوس کے چودہ بیٹی تہی اونمین سی ـــ

پہلی صدی کی شاعر

یزید — اور عمر — اور بشر عالم — اور عباس تہا جنازہ اوسکا باب الاصغر سوہ کی سامنی جو کہ ایک دروازہ چھوٹا دمشق کا ہے مدفون ہوا اوس کے چچازاد عمرو بن عبد العزیز نے نماز اوس کے جنازہ کے پڑہی تہی — مورخ لکھتی ہین کہ تمام عمر ولید کے ناک بہتی رہی رطوبت ہر وقت ناک سی ٹپکا کرتی تہی — اسی نے جامع مسجد دمشق کے بنائی ہے — اوس کے برابر پہلو مین مسمی کنیسہ ماریحنا یعنی گرجا گہر نصارای کا تہا وہ گرجا نصارے کی پاس اسواسطے تہا کہ دمشق اوس کے وقت مین نصف اوس کے عمل مین اور نصف نصارای کے عمل مین تہی — اسواسطے مسجد مین اذان ہوتے گرجا مین سنکہ بجایا جاتا — اس قصہ سے کیا کارہی مورخون سنے بالاستیعاب لکہا ہی ہم جس امر کے درپی ہین وہ لکہین پوشیدہ نرہی کہ ولید فصیح نہ تہا بلکہ الفاظ بہی غلط بولا کرتا تہا چنانچہ نقل ہے کہ ایکروز ایک اعرابی فریادی اوس کے پاس آیا اوسنے اپنی داماد کے نالش کے تہی — ولید سنے اوسکو دیکہتی ہی کہا کہ مَاشَأنک اس کے معنی ہین کہ کیا مصیبت آئی تجپر مراد ولید کے یہہ تہی کہ کیا حال ہے تیرا مگر چونکہ نون پر زبر کہا اوسکے معنی وہ ہوگئے اگر مَاشَأنُکَ بضم نون کہتا صحیح ہوتا اوسوقت سلیمان ابن عبد الملک بہائی ولید کا بہی حاضر تہا — اعرابی سنے جواب دیا کہ میرے دشمنون کے اوپر مصیبت آئی سلیمان مذکور سنے کہا کہ امیر المومنین یہہ فرماتے ہین کہ مَاشَأنُکَ بضم نون — اعرابی سنے کہا کہ ظَلَمَ عَلَيَّ خَتَنِي یعنی میری داماد نے مجپر ظلم کیا ہی ولید سنے کہا مَنْ خَتَنَکَ یعنی تیرا ختنہ کسنی کیا ہی — اعرابی بولا حجام نے — سلیمان سنے کہا کہ امیر المومنین یہہ فرماتی ہین مَنْ خَتَنُکَ یعنی تیرا داماد کون ہے اس نقل سی صاف

پہلی صدی کی شاعر

۱۷ ثابت ہوا کہ ولید غلط ہی بہت بولا کرتا تہا پہر فصاحت و بلاغت کا کیا ٹہکانا —
تاریخ مین لکہا ہی کہ ولید کا باپ عبد الملک بہت فصیح شاعر تہا لیکن وہ ہی بسبب
لکنت اس اپنی بیٹے کی غیر فصیح مشہور ہوگیا تہا — ہرچند کہ اوسنی اسباب مین
بہت سعی کے کہ اس لڑکی کو صیح بولنا آدی معلم اتالیق ادیب سب بہلائی مگر اوسکو
کچہہ فایدہ نہ ہوا معلم کے تعلیم سے اور ہی زیادہ خراب ہوگیا — بہرکیف یہہ شعر
اوسکے مین حال ان ابیات کا یہہ ہے کہ جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ میرا بہائی سلیمان
میری مرنے کی تمنا رکہتا ہی تاکہ خلافت اوسکے ہاتہہ آوی اسلئی اوسنی ایک
عتاب نامہ اور یہہ اشعار اپنی تصنیف کئی ہوئی لکہی

تمنی رجال ان اموت وان امت ؛ فتلک سبیل لست فیہا باوحد
لعل الذی یرجو فنائی ویدعی ؛ بہ قبل موتی ان یکون ہو الردٰ
فما موت من قد مات قبلی بضائری ؛ ولا عیش من قد عاش بعدی بمخلد
فقل للذی یرجو خلاف الذی مضی ؛ تروح لاخری غیرہا فکان قد ی
منیتہ تجری لوقت وحتفہ ؛ سیلحقہ یوما علی غیر موعد

یزید ابن عبد الملک

یزید بیٹا عبد الملک کا پوتا مروان کا پڑوتا حکم کا — جس روز عمر و بن عبد العزیز
نی وفات پائی اوسی روز وہ خلیفہ ہوا وہ پانچوین تاریخ رجب کے دن جمعہ کا
سنہ ہجری کا تہا اوسکے کنیت ابو خالد ہی مان اوسکے سماۃ عاتکہ بیٹی یزید
بن ابی سفیان کی ہے — یزید مذکور آخر یہ مین جو بلقار کے زمین مضافات
دمشق کے ہی بروز جمعہ پانچوین شعبان سنہ ہجری مین سنین تیس برس کا ہوکر
مرا اوسنی چار برس ایک مہینہ دو روز بادشاہت کی یہہ شخص ایک لونڈی کا

پہلی صدی کی شاعر

سلامۃ القس کو بہت چاہتا تہا اور یہہ لونڈی سہیل بن عبد الرحمن بن عوف
زہری کی تہی اوسی یزید سے تین ہزار دینار کو یہہ لونڈی خرید کی اور محبت مین
اوسکے ایسا غلطان و پیچان ہوا کہ سب کچہہ بہول گیا — اور ایک عورت مسمی
حبابہ کو بہی بہت پیار کرتا تہا بلکہ حبابہ کے مرنی سی اوسکو بہت رنج لاحق ہوا
اوسی غم مین سترہ دین روز یزید مذکور نے بسبب فرط عشق کے وفات پائی
یہہ دو شعر اوسکے ہین ہشام کو لکہا ہے

والی علی اشیاء منک تریبنی ؛ قدیما لذو صفح علی ذاک مجمل
ستقطع فی الدنیا اذا ما قطعتنی ؛ یمینک فانظر ای کف تبدل

تنبیہ

واضح ہو کہ اس مقام تک ہم حال اون خلفاء بنی امیہ کا جو شاعر تہی لکہہ چکی ہین
ولیکن خیال آیا کہ ہم یہہ [illegible] ایک روایت مورخون سے بہت دلچسپ قابل
یادداشت لکہتی ہین اوسکی [illegible] درج تذکرہ کرتی ہین — پوشیدہ نرہی
کہ کتاب المختار فی الاخبار و الآثار ہیں جو کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل
مدرسہ دہلی سے کتاب مسعودی [illegible] منتخب کرکے عربی زبان مین چہپوا
اوسکتاب مین یہہ لکہا ہے — کہ ہیثم بن عدی طائی سے عمرو بن ہانی نے
بانی یہہ بیان کیا کہ اوسی مجہسی یہہ کہا جب ابو العباس سفاح اول خلیفہ
عباسیہ کا زمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ بنی امیہ کے سب قبرین اکہاڑ کر پہینک دو
چنانچہ اس امر کی تعمیل کے لئی عبد اللہ ابن علی رضی مامور تہی مین بہی اونکے
ہمراہ تہا پہلی ہم ہشام کے قبر پر گئی اوسکی قبر جب کہودی وہ صحیح و سالم نکلا
اوسکی بدن مین سی کچہہ نہ گرا تہا بجز ناک کے عبد اللہ ابن علی مذکور نی اوسکو

پہلی صدی کی شاعر

۲۹ قبر مین سی نکالکر اوس کے جسم پر اسّی کوڑی لگا کر حکم دیا کہ اب اوسکو جلا دو چنانچہ وہ لاشہ جلا دیا گیا — پہر ہمنی دابق کی زمین مین جاکر سلیمان کی قبر کہودے اوس قبر مین بجز ریڑہ کے ہڈی اور کہوپری اور پسلیون کے کچہہ نہ پایا اون ہڈیون کو ہمنی جلایا — یہی حال تمام بنی امیہ کا جس کے قبر پائی کیا اون لوگون کے قبرین قنسرین مین بہت تہین — پہر ہم دمشق مین گئے وہان جاکر ولید بن عبد الملک کے قبر کہودی اوسمین کچہہ نہ ملا — پہر عبد الملک کی قبر اوکہاڑنی اوس مین اوپر کے سر کی کہوپری تہی اور کچہہ نہ تہا — پہر ہمنی یزید بن معاویہ کے قبر کہودی اوس مین سوای ایک ہڈی کے اور کچہہ ہاتہہ نہ آیا مگر ایک سیاہ لکیر جیسا کہ راکہہ کے ڈہیری کوئی لگا دیتا ہی اسطرح کا نشان راکہہ کا اوس کے لحد مین پڑا ہوا تہا پہر ہمنی جس کے قبر پائی اسطرح سے اوس کو کہودتی جلاتے ہوئی پہر آگئی — یہہ ہمنی واسطے ! تمام حالات بنی امیہ کے بیان کردیا تاکہ بعد مرنے کی اون پر جو یہان گذرا وہ بہی بیان ہوجاوے کیونکہ خدا کی دربار کا حال کسیکو بہی معلوم نہین کہ وہان کیا گذرا اگر ظاہر ہے حال حیات اور ممات کا لکہنی سے تذکرہ اونکا پورا ہوگیا

عمرو بن ابی ربیعہ

یہہ ایک مشہور شاعر ہی کنیت اوس کے ابو حفص نام عمر بیٹا عبد الله کا پوتا ابی ربیعہ کا قریش کے اشرافون مین سے خوبصورت جوان تہا اوسکو ہمراہ عمرو بن العاص کے قریش کی طرف نجاشی کے بہیجا تہا — اور رسول اللهؐ نے ایک شہر مسمی جند کا اوسکو حاکم کردیا تہا یہہ شہر یمن مین واقع ہی عمرو بن خطاب رضؓ کے قتل ہونے تک اوسپر حکومت کرتا رہا —

دوسری صدی کی شاعر

پہر حضرت عثمان رض نے اوسکو متوپلے کیا جب حضرت عثمان رض گہر مین محصور ہوئے اور ۷۷
لوگون نے اون پر ہنگامہ کیا وہ مدد دینے کے واسطے آیا تہا مگر قریب مکہ کے جب
پہنچا اونٹ کے کجاوہ پر سے گر کر مرگیا اس عمر مذکور کا یہہ ایک شعر ہی وہ کہا کرتا تہا

یہہ ثریا ایک عورت بیٹی عبداللہ ابن حارث کے قرشیہ امویہ تہی — اور سہیل
نام بیٹی عبدالرحمن بن عوف زہری کا ہی یہہ امام نووی کے کتاب سی لکہا گیا

حصہ دوسرا

اس حصہ مین دوسری صدی کی شعرا کا حال
معہ اونکی اشعار کی مندرج کیا گیا ہے

ابو نواس

کنیت اوس کے ابو علے الحسن ابن ہانی بن عبد الاول مشہور و معروف بنام ابو نواس
الحکمی یہہ شخص بڑا شاعر مشہور گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ دادا اس شاعر کا
جراح ابن عبداللہ حکمی والی خراسان کا غلام تہا اسیواسطے اوس کے طرف وہ
منسوب ہوکر حکمی کہا یا گیا — اور محمد بن داود ابن جراح اپنی کتاب مسمی ورقہ
مین یہہ لکہتا ہی کہ ابو نواس درمیان بصرہ کے پیدا ہوا وہین بڑا ہوا پہر کوفہ
مین آیا — اور ایک شخص یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ اہواز مین پیدا ہوا تہا اوسکو
وہان سے لی گئی تہی جب دو برس کے عمر تہی مان اوس کے اہواز کی رہنی والے
مساۃ جلبان ہی باپ اوسکا مروان ابن محمد آخر بادشاہ ملوک بنی امیہ کا جسنی
سفاح کیطرف سی عبداللہ ابن علے لڑا تہا اوس کے لشکر مین نوکر تہا وہ باشندگا
دمشق سی ہے اہواز مین گہوڑے خریدنے آیا تہا مساۃ جلبان سی نکاح کرکے

وہین ہنسی لگا اوس عورت سی کئی بچی جنوائی ازانجلہ ابونواس مذکور اور ابومعاذ ہے — لڑکپن مین ابونواس کو اوس کے والدہ نے کسی عطار کی دکان پر اوسکو بٹھلا دیا تھا ابواسامہ والیہ ابن الحباب نے اسکو دیکھ کر کہا کہ ای لڑکی تجہین اوصاف اور علامات اچھی پائی جاتی ہین تو شعر کہا کران اوضاع کو ضایع نکر ابونواس نے پوچھا کہ تم کون ہو اوسنی کہا ابواسامہ مجکو کہتی ہین اوسنی کہا کہ ہان مین بہی قسم خدا کے کو وہ فقط اپکے ملاقات کی واسطی جانا چاہتا تہا تاکہ ایسی شعر کہنا سیکھون اور آپکے شعر سنکر استفادہ کامل پاؤن یہہ کہکر ابونواس اوس کے ہمراہ ہولیا بغداد مین آیا اول ہے اول ابونواس نے حالت بچپن مین یہہ شعر کہی تہی

حامِلُ الهوی تعِبُ ،، یستخِفُّهُ الطَّرَبُ
اِن بکی یحقُّ لَهٗ ،، لیس ما به لعِبُ
تضحکین لاهیةً ،، والمحبُّ ینتحِبُ
تعجبین من سُقمی ،، صِحّتی هو العجبُ

یہہ شعر ابونواس کے بہت مشہور رہین بعد ازان علم ادب اور شعر مین وہ رتبہ پایا کہ نہایت درجہ اور غایب رتبہ کو پہنچ گیا — لوگون نے ابونواس سی یہہ روایت کی ہے کہ وہ یہہ کہتا تہا کہ جس شخص نے ساتھہ دیوان لوگون کے پڑھی پڑائی ہون اوس کے حق مین تم لوگ کیا ظن کرتے ہو اس سی ثابت ہوتا ہی کہ ابونواس نے بہت کچھہ درباب اشعار کے دیکھا تہا — عبد الله ابن معتز اپنی کتاب طبقات مین لکھتا ہی کہ ابونواس اہواز مین قریب ایک پہاڑ کے جو معروف بنام براہنان ہے درمیان سن ایکسو انتالیس ۱۳۹ سنہ ہجری کے پیدا ہوا اور بغداد مین درمیان ۱۹۵ سنہ ہجری کی پچپن برس کا ہوکر فوت ہوا قبرستان

شونیزی مین بیچ یہودیون کے ٹیلہ کے مدفون ہوا — کہتی ہین کہ جب ابو نواس
نے جانا کہ اب بیشک مرتا ہون یہہ شعر بنا کر پڑہی

دب فی السقام سفلاً وعلواً ،، وارانی اموت عضواً فعضوا
لیس من ساعة مضت بی الا ،، نقصتنی بمرّها لی جزوا
لهف نفسی علی لیال نقصت ،، وسنین مضین لعباً ولهوا
قد اسانا کل الاساءة جهراً ،، ومن الله نطلب الآن عفوا

ان شعرون کو کہہ کر ایکساعت کی بعد فوت ہوا یہہ ابو مزروق — ابو عفان سی روایت
کرتا ہی کہ ابو نواس بڑا ادیب اور اچھا جاننی والا شعر فصیح کا اور خبر نیک اور سبب نادر
اور مثلین مشہورہ سب جانتا تہا اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہی کہ مینی مثل ابو نواس
کے بڑا عالم اور حافظہ والا کوئی نہین دیکہا بعد اوسکے مرنی کے ہمنی اوسکے
گہر کی تلاشی سے ایک صندوق بہرا ہوا جزون کا پایا اون جزون مین اشعار
نادر اور چیستان نفیس اور اچہی اچہی ابیات تہین وہ شخص یاد بہت رکہتا تہا تہا
پیکر بہت کہتا تہا اسی واسطی اوس کی شعر متفاوت ہین بعضون مین وہ جودت
اور حسن و قوۃ ہی کہ ثریا من ہی وہ نہین پائی جاتے باوجود کثرت علم اور
ادب کے ٹہٹولیا ظریف ہنسوڑ چالاک جوان تہا اپنی اشعار مین حلاوت
ظرافت کے جمع کی ہے بسبب شیرین گفتار اور ظرافت اور کثرت نوادر
کی لوگون کو تابعدار و مسخر کرتا تہا اور سخی بہی ایسا تہا کہ جو آتا کہلا پلا دے
دلا دیتا تہا مال جوڑنا اوسکو نہین آتا تہا عدنان پر قحطان کو شرف دیتا تہا
اوسکے اشعار اونکے مدح اور اونکی دشمنونکے ہجو مین ہی ہین — یوسف
دایہ سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہی کہ مین اور ابو نواس دونو یار تہی رمضان

شریف مین اکثر ہمارا یہہ معمول ہوتا کہ روزہ کہولکر ہر رات کو ہم اکرتی تہی ایکروز ہمنی روزہ کہولکر جو گشت لگایا سلولے کی مسجد مین پہنچی او سکا بیٹا نمازیون کو تراویح پہڑا رہا تہا وہ لڑکا خوبصورت اور خوش خلق اور خوش آواز تہا وہان ابونواس بیٹہ گیا مجہسے کہنی لگا کہ جب تک یہہ لڑکا تراویح پہڑالی اور قران نہ سنالی ہم یہین بیٹہی رہینگے وہ رات ختم قران کے تہی جب اوس لڑکے نی أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ پہڑنے شروع کی ابونواس نی یہہ شعر کہے

وقرى معلنا لتصدع قلبى ،، والهوى يصدع الفؤاد الكليما
ارأيت الذى يكذب بالدين ،، فذالك الذى يدع اليتيما

یہہ شعر فی البدیہہ کہنی سے بہت لوگون نے تعجب کیا — داہہ کہتا ہی کہ ایک روز ابونواس — اور مسلم ابن الولید — اور خلیع اور ایک جماعت شعرا کے جمع ہوئے اوس مجلس مشاعرہ مین اون شعرا نے کہا کہ ہر ایک شخص اپنی جودت طبع آج اسطرح پر دکہلاوے کہ ایک ایک شعر ایسا بناوی جس مین یک ایک آیتہ قران شریف کے ہوسب نے فکر کیا ابونواس نے سبسے اول یہہ شعر کہے

وفتية فى مجلس وجوههم ،، ريحانهم قد آمنوا التقتيلا
دانية عليهم ظلالها ،، وذللت قطوفها تذليلا

سب سنکر چپ ہورہے پہر کسی نے شعر نہ کہا — ابونواس کے خصلت مین لکہا ہے کہ وہ عالم اور فقیہ عارف احکام الہی کا تہا فتوے بہی دیتا علم حدیث خوب جانتا تہا ناسخ ومنسوخ محکم متشابہہ خوب پہچانتا تہا بصرہ مین علم وادب سیکہا اون ایام مین یہہ شہر منبع علم اور فقہ کا تہا علم ادب وغیرہ جو اس شہر مین تہا اور کسی شہر مین ایسا چرچا نہ تہا — ابونواس کا یار کہتا ہے کہ مجہسی ابونواس

یہہ کہتا تہا کہ سات سوار جوزہ عزیزۃ الناس یعنی جو لوگون کے نزدیک بہت عزیز ہین
سوار مشہور کے مجکو حفظ ہین سوار اوسکے نوادر — اور ظرافت امیز لطیفی اور تہوڑیان
اوسکو بہت یاد تہین شعر کہتی مین اوسنی وہ رتبہ پایا کہ سب اپنی اقران کو دلونسی بہلایا
اور اپنی زمانہ کے باشندون سے بڑہ گیا وزرا اور شرفا کی مجلسون مین بیٹہا ظرافتین
اونسی سیکہا یہانتک کہ خود ضرب المثل آدمیون مین ہو گیا اور عام و خاص
سب اسکی محبت کرنے لگی اور وہ بادشاہون کی صحبت سی بہاگنی لگا چنانچہ اسات
کی اوسکو ملامت بہی ہوتی تہی یہہ شعر ابو نواس کے بہت اچہی ہین

ربمان الریاض زمان انیق — وعیش الخلاعة عیش رقیق
وقد جمع الوقت حالیهما — فمن ذا یفیق ومن یستفیق
اما تذکر الفضل من یومنا — ویبنهی بالخرقة الرحیق
لها رند ندبکاس الطلا — علی نرجس وشقیق شقیق
مداهن تحملن طل الندی — فها تیك تبروها ذي عقیق
یقابل وجهك وجه زها — ویلقی مسکك مسك فتیق
اذا قابل الزهر زهر الوجوه — فکیف الخلاص واین الطریق

ابو دلامہ

نام اوسکا زند بن الجون ساتہہ نون کے یا زید ساتہہ یا تحتانی کے جو بعضی کہتی
ہین مگر زید غلط ہے لفظ زند زن سے نام اوسکا ہی کیونکہ عبد اللہ ابن معتز اور
تمام علمائی زند بالنون روایت کی ہے — ابو دلامہ شاعر خلیق و ظریف و
کثیر النوادر اور پسندیدہ آدمی تہا اور بدیہہ گو بہی تہا شاعرون مین حاضر ہو کر
ہر ایک فن مین اپنی چالاکی دکہلاتا گو شراب اور [illegible] مین یہہ شاعر

یکا تہا کوسے اوسی لگا نہ کہاتا تہا — خلفاء کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو مالک عبد اللہ بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتا ہی کہ ابو العباس سفاح یعنی خلیفہ اول بنی عباس کا جب فوت ہوا لوگ بیٹہے ہوئے اوسکا ماتم کررہی تہی کہ ابو دلامہ بہی وہان آیا بیٹہتے ہی یہہ شعر کہکرا اور زیادہ لوگون کو رولایا وہ شعر یہہ ہین

امسیت بالانبار یا ابن محمد لا تستطیع الی البلاد حویلا

ویلی علیک وویل اهلی کلهم ویل یکون الی الممات طویلا

ماتت الندی اذ مت یا ابن محمد فجعلته لك فی التراب عدیلا

انی سالت الناس بعدك کلهم فوجدت اسمح من رایت بخیلا

الشقوتی اخرت بعدك للذی یدع العزیز من الرجال ذلیلا

یہہ شعر منصور یعنی خلیفہ دویم بنی عباسیہ کا جو بعد سفاح مذکور کے ہوا سنکر بہت خفا ہوا اور کہا کہ اگر یہہ تجکو یہہ شعر مینی پڑہتے ہوئی پایا تو تیری زبان کٹواڈ اولگا ابو دلامہ بولا کہ حضرت سلامت ابو العباس میری بہت عزت اور اکرام میرا کرتا تہا کسطرح مین اوسکے حقمین یہہ شعر نہ کہون منصور نے کہا کہ اب معاف کیا پہر نہ کہیو — محمد بن خالد بصری کہتا ہی کہ موسی ابن داؤد کا ارادہ ہوا کہ حج کیجئے ابو دلامہ کو بلاکر کہا کہ تو بہی اپنا سامان حج طیار کرکے میری ہمراہ چل اور اوسکو دس ہزار درہم دئے اور کہا کہ اگر تیری سر پر کچہہ قرض ہو تو وہ ادا کر دی اور اپنی عیال کے واسطے بقدر کفایت دیکر میرے ہمراہ حج کو چل — اوسکے غرض یہہ تہے کہ یہہ شخص مقربین ملوک سی ہے اگر ہمراہ میری ہوگا تو اوسکے نوادر اور اشعار ظریفہ سی راہ خوب کیفیت سی کٹی گے اوسنی مال مذکور لیکر راہ لے اور اقرار کرگیا کہ بیشک چلون گا —

دوسری صدی کی شاعر

سی مذکور کے جانی کا وقت آیا اوسکو طلب کیا کہین پتا نہ لگا موسی نے
آدمی اوس کے تلاش کے واسطی مقرر کئے اور حکم دیا کہ جہان پاؤ لیکر آؤ لوگون
نی خبر دی کہ حضرت سلامت وہ کوفہ مین شراب فروشون کے دکانون مین پہرتا ہی
موسی کو چونکہ یہہ خوف تہا کہ ج ہاتہہ سے نہ جاتا رہی کہا کہ اوس ملعون کو جانی دو
ج کے تیاری کرو چنانچہ موسی روانہ ہوا جب قادسیہ مین پہنچا دیکہتا کیا ہی کہ ابودلامہ
سامنی سی چلا آتا ہے وہ ایک گانونسی نکل کر حیرہ مین جایا چاہتا تہا موسی
نی دیکہتی ہی کہا کہ اس فاسق اور خدا کی دشمن کو میری پاس پکڑ کر لاؤ فوراً
پکڑا آیا اوسکو مقید کر کے کسی کجاوہ مین ڈالکر کوچ کیا ابودلامہ نی یہہ حال دیکہہ
کر یہہ شعر کہے

يا ايها الناس قولوا اجمعين معا	صلى الاله على موسى بن داود
اما ابوك فعين الجود نعرفه	وانت اشبه خلق الله بالجود
والله ما لي من خير فتطلبني	في المسلمين وما ديني بمحمود
اني اعوذ بداود وتربته	من ان احج بكره يا ابن داود

موسی نے یہہ شعر سنکر حکم دیا کہ اس گمراہ کو کجاوہ پر سے نیچی ڈالدو جہان
اوسکا جی چاہی چلا جای چنانچہ اوسکو چہوڑ دیا وہ سواد کوفہ مین شراب
پیتا اور فسق فجور کرتا رہا جب تک وہ روپیہ موسی کا دیا ہوا اوس کے پاس
رہا سب خرچ کر کے وہان سی آیا — راوی کہتا ہے کہ ابوالعباس سفاح
ابودلامہ کو بہت چاہتا تہا وہ بسبب اوس کے حسن ادب اور تبحر علم اور ظرافت
کی دم بہر اوسکو جدا نکرتا رات دن اپنی پاس رکہتا تہا — ابودلامہ
کا یہہ حال تہا کہ اوسی متنفر اور بہاگتا رہتا تہا اوسکو شراب فروش اور بدمعاش

لوگون اور مسخرون کے بہت اچھی معلوم ہوتے تہی چنانچہ ایکروز ابو العباس نے ابو دلامہ سے کہا کہ تو بادشاہون سی اور امرا اور وزرا اور نیک بخت آدمیون کی صحبت مین کم بیٹھتا ہی — رنڈی — بہاڑیے — مسخرے — شرابی تجکو بہت بہاتی ہین — اوسنے جواب مین کہا کہ ای امیر المومنین سعادت اور بہتر ائی اور نیک بختی اور عزت اور شرف اور فضل بیشک تم لوگون کے صحبت سی اور تمہاری دربار مین حاضر رہنی سی آدمی کو حاصل ہوتی ہین مگر ساتھہ ہی اُس کے یہہ بہی ہے کہ لجانا — اور شرمانا اور تکلف اور سمٹ کر باادب بیٹہنا ہی تمہاری خدمتمین ضرور ہے کیونکہ بے تکلفی اور انبساط یہان ایسا نہین ہوتا جیسا کہ یارون کی صحبت مین پایا جاتی ہے یہہ امر موجب ملالت خاطر کا ہی مجکو گوارا نہین — ابو العباس نے کہا کہ مینی تجکو آج تک کبہی ملول نہین کیا اور جو تو نے بیان کیا یہہ غلط ہے کیونکہ مجہسی تو بے تکلف رہتا ہی یہہ سبب نہین ہے بلکہ بات یہہ ہے کہ تجکو امردون اور خوبصورت لڑکون اور شرابیون اور رنڈیون کی صحبت بہت بہاتی ہے یہہ کہکر حکم دیا کہ ابو دلامہ جانی نہ پاوے اوسپر پہرا نشین ہوا اور حکم دیا کہ ہماری ساتھہ پانچون وقت کے نماز پڑہا کرے یہہ ابو دلامہ پر گران گذرا کیونکہ وہ فاسق آدمی تہا نماز کا اوسکو حکم دینا بہت ہی برا معلوم ہوا اوسنی یہہ شعر بنائے

الم تعلمی ان الخلیفه لزنی	بمسجده والقصر مالی وللقصر
اصلی به الاولی مع العصر دایبا	فویلی من الاولی وویلی من العصر
ویحبسنی عن مجلس استلذه	اعلل فیه بالسماع وبالخمر
ووالله ما بی نیة فی صلاته	ولا البر والاحسان والخیر من امری

وما ضرة واللہ یصلح امرہ　　لو ان ذنوب العالمین علی ظہری

جب ابو العباس سفاح سنے یہہ شعر سنے فرمایا کہ یہہ شخص کبھی صالح نہ ہوگا بدبخت کو چہوڑ دو تاکہ اپنی یار رونین جائی — ابو دلامہ نے کلمتہ السیارہ نام ایک قصیدہ دہوم دہام کا ابو مسلم کے باب مین جسنی خلفای بنی عباسیہ کے سلطنت کی بنیاد ڈالی تہی لکہا ہے اوسمین بسبب ایک خبر کی جو اوسکو معلوم ہو گئی تہے اوس کے مقتول ہونے کے طرف بہی اشارہ کیا　تہا جب وہ مارا گیا اور منصور خلیفہ دویم کے سامنے ابو مسلم کا سر کاٹ کر طشت مین رکہکر لایا گیا ابو دلامہ نے یہہ شعر اوسوقت بناکر پہڑے

ابا مسلم ما غیر اللہ نعمۃ　　علی عبدہ حتی یغیرھا العبد

ابا مجرم خوفتنی القتل فانتحا　　علیک بما خوفتنی الاسد الورد

انی دولۃ المنصور حاولت عذرۃ　　الا ان اھل الوزر اباؤک الکرد

ابن خلکان اپنی تاریخ وفیات الاعیان مین لکہتا ہی کہ ابو دلامہ مذکور درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کی فوت ہوا بعضی کہتی ہین کہ رشید کے زمانہ تک یعنی سنہ ۱۹۰ ہجری تک زندہ رہا واللہ اعلم بالصواب

سلیمان ابن نجاح

بیٹا عبد اللہ ابو الربیع کا یہہ شاعر ادیب اور لبیب تہا شہر غوص مین درمیان سنہ ۹۶ ہجری کی پیدا ہوا دمشق مین درمیان سنہ ۱۲۹ ہجری کے فوت ہوا اوسکا ذہن اچہا تہا یہہ شعر اوس کے ہین

اراک منقبضا عنی بلا سبب　　وکنت بالامس یا مولای منبسطا

وما تعمدت ذنبا استحق بہ　　ھذی الصدود ولعل الذنب کان خطا

دوسری صدی کی شاعر

۸۶ فان یکن غلطة منی علی غمر   قل لی لعلی ان استدرک الغلطا

ابو معاذ

ابو معاذ بشار بن برد بن یرجوخ العقیلی آنکھون سی اندھا شاعر مشہور ہے ابو الفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی مین چھبیس شخص اوسکے نسب کے نسب نامہ مین بیان کئے ہین مینے بسبب خوف طوالت بیفائدہ کی اونکو چھوڑ دیا اور اوسکی حالین بہت تفصیلین بیان کی ہین مین مختصر حال اوسکا جو ضروری ہے وہ لکھتا ہون وہ بصرہ کا رہنوالا بصری ہے بغداد مین آرہا تھا اوسکا لقب مرعث ہے اصل اوسکی طخارستان سے ہے مہلب ابن ابی صفرہ جن لوگون کو پکڑ لایا تھا اونمین کا یہہ ہے ایک ہی بعضی یہہ کہتی ہین کہ حالت غلامی مین بشار مذکور پیدا ہوا ایک عورت عقیلیہ نے اوسکو ازاد کردیا تھا جسکا غلام تھا اسلئے اوس عورت کے طرف منسوب ہوکر عقیلی ہوگیا مگر وہ مادر زاد اندھا تھا ڈہیلے اوس کے آنکہ کے بڑی بڑی تہی اوپر ڈہیلون کے سرخ گوشت مڑہا ہوا تہا جیسا کہ اندھون کی آنکھون پر ہوتا ہے بدن کا موٹا ڈیل ڈول کا بھاری مونہ لنبا چوڑا تہا یہہ شاعر اول مرتبہ کے شعراء جید مین شمار کیا گیا ہے اوسکے یہہ شعر درباب مشورہ کے مین یہہ شعر اچھے ہین

اذا بلغ الرای المشورة فاستعن   بحزم نصیح او نصاحة حازم

ولا تجعل الشوری علیک غضاضة   فریش الخوافی تابع للقوادم

وما خیر کف امسک الغل اختها   وما خیر سیف لم یؤید بقائم

یہہ شعر اوسکا بہت مشہور ہی

هل تعلمین وراء الحب منزلة   تدنی الیک فان الحب اقصانی

متاخرین نے یہہ شعر اوسکا بہت پسند کیا ہے

اما واللہ اشتہی سحر عینیک   واخشی مصارع العشاق

یہہ بہی اوس کی دو شعر مشہور ہین

یا قوم اذنی لبعض الحی عاشقۃ   والاذن تعشق قبل العین احیانا

قالوا بمن لا تری تہذی فقلت لہم   الاذن کالعین توفی القلب ما کانا

بشار کی شعر بہت مشہور ہین ہم بخوف طوالت اتنی ہی شعرون پر اقتصار کرتی ہین امیر المومنین مہدی ابن منصور خلیفہ تیسرے بنی عباسیہ کی مدح کیا کرتا تہا ایک دفعہ اوسپر کفر کے تہمت لگائی گئے تہی اوس کے کوڑی لگائی گئی جب ستر لگ چکی مر گیا یہہ واقعہ بشار مذکور کا درمیان بطیحہ کے قریب بصرہ کے ہوا تہا کسی رشتہ دار نے اوسکو بصرہ مین لاکر دفن کیا یہہ وفات درمیان ۱۶۷ھ ہجری کے یا ۱۶۸ھ سنہ اختلاف پائی عمر اوس کی نوے برس سی زیادہ ہوئی کہتی ہین کہ وہ آگ کو مٹی پر فضیلت دیتا تہا اور شیطان کی جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہہ امر بہتر جانتا تہا چنانچہ فضیلت دینی آگ کی مٹی پر اوس کی اس شعر سی ثابت ہوتی ہے

الارض مظلمۃ والنار مشرقۃ   والنار معبودۃ مذ کانت النار

اسیواسطے اوسپر فتوی کفر کا دیا گیا اور وہ مارا گیا یہہ حال ابن خلکان نے لکہا ہی

جریر

ابو حزرۃ جریر بن عطیہ بن خطفی نام اوس کا حذیفہ اور خطفی لقب ہی اوسکا سوہ شیا بدر بن سلمہ بن عوف ابن کلیب بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مر تمیمی ہے یہہ شاعر مشہور اہل اسلام کے شاعرون مین ہے

دوسری صدی کی شاعر

۸۸ فرزدق شاعر اور اس جریر مذکور کے درمیان چہل اور چھیڑ چھاڑ رہا کرتی تھی یہہ شاعر نزدیک اکثر اہل علم کے فرزدق سی اچھا شاعر ہے — اسبات پر علماء کا اجماع ہے کہ شعراء اسلام مین مثل تین شخصون کے کوئی شاعر نہین گذرا — ایک جریر — دوسرا — فرزدق — تیسرا اخطل اور اس بات پر بہی اجماع ہے کہ شعر کے چار قسم ہوتی ہین — قسم اول فخریہ یعنی جن اشعار مین اپنا یا دوسرے کا فخر بیان کرین — قسم دویم مدح یعنی جن اشعار مین کسیکی تعریف اور مدح بیان کیجائی — قسم سویم ہجو — یعنی جن اشعار مین کسیکی مذمت بیان ہو — قسم چہارم نسیب یعنی غزل کہنی اور عورتونکا حال مثل عشوہ و انداز و ادا و حرکات معشوقانہ کی بیان کرنا — ان چارون قسمون مین جریر کو سب شعراء پر فوقیت حاصل تہی اب ہم ہر ایک شعر ہر ایک قسم چار قسمون مفصلہ ذیل سی بطور نمونہ شاعر مذکور کا لکھتے ہین اول قسم یعنے فخر مین یہہ شعر جریر کا ہے

اذا غضبت علیک بنی تمیم　　حسبت الناس کلھم غضابا

قسم دویم مدح مین یہہ ایک شعر اوسکا کافی ہے

السـتم خیر من رکب المطایا　　وأندی العالمین بطون راح

ہجو مین یہہ قول

فغض الطرف انک من نمیر　　فلا کعبا بلغت ولا کلابا

نسیب یعنی قسم چہارم مین یہہ دو شعر

ان العیون التی فی طرفہا مرض　　قتلتنا ثم لم یحیین قتلانا

یصرعن ذا اللب حتی لا حراک بہ　　وھن اضعف خلق اللہ ارکانا

ابو عبیدہ بیان کرتا ہی کہ جریر مذکور کے ماں نی جب وہ اوسکے پیٹ مین تہا

دوسری صدی کی شاعر

ایک خواب دیکھا وہ خواب یہہ تہا کہ ایک بچہ کالا بالون کا جنا وہ پیٹ سی نکلتی ہی کودنے لگا اور لپک کے ایک شخص کا ٹیٹوا اوسنی دبا کر مار ڈالا اسطرح سے اوسنی بہت لوگون کو مارا وہ عورت یہہ خواب دیکہہ کر ڈر کر اوٹہہ بیٹہی صبح کو بیان کیا اوس کے تعبیر معبرون نے یہہ دی کہ تو ایک بچہ جنی گے وہ شاعر ہو گا مگر شریر سخت مزاج ناک چڑہا مصیبت زدہ جب وہ عورت اوسکو جنی اوسنی بنام اوسی حمل کے جو خواب مین دیکہا تہا اوسکا نام جریر رکہا (جریر لغت مین حمل کو کہتی ہین) ابو الفرج اصفہانے کتاب اغانی مین جریر کے بیان مین یہہ لکہتا ہی کہ ایک شخص نے جریر سے پوچہا کہ کون شخص اچہا شاعر ہی اوسنی کہا کہ کہڑا ہو مین تجکو جواب تبلاؤن اوسکا ہاتہہ پکڑ کر اپنی باپ مسمی عطیہ کے پاس لیئے ہوئے چلا گیا — اوسکا باپ ایک اپنی بکری کے تہن مونہہ مین لئے ہوئی چوس رہا تہا جا کر آواز دی کہ ابا باہر آو ایک شخص بوڑہا بدہیئت پراگندہ صورت جس کی ڈارہی پر بکری کا دودہ بہا ہوا تہا باہر نکل آیا اوس شخص نے دیکہا کہ ایک بوڑہا ہی اوس کے ڈارہی بکری کی دودہ مین تہڑ تہڑ ہو رہی ہے جریر نے کہا کہ تو نے دیکہا اوسنے کہا دیکہا کہا اوسکو پہچانتا ہے یہہ کون ہے اوسنی کہا کہ مینی تو نہین پہچانا جریر نے کہا کہ یہہ میرا باپ ہی تو جانتا ہے یہہ کیون بکری کی تہنون مین سے دودہ چوس کر پی رہا تہا اوسنی کہا حضرت سلامت یہہ ہی آپ سے بیان کیجئی جریر نے کہا کہ اسکا سبب یہہ تہا اگر وہ دودہ برتن مین دوہتا اوس کے دوہنی کے آواز کوئی سن لیتا تو بیشک مانگتا پہلی اوسنی دوہنا چہوڑ دیا ہی تاکہ کوئی دودہ نہ مانگے گہر مین جا کر چسر چسر کے دودہ پی لیتا ہی اب تیرے سوال کا جواب ہو گیا اوسنی کہا کہ حضرت سلامت اس معما کو حل کیجئے بندہ تو اپنے سوال کا جواب چاہتا ہے وہ ابہی حاصل نہین ہوا

دوسری صدی کی شاعر

۹۰ جریر نے کہا کہ اس جیسی باپ کو جو بنا ہی اور باوجود ایسی بدہیئۃ اور بیوقوف اور
بخیل ہونے کے اپنی باپ کے سبب سے فخر کرکے اتنی شاعرون پر لی دی کرے
اور اپنی شاعرو لکا موہنہ بند کر رہا ہو وہ ہی بڑا شاعر ہی (یعنی مین بڑا شاعر ہون)
کہتی ہین کہ جب فرزدق شاعر مرگیا اور جریر کو اوسکے مرنے کی خبر پہنچی بہت
رویا اور لوگون سے کہا کہ قسم خدا کے اب مین بہی تہوڑے دنون مین مرونگا
کیونکہ دو شخص جب آپسمین ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہین یا دوست جب ایک
مرجاتا ہے دوسرا بہی اوسی جا ملتا ہے اور ایسا ہے ہوا کہ ۱۱۰ہجری مین
اوسنی بہی وفات پائی اسی سالمین فرزدق نے وفات پائی تہی چنانچہ ہم آگے
ذکر کرینگے فرزدق کی حالین عمر اوسکے اسی برس کے ہوئی

سلم الخاسر

یہہ سلم بیٹا عمرو کا ہے عبد اللہ ابن معتز کہتا ہے کہ مجہی یزید نے ابو عبد اللہ سی
روایت کی ابو عبد اللہ اس شاعر مذکور کا بہانجا تہا وہ کہتا ہے کہ مینی اوسی پوچہا کہ
قربان شوم آپنی سلم خاسر کیون نام رکہوایا (خاسر بمعنی زیان کار ہی) وہ سنکر
ہنسا اور کہا کہ مین کتابین پڑہا کرتا تہا مدت تک پڑہا اور بہتیرا چاہا کہ قران کے
پڑہنے سے میرا حال اچہا ہو جاوی اور زیادہ تنگ ہوگیا مجکو بہت رنج ہوا
مینی قران پڑہنا چہوڑکر فسق و فجور کرنا شروع کیا وہ قران جو میری باپ کے میراث
مین سے میری ہاتہہ آیا تہا اوسکو بیچ کر مینی طنبورا خرید کیا بعضی کہتے ہین کہ قران
بیچ کر دفتر شعر خرید کیا یہہ خبر لوگو نمین مشہور ہوگئی لوگون نے مجہی کہا کہ کمبخت
تو نے قران شریف بیچ کر طنبورا خرید کیا مینی جواب مین کہا کہ حضرت سلامت
ابلیس کو سوا اس کے اور کچہہ نہین بہاتا کیونکہ جب مین قران پڑہتا تہا تنگ تہا،

دوسری صدی کی شاعر

اب طنبورا جب سے خرید کیا شیطان خوش ہوا میں عیش میں ہوں صحبت اوس لعین
کی اسطرح سے حاصل کی انکھیں ٹھنڈی ہوئیں سب نے میرا نام خاسر یعنے
زیان کار رکھہ دیا جب سے میں نے یہہ لقب پایا — کہتے ہیں کہ جب کسی خلیفہ برمکی
سے اوس کے ہاتھہ دولت لگی لوگوں سے اوسنے کہا کہ میں رابح ہوں اب خاسر
نہیں ہوں (رابح بمعنی سود مند) یہ سلم مذکور اچھی جیّد شعرا میں سے گذرا ہے
وہ بشار ابن برد اندھے کے شاگردوں میں تھا ایک قصیدہ مہدی خلیفہ سویم بنی
عباسیہ کی مدح میں اوسنے کہا ہے وہ بہت اچھا ہے اول اوسکا یہہ ہے

حیّی المنازل بالسلام	علی وداع او لمام
لم یبک منک و منهو	غی الخلود اف المقام
و لقد سکرت من الهوی	سکر الهوی من المدام
فالقلب مضطرب الحشا	و العین نافرة المنام

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہے مشتی نمونہ خروار — سلم مذکور اشعار جاہلیہ اور تاریخ
عرب بہی جانتا تہا وہ ظریف اور مدّاح بادشاہوں اور اشرافوں کا تہا اوسکو
انعامات بہی بہت دیتی تہی وہ اپنے بہائیوں شعرا کو بانٹ کہاتا تہا اور لہو و لعب
میں اوڑاتا تہا شعرا مجید بن میں تہا درمیان ۱۸۸ھ ہجری کے موجود تہا

البطین

عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ بطین شاعر بارہ بالشت کا قد بڑی بالشتوں
سے رکھتا تہا ہمنے اوس کے زمانہ میں کوئی لنبا اوس سے زیادہ نہیں دیکہا اوس کے
یہہ حالت تہے کہ جس عورت کو دیکہہ لیتا اوسکا دم بہرتا باوجود اسکے خوب لے
کی بدصورت اور بہونڈا ہے اسی ورجہ کا تہا کہ اگر وہ کہا کہ تا دانستہ آدمی

کی سامنی آنکلتا وہ شخص بیشک جانتا کہ شیطان ہے یا شیطان اسی شکل کا ہوگا
بااین ہمہ رنڈی باز احمق تمام جہان کے آدمیون سی زیادہ تہا — ابن معتز اپنی
طبقات مین لکہتا ہے کہ بطین شاعر ایک لونڈی کو جو باشندی رملہ کے تہی چاہتا
تہا اوس کے کنبی کی لوگون مین گیا اور اوس کی ساتہہ شادی کے درخواست
کی انہون نے کہا کہ آپ مسلمان ہین ہم یہودی تمہارا ہمارا کیا ساتہہ ہم نہ دینگے
جب اوسنی دیکہا کہ کسی صورت سے راضی نہین ہوتے یہودی ہو گیا اونہونے
اوس لونڈی کی ساتہہ نکاح کر دیا جب نکاح ہو چکا دو برس یہودی رہ کر چین
اوڑا کر پہر مسلمان ہو گیا نعوذ باللہ من ذلک الخذلان — (بطین کی معنی پیٹیل ہین)
یہہ شاعر چونکہ توندل ہی تہا اسواسطے بطین نام اوسکا رکہا گیا یہہ اشعار اوسکے
ہین کسی اپنی قریب کا مرثیہ کہتا ہے شاید کوئی گنواری ہو

رمینا خمسة ورموا نعیما — وکان القتل للفتیان زینا
فلما الوداع بدلنا ودعا — تی کنا لکا کل فاو تمینا
فانک لو رایت بنی ابینا — وسلاتهم وکرتهم علینا
لعمر الباکیات علی نعیلو — لقد عزت دنیته علینا
فلا یبعد نعیم فکل حی — سیلقی من صروف الدهر حینا

بطین مذکور شاعر جید تہا غزل اچہی کہتا تہا مگر اوس کے شعر گنوارون کی شعرون
سی بہت مشابہہ ہوتے ہے

ابو القسم حماد

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القسم حماد بن ابی لیلی شاپور ہے — بعضی کہتی ہین کہ
میسرہ بن المبارک بن عبد الدیلمی کوفی غلام بنی بکر ابن وایل کا معروف

دوسری صدی کی شاعر

نام ردایہ سے تہا — اور ابن قتیبہ کتاب معارف اور کتاب طبقات الشعرا
مین یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ غلام مکنف بن زید الخیل الطائی صحابی رض کا تہا ایام
عرب اور اخبار عرب اور اشعار و انساب اور لغات خوب یاد رکہتا تہا علم تاریخ
مین سب سی اچہا تہا اسی شخص نے سبع طوال جمع کی ہے اور سلاطین بنی امیہ
اوس سے بہت سنتی اور اوسکو مانتی تہی وہ بہی اونسی بہت روپیہ اور انعامات
پاتا تہا — ایام عرب اور تواریخ ملوک اوسی بنی امیہ پوچہا کرتے وہ اسیواسطے
راویہ کہلاتا تہا — ولید بن یزید اموی نے ایکروز اوسی کہا کہ تجکو راویہ کیون کہتی مین
ایسا کیا کام عجیب ہوا جو تو اس نام کا مستحق ہوگیا اونے کہا کہ ای امیر المومنین جس
شاعر کو آپ جانتی ہون مین اوس کے شعر روایت کرسکتا ہون یا کوئی آپنے کسی کا
نام سنا ہو جیسی اوسکا حال اور شعر سن لیجئی پہر اتنے روایت کرون گا کہ تم متعجب
ہوگی کہ مینی یہہ نام کبہی سنی بہی نہ تہی اور اگر کوئی میری سامنی شعر پڑہے
پرانا ہو یا نیا مین نئی شعر کو پرانی سے تمیز کرسکتا ہون پہر ولید نے پوچہا کہ کتنے
شعر تجکو یاد ہونگے اوسی کہا کہ بہت یاد ہین اگر آپ فرمائین تو ہر ایک حرف کی
حروف ہجا سی ترتیب وار سو سو قصیدہ پڑہی سوا ے مقطعات شعرا جاہلیہ اور
اہل اسلام سے پڑہون — ولید نے کہا کہ اچہا آج مین تیرا امتحان لونگا
حکم دیا کہ پڑہ اوسنی قصیدہ پڑہنے شروع کئے اتنی پڑہی کہ یزید گہبرا گیا اور
تنگ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا اگر ایک اور شخص کو بٹہلا دیا کہ وہ سنی جائی تاکہ صدق
اور کذب اوسکا دریافت ہو حماد ی کہتا ہی کہ دو ہزار نو سو قصیدہ فقط
شعراء جاہلیت کا پڑہنے پایا تہا کہ ولید کو خبر دی گئی اوسنی کہا حضرت سلامت
ابہی اہل اسلام کے بہت باقی ہین ولید نے کہا کہ ایک ہزار درہم اوسکو دو

دوسری صدی کی شاعر

۹۴ وہ واقع مین سچا ہی بیشک اوس کی کئی ہزار قصیدہ نوک زبان پر ہے — ابو محمد
حریری صاحب کتاب مقامات حریری اس شاعر کے حال مین درمیان کتاب
درۃ الغواص کے یہہ بیان کرتا ہے کہ اوس کے مانند کوئی اوس زمانہ مین نہ تہا
نہ اب معلوم ہوتا ہے کہ ہو — حماد روایہ مذکور کہتا ہے کہ مین یزید بن عبد الملک
بن مروان کی خدمت مین بہت رہتا تہا اسی سبب سے اوسکا بہائی ہشام مجسی
نفا رہا کرتا تہا جب یزید مرگیا اور ہشام والی ریاست ہوا اوسی چہپ کر مین اپنی
گہر مین بیٹہ رہا ایک برس تک مین گہر سے باہر نہ نکلا مگر جو لوگ میری بہائی بند اور
معتمد تہی اونکے پاس چہپ کر ملنی جایا کرتا جب مینے دیکہا کہ اب میرا ذکر کوئی
نہین کرتا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ یہان ہے یا نہین — بخوف نماز جمعہ کے
پہڑتی کو جامع مسجد مین جو درمیان کوچہ کے تہی گیا نماز پہڑہ کر جب فراغت پائی
دیکہا کیا ہون کہ دو سپاہی ملک الموت کے صورت میری اوپر متعین ہوئے
کہڑی ہین اونہونے مجسی کہا کہ ای حماد امیر یوسف بن عمر ثقفی کی جو عراق کا
والی ہے تجکو یاد کیا ہے اوسوقت میری جان سی نکل گئی دلین مینی کہا کہ
اسیواسطے مین گہر سی نہ نکلتا تہا وہی بات پیش آئی جس سے مین ڈرتا تہا —
مینی اون سپاہیون سی کہا کہ اگر اجازت دو مین اپنی گہر مین جاکر اپنی اہل و
عیال سی ملکر اونکو رخصت آخری کرآون پہر تمہاری ساتہہ چلا چلون کیونکہ
اب پہر زندہ آنا محال معلوم ہوتا ہے — اونہونے کہا کہ یہہ ہرگز نہ ہوسکیگا لاچار
سنگ آمد و سخت آمد اونکے ہمراہ روتا چینکتا ہولیا جب بار عام مین پہنچا امیر
لال محل مین تہا مجہی بہی وہان لیگئے مینی جہک کر بادب سلام کیا اوسنے
میری طرف ایک پروانہ ہشام کا لکہا ہوا پہینک دیا اوس مین یہہ لکہا ہوا تہا

دوسری صدی کی شاعر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ عبد اللہ ہشام امیر المومنین کیطرف سی یوسف بن عمر ثقفی
کی نام پر اما بعد پہونچتی ہے اس نامہ حماد الراویہ کی پاس کسی کو بہیج کر بلا اور اوس کو
بہیجو ت وخطر ہماری پاس روانہ کروی پانسو دینار اور ایک اونٹنی سانڈنی کو دیتی
ہوئی جو بارہ روز مین دمشق تک اوسکو پہنچا دی دینا — مینی دینار لئی اور اونٹنی
پر سوار ہوکر بارہ روز مین درمیان دمشق کے آکر ہشام کی دروازہ پر پہنچا اجازت
اندر آنی کے چاہی حکم ہوا آو اندر جاکی کیا دیکہتا ہون کہ ہشام شیش محل مین ہے
اوس مکان مین سنگ مرمر کے فرش استوار پر کے ہوئی تہی کہ دو پتہرون کی درمیان
ایک سونے کی دہاری لگی ہوئی تہی اور ہشام سرخ گدّیہ پر پوشاک سرخ خز و دیبا
کی پہنی ہوئے بیٹہا مشک اور عنبر کے لپٹ چار طرف سی آتی تہی مینی جاکر سلام
کیا اوسنی وعلیک السلام کہا اور فرمایا کہ میری نزدیک آکی بیٹہہ مین پاس گیا
اور پہر اوس کے چوبنی اتنی مین دو لونڈیان خوبصورت پری پیکر کہ اون جیسی مینی
کبہی نہ دیکہی تہین آئین اونکی کانون مین دو بالی موتیون بیش قیمت کے پڑے
ہوئی تہی — ہشام نے پوچہا کہ ای حماد تو کیسا ہی اور کیا حال تیرا ہی مینی کہا
اچہا ہی یا امیر المومنین پہر کہا کہ تو جانتا ہے مینی تجکو کیون بلایا مینی کہا کہ کچہہ معلوم
نہین کہا کہ مینی تجکو اسواسطی بلایا ہے کہ ایک شعر کسی شاعر کا مجکو یاد آگیا تہا مین
نہین جانتا کہ وہ کسکا شعر ہے تو مجکو بتلا دی مینی کہا کہ فرمائی اوسنے یہہ شعر پڑہا

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت　　　قینة فی یمینها ابریق

مینی کہا کہ یہہ شعر عدی بن زید عبادی کے قصیدہ مین کا ہے اوسنی کہا کہ اوس
قصیدہ کو پڑہ مینی یہہ قصیدہ پڑہا

بکر العاذلون فی وضح الصبح　　　یقولون لی اما تستفیق

ویلوموننی فیک یا ابنة عبد اللہ   والقلب عندکم موهوق
لست ادری اذ اکثروا العذل فیها   اعدو یلومنی ام صدیق

اس قصیدہ کو پڑہتے پڑہتے اس شعر تک پہنچا جو ہشام نے پڑہا تہا

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت   قینة فی یمینها ابریق
قدمته علی عقار کعین الدیک   صفی سلافها الراووق
مزة قبل مزجها فاذا ما   مزجت لذ طعمها من یذوق
وطفا فوقها فقاقیع کالیا   قوت حمر یزینها التصفیق
ثم کان المزاج ماء سحاب   لا صری آجن و لا مطروق

یہہ شعر ہشام مذکور سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ ای لونڈی شراب پلا اوسنے
پیالہ پلایا لیکن یہہ خبر صحیح نہین ہے کیونکہ ہشام شراب نہ پیتا تہا اسلئے اس
قصہ کا ذکر کرنا کچہہ ضرور نہین — حماد نے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اوسنے کہا کہ
ان دو لونڈیون سے ایک لونڈی مرحمت کیجئے کہا کہ دونو تجکو دین مع اونکے
زیور اور کانکے باسنون کی — اور حماد مذکور کو اپنے گہر مین اتارا پہر ایک مکان مین
جو اوسکے واسطے مہیا کر رکہا تہا روانہ کیا حماد نے وہان جاکر دونو لونڈیان
اونکی زیور اور جو کچہہ ضروری اسباب چاہئے تہا موجود پایا مدت تک وہان رہا
ایک لاکہہ درہم اوسنے بطور انعام پائی حریری نے یہہ حکایت اسی طور پر لکہی
ہی — یہہ حال یوسف بن عمر الثقفی کا نہین ہو سکتا کیونکہ وہ عراق کا والی
تاریخ مذکور سے نہ تہا بلکہ پیشتر اوسکے خالد بن عبد اللہ القسری تہا جیسا کہ مقتضی
ہے اوسکی تاریخ ولایت کی اور معزول ہونا اوسکا یہہ حال اور لوگون نے
چونکہ یوسف بن عمر کے ساتہہ چسپان کیا ہے اسلئے ہمنے بہی تنبیہا لکہدیا حماد کے

دوسری صدی کی شاعری

اخبار اور اچھی شعر بہت ہین درمیان ۱۶۱ ہجری کے اوسنی وفات پائی پیدائش
اوس کے درمیان ۹۵ ہجری کی ہوئی بعضی کہتی ہین کہ ایام خلافت مہدی مین فوت ہوا
بروز ہفتہ چہٹی تاریخ ماہ ذوالحجہ ۱۶۱ ہجری مین وفات پائے یہہ واقعہ حمّاد کا ایک
گانو مسمی الزدین جو مضافات ماسندان سے ہی واقع ہوا

عجرد

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو عمر بعضی ابو یحیی بیان کرتے ہین نام اوسکا
حمّاد بیٹا عمر بن یونس بن کلیب کا رہنیوالا کوفہ کا یا بموجب قول بعضی کے باشندہ
واسط کا یہہ شخص غلام ہے بنی سوأة ابن عامر بن صعصعہ کا مشہور بنام عجرد
یہہ شاعر مشہور شعراء بنی امیہ اور عباسیہ کا ہی مگر شہرت اوس کے ایام عباسیہ
مین ہوئی تہی درمیان زمانہ خلافت مہدی کی وہ بغداد مین آکر رہا علی بن
جعد کہتا ہے کہ ایام مہدی مین یہہ شاعر ہمارے پاس آکر رہی ہے — حمّاد —
عجرد — مطیع بن ایاس کنانے — یحیی ابن زیاد — یہہ سب شاعر کامل تہی
لیکن چونکہ ہمارے قریب اوتری ہوئی تہی اسلئی کچھہ بری بات یا خباثت اور
ہنسی ٹہٹہ کر سکتی ہے اور حمّاد عجرد اچھی جیّد شعراء مین سے تہا و بشار
ابن برد کے ہجو کرتا رہتا تہا اور بشار بہی اوسکا ہجے تہا حمّاد کے اشعار
بشار کے ہجو مین بہت نادر ہین اگر اون مین فحش نہوتا تو مین بیشک لکھتا مگر بعض
اشعار جنمین ثقاہت پائی جاتی ہے لکھتا ہون یہہ دو شعر بشار نے حمّاد کے
حق مین کہے تہی

اذا جئتہ فی الحاجۃ اغلق بابہ	فلم تلقہ الا وانت کمین
فقل لابی یحیی متی تبلغ العلی	و فی کل معروف علیک یمین

اور یہہ بہی بشارسے کہی ہاتہے

نعم الفتی لو کان یعبد ربہ ۔ ویقیم وقت صلواتہ حماد

وابیض من شرب المدامۃ وجہہ ۔ وبیاضہ یوم الحساب سواد

کہتی ہین کہ وہ تیر جہیلا کرتا تہا بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوسکا باپ ہے تیر گر تہا وہ نہ بنانا تہا وہ شاعر ظریف مشہور تہا اوسپر تہمت زندیق یعنی کافر ہونے کی بہی لگائی گئے ہی کہتی ہین کہ درمیان اوس کے اور ایک امام بکبیر کے جو ائمہ کبار مین سی گذرا ہے جس کے نام کے تصریح کرنے مناسب نہین ہے بہت دوستی تہی جب آپسمین کچہہ رنجیدگی آگئی اور اوسکو خبر پہنچے کہ وہ مجکو برا بہلا کہتے ہین اوسوقت حماد نے یہہ شعر کہہ کر رقعہ مین اونکے پاس لکہہ کر بہیجے

ان کان نسکک لایتم ۔ بغیر شتمی وانتقاصے

فاقعد وقم بی کیف شئت ۔ مع الادانی والاقاصے

فلطالما زکیتنی ۔ وانا المصر علی المعاصے

ایام ناخذھا ونعطی ۔ فی اباریق الرصاص

یہہ شعر بہی اوسی کی ہین

فاقسمت لو اصبحت فی قبضۃ الھوی ۔ لاقصرت عن لومی واطنبت فی عذری

ولکن بلائی منک انک ناصح ۔ وانک لاتدری بانک لاتدری

اخبار اور اشعار اوسکے مشہور ہین درمیان ۱۶۱ سنہ ہجری کے فوت ہوا

الخلیل

ابن خلکان کہتا ہی کہ نام اوسکا عبد الرحمن خلیل ہے بیٹا عمرو بن تمیم فراہیدے کا جسکو فرہود سے ازدی یحمدے بہی کہتی ہین وہ علم نحو مین امام تہا اوسنے

دوسری صدی کی شاعر

علم عروض ایجاد کیا اور پانچ دایرون مین اوس علم کو منحصر کرکے پندرہ بحر نکالین اوس کے بعد اخفش نے ایک اور بحر ٹھہرائی اوسکا نام متدارک رکھا کہتی ہین کہ خلیل مذکور نے مکہ شریف مین اللہ تعالی سے یہہ دعا کی ہے کہ مجکو ایک ایسا علم سمجھا جو کسی نے مجھسی پہلے اوسمین سبقت نہ پائی ہو اور کوئی بجز میری نہ جانتا ہو اور مجھسی وہ جاری ہو جب حج کرکے پہرا اللہ تعالے نی علم عروض اوس کے دلمین منقش کر دیا خلیل مذکور کو علم ایقاع اور علم موسیقی اور نغم مین بہت مہارت تہی بسبب اون دو علمو کی یہہ علم عروض اوسنے نکالا کیونکہ یہہ دونو علم ایسمین قریب اور ایک دوسرے کی نزدیک ہین حمزہ بن حسن اصپہانی خلیل کے حقمین درمیان کتاب تنبیہ کے یہہ لکہتا ہے کہ خلیل نے یہہ علم اپنی ایجاد سے نہین نکالا بلکہ اوسنی تصحیف کی ہے یعنی علم موسیقی اور نغم سے یہہ اصول علیحدہ کرکے اون پر ایک فن بناکر کہڑا کر دیا ہے مگر یہہ سب ہے اوسی کتاب مین اوسنی لکہا ہے کہ جبسی اہل اسلام کا شیوع ہوا کسی نے ایسا علم کوئی نہین نکالا ہے جسکے اصل علماء عرب نی نہ نکالی ہووی سوا خلیل مذکور کے کیونکہ اس علم کے کوئی اصل نہ کسی حکیم کے مقرر کی تہی اور نہ کوئی اوس سے مثال مقابل اوس کے سابق مین ہو چکے تہے اس علم کو خلیل مذکور نے دہوبی کی مگری کی آواز سے جب وہ کندی کرتا تہا نکالا ہے خلیل مذکور صالح اور عاقل اور عالم اور بردبار آدمی تہا — نضر بن شمیل بیان کرتا ہے کہ خلیل مذکور ایک کوچہ مین درمیان بصرہ کے رہتا تہا وہ اسطرحکا معیشت سے تنگ تہا کہ دو پیسی بہی نہ میسر آتے تہے بڑی دشواری سی قوت لایموت حاصل کرتا تہا مگر اوس کے شاگرد اوس کے سبب سے بہت مال اوس کے علم مخترع سے اوڑاتی تہے وہ یہہ ہے کہتا ہی کہ خلیل مذکور کہا کرتا تہا کہ مین اپنا دروازہ گہر کا بند کرکے بیٹہا کرتا ہون تاکہ میرا غم اور رنج معیشت مجسی

تجاوز کرکے ہمسایون مین نہ چلا جاوی اور یہہ بہی خلیل بیان کیا کرتا تہا کہ جب چالیس برسکا آدمی ہوتاہے اوسکے عقل اور ذہن ترقی پاتا ہے مگر بعد اوس سال کے پہر روز بروز گہٹتا ہوا چلا جاتا ہے تریسٹہہ ۶۳ برس تک اور صاف ذہن آدمی کا بوقت صبح ہوتاہے — خلیل مذکور کا کچہہ راتب خورش کا سلیمان بن حبیب ابن المہلب بن ابی صفرۃ الازدی کے سرکار سی مقرر تہا یہہ شخص والی فارس اور اہواز کا تہا اوس نے ایکدفعہ خلیل کو فرمان لکہہ کر طلب کیا تہا خلیل نہ گیا اوسکے پروانہ کی جواب مین یہہ شعر لکہہ کر بہیجے

ابلغ سلیمان انی عنه فی سعة : وفی غنی غیر انی لست ذا مال
سخیا بنفسی انی لا اری احدا : یموت هزلا ولا یبقی علی حال
الرزق عن قدر ولا الضعف ینقصه : ولا یزیدک فیه حول محتال
والفقر فی النفس لا فی المال نعرفه : ومثل ذاک الغنی فی النفس والمال

یہہ شعر سلیمان نے دیکہہ کر خلیل مذکور کا راتب بند کردیا اوسوقت خلیل نے یہہ شعر کہے

ان الذی شق فمی ضامن : للرزق حتی یتوفانی
حرمتنی مالا قلیلا فما : زادک فی مالک حرمانی

جب یہہ شعر سلیمان نے سنے پہر راتب مقرر کردیا اور اس بات کی عذر مین سلیمان نے ایک پروانہ خلیل کے نام بہیجا خلیل نے یہہ شعر اوسکی جواب مین کہے

وزلة یکثر الشیطان ان ذکرت : منها التعجب جاءت من سلیمان
لا تعجبن لخیر زل عن یده : فالکوکب النحس یسقی الارض احیانا

کہتی مین کہ ایکدفعہ عبداللہ ابن مقفع — اور خلیل مذکور کے ملاقات تمام شب کی ہوئے ساری رات دونون باتین کرتے رہی جب صبح ہوئے اور الگ

الگ ہوی اوسوقت خلیل سے لوگون نی پوچہا کہ عبداللہ مذکور کیسا آپکو معلوم ہوا خلیل
نی کہا کہ اس شخص کو علم تو بہت ہے مگر عقل کم ہے — جب ابن مقفع سے پوچہا کہ
آپنی خلیل کو کیسا پایا اوسنی کہا کہ خلیل کو علم کم ہے مگر عقل زیادہ ہے
— اوسکے تصانیف سے کتاب العین علم لغت مین مشہور ہے — اور کتاب العروض
علم عروض مین — اور کتاب الشواہد — اور کتاب النقط والشکل اور کتاب
النغم موسیقی مین — اور کتاب فی العوامل نحو مین اور اکثر علماء جو کتب لغت سی
واقفیت تامہ رکہتی ہین یہہ بیان کرتے ہین کہ کتاب العین پوری خلیل کے تصنیف
نہین ہے اس کتاب کو شروع البتہ اوسنی کی تہی بلکہ اول اوس کتاب کو ہی
مرتب کیا اور نام ہی اوسکا کتاب العین رکہا مگر پوری کرنے نہ پایا تہا اوسکے
شاگردون نے مثل نضر بن شمیل وغیرہ نی جو اوس طبقہ مین موجود تہی مانند
مورخ سدوسی — اور نضر ابن علے الجہضمی وغیرہ نے پوری کی مگر جیسا
اوسنی دیباچہ مین دعوے کیا تہا ویسی جب طیار نہوئی اوسوقت انہونے اول
سی وہ دیباچہ نکالکر اور لگایا یہہ خلیل سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ جیسا انداز
ڈالا اور وہ اوسی ادا نہ ہوسکے اس بات مین ابن درستویہ نے ایک کتاب
تصنیف کی ہے اوسمین یہہ حال مستوعب لکہا ہے وہ کتاب مفید ہے کہتی ہین
ہین کہ خلیل مذکور کے ایک بیٹا تہا ایکروز جو وہ گہر مین گیا اپنے باپ کو ایک شعر
کی تقطیع کرتے ہوی پایا دوڑا ہوا باہر آیا لوگون سے کہنی لگا کہ میرے باپ
کو جن چمٹ گیا ہے لوگ گہر مین آئے خلیل سے یہہ حال اوسکے لڑکے
کا بیان کیا خلیل نے یہہ شعر اوس لڑکے سی مخاطب ہوکر کہے

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی او کنت تعلم ما تقول عذلتک

۱۰۴ لکن جہلت مقالتی فعذلتنی   وعلمت انک جاہل فعذرتک

خلیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص میرے پاس علم عروض سیکہنے آیا کرتا تہا چونکہ وہ گندہ ذہن تہا مدت تک اوسنے سیکہا مگر کبہی تقطیع کرنی اوسکو نہ آئے مین بہی اسی لئے اوس سے تنگ ہورہا تہا ایکروز مین اوس سے کہا کہ اس شعر کے تقطیع کر

اذا لم تستطع شیئاً فدعہ   وجاوزہ الی ما تستطیع

اپنی حوصلہ کے موافق غلط و صحیح جیسی بنے تقطیع کرکے چلدیا پہر کبہی میری پاس وہ نہ آیا مجکو اوس کی عقل اور فطانت پر تعجب آیا کہ باوجود ایسی گندہ ذہن ہونے کے میرا مطلب اس شعر سے کیونکر سمجہ گیا خلیل کے خبرین بہت ہین مختصر کرکے ضروری لکہے گئین — سیبویہ نے اوسی سے علم ادب سیکہا کہتے ہین کہ خلیل کے باپ کا نام احمد اول ہے اول بعد نام رسول اللہ کی کہ اونکا نام احمد ہی رکہا گیا پیشتر اوستے کسی کا یہہ نام نہین تہا پیدایش خلیل کی درمیان سنہ ہجرے کی ہوئے سنہ مین یا سنہ مین حسب اختلاف وفات پائی بعضے یہہ بہی کہتے ہین کہ چوہتر برس کے اوس کے عمر ہوئے ہی

ابو الفضل العباس

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو الفضل العباس بن الاحنف بن الاسود بن طلحہ بن حردان بن کلدہ بن خزیم ابن شہاب ابن سالم بن حیۃ بن کلیب بن عبداللہ بن عدی بن حنیفہ بن لجیم حنفی الذہب یمامہ کا رہنیوالا شاعر مشہور تہا اوسکا ایک دیوان بہی ہے تمام دیوان مذکور مین غزلین پڑہی ہوئے ہین کسی کے مدح مین قصیدہ اوسکا کہا ہوا دیوان مین نہین ہے وہ شاعر بہت لطیف الطبع تیز ذہن عقلمند تہا اوس کے باریک شعر یہہ ہین ایک قصیدہ مین کے

دوسری صدی کی شاعر

یا ایها الرجل المعذب نفسه — اقصر فان شفاءک الاقصار
نزف البکاء دموع عینک فاستعر — عینا لغیرک دمعها مدرار
من ذا یعیرک عینه تبکی بها — ارایت عینا للبکاء تعار

ولہ ایضاً

تعب یطول مع الرجاء لذی الهوی — خیر له من راحة فی الیاس
لولا محبتکم لما عاتبتکم — لکنتم عندی کبعض الناس

ولہ ایضاً

وحدثتنی یا سعد عنها فزدتنی — جنونا فزدنی من حدیثک یا سعد
هواها هوی لم یعرف القلب غیره — فلیس له قبل ولیس له بعد

شعر اوس کے تمام جید ہین وہ ١٨٢ھ یا ١٨٨ھ ہجری مین فوت ہوا اوسی روز کسائے نحوی — اور عباس بن الاحنف اور ہشیمہ خمارہ یہہ لوگ سب فوت ہوئے تہی جب رشید کو اتنی جنازون کے خبر دی گئے اوسنی مامون کو حکم دیا کہ سب کے نماز پہڑو پہلی اوس کے سامنی ایک جنازہ رکہا گیا مامون سنے پوچہا کہ یہہ کون ہے لوگون نے کہا کہ ابراہیم موصلے کا جنازہ ہے مامون نی کہا کہ اسکو سب کے پیچہی رکہو — پہلی نماز عباس بن احنف کے جنازہ کے پہڑی جب نماز سب جنازون کے پہڑ کر فراغت پاکر مامون چلا اوسوقت ہاشم بن عبد اللہ مالک خزاعی نے پوچہا کہ آپنے عباس بن احنف کے کیون اول نماز پہڑے وجہ ترجیح کے کیا ہے باوجودیکہ مُردے سب برابر تہی مامون نے یہہ دو شعر پہڑے

وسمی بها ناس فقالوا انها — لهی التی تشقی بها وتکابد

الی لیعجبنی المحب لجاحہ   لجحا تھو لیکو غیرک ظنھم

پہر کہا کہ تو جانتا ہے یہہ شعر کسکے ہین مینی کہا جانتا ہون نا سون نے کہا جسنی یہہ شعر کہی کیا وہ متقدم نہ ہوینے کہا سچ ہے ای میرے سردار

ابن میّادہ

نام اس شاعر کا رماح ہے وہ بیٹا مرثد کا اور مان اوسکے میادہ ہے وہ عورت ام ولد اوسکے تہتے اس شاعر کو اوسکے والدہ سماة میّادة مارا کرتے تہی اور یہہ کہا کرتے تہے کہ قافیہ اور شعر کے واسطے کوشس کرتا کہ میرا نام روشن ہو اسیواسطے وہ ابن میّادہ مشہور ہوا — ایکدفعہ شاعر مذکور ولید ابن مزید ابن عبد الملک کے خدمت مین گیا اور اپنے شعر پڑہی ولیدنے حکم دیا کہ ہمارے سرکار مین نوکر جب اوسکو رہتے رہتے مدت مدید گذر گئے اپنا وطن یاد کرکے ایک قصیدہ ولید کے مدح مین لکہا انمین یہہ شعر ہے کہ

الا لیت شعری ھل ابیتن لیلة   بحیرة لیلی حیث ربتنی اھلی
وھل یسمعن الدھر اصوات ھجمة   یطلعن من جھل خفی الی جھل
فان کنت عن تلک المواطن حابسی   فاسبغ علی الورق واجمع اذا شملی
بلی بھا نیطت علی تمائمی   وقطعن عنی حین ادرکنی عقلی

ولیدنے کہا کہ جاؤ ہمنی ایک سو اونٹ سرخ اور ایک سو سیاہ تکو دیئے نامہ ہمارا مصدق کلب کے پاس لیجاؤ وہ تکو دیگا — ابن میادہ نامہ لیکر مصدق مذکور کے پاس گیا اوسکا ارادہ اور طرح کے اونٹ دینے کا ہوا تعمیل حکم ولید مین اوسنے کوتاہی کرنی چاہی ابن میادہ نے ولید کو عرضی کی اور یہہ دو شعر اوس عرضی مین لکہے

الوسیلہ کان الیہ کلب　　　　اذا دوا فی عطیتک ان یذادوا　۱۰۵

اذا دونی بھا لوبین شتا　　　　وقد اعطیتھا ود ھما جعادا

ولید نے بہت خفگی سے مصدق کو لکہا جب اوسنی موافق اوس کے لکہنی کے معہ رسیون اور نکیلون اور کہونٹون کے ابن میادہ کو سب اونٹ دئیے وہ اپنے قوم مین یہہ انعام لیکر چلا گیا

نمیری

نمیری شاعر کا نام منصور ابن سلمہ ابن زرقان ہے وہ راس عین کا رہنیوالا کنیت اوس کے ابو الفضل — عبد اللہ بن معتز کہتا ہی کہ مجہسے ابو رجا ضحاک بن رجا کوفی نے بیان کیا وہ کہتا ہے ابن عبدربہ نے یون نقل کیا کہ منصور نمیر یعنی شاعر مذکور ایکروز اپنے دوست عتابی کی پاس گیا نمیری مذکور عتابی کی بہت تعظیم اور تکریم بسبب اوس کے قناعت اور دیانت اور علم اور ادب کے کیا کرتا تہا اوس کے اوس کی کہی ہاتین لا یعنی ہوا کرتے تہی عتابی نے نمیری کی چہرہ اترا ہوا دیکہا اور رنجیدہ پایا اوسی پوچہا کہ آج آپ آزردہ سی کیون ہو رہے ہین نمیری نی کہا کہ میرے زوجہ تین روز سے جنتی کو ہے درد زہ اوسکو ہو رہا ہے اب تک کچہہ پیدا نہین ہوا تین روز اوسکو تڑپتی ہوئی گذر گئے ہین عتابی نے کہا کہ افسوس کے بات ہی باوجود اس کے کہ اوس کے دوا بہت آسان اور تیرے پاس ہی پہر تو دوا کرنین تغافل کرتا ہے اوسنی کہا کہ وہ کیا ہی — عتابی نی کہا کہ ہارون رشید سے اوسکا نام کروا دی کیونکہ اکثر عورتون کو بوقت ولادت بسبب تنگی فرج کے دشواری ہوا کرتی ہے رشید کا نام چونکہ بڑا ہے وہ راہ کہولدیگا فورا بچہ جن دیگی نمیری یہہ کہ

دوسری صدی کی شاعری

۱۰۶ سنتے ہی عتابی سے بہت خفا ہو کر کہنے لگا کہ افسوس ہے کہ مین تجسے کہنے ہیسے بیہودہ اور اس طرح کی نرخرفات نہین کہتا تہا تو اسطرح سے میری پیش آیا ہے اور بادشاہ کی نام کی تونے اہانت کی — عتابی نے کہا کہ خفا ہونے کی کچھہ بات نہین آپ ہی نے ہمکو گالیان دینی سکہلائی مین (رمیری شیعہ تہا) یہہ سنکر اور بہی زیادہ غصہ ہوا اور اسیوقت رشید کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا رشید یہہ سخت کلمہ سنکر ایسا غصہ مین جوش زن ہوا جسطرح ہنڈیا چولہی پر جوش مارا کرتے ہی اور قسم کہائی کہ عتابی کو قتل کرونگا — جعفر ابن یحیے عتابی معتوب کا دوست اور قریب اوسکا تہا اوسنے رشید سی عرض معروض کرکے اوسکے جان بخشی کروائی بعد چند روز کے عتابی مذکور رشید کے خدمتین بوقت شب حاضر ہوا رشید بسبب اوسکے علم اور ادب کے بہت خاطر اوسکے کرتا تہا عتابی نے ادہر اودہر کا ذکر کرکے رافضیون کا ذکر نکالا پہر یہہ قصیدہ نمیری کا پڑہکر سنایا

ساء من الناس رابع هايل:	يعللون النفوس بالباطل
يقتل ذرية النبي ويرجون:	خلود الجنان للقاتل
ويلك يا قاتل الحسين لقد	بؤت بحمل ينوء بالحامل
اي حباء حبوت احمد في:	احزانه من حرارة الثاكل
باي وجه تلقا النبي وقد	دخلت في قتله مع الداخل
هلموا اطلب غدا شفاعته	او لا فرد حوضه مع الناهل
ما الشك عندي فيما القاتل	لكنني قد اشك في الخاذل

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی غرضیکہ جسوقت وہ پڑہتا ہوا اوس شعر پر پہنچا جس مین

دوسری صدی کی شاعر

۱۰۷ باغ فدک اور فاطمہ کے وراثت کا ذکر آیا اور ابوبکر صدیق رض اور عمر فارق رض کا ظالم ہونا ثابت کیا رشید نے سنتی ہے اون اشعار کی عتابی سے کہا کہ یہہ شعر کس کے ہین عتابی نے کہا کہ ای امیرالمومنین یہہ شعر تیری دشمن نمیری کے ہین رشید نے حکم دیا کہ اوس حرامزادہ کو لاؤ رشید کو نمیری کے شیعہ ہونے کی خبر نتہی وہ چھپا ہوا حالت تقیہ مین رہتا تہا ان اشعار سے اعتقاد قلبی جب ظاہر ہوگیا ابوعصمہ شاعر کو جو کہ زیدیون مین سے ایک شیعہ شیعان بنی عباس مین کا تہا بلوا کر حکم دیا کہ اسی وقت کوچہ مین جاکر منصور نمیری کو پکڑ لاؤ اور اوس کے گدی مین کو زبان نکالکر کاٹ ڈال پہر پہر کاٹ پہر گردن مار اور سر کاٹ کر میرے پاس لا اور بعد مرنے کے اوس کی جثہ کو سولی دی چنانچہ ابوعصمہ گیا جب باب الرقہ یعنی کوچہ کے دروازہ پر پہنچا آگی سے جنازہ نمیری کا آتا ہوا پایا بدون ماری ہی وہ مرگیا اسلئی اوسنے مراجعت کرکی رشید کو اطلاع کے کہ جہان پناہ وہ مرگیا جب مین دروازہ مین گہا آگی سے جنازہ آتا ہوا پایا رشید نے کہا کہ تو نے اوسکا لاشہ جلا کیون نہ دیا یہہ تجسی خطا ہوئی یہہ حال ارج شمیم مین لکہا ہے

مقنع الخراسانی

گرچہ یہہ شخص شاعر نہین ہے مگر چونکہ اوسنی دعوی خدائے کا کیا تہا اور چند شعبدہ اوسی ظاہر ہوئی ہتے اسلئی اس کا ذکر بہی مین لکہتا ہون واضح ہو کہ ابن خلکان نی اپنی کتاب وفیات الاعیان مین یہہ لکہا ہے کہ مقنع خراسانی کا نام عطا ہے اوس کے ماں کا نام مجکو معلوم نہین کیا تہا ابتدا رحال مین وہ ایک دہوبی تہا مرو مین رہا کرتا تہا جادو بہت جانتا تہا اوسنی لوگون سے یہہ بیان کیا کہ خدا تعالے بطور آواگون کے دنیا مین ہمیشہ سے پیدا ہوتا رہا ہے

دوسرے صدی کی شاعر

۱۰۸ اسطورپر کہ اوسین اللہ تعالیٰ نے صورت آدم کے قبول کرکی دنیامین بودوباش کی اس کے دلیل یہہ ہے کہ ملایکہ کو سجدہ کرنی کا حکم اسیواسطے ہوا تہا چنانچہ ابلیس بسبب نہ کہنے سجدہ کی ملعون ورانده اللہ ہوا بعد ازان حضرت نوح ع کی صورت مین پیدا ہوکر اپنا نام نوح رکہا اوس کے دلیل یہہ ہے کہ تمام جہان بجز اوس کی کشتے کی غرق ہوگیا اگر خدا نہوتا تو کسطرح پر بچتا کیونکہ آدمی سب ڈوب گئی تہی پہر اسیطرح پر ہر ایک وقت مین ایک نبی بنکر ظاہر ہوا یہانتک کہ ابومسلم خولانی کی شکل مین خدا نی پیدایش پائی اب مین وہی خدا ہون جو ابومسلم کی شکل مین سے نکل کر تم مین کہڑا ہوا باتین کررہا ہون جہلا اور عوام الناس نے اوس کے قول کی تصدیق کرکے سبنی مان لیا اور یقین کرلیا کہ توبیشک خدا ہے چنانچہ اوس کے پوجا جاری ہوگئے تہی مگر جو لوگ عقلمند تہے اونہونے اوسکے کہنی کو ہرگز باور نہ کیا طرفہ تر یہہ کہ وہ بہت بد صورت اور ایکہ انکہہ سے کانا بہی تہا مخالفین اوسنے لڑتی رہتی ہے اوسنی لوگون کو بل ایمان کرنی کے واسطے ایک چاند بنایا اور ستارہ اوس کے گرد تہی وہ چاند دومہینی کی فاصلہ کی راہ پرسے دکہلائی دیا کرتا تہا پہر غایب سے ہوجایا کرتا تہا اسلئی اور زیادہ لوگون کو اوسکا اعتقاد ہوگیا تہا شعرا نے اسس چاندکو اپنے اشعار مین باندہا ہے چنانچہ ابوالعلاء معری کہتا ہے

اقف ایها البدر المقنع راسه ضلال وغی مثل بدر المقنع

یہہ حال مقنع کا جب کہ بہت مشہور ہوگیا چار طرف سے مسلمانون نے اوس کے قتل کا ارادہ کیا اور جس قلعہ مین وہ رہتا تہا وہان جا چہڑے اوسنے جب جانا کہ اب مین بالضرور مرجاؤنگا تمام اپنی جورون کو جمع کرکے زہر پلایا جب

دوسرے صدی کی شاعر

سب مر چکین تبھی سے ایک گھونٹ آپ ہی زہر ہلاہل کے پیکر مر گیا مسلمانون کی اوس
قلعہ مین گھس کر اوسکے تمام متبعین اور تابعدارون کو جو اوسکے امت مین داخل
تھی قتل کرکے ڈھیر لگادیا کسی کو زندہ نہ چھوڑا یہہ واقعہ درمیان سنہ ۱۶۳ ہجری کے
گذرا تھا لعنت اللہ علیہ ونعوذ باللہ من الخذلان

ولید ابن یزید

یہہ ولید بیٹا یزید کا پوتا عبدالملک کا پڑوتا مروان ابن الحکم کا ہے جس روز
ہشام فوت ہوا اوسی روز اس ولید کے بیعت خلافت ہوگئے وہ بدھ کا روز
تھا چھٹی تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۲۵ ہجری مین یا جمعرات کی دن دوسرے تاریخ جماد الاخر
سنہ ۱۲۶ مین جب اختلاف تخت نشین ہوا اوسنے ایک برس دو مہینی بائیس روز
سلطنت سے چالیس برس کا ہوکر مقتول ہوا جس موضع مین کہ وہ مارا گیا تھا وہین
مدفون ہوا وہ ایک گانو دمشق کا معروف بنام بخرا تھا — یہہ شخص شرابخوار
اور ہنسوڑ اور رنگین کا بندہ تھا راگ بہت سنتا تھا اسی کے وقت مین اطراف
وگرد نواح کے ڈوم سب اوسکے خدمتین آکر جمع ہوئے تھے چنانچہ اوس کے
زمانہ کے یہہ ڈوم مشہور ومعروف تھی — ابن سریج معبد — غریض — ابن عائشہ
— ابن محرز — طویس — بسبب اوسکے تمام خاص وعام یعنی باشندگان
بلاد مین راگ کا چرچا ہوگیا اور ہر ایک آدمی گاتا بجاتا عیش کرتا تھا اور وہ نہایت
شوخ طبع اور ظریف اور بیباک آدمی تھا شوخئ طبع اوسکے ان اشعار
سی بیر ظاہر ہے کہ جب اوسکی بہائی ہشام نے وفات پائی اور اوس کے
نوبت تخت نشینی کے آئی اوسوقت اوسنی ہشام کے بیٹیون کے نوحہ کی آواز
سنکر یہہ شعر کہے

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۰ انی سمعت خلیلی	نحو الرصافة رنة ؛؛
اقبلت اسحب ذیلی	اقول ما حالهنه ؛؛ :
اذا بنات هشام	یندبن والدهن ؛؛ :
یدعون ویلا وعولا	والویل حل بهنه ؛؛ :
انا المخنث حقا :	ان لم انیکهنه ؛؛ :

اس شخص کے فسق اور فجور اور معصیت کے باب مین مورخین نے بہت کچہہ لکہا ہے مگر مسعودی یہہ کہتا ہی کہ ایک روز ولید مذکور نے یہہ آیت قران شریف مین سے پڑہی واستفتحوا وخاب کل جبار عنید من ورائہ جہنم

یہہ پڑہتے ہی حکم دیا کہ قران شریف کو میرے سامنی کہڑا کرو چنانچہ بطور نشانہ کہڑا کرکے قران کی تیر لگانی لگا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا

تہدد کل جبار عنید :	فہا انا ذاک جبار عنید
اذا ما جئت ربک یوم حشر	فقل یا رب حرقنی الولید :

اور محمد بن مبرو یہہ کہتا ہے کہ ولید نے دو شعرون مین جسمین نبی صلعم کا ذکر کیا ہے کفر بکا ہے وہ یہہ ہین

تلعب بالخلافة ہاشمی	بلا وحی اتاہ ولا کتاب
فقل للہ یمنعنی طعامی	وقل للہ یمنعنی شرابی :

مسعودی کہتا ہی کہ ولید مذکور اپنی باپ کے جورون اور بہابجیون اور پہوپہی کے بیٹیون اور چچا زادیون سے زنا کیا کرتا تہا

زید شہید

یہہ زید بیٹا علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہی خلیفہ ہشام ابن

دوسری صدی کی شاعر

عبد الملک کے زمانہ مین درمیان سنہ ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری یا سنہ ۱۲۲ ہجری کی حسب اختلاف
شہید ہوئے زید رض مذکور نے اپنی بہائی ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین رض سے
اس امر مین مشورت کے کہ مین اپنے حق خلافت کا مطالبہ کرون یا نہ کرون ابو جعفر محمد
نی کہا کہ بہائے اہل کوفہ کے سازش پر تم مت بہولو کیونکہ یہہ لوگ بڑی فریبی
اور دغاباز ہین دیکہو تمہارا دادا علی اور چچا حسن اور باپ حسین انہین لوگون
کی فریب مین آکر مقتول ہوئے اور کوفہ ہی کی مضافات مین تمام اہلبیت گرفتار
ہوئے پکڑی گئے کیا کیا رسوائیان ہو چکین تم اس ارادہ سی باز آو ہرگز نہ جاؤ
یہہ لوگ تمہارا ساتہہ نہ دین گے تم ماری جاؤگے ساتہہ والی بہاگ جائین گے
اونہونے بہترا سمجہایا ہرگز نہ مانا کہا کہ بہائی مین تو مطالبہ اپنی حق کا کرون گا آخرکار
ابو جعفر محمد نے اونکو وداع کیا اور کہا بہائی یہہ آخری ملاقات ہے کلکی روز
تمکو سولی ملی گے اور اب قیامت کو ہم تم ملین گے — زید مذکور ہشام کی پاس
گئی جب اوس کے مجلس مین جاکر کہڑے ہوئی کوئی جائی نشست کی اپنی موافق
نہ پائی آخر کنارہ پر جا بیٹہی اور کہا کہ ای امیر المومنین کوئی بزرگ متقی تکبر نہین
کیا کرتا ہشام نے کہا کہ چپ رہ باندی بچے تو خلافت کا مدعی ہی اور حالانکہ
تو باندی بچہ ہے اونہونے کہا کہ ای امیر المومنین اگر مین جواب دونگا تو آپ
کو سوار امناً اور صدقناً کہنی کے کچہہ نسوجہے گا اوسنے کہا کہ کہہ زید شہید نے
فرمایا کہ حضرت اسمعیل نبی کے والدہ سماۃ ہاجر باندی تہی بیوی سارہ والدہ
اسحاق کے اوسکا باندی پن ہونا مانع نیک اطواری اور نیک اولاد کا نہوا
کیونکہ اوسی کی پیٹ سے حضرت اسمعیل کیا بڑے نبی ہوئے اوسی کی اولاد
سی پیغمبر خدا محمد مصطفی سے نبی ہوئی اور تمام عرب کا اسمعیل باپ ہوا یہہ شرافت

دوسری صدی کے شاعر

 اوسس باندی بچہ کو ہوئے اور حالانکہ مین فاطمہ کا بیٹا علی کے نسل سی ہون مجکو آپ باندی بچہ کہتی ہین پہر یہہ شعر کہے

شرده الخوف وازرى به ... كذاك من يكره حر الجلاد

منخرق الخفين يشكو الوجى ... تنكبه اطراف مرو حداد

قد كان في الموت له راحة ... والموت حتم في رقاب العباد

ان يحدث الله له دولة ... يترك آثار العدى كالرماد

بعد ازان کوفہ مین جاکر ہمراہ اپنے بہت اشراف اور قرا اور مجاہدین لیکر یوسف بن عمر ثقفی پر خروج کیا جب لڑائے ہونے لگے وہ کوفی جو ہمراہ زید کے گئے تہی سب بہاگ گئی چند آدمی اوسکے ہمراہ رہی خوب لڑے داد شجاعت دی زید شہید مجروح ہوئے اونکی پیشانی مین ایک تیر بہت سخت آکر لگا انہونے چاہا کہ کوئی اسکو نکالدے ایک حجام کی پاس کسی گانو مین گئے اوسنی تیر نکالا نکلتے ہی تیر کی روح مثل تیر پرواز کر گئی ساقیۃ الاار مین مدفون ہوئے اونکی قبر پر مٹی ڈالکر گہانس اور کانٹے رکہہ کر پانی بہا دیا تہا تا کہ کسیکو معلوم نہو کہ کہان مدفون ہوئے لیکن وہ حجام کم بخت اونکی قبر جانتا تہا اوسنے یوسف مذکور عامل ہشام کو خبر کردی اوسنی جاکر قبر مین سے نکالکر اوسکا سر کاٹا اور ہشام کے پاس سر بہیجدیا ہشام نی اوسکو لکہا کہ ننگا کرکے اوسکو سولی بہی دی چنانچہ اوسوقت بعض شعرا بنی امیہ نے شیعان علی پر طعنہ آمیز ایک قصیدہ اس باب مین لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے

صلبنا لكم زيدا على جذع نخلة ... ولم نر مهديا على الجذع يصلب

پہر ہشام نے یوسف کو لکہا کہ اوسکے لاش کو جلاکر خاک کرکے ہوا مین اوڑادے چنانچہ ایسا ہی کیا یہہ حال تاریخ مسعودی سی مینی لکہا ہے

دوسرے صدی کی شاعر

فرزدق

ابن خلکان کہتا ہی کہ فرزدق کی کنیت ابو فراس اور نام ہمّام یا ہُمیم بالتصغیر ہے وہ بیٹا
ابو الاخطل بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفین ابن مجاشع بن دارم بن تمیمی
عوف بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم بن مرّ کا قوم سی تمیمی معروف بنام فرزدق
یہہ شاعر مشہور ہے وہ جریر کا یار تہا والدہ اوسکے لیلیٰ بنت حابس بہن اقرع
بن حابس کے تہی فرزدق مذکور اپنے باپ کے قبر کی بہت تعظیم کیا کرتا تہا جو کوئے
شخص اوسکے باپ کی قبر کے دہائی دیتا فوراً کہڑا ہوکر اوسکے مطلب کے سعی کرتا
اور حتی المقدور اوس مقصد کو پورا کر دیتا تہا — کہتی ہین کہ حجاج ابن یوسف ثقفی
نی جس وقت تمیم بن زید قینی کو بلاد سند کا حاکم کرکے بہیجا اوسنے بصرہ مین آکر وہان
کی باشندون کو لگا رہن پکر کر اپنی ساتہہ لیلئی ایک بوڑہیا کا لڑکا جسے جبیش بہی
پکڑا گیا وہ روتی ہوئے فرزدق کے پاس اوسکے باپ کی قبر کی دہائی دیتی ہوئے
آئی فرزدق نی کہا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ تمیم ابن زید نے میرا بیٹا اکلوتا
پکڑ کر اپنی لشکر کے ساتہہ کر لیا ہے اور میری کوئی بچہ سوا اوسکے نہین وہ
کماتا تہا میرا گذارا ہوتا تہا اوسنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس عورت نی کہا
کہ جبیش نام ہی فرزدق نے یہہ اشعار تمیم ابن زید کے پاس ایک شخص کی ہاتہہ
لکہہ کر بہیجے

تمیم بن زید لا تکونن حاجتی	بظهر ولا يعيا علی جوابها
وهب لی خنیسا واحتسب فیه منة	لعبرة ام ما یسوغ شرابها
اتتنی فعادت یا تمیم بغالب	وبالحفرة السافی علیها ترابها
وقد علم الاقوام انک ماجد	ولیث اذا ما الحرب شب شهابها

دوسرے صدی کی شاعر

۱۱۴ جب یہہ اشعار تمیم کے پاس پہنچے اوسکو یہہ شک ہوا کہ نام اوسکا خنیس ہے یا حبیش ہے
حکم دیا کہ لشکر مین دیکھو جو شخص ان دونون نامون مین سے کوئی سا نام رکھتا ہو لی آو
چنانچہ چھہ آدمی اوسی نام کے کہ کیکا حبیش نام تہا کسی کا خنیس فرزدق کے پاس بہیجواد
ایک ساتہہ اور پانچ چہٹ گئے — فرزدق نے اپنی باپ کے مدح اور فخر مین بہت
شعر کہے ہین — اہل علم کو فرزدق اور جریر کے فضل اور فضل مین اختلاف ہے
یعنی کون ان دونون مشہور شاعرونمین فاضل تہا اور انمین کیا فرق ہے محاورت
اور بولچال کس کے اچھی ہین اصل یہہ ہے کہ جریر ناجے اچہا تہا اور فرزدق عالم
اور شاعر کامل تہا جریر اوس کے مذمت اور ہجو بہت کرتا رہتا تہا اور وہ اوس کے
خبر لیتا تہا — ایکدفعہ مروان نی اس شاعر کو ایک نامہ دیا اور کہا کہ فلانی عامل
کی پاس لیجا وہ تجکو انعام دیگا اور اوس نامہ مین یہہ لکہہ دیا کہ جب یہہ تیرے
پاس آوی اوس کے کوڑی مار کر اوسکو قید کر لینا بعد ازان تین شعر مروان
نے فرزدق کے سامنی پڑہی اوسنے بسبب فطانت اور عقل کے جان لیا کہ نامہ
مین کچھہ اسکی بدی کے ہے وہ نامہ پہنک کر یہہ شعر فرزدق نے پڑہی

یا مروان مطیتی محبوسة	ترجوا الحباء و ربها لم ییأس
وحبوتنی بصحیفة مختومة	یخشی علیها حباء النقرس
الق الصحیفة یا فرزدق لا تکن	نکداء مثل صحیفة المتلمس

غرضیکہ وہ نامہ مروان کا پہنک کر سعید ابن العاص اموی کے پاس بہاگ کر
گیا اوسجا ئے حضرت امام حسن ؑ اور امام حسین ؑ اور عبد اللہ بن جعفر رض
یہہ لوگ بیٹھے تھے سب حال اونسی بیان کیا کہ مروان نے مجکو پہنسوایا ہوتا مین جان
بچا کر تمہاری پاس بہاگ کر آیا ہون ہر ایک شخص نے ان مین شخصون مذکورہ

بالا مین سے ایک ایک سو اوسکو دینار دیئے اور اونٹنی دی اور کہا کہ تو بصرہ مین چلا جا — اور مروان کو لوگون نے کہا کہ تونے بڑی خطا کی کسلئی کہ تونی اپنی عزت شاعر مصر کے سامنے کہوئے اب وہ تیرے ہجو خوب کیا کریگا مروان نی ایک ایلچی اوس کی پیچھے بصرہ مین روانہ کیا اور دو سو دینار اور ایک اونٹنی اوسکو بھوائی تا کہ مذمت اور ہجو نکرے یہہ شاعر اپنی زمانہ مین بہت انعامات پاتا رہا ہے اور اخبار اوسکے بہت ہین اختصار بہتر ہے درمیان بصرہ کے سنہ ۱۱ ہجری مین وفات پائی ایکسو برس کا ہوکر فوت ہوا اوسنے حضرت علی رض کو دیکہا تہا

یزید ابن طثریہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابوالمکشوح نام یزید بیٹا سلمہ بن سمرہ بند الجر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ کا معروف بنام ابن طثریہ کے کی یہہ شاعر مشہور شعرا عرب مین کا ہے وہ شاعر مطبوع اور عقلمند فصیح کامل الادب وافر المروۃ تہا کوئی عیب اور طعنہ اوسپر آج تک نہین لگایا گیا اور سخی اور شجاع سب ہے تہا اوسکا کہنا سنا اوسکے قوم قشیر مین بہت تہا ملوک بنی امیہ کی اوسکے بہت خاطر کرتے ہے وہ اونہین کے شعرا مین سی یہہ ایک شاعر ہی — کہتی ہین کہ اس شاعر کا نام مُوَدِّق سب سے مشہور رہاہے (مودق لغت مین اوس شخص کو کہتی ہین جو عورتون سے ایسے باتین بناوے کہ وہ جماع کی طرف رغبت کرکے اوس کو چاہنے لگین) اسکو مودق اسواسطے کہتی تہے وہ خوبصورت اور شیرین گفتار تہا عورتون کے پاس اکثر بیٹہ کر ایسے ایسی باتین بناتا اور ایسی شعر سناتا کہ مرد کے خواہش مند ہوکر قریب انزال بسبب نرمی کے ہوجاتی اگر نہین — مگر ایک شخص یہہ کہتا ہے کہ نامرد تہا اوس کے اولاد بہی نہین ہوئے

دوسری صدی کی شاعر

اسصورت مین لازم آتا ہے کہ وہ عورتونسی مجامعت نہ کرتا ہو مگر ابیات سے یہہ ثابت
نہین ہوتا کہ وہ عورتون کی مخالطت نہ رکھتا ہو کیونکہ نامرد عورتونمین بہت بیٹھہ کر ایسی
باتین بنایا کرتے ہین جنسی وہ مرد کے خواہش کرتی ہین غرضیکہ وہ شاعر اچھا تھا اوسکے
اشعار ابوتمام نے کتاب حماسہ مین عورتون کے باب مین مندرج کئی ہین اونکی لکھنے
کی کچھہ ضرورت نہین مگر یہہ دو شعر مرزبانی کے کتاب شعرا سے لکھتا ہون

وحنت قلوصی بعد هدء صبابة　　فیا روعة ما راع قلبی حنینها
فقلت لها صبرا فکل قرینة　　مفارقها لابد یوما قرینها

ولہ ایضاً

اذا الحی جئنا الی الحمل بینة :　　حذار الاعادی وهو باد جمالها
ولا نبتدیها بالسلام ولم نقل　　لهم من لی فی شیء هم کیف حالها

اشعار اوسکی بہت ہین — یزید مذکور ایک گانو مین جسکو فلج کہتی ہین وہ مضافات
یمامہ سی ہے ایک لڑائی مین جو ۱۲۶ ہجری مین ہوئے تھی جس سال مین کہ ولید
ابن یزید اموی مقتول ہوا تھا مارا گیا

ابو الحرث غیلان ذو الرمہ

غیلان مذکور بیٹا عقبہ بن بہیس بن مسعود کا اولاد سعد ابن عدنان سے شاعر
مشہور ہے اوسکو ذو الرمہ کہتی ہین وہ بہت بڑا شاعر اور مشہور شعرا مین سے
گذرا ہی کہتی ہین کہ ذو الرمہ اونٹون کے بازار مین کھڑا ہوا اپنی شعر پڑھ رہا تھا فرزدق
شاعر بھی وہان جا نکلا ذو الرمہ نے کہا کہ ای ابو فراس میری شعر کیسے ہین
فرزدق نے اچھے داد دی اور کہا کہ تو بہت اچھا شعر کہتا ہی — ذو الرمہ
بھی ایک عاشق عشاق عرب سے مشہور و معروف ہے وہ ایک عورت

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۷ مساۃ میۃ کو جو مقاتل ابن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری کے بیٹی تہی چاہتا تہا ساری عمر اوسکے محبت کا دم بہرتا اور اوسپر مرتا رہا اور اکثر اشعار اوسے عورت پر اوسنی کہی ہین ـــــ ابن قتیبہ نے طبقات الشعراء مین یہہ لکہا ہے کہ ابو ضرار عنوے کہتا تہا کہ مینے ذوالرمہ کی معشوقہ مساۃ میہ کو بچشم خود دیکہا مینی اوسے کہا کہ مجکو بہی بتلا کیسے خوبصورت ہے رنگ وروپ اوسکا کیا تہا اوسنی کہا کہ گول مونہہ اور گال لمبے ناک بڑی اوسپر ایک تل کا نشان تہا اور صاحب جمال خوبصورت عورت تہی پہر مینے پوچہا کہ تیرے سامنی اوسنی اپنی عاشق کا کوئی شعر بہی پہڑا اوسنے کہا کہ وہ اپنی بچون کو آگے لئے ہوئی کہڑی تہی مینے اوسکو خوب طرح سے دیکہا اوسنے کہا کہ مین مدت سے ذوالرمہ کی شعر سنا کرتے تہی لیکن اوسکو دیکہا نہ تہا ایکروز بسبب شدت اشتیاق اور شعلہ زنی آتش فراق کے مینی اللہ کے نام کی نذر مانے اور یہہ دلمین کہا کہ اگر ذوالرمہ کو دیکہون تو ایک اونٹ اللہ کی نام پر قربان کرونگے جسروز مینی اوسکو دیکہا میری پسند نہ آیا کیونکہ وہ شکل کا بہونڈا سیاہ آدمی تہا مگر یہہ ہے ملیح یعنی نمکین تہا مینی دیکہتے ہی بہت افسوس کیا کہ جسکا اشتیاق یہہ کچہہ تہا کہ اوسنٹے قربان کرنے ٹہرائے تہی افسوس وہ کریہہ المنظر نظر پڑا ذوالرمہ نے یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

علی وجہ مي مسحۃ من ملاحۃ ﴿ وتحت الثیاب العار لو کان بادیا

الم تر ان الماء یخبث طعمہ ﴿ اذا کان لون الماء ابیض صافیا

فواضیعۃ الشعر الذي لج فانقضی ﴿ بمي ولم املك ضلالا فوادیا

مشہور شعر ذوالرمہ کے اوسکی معشوقہ کے حق میں یہہ دو شعر ہین

تیسری صدی کی شاعر

هوی تلاعب العیدان منه وانما — هوی کل نفس حیث حل حبیبها ۱۱۸

ایک اور عورت مساۃ خرقاء کا بہی وہ عشق کا دم بہرتا تہا یہہ عورت بنی بکا بن عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کی تہی
کہتی ہین کہ ذوالرمہ نے سفر کسی جانب کا کیا تہا مساۃ خرقاء اپنی خیمہ کی باہر بیٹہی تہی وہ
دیکہتے ہی اوس پر عاشق ہو گیا کپڑی پہاڑ کر اوسکے پاس گیا کہنی لگا کہ مین مسافر غریب
ہون میری کپڑی پہٹ گئے ہین ان کو درست کر دیجئے اوس عورت نے کہا کہ یہہ مجہسی
درست نہونگے کیونکہ مین خرقاء ہون خرقاء کو درست کرنے سی کیا نسبت (خرقاء کے
سنی پہاڑنے والی کے ہین) اوسپر بہی بہت شعر کہی ہین خبرین ذوالرمہ کے بہت ہین
اختصار بہتر ہے تاکہ کتاب بڑی نہو جا — اوسنی درمیان ۱۱۷ ہجری کے وفات پائے
جب مرنے لگا اوسوقت اوسنی یہہ کہا کہ مین چالیس برسکا ہون

حصہ تیسرا

اب شروع ہوئے تیسرے صدی اسمین اون شعرا کا بیان ہے جو اس صدی مین
موجود تہی اور اسی مین مری

ابراهیم الصولی

ابراہیم بیٹا عباس کا پوتا محمد کا پڑپوتا صول تگین کا شاعر مشہور ہے یہہ بہی ایک شاعر
جید اور کامل گذرا ہے اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی گرچہ اوس کا حجم
چہوٹا ہے مگر سب اشعار اوسکے منتخب اور باریک اور بہت اچہی ہین یہہ دو شعر
اوسکے بہت باریک مضمون کے ہین

دنت باناس عن تناء زیارۃ — وشط بلیلی عن دنو مزارها
وان مقیمات بمنعرج اللوی — لاقرب من لیلی وهاتیک دارها

اوسکے نثر بہی بہت بدیع اور غریب ہوتی تہی ایک نامہ جو اوسنے بادشاہ کیطرف

تیسری صدی کی شاعر

سی کسی باغی کو لکہا ہی درباب تہدید اور توعید کی بہت کمال اور صنعت لطافت کی ۱۱۹
ساتہہ لکہا ہی وہ یہہ ہے اما بعد فان لا یعی المؤمنین اناة فان لم تغن
عقب بعدها وعید افان لم تغن اغنت عزائمه
والسلام یہہ عبارت باوجود اختصار کے نہایت ابداع کے رتبہ پر ہی
کیونکہ اگر چاہو اسکا شعر اسی طرح پر منظوم ہو سکتا ہی اسطرحپر
اناة فان لم تغن عقب بعدها وعید افان لم تغن اغنت عزائمه
وہ کہا کرتا تہا کہ مین کبہی تکلیف سی یا سوچ و فکر سے خط نہین لکہا کرتا جو دل مین
لی فکر آیا لکہہ دیا یہہ بہائی عباس بن احنف حنفی شاعر مشہور کا ہی صولی اوسکو اسواسطے
کہتی ہین کہ ایک اوس کے اجداد مین سے مسمی صول اوسکا دادا گذرا ہے وہ ایک
بادشاہ جرجان کا تہا یزید بن مہلب بن ابی صفر کے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور حافظ ابو القاسم
حمزہ ابن یوسف سہمی تاریخ جرجان مین کہتا ہی کہ صول مذکور جرجانی الاصل ہے اور
صول نام ایک گانو جرجان کا ہے اوس کیطرف اوسکو نسبت کرکے صولی کہتی
ہین اصل مین اوس گانو کا نام جول ہے شاید معرّب اوسکا صول ہی ہو — اور
ابو عبد الله محمد بن داود بن جراح نے کتاب الورقہ مین اوسکا یہہ حال لکہا ہے۔
کہ ابراہیم بن العباس بن محمد بن صول بغدادی ہی اصل اوس کی خراسان سے ہے
کنیت اوس کی ابو اسحاق وہ اپنے اقران مین سب سے زیادہ شعر کہتا تہا اور
باریک زبان سبسی زیادہ تہا اشعار اوس کے تہوڑی ہوتے تہے جیسا کہ
مثلث یا ثنائی جب زیادہ کہنی کا ارادہ کرتا دس شعر کہتا جسکو معشر کہتی ہین وہ
پسند خاص و عام تہا — اصلین وہ ترکی ہی کیونکہ صول — اور فیروز دو نو ہمین
بہائی تہی جرجان کے سلطنت کرتی تہی وہ دو نو ترک تہی مگر لباس فارسیون کیسا

تیسری صدی کی شاعر

۱۳۰ پہنچی ہے اسلئی اہل فارس کے مشابہہ ہوگئی تہی جبکہ یزید بن مہلب بن ابو صفرہ جرجان مین آیا اون دونو کو پناہ اور امن دی اور صول اوس کے پاس رہا کیا یہانتک کہ اوسکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور اوسکی ہمراہ بروز یوم العقر مقتول ہوا — اور ابو عمارہ محمد بن صول ایک شخص بڑا مدعے خلافت تہا جسکو عبداللہ بن علے عباس چچا سفاح و منصور کے نے قتل کیا تہا — اور ابراہیم اور اوسکا بہائی عبداللہ دونو ذوریاستین فضل بن سہل کے پاس آرہی ہتے بعد ازان عاملین سلطان مین بہی ہوا تا وفات اسی عہدہ پر رہا چنانچہ پندرہوین ماہ شعبان ۲۴۳ہجری تک پرگنہ سرمن رای کی نفقات اور زمین کے آمدنی کا وہ کام کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہے کہ مینی اس شاعر کا دیوان دیکہا اور اوسے بہت کچہہ لکہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسکی دیوان مسلم بن الولید انصاری کے مین مینی پائی ہین

لا یمنعنک خفض العیش فی دعة	نزوع نفس الی اهل واوطان
تلقی بکل بلاد ان حللت بها	اهلا باهل وجیرانا بجیران

اور یہہ دو شعر بہی اوسکے ہین کہتی ہین کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئی تو وہ یہہ دو شعر پڑہا کرے خدا اوسنے وہ مصیبت دور کریگا

ولرب نازلة یضیق بها الفتی	ذرعا وعند الله منها مخرج
کملت فلما استحکمت حلقاتها	فرجت وکان یظنها لا تفرج

وله ایضا

الی البریة طرا ان تواسیه	عنه السرور الذی واساه فی الحزن
ان الکرام اذا ما اسهلوا ذکروا	من کان یالفهم فی المنزل الخشن

ابو مظاہر ایک قطعہ دو شعر کا [illegible]

نصف ماہ شعبان سن دو سو بیالیس ۲۴۲ کے سر من رای مین فوت ہوا

ابو حاتم

ابو حاتم سہل ابن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی سجستانی نحوی لغوی مقری نزیل بصرہ کا اور عالم وہان کا تہا یہہ شخص علوم آداب مین امام تہا اوسکے زمانے کے علماء نے مثل ابوبکر محمد بن درید اور مبرد وغیرہ نے اوسی سی علم پڑہا مبرد کہتا ہی کہ مجہی وہ یہہ بیان کرتا تہا کہ مینی کتاب سیبویہ کے اخفش سے دو دفعہ پڑہے ہی — ابو حاتم مذکور ابو زید انصاری — اور — ابو عبیدہ اور اصمعی سی بہت روایت کیا کرتا تہا — اور وہ علم لغت خوب جانتا تہا اور اشعار اور علم عروض اوسکے نوک زبان پر تہا معمی کے نکالنی کا اوسکو خوب ڈہب آتا تہا اوسکے شعر بہت اچہی ہین مگر علم نحو مین کامل نہ تہا چنانچہ اسلئی جب کبہی ابو عثمان مازنی اوسکو عیسی بن جعفر کے گہر مین ملجاتا جلدی سی باین خیال کہ مازنی کوئی مسئلہ نحو کا مجہسے نہ پوچہے باہر چلا جایا کرتا تہا کیونکہ اگر نہ آوی گا تو ندامت ہو گی — اور نیک و صالح و پارسا آدمی تہا ہر ہفتہ مین ایک قران ختم کرتا اور ہر روز ایک دینار صدقہ کیا کرتا تہا اوسکے نظم بہت اچہی ہے ابو العباس مبرد اوسکا شاگرد نہایت خوبصورت تہا وہ اوسکے پاس رہتا تہا اور اوسی پڑہا کرتا تہا اسلئی اوسنی یہہ اشعار اوسپر بنائی ہین

ماذا لقیت الیوم من ::: متیّم خنث الکلام
وقف الجمال بوجهه ::: قسمت له حلق الانام
حرکاته وسکونه ::: تجنی بها ثمر الاثام
واذا خلوت بمثله ::: وعزمت فیه علی اعتزام ::
لم اعد افعال العفا ::: ف وذاک اکد للغرام ::

تیسری صدی کی شاعر

۱۲۲ نفسی فداء لدیباب　　العباس حل بنا عنصا مجی
فارحموا خاک فانہ　　نذر الکری بادی السقام
وانا لدما دون الحوام　　فلیس یغب فی الحوام : :

ابو حاتم مذکور نے اپنی شاگرد کو یہہ نکتا سکہلایا تہا کہ اگر تیرا ارادہ کسیکو مخفی خط لکہنی کا ہو اگر ے تو تازہ دودہ سی جسپی جوش نہ دیا ہو نامہ لکہہ دیا کر مکتوب الیہ اوسپر جب جلتے راکہہ ڈالکر کاغذ کو جہاڑ ڈالیگا فوراً حرف نمودار ہونگے اور اگر مازاج ابیض سے لکہی گا تو اوسپر مکتوب الیہ کوئی شی کسیلے ڈالی تاکہ حرف ظاہر ہون اسیطرح بالعکس اگر کسیلے چیز سی لکہی ما زاج ڈالدی — اوس کے تصنیف سے بہت کتابین ہین از انجملہ کتاب اعراب القرآن — اور کتاب اغلاط عامہ — اور کتاب الطیر — کتاب المذکر والمونث — کتاب النبات — کتاب المقصور والممدود — کتاب الفرق — کتاب القراآت — کتاب المقاطع والمبادے — کتاب الفصاحۃ — کتاب النخلۃ — کتاب الاضداد — کتاب القسی والنبال والسہام — کتاب السیوف والرماح — کتاب الدرع والفرس — کتاب الوحوش — کتاب الحشرات کتاب الہجا — کتاب الزرع — کتاب خلق الانسان — کتاب الادغام — کتاب اللباء واللبن الحلیب — کتاب الکرم — کتاب الشتاء والصیف — کتاب النحل والعسل — کتاب الابل — کتاب العشب — کتاب الخصب والقحط — کتاب اختلاف المصاحف وغیر ذلک یہہ ہے شعر ابو حاتم کا ہے

ابرزوا وجہہ الجمیل　　: ولاموا من افتتن : ::
لو ارادوا عفافنا　　: ستروا وجہہ الحسن : ::

اوسکے اشعار بہت ہین وہ درمیان محرم یا ماہ رجب کے حسب اختلاف

تیسری صدی کی شاعر

سن دو سو اٹھتالیس ۲۴۸ھ ہجری مین بصرہ کی درمیان فوت ہوا

حسین بن زکرویہ

یہہ شخص قرمطے اور خارجے ہی اوسکو صاحب الخال بہی کہتی ہین یہہ قوم قرامطہ کا سردار تہا نام اوسکا اول مین حسین تہا بسبب خارجے پنی کی اس نام کو بدل کر احمد بن عبد اللہ رکہا اسکا حال درمیان اخباریون کے بہت مشہور ہے اسیکی واسطے خلیفہ مقتفی عباسی نے درمیان ۲۹۱ھ ہجری کے لشکر مقابلہ کو بہیجا تہا چنانچہ وہ لڑا اور شکست کہا کے پکڑا آیا تمام بغداد ہمراہ ایک جماعت خوارج کے پہرایا گیا پہر مقتول ہوا قرامطہ نے بعد اوس کی بہائی کے اوس کے بیعت کرکے مہدی اوسکا لقب رکہا تہا وہ خونریز وشجاع وشاعر وادیب تہا بعد اوس کے مقتول ہونے کی اوس باپ زکرویہ نے خروج کیا اوس کے واسطی بہی لشکر گیا چنانچہ وہ مجروح ہوکر پکڑا آیا یہہ واقعہ تیسرے صدی مین تقریباً گذرا صاحب حال کی یہہ شعر رزبانے سے نقل کئے ہین

متی ارى الدنیا بلا کاذب ولا حروری ولا ناصبی

متی ارى السیف علی کل من عادا بنا ابن ابی طالب

متی یقول الحق اهل النهی و ینصف المغلوب من غالب

هل لبغاة الحق من ناصر هل لکؤس العدل من شارب

ابن الرومی

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علی بیٹا عباس کا پوتا جریج کا بعض جریج کا نام جورجیس بیان کرتے ہین — یہہ شاعر مشہور بنام ابن رومی ہی وہ اچہا شاعر ماہر اور مطبوع تہا اوسکو ہجو اور مدح مین بڑی دست قدرت تہے اوس کے

تیسری صدی کی شاعر

۱۲۴ یہہ دو شعر البستی ہین کہ وہ خود فخر کرکے کہتا تہا کہ مجہسی پہلے اس مضمون کیطرف کسی نے سبقت نہین کی وہ یہہ ہین

الا ان کم وجوه هکم وسیوفکم ۔۔۔ فی الحادثات اذا دجون نجوم
منها معالم للهدی ومصابح ۔۔۔ تجلو الدجی والاخریات رجوم

یہہ دو شعر بہی بہت نادر ہین

واذا امرء مدح امرءً لنواله ۔۔۔ واطال فیه فقد اراد هجاءه
لو لم یقدر فیه بعد المستقی ۔۔۔ عند الورود لما اطال رشاءه

یہہ شعر اوسکی مذمت خضاب مین ہین

اذا دام للمرء السواد واخلقت ۔۔۔ شبیبته ظن السواد خضابا
فکیف یروم الشیخ ان خضابه ۔۔۔ یظن سواداً او یخال شبابا

یہہ اشعار اوس کے بعض روساء کے بیان مین ہین جسی کچہہ حاجت اوس کے پڑی تہی اور اوسکو توقع خیر کے اوسی نہ تہی جب اوسنی وہ حاجت نکالدی یہہ شعر اوسنے کہی

سالتک فی امر تجدت ببذله ۔۔۔ علی اننی ما خلت انک تفعل
وانی منی بالبذل شکوا وانه ۔۔۔ علی من الحرمان ادهی واعضل
وما خلت ان الله یاتی بصنعه ۔۔۔ الی ان اتی فی الناس من لیس یسأل
لئن سرنی ما نلت منک فانه ۔۔۔ لقد ساءنی اذ انت ممن تؤمل

یہہ اشعار ابن وکیع تنیسی کے طرف سے منسوب ہین ولادت اوس کے بدہ کی روز بعد طلوع فجر کی دوسری تاریخ ماہ رجب ۳۲۶ھ ہجری کی درمیان بغداد کی موضع معروفہ بنام عقیقہ اور جبلیہ کے اوس گہر مین جو سامنی محل عیسی بن جعفر بن منصور

تیسرے صدی کی شاعر

کی تہا ہوے — اور بدہ کے روز دوسرے تاریخ جمادالاول ۲۸۳ھ یا ۲۸۴ھ یا ۲۷۶ھ
مین حسب اختلاف درمیان بغداد کے وفات پائے مقبرہ باب البستان مین
مدفون ہوا باسٹھ ۶۲ برس کے عمر پائی — ابن خلکان کہتا ہے کہ اوس کے مرنی کا یہ
سبب ہوا تہا کہ وزیر ابو الحسن قاسم بن عبداللہ بن سلیمان ابن وہب وزیر المعتضد
معتضد نے بسبب اوس کے ہجو اور بہت ہونے کی زہر کہلوا کر مروا ڈالا تہا
زہر وزیر ہی کی مجلس مین ابن فراس کے ہاتہون دیا گیا جب بہولے سی کہا گیا
اوسنی معلوم کیا کہ مجکو زہر دیا بارادہ جانے کی کہڑا ہوا وزیر نی کہا کہ کہان جاتا
ہو اوسنی جواب مین کہا کہ جسجائی آپنے مجکو بہیجا ہی وہین جاتا ہون وزیر نے
کہا کہ میرے والد کو میرا سلام کہنا اوسنی کہا کہ مین جہنم کے طرف کو نہین جاؤنگا اگر جاؤنگا
جاتا تو بیشک کہدیتا غرضیکہ بعد ان لطیفون کے اپنے گہر آکر چند روز بیمار رہا پہر مرگیا

دیک الجن

نام اس شاعر کا عبد السلام وہ بیٹا رغبان بن عبد السلام ابن حبیب بن عبداللہ
ابن رعبان ابن زید ابن تمیم کلبی کا ملقب بلقب دیک الجن ہے اصل اوس کے
شہر سلیمہ پیدائش اوس کے شہر حمص کے یہہ شاعر شعراء بنی عباسیہ سے ہی تمیم اوسکا
دادا اول اوس کے سب اجداد سی مسلمان ہوا حبیب ابن مسلمۃ الفہری کے ہاتہ سے
اسلام پایا چنانچہ اسیو اسطے وہ فخریہ یہہ کہا کرتا تہا کہ عرب کو ہماری اوپر کچہہ فضل
نہین ہم مسلمان اوسیطرح پر ہوئے جسطرح کہ وہ مسلمان ہوئے — کچہہ فرق اولیت
اور آخرویت کا نہین — غرضیکہ شام مین رہا کرتا تہا اوسجائی کو مطلق نہ چہوڑا
شیعہ مذہب تہا امام حسین کے مرثیہ ہے اوسنی بہت کہی ہین اور ظریف اور عقلمند
اور تیز ذہن تہا اور لہو لعب مین بہی رہتا تہا شعر اوس کے نہایت جید ہوتے تہی

تیسری صدی کی شاعر

ابن خلکان کہتا ہے کہ دیک الجن کے پاس ایک لونڈی مسماۃ دنیا تھی اوسکو بہت چاہتا تھا اور ایک غلام تھا اوسکو بھی بہت پیار کرتا تھا اون دونوکو آپسمین زنا کرنے کے تہمت لگا کر مار ڈالا اور اونکا لاشہ علیحدہ علیحدہ جلا کر ایک ایک پیالہ شراب کا کہا سی بنوایا جب غلام کا پیار یاد آتا اوس کے پیالہ کو جو اوسکے جثہ کے راکہہ کا بنا ہوا تھا چومتا اور جب اوس لونڈی کا اشتیاق غالب ہوتا اوسکے پیالی لگا لکر چوستا تھا پہر اوسمین شراب بہر کر پیتا — مگر قتل کرکے بہت پشیمان ہوا اور اون دونون کا مرثیہ بھی لکہا ہی لیکن لونڈی کے حق مین کئی مرثیہ کہی ہین چنانچہ یہہ بھی اوسی لونڈی کی جوشش محبت کا مرثیہ ہے

ماطلعۃ طلع الحمام علیھا : وجنا لھا ثمر الردی بیدیھا
رویت من دمھا الثری ولطالما : روی الھوی شفتی من شفتیھا :
مرکنت سیفی فی مجال وشاحھا : ومدامعی تجری علی خدیھا
فوحق نعلیھا وما وطی الحصا : شی اعز علی من نعلیھا :
ماکان قتلنھا لانی لم اکن : ابکی اذا سقط الغبار علیھا :
لکن بخلت علی سوای بحبھا : وانفت من نظر الغلام الیھا :

ابن خلکان کہتا ہی کہ پیدایش اوسکے درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کی ہوئے اور کچھہ اوپر ستر برس کا ہوا اور ایام متوکل عباسی ہین درمیان سنہ ۲۳۵ کی وفات پائی واضح ہو کہ بعض اشعار اس شاعر کے اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ اوسنی اونکے لاشونکو جلا کر شراب کی قدح نہین بنوائی تہے واللہ اعلم بالصواب

ابراہیم بن المہدی

کنیت اوسکے ابو اسحاق نام ابراہیم بیٹا مہدی بن منصور ابو جعفر بن محمد

تیسرے صدی کی شاعر

۱۲۷ بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کا یہہ ہاشمی بہائی ہارون رشید کا ہی اوسکو علم راگ اور گانے بجانی مین بڑی دست قدرت تہی علم مجلسی ہے اوسکو اوسکو اچہا آتا تہا رنگ اوسکا سیاہ اسواسطے تہا کہ وہ ایک لونڈی سیاہ شکل مسماۃ شکلہ کے پیٹ سی تہا (شکلہ بفتح شین اور کسر شین اور سکون کاف اور فتح لام وسکون ہا سے ہی) باوجود سیاہ رنگ ہونی کے ڈیل ڈول بہی اوسکا بڑا تہا اسواسطی وہ بنام تنین مشہور ہوگیا تہا (تنین اژدہا کو کہتی ہین) ابن خلکان کہتا ہی کہ اوسکو علم ادب بہت آتا تہا فضیلت سب سے زیادہ رکہتا تہا ہاتہہ کا سخی تہا کوئی شخص اولاد خلفا سے پہلی اوسی مثل اوسکے فصیح نہین گذرا اور نہ اوس کیسی کسی کے شعر ہوتے تہی درمیان شہر بغداد کی بعد دوسو برس کے اوسکے بیعت خلافت ہوئے اون آیام مین مامون خراسان مین تہا اوسکا قصہ مشہور ہے دو برس تک وہ خلافت کرتا رہا — طبری اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہے کہ اوسنے ایک برس گیارہ مہینی بارہ روز خلافت کی واللہ اعلم بالصواب اسکے بیعت ہونی اور مامون کی خلع ہونے کا سبب یہہ تہا کہ مامون جب خراسان مین تہا اون ایام مین اوسنی اپنا ولی عہد علی بن موسی رضی کو مقرر کردیا تہا یہہ بات اون عباسیون پر جو بغداد مین تہی بہت ناگوار گذرے اسلئی اونہون نے مامون کو خلافت سی معزول کرکے ابراہیم مذکور سے بیعت کرکے اوسکا لقب مبارک رکہا اوسکے بیعت منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ ذی الحجہ لسنہ ۲۰۱ ہجری مین درمیان بغداد کے اسطور پر ہوئے کہ اول عباسیون نے پوشیدہ اوسکے بیعت کی پہر تمام باشندگان بغداد نے اول تاریخ ماہ محرم سنہ ۲۰۲ ہجری مین کی یہہ بات پانچوین تاریخ محرم کو بروز جمعہ ظاہر ہوئے کیونکہ اس روز ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہ کر یہہ حکم دیا

تیسرے صدی کی شاعر

۱۲۸ کہ سب عباسی سیاہ لباس حسب دستور سابق پہنا کرین حال یہہ ہے کہ مامون نے جس روز علے بن موسے کی ولی عہد ہونے کی بیعت لوگون سے کروا دی تہے اوس روز سیاہ پوشاک پہنی کی جو کہ عباسیو نکا لباس ہمیشہ سے تہا ممانعت کر دی تہے اور یہہ حکم دیا تہا کہ اج سے سبز پوشاک پہنا کرین یہہ بات عباسیون پر بہت شاق گذرے تہی جب پہرا وسے پوشاک کی پہننے کا حکم ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہکر خلاف حکم مامون کے برسر اعلان دیا سب جان گئی کہ اسکے بیعت خلافت ہو گئے ہی یہہ شخص مامون کا چچا تہا ماہ ذی قعدہ سنہ ۲۰۱ ہجری تک یہہ حکم جاری رہا اور وہ خلافت کرتا رہا جب مامون خراسان سے طرف بغداد کے آیا ابراہیم کو اپنی جان بچانی مشکل ہوئے ڈر کر بدہ کی روز تیرہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۳ ہجری کو چہپ گیا یہہ واقعہ بعد چند امور کے کہ جنکی شرح طویل ہے وقوع مین آیا تہا غرضکہ ہفتہ کے روز چودہوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۲۱۰ ہجری مین وہ چہپا تہا ابراہیم کہتا ہی کہ ایک روز مین مامون کے پاس گیا مجکو اوسنے کہا کہ تو ہی ہے سیاہ خلیفہ مینے کہا ہی امیر المومنین اب تو آپ مجکو میرا جرم عفو کر چکے ہین ایک غلام بنی الحسحاس نی یہہ کہا ہے

اشعار لہ عبد بنی الحسحاس قمن لہ عند الفخار مقام الاصل والورق

ان کنت عبداً فنفسی حرۃ کرما او اسود الخلق انی ابیض الخلق

پیدایش اوس کے غرہ ذی قعدہ سنہ ۱۶۲ ہجری مین ہوئی بروز جمعہ ساتوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ۲۲۴ ہجری درمیان سرمن رای کے وفات پائے اوس کے بہتیجی معتصم نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہے اشعار اوسکے ہاتہہ نہ آئے

ابو العتاہیہ

تیسرے صدی کی شاعر

۹۹ ابو اسحاق اسمعیل بن القاسم بن سوید بن کیسان عنزے اور ولاء کے جہت سی عینیئ معروف بنام ابو العتاہیہ شاعر مشہور رہاہے پیدائش اوسکے عین التمر مین جو کہ ایک چھوٹا سا شہر حجاز مین قریب مدینہ کے ہی ہوئے بعضی کہتے ہین کہ وہ شہر مضافات دریاء فرات سے ہے — اور یاقوت حموے اپنی کتاب مشترک مین یہہ کہتاہے کہ وہ قریب انبار کے ہی واللہ اعلم بالصواب غرضیکہ کوفہ مین بڑا ہوا اور وہین بغداد مین رہنی لگا وہ چونکہ ٹھلئین بیچا کرتا تہا اسواسطے اوسکو کمہار کہنی لگے تہی ایک لونڈے مسماة عتبہ پر عاشق وشید امشہور ہوگیا تہا یہہ لونڈی امام مہدی کے باندی تہے اکثر اوسکے اشعار اس لونڈی کے حقمین ہین چنانچہ یہہ ہے اوسکی محبت مین کہی ہین

اعلمت عتبة انني : منها على شرف مطل
وشكوت ما القى اليها : والملا مع تستهل
حتى اذا برمت بما اشكو كما يشكو الاقل
قالت فاي الناس يعلم ما تقول فقلت كل

اور ایک دفعہ یہہ دو شعر مہدی کو لکہہ کر وہ لونڈی اوسی مانگے تہی

نفسي بشيء من الدنيا معلقة : الله والقايم المهدي يكفيها
اني لايئس منها ثم يطمعني : فيها احتقارك للدنيا وما فيها

ابو العباس المبرد کتاب کامل مین یہہ بیان کرتا ہے کہ ابو العتاہیہ نے اوس لونڈے کی چہوڑ دینے کی خواہش مہدی سے ہر روز نوروز — اور مہرجان کے کی اور بطور تحفہ یہہ اشعار اوسکے پاس لکہہ کر ایک تہان نرم کپڑے کا ٹھلیہ مین رکہہ کر خوشبودار بطور ہدیہ بہیجا تہا جب بادشاہ مذکور نے ارادہ کیا کہ عتبہ لونڈے اوسکے حوالہ کرے وہ بہت مضطرب ہوئے اور کہنے لگی کہ اپنی

تیسرے صدی کی شاعر

امیر المومنین افسوس کہ آپ اپنی خدمت سے مجکو محروم رکہہ کر ایک شخص بہونڈی
صورت اور بدہیت کمہار کو جو ٹہلیان بیچتا پہرتا ہے دیتے ہین اوسنے یہہ عرض
معروض کرکے اپنی تئین اوسنے بچا لیا بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو ہنڈیا بہر کر مال
دو وہ منشیون سے کہنے لگا کہ مجکو حکم دینار کا دیا منشیون نے کہا کہ نہین اگر درہم
چاہو تو لیجاؤ اسے جہگڑے مین وہ انعام سے ایک برس تک بندرہا مسماۃ عتبہ نے
کہا کہ اگر عاشق ہوتا جیسا کہ وہ کہتا تہا تو درہم اور دینار کے جہگڑے مین نہ پہنستا
وہ مدح مین بہی اچہے دست قدرت رکہتا تہا چنانچہ یہہ اشعار اوسکے مدح کی ہین

انی امنت من الزمان وصرفه ۝ لما علقت من الامیر حبالا
لو یستطیع الناس من اجلاله ۝ تخذوا له حر الخدود نعالا
ان المطایا تشتکیک لانها ۝ قطعت الیک سباسبا ورمالا
فاذا وردن بنا وردن خفائفا ۝ واذا صدرن بنا صدرن ثقالا

یہہ اشعار عمر بن علاء کے حق مین اوسنے کہی ہین عمر مذکور نے ستر ہزار درہم اوسکو
انعام مین دئے تہے یہانتک کہ بسبب بوجہ انعام کے کہڑا نہ ہو سکا اور خلعت بہی
اوسکو دیا اس انعام کے سبب سے اور شعرا اوس سے حسد کرنی لگے تہی چنانچہ ایک سلیٔ
اوسنے ایک مشاعرہ کیا اور سب شعراء کو جمع کرکے کہا کہ ای قوم شعراء بڑے
تعجب کے بات ہی کہ تم مین نا اتفاقی بہت سے بعضی بعضون کے دشمن ہین اگر کوئی
چاہی کہ کسی کے مدح مین ایک قصیدہ پچاس شعر کا لکہے اب سے وہ تا نور پورا بہرنے
نہین پایا کہ لذت اور مزہ اوس کے اشعار کا بسبب حسد دوسرون کے جاتا رہتا ہے
— اشجع سلمی شاعر مشہور یہہ کہتا ہے کہ خلیفہ مہدی نے ایک دفعہ سب لوگون
کو حاضر ہونے کا حکم دیا اوس روز دربار عام تہا چنانچہ ہم بہی گئے ہم کو حکم ہوا

تیسرے صدی کی شاعر

کہ بیٹھہ جاؤ اتفاق سے میری پاس ہے بشار بن برد بھی بیٹھا ہوا تھا مہدی جب چپکا ہو گیا سب آدمی چپکی ہو رہے بشار نی حس اور حرکت اس شاعر کے معلوم کر کی مجھسی پوچھا کہ یہہ کون ہے مینی کہا کہ ابو العتاہیہ ہے اوسنی مجھسی پوچھا کہ کیا تجکو معلوم ہے کہ یہہ شعر اس مجلس مین بادشاہ کے روبرو پڑہے گا مینی کہا کہ یقین تو ہی اسی اثناء مین مہدے نی حکم شعر خوانے کا دیا ابو العتاہیہ نے یہہ قصیدہ پڑہا جسکے اول کا یہہ ایک شعر ہے

الا ما لسیدتی مالها ؛ ادلت فاجمل ادلالها

بشار نے میرے کہنی مار کر کہا کہ دیکھا تو نے اپنی مطلب کے شعر پڑہنے لگا ہے ایسا ہی بی باک اور چالاک آدمے تو نے دیکھا ہی کہ ایسی شعر ایسی مقام پر پڑہتا ہے کچھہ خوف نہین کرتا یہانتک کہ وہ ان شعرون پر پہنچا

اتته الخلافة منقادة ؛	الیه تجرر اذیالها
فلم تک تصلح الا له ؛	ولم یک یصلح الا لها
ولو رامها احد غیره	لزلزلت الارض زلزالها
ولو لم یطعه بنات القلوب	لما قبل الله اعمالها

مجھسی بشار نے کہا کہ دیکھو ای اشجع بادشاہ اپنے جاے سے ماری خوشی کی اوڑ گیا یا نہین — اشجع کہتا ہے کہ اوس مجلس مین سے اوس روز سب شعراء محروم گئے کسی کو سوا ابو العتاہیہ کے انعام ہوا — اس شاعر کے زہد اور ورع مین ہے شعر ہین یہہ شاعر بشار اور ابو نواس کے طبقہ کے پیدا ہونے والون مین سے ہی اور اشعار اوسکے بہت ہین پیدائش اوسکے درمیان سنہ ۱۳۰ ہجرے کی ہوئے بروز دوشنبہ اٹھوین یا تیسرے جماد الاخر سنہ ۲۱۱ ہجری

مین وفات پائے بعضی ۲۱۳ھ بیان کرتے ہین درمیان بغداد کے مرا قبر اوس کے
نہر عیسے پر سامنے ایک پل کے جسکو قنطرۃ الزیاتین کہتی ہین بنی ہوئی ہی کہتی ہین
کہ جب وہ مرنے لگا اوسنے کہا کہ مسمے مخارق ڈوم کو بلوا ہیرے دو شعر گادے
چنانچہ وہ آیا یہہ دو شعر اسنے گوا کر سنے

اذا ما انقضت منی من الدهر مدتی — فان عزاء الباکیات قلیل
سیعرض عن ذکری وتنسی مودتی — ویحدث بعدی للخلیل خلیل

جب یہہ شعر ڈوم مذکور سے سن چکا اوس وقت یہہ وصیت کی یہہ شعر میرے
قبر پر ہے لکھہ دینا وہ یہہ ہے

انّ عیشًا یکون اخرہ الموت لعیش معجل التنغیض

ابو تمام

نام اوسکا حبیب بیٹا اوس بن الحارث بن قیس بن الاشج بن یحیے بن مروان
بن مر بن سعد ابن کاہل بن عمرو بن عدے بن عمر بن الغوث بن طے اسکا نام
جلیمہ تہا وہ بیٹا عدو بن زید کہلان ابن یشحب بن یعرب بن قحطان کا شاعر
مشہور ہے — اور باپ اوسکا نصرانے تہا رہنوالا جاسم ایک گانو کا جو قریب
دمشق کے واقع ہے اوسکو تدوس العطار بہی کہتی ہین اس لئی اوسکو اوس
کہنی لگے یہہ شاعر اپنے زمانہ مین سب سے اچہا اور یگانہ بضاعت شعر اور نیک
اسلوب مین تہا — اوس کے کتاب حماسہ اوس کے فضیلت اور عقل اور علم پر
دلالت کرتے ہی — ایک مجموعہ اور بہی اوس کے تصنیف سے ہی اوسکا نام
فحول الشعراء ہے اس کتاب مین شعراء جاہلیت اور مخضرمین اور اسلامیین
کے بہت اشعار جمع کئے ہین — اور ایک کتاب الاختیارات بہی اوس کے

تیسرے صدی کی شاعر

تالیف کے ہوئی ہے اسمین بہت اچھے پسندیدہ اشعار شعرار عرب کے اوسنے مندرج کئی ہین ماسوا اسکے اوسکو اتنی اشعار یاد ہے کہ اوس کے سوا اور کسیکو وہ رتبہ حاصل نہین ہوا بعضی کہتے ہین کہ ابو تمام کو چودہ ہزار ارجوزہ عرب زبان کے سوا قصاید اور قطعون اور مدح کے یاد تھی اوسنے خلفاء کے مدح کرکے انعامات بھی پائی ہین وہ سفر شہرونکا کرتا ہوا جب بصرہ مین گیا اوس شہر مین عبد الصمد بن المعدل شاعر مشہور نامے تھا اوسنے ابو تمام کے آنے کی جب خبر سنی یہہ خیال کیا کہ ایسا نہو ہر وقت اوس کے آنے کے شہر بصرہ کے رہنی والی میرا اعتقاد چھوڑکر اوسکے معتقد ہو جاوین یہہ دل مین خیال لاکر یہہ تین شعر اوسکے پاس لکھہ کرکے ابھی وہ شہر مین گھسا تھا بھیجے

انت بین اثنتین تبرز للنا	س وکلتا بوجه مذال
لست تنفک راجیا لوصال	من حبیب او طالبا لنوال
ای ماء یبقی لوجهک هذا	بین ذل الهوی وذل السؤال

جب ابو تمام نے یہہ شعر پڑھے اوسکے مطلب اور مقصد پر واقف ہوکر بصرہ مین نہ گھسا اور لوٹا چلا گیا صولی کہتا ہے کہ ابو تمام نے جب محمد بن عبد الملک ابن زیات کی اس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہے مدح کی

دیمة سمحة القیاد سکوب	مستغیث بها الثری المکروب
لو سعت بقعة لاعظام اخری	لسعی نحوها المکان الجدیب

اوسوقت ابن زیات نے کہا کہ ای ابو تمام تیرے شعر کے جواہر لفظ اور معانی نادر چمکدار موتیون کے لڑیون پر جو پستان نو خیز عورتون کے گلے مین پڑی ہوئے ہوتے ہین بہتر ہین اور سچ ہے کہ تیرے اشعار کی عوض مین صلہ اور دانا

نہین ہو سکتا کیونکہ جتنا کچھہ دین گے تیرے اشعار کی برابری نہو سکے گے اوس وقت
ایک فیلسوف بہی وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ یہہ جوان حالت جوانی ہی مین
مرجائی گا حاضرین مجلس نے پوچہا کہ آپکو کیونکر معلوم ہوا اوس حکیم نے کہا کہ بسبب ذہن
اور بسبب ذکی الطبع ہونے اور فطانت کے جو اوسمین سہ لطافت حسن اور جودت
خاطر پائے جاتے ہی یہہ حکم مینے کیا کیونکہ نفس زود جانے اوس کی جسم کو اسطرح
پر کہائی گا جسطرح تلوار تیز اپنے میان کو کہا جاتے ہے اور ایسا ہی ہوا
کیونکہ کچہہ اوپر تیس تبرسکا ہوکر مرا اشعار اوسکے مدت تک بلی ترتیب پڑی رہا ہے
یہانتک کہ ابوبکر صولے نی ترتیب حروف ہجا پر مرتب کرکے دیوان اوسکا جمع کیا
— بعد ازان علے بن حمزہ اصفہانے نی اوس کے دیوان کی اور طرح پر ترتیب
کی یعنی انواع واقسام شعر پر اوس کو مرتب کیا حروف کے ترتیب چہوڑ دے
— پیدایش ابو تمام مذکور کے درمیان سنہ ۱۸۸ یا سنہ ۱۹۰ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین جب
اختلاف درمیان ایک گانو کے جسکو جاسم کہتے ہین جو جیدور کے شہرونمین
مضافات دمشق سے درمیان دمشق اور طبریہ کے واقع ہی ہوئی — اور مصر مین
پرورش پائے کہتی ہین کہ ابو تمام درمیان جامع مسجد کی لوگون کو مشک سے
پانی پلاکرتا تہا سقہ کا کسب کرتا تہا — بعضی یہہ کہتے ہین کہ ایک جولاہی کے پاس رہا
کرتا تہا کچہہ کاروبار لکڑے کا کرتا تہا — اور اوسکا باپ مصر مین شراب بیچا کرتا
تہا — رنگ ابو تمام کا گندم گون اور قد لنبا تہا فصیح وشیرین کلام تہا مگر کچہہ
اوس کے زبان مین لکنت بہی تہے لفظ تارہکلا کر بولا کرتا تہا — موصل مین
درمیان ذیقعدہ یا جمادالاول سنہ ۲۳۱ ہجرے یا سنہ ۲۲۸ یا سنہ ۲۲۹ مین جب اختلاف
وفات پائے بعضی یہہ کہتے ہین کہ ماہ محرم سنہ ۲۳۲ ہجری مین مرا واللہ اعلم

تیسرے صدی کی شاعر

بحترے کہا ہی کہ ابو نہشل بن حمید طوسے نے ایک قبہ اوس کے قبر پر بنا دیا ہی اور
مینی بہے موصل مین اوس کی قبر باہر باب المیدان کے خندق مین دیکھے وہانکے
عوام الناس یہہ کہا کرتے ہین کہ یہہ قبر ابو تمام شاعر کے ہی

الخلیع

ابو علے الحسین بن الضحاک بن یاسر شاعر بصری معروف بنام خلیع غلام سلمان
بن ربیعہ الباہلے صحابی کی بیٹے کا اصل اوس کے خراسان سے ہے وہ شاعر بہت
ظریف ومطبوع اچھا جوان تہا اوسکو اقسام شعر و انواع سخن پر قدرت تام
تہی خلفار کے ہم صحبت ہونے سے اوسنے وہ رتبہ پایا کہ کسیکو وہ رتبہ میسر بجز اسحاق
بن ابراہیم ندیم موصلی کے نہوا تہا کیونکہ وہیہ اوس کے برابر عزت رکہتا تہا پہلی سے
پہل وہ امین بن ہارون رشید کے صحبت مین رہا اوس کے بعد خلفار کے صحبت مین
مستعین کے وقت تک رہا یہہ شاعر طبقہ اولے کی شعرار جید سے شمار کیا جاتا ہی
درمیان اوس کے اور ابو نواس حکمے کی لطیفے ہوا کرتے ہتے اوسکا نام خلیع
بسبب بی باکے اور چالاک اور ظریف وبے سامان ہونے کے رکہا گیا ہے
یہہ بات ابن منجم نے اپنی کتاب بارع مین — اور ابو الفرج اصبہانی نے
کتاب الاغانی مین ذکر کرکے اچھی اشعار اوس کے ذکر کئے ہین ازان جملہ
یہہ شعر ہے ہین

صل بخدیک نلفے عجیبا　　　من معان یحار فیہا الضمیر
فبخدیک للربیع ریاض　　　وبخدی للدموع غدیر

ولہ ایضاً

ایا من طرفہ سحر　　　ویا من ریقہ خمر

تجاسرت فكاشفته لما غلب الصبر
وما احسن في مثلك : ان ينهتك الستر :
فان عنفني الناس :: ففي وجهك لي عذر

وله ايضاً

لا وحبيك لا اصا فح بالدمع مدامعا :
من بكى شجوه استرا ح وان كان موجعا
كبدي في هواك اسقم من ان تقطعا
لم تدع سورة الضنا في للسقم موضعا :

اوسنی درمیان سنہ [illegible] ہجرے کی قریب ایکسو برس کے عمر پاکر وفات پائی خطیب درمیان تاریخ بغداد کے کہتا ہے کہ وہ درمیان سنہ ۱۶۲ ہجری کے پیدا ہوا تہا

دعبل

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو علے نام اوسکا دعبل بیٹا علے بن زرین بن سلیمان خزاعے کا شاعر مشہور ہے اور صاحب کتاب اغانی یہہ لکہتا ہے کہ دعبل بن علے بن رزین بن سلیمان بن تمیم بن نہشل بن ناہیس بن خراس بن خالد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن سلامان بن اسلم بن اقصے بن حارثہ بن عمرو بن عامر مزیقیا ہے اور کنیت اوس کی ابو علے ہے بعضی یہہ کہتے ہین کہ دعبل اوسکا لقب تہا نام اوسکا حسن تہا بعضی یہہ کہتی ہن کہ عبد الرحمن نام تہا بعضی محمد نام اور کنیت ابو جعفر تبلاتے ہین — کہتی ہن کہ وہ کانون سے بہرہ تہا اور اوس کے گدی مین ایک رسولے تہی شاعر بہت جید تہا مگر موہنہ پہٹ اور ہاجے اور عیب گیر نکتہ چین آدمی تہا خلفار کے اوسنے ہجو کے ہی عمر بہی بڑے

بڑی باسے وہ کہا کرتا تہا کہ پچاس برس کے عرصہ سی مین اپنا کفن ہاتہہ مین لئی ہوئی اور لکڑی سولی کے کندہی پر باین خیال کہ بسبب میرے ہجو اور بدگفتاری کی شاید کوئے مجکو سولے دی اور وقت پر اوسکو لکڑے سولی کی ہاتہہ نہ آوے اٹہائی ہوئی پہرتا ہون آج تک کوئی مجکو ایسا دملا غرض اس کلام سے یہہ ہے کہ بہت دل چلا اور بڑے گردی کا آدمی تہا تمام خلفاء کے اوسنی ہجو کی ہے کسیکو چہوڑا نہین ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن مہدے کی اوسنے ہجو کی اوس قصیدہ کا اول شعر یہہ ہے

نعر ابن شکلہ بالعراق واہلہ فہفا الیہ کل اطلس مائق

ابراہیم مذکور جو خلیفہ ماموں کا چچا تہا یہہ ہجو سنکر ماموں کے پاس جا کر اوسکا شاکی ہوکر کہنے لگا کہ ای امیر المومنین اللہ سبحانہ و تعالی نے آپکو فضیلت ہم پر دے اور آپکے دلین ہمپر عفو جرایم اور مہربانی کرنی کا الہام کیا اور ہمارا تمہارا نسب ہے ایک ہی — دعبل نے میرے ہجو کی ہے اوسسے میرا بدلا لیجئی ماموں نی کہا کہ اوسنے تیری ہجو مین کیا کہی شاید کہ یہہ قصیدہ کہا ہے نعر ابن شکلۃ بالعراق واہلہ الخ اور سب شعر پڑہے ابراہیم نی کہا کہ قربان شوم ہان یہی شعر کہے ہین ماموں نی کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین کیونکہ تیرے ہجو مین بہت کوتاہی کے ہی بہ نسبت میری ہجو کی کچہہ نہین کہا اوسنی میری ہجو مین بہت کچہہ کہا ہے تو ان چند شعرونکو سنکر جنمین کچہہ بہی بہت نہین ہے میرے پاس کہبرا کر آیا من باوجود ایسی ہجو کے کہ جسکے برداشت نہین ہو سکتے سنکر چپکے رہا اور برداشت کر گیا اگر تجکو یقین نہ ہو تو یہہ شعر سن اوسنے میری ہجو مین یہہ کہی ہین

ایسومنی المامون خطة جاهل	او ما رای بالامس راس محمد
انی من القوم الذین سیوفهم	قتلت اخاك وشرفتك بمقعد
شادوا بذکرك بعد طول خموله	واستنقذوك من الحضیض الاوهد

جب مامون نے یہہ شعر اپنی ہجو کے پڑھ کر سنائی ابراہیم متعجب ہوکر دیکھنے اور یہہ کہنی لگا کہ زیادہ کرے ای امیرالمومنین خدا تعالے تجکو رحم اور علم اور بردباشت — واضح ہو کہ مامون جب یہہ شعر مذکورہ بالا پڑھا کرتا یہہ کہا کرتا کہ جزا بردی خدا تعالے دعبل کو وہ کسطرح سی میری حق مین یہہ شعر کہتا ہے حالانکہ مین خلافت اور بادشاہت کی گودی مین پیدا ہوا امارت کے پستان سی مینی دودہ پیا اوسکے گودی اور پنگہوڑی مین پلا اوسکے اشعار غزل کے یہہ ہین

عششت الهوی حتی نما عن اصوله	بنا وابتذلت الوصل حتی تقطعا
فانزلت ما بین الجوانح والحشا	ذخیرة ود طالما قد تمنعا
فلا تعذلینی لیس لی فیك مطمع	تخرقت حتی لم اجد لك مرقعا
فهبك یمینی استاکلت فقطعتها	وصبرت قلبی بعدها فتشجعا

پیدائش دعبل مذکور کے درمیان ۱۴۸ھ کی ہوئے اور ۲۴۶ھ ہجری مین قصبہ طیب مین وفات پائی یہہ قصبہ درمیان واسط عراق اور اہواز کے واقع ہے (رائی مولف) میری نزدیک یہہ شخص سمے دعبل درباب ہجو کے مثل سودا شاعر کے جو اردو گو گذرا ہے تہا کیونکہ وہ بہی اسی قبیل کا ہجو اور عیب گیر تہا

ابو العمیثل

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو عمیثل کنیت اور نام اوسکا عبداللہ بیٹا خلید غلام جعفر بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی بن عبدالمطلب کا اصل اوسکے

تیسرے صدی کی شاعر

رکہی ہی وہ پرگو اور ظاہر کنند مطالب و مضامین کا اور منشی عبد اللہ بن طاہر کا تہا اوسیکا شاعر بہی تہا اوسیکے ہان رہتا تہا اون مین اوس کے باپ طاہر کے آگی ہی کار منشی گری کا کرتا تہا لغت بہت جانتا تہا شاعر جید تہا یہہ اشعار اوس کے عبد اللہ مذکور کے مدح مین ہین

یا من یحاول ان تکون صفاته	کصفات عبد الله انصت واسمع
افلانصحنك في المشورة والذی	حج الحجیج الیه فاسمع اودع
اصدق وعف وبر واصبر واحتمل	واصفح وکاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتان وارفق واتئد	واحزم وجد وحام واحمل وادفع
فلقد نصحتك ان قبلت نصیحتی	وهدیت للنهج الاسد المهیع

یہہ قطعہ بہت اچہا نہایت رتبہ خوب ہے پر ہی سوار ازرق اور بہی اشعار اوس کے بہت اچہے ہین کہتی ہین ایک دفعہ وہ عبد اللہ ابن طاہر کے پاس جانا چاہتا ہے دربان نے اوسکو روک لیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے

ساتی لك هذا الباب ما دام اذنه	على ما اری حتی یلین قلیلا
اذا لم اجد یوما الی الاذن سلما	وجدت الی ترك اللقاء سبیلا

عبد اللہ نے جب یہہ شعر سنے اوسکو بہت برا معلوم ہوا اور حکم اوس کے آنی کا دیا کہتی ہین کہ ایک روز ابو تمام طائی نے عبد اللہ ابن طاہر کے سامنے اپنا قصیدہ بائیہ پڑہا اوسوقت ابو العمیثل بہی حاضر تہا اوسنی کہا کہ ای ابو تمام ایسی شعر کیون نہین کہا کرتا تہا جو سمجہہ مین آیا کرین — اوسنے کہا کہ ای ابو عمیثل تو کیون نہین سمجہا کرتا جو شعر کہے جاتی کرین غرض یہہ ہے کہ نہ سمجہنا تیرا قصور ہے — اس شاعر نے کئی کتابین تصنیف کی ہین انہ انجملہ ما اتفق لفظه واختلف معناه

تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۰ ایک کتاب ہے جسمین ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ بیان اون الفاظ کا جو ظاہر مین متفق اور حقیقت مین از روے معنی کے مختلف ہین ہوگا — اور ایک کتاب التشابہ — اور ایک کتاب الابیات السائرہ اور ایک کتاب معانی الشعر وغیرہ اوسنے تصنیف کے ہین ۲۴۰ دوسو چالیس ہجرے مین وفات پائے

ابو العباس عبد اللہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد الناشئے انباری معروف بنام شرسیر شاعر ہے وہ شعرا رجیدین مین سے ابن رومی اور بحتری وغیرہ کے طبقہ مین تہا یہہ ناشی اکبر ہے کیونکہ ناشی اصغر اور ہے جسکا ذکر آگے انشا اللہ تعالے آویگا یہہ شخص نحو اور عروض اور علم کلام خوب جانتا تہا پیدایش اوسکے انبار کے ہی بغداد مین مدت تک بود و باش سے بعد از ان مصر کے طرف جاکر آخر عمر تک رہا چند علوم یعنے منطق اور علم کلام — اور علم عروض اور علم نحو مین یہہ شخص متبحر اور دریا تہا اوسنی نحویون کی تعلیلین توڑکر قواعد عروض پر چند شبہی کئے ہین یہہ خلیل کو بہے نسوب ہے تہی بسبب تیزی رای اور فطانت عقل کے اوسنے یہہ شبہی نکالی اوسنی ایک قصیدہ حاوی کئی فنون و علوم کا ایک روی پر چار ہزار شعر کا لکہا ہے اوسکے چند تصانیف بہت اچہی ہین اور اشعار بہے بہت ہین اور در باب شکار اور آلات اور صید کے اور جو اوسمی متعلق ہوتا ہے شعر کہی ہین اور اوسکے قصاید اور طردیات ابو نواس کے اسلوب پر ہے ہین — اور قطعے بہی بہت اچہی ہین غرضیکہ جو اوسنے کہا ہے خالے جودت سے نہین ہے یہہ اشعار اوسکے وصف باز مین ہین

لما تفرّی اللیل عن اثباجہ — وارتاح ضوء الصبح لانبلاجہ

تیسرے صدی کی شاعر

غدوت الی الصید فی منهاجه

البسه الخالق من دیباجه ‌‌ وشیًا اجاد الطرف فی ادراجه

فی نسق منه وفی انعراجه ‌‌ وزان فودیه الی حجاجه

بزینة کفته نظم تاجه ‌‌ منسره ینبی عن خلاجه

بطعمة یجبی عن علاجه ‌‌ لو استضاء المرء فی ادلاجه

بعینه کفته عن سراجه

اوریہہ اشعار ایک لونڈی گاین خوبصورت کی حقمین ہین

فلا ینلک لوانهم انصفوک ‌‌ لردوا النواظر عن ناظریک

تری دین اعیننا عن سواک ‌‌ وهل تنظر العین الا الیک

وهم جعلوک رقیبا علینا ‌‌ فمن ذا یکون رقیبا علیک

الم یقرؤا ویحهم ما یری ‌‌ ومن وجه حسنک فی وجنتیک

شعر اوسکے بہت انتخاب لوگون نے کئی ہین مگر ہم اتنی ہی قدر پر اکتفا کرتی ہین اوسنے درمیان مصر کے ٢٩٣ھ مین وفات پائی — ناشی لقب اوسکا ہے — اور انباری اسواسطے کہتی ہین کہ انبار ایک شہر فرات پر واقع ہی درمیان بغداد کی اور اوسکے دس فرسنج کا فاصلہ ہے اوسجاے بہت عالم ہوئے ہین ہر ایک انباری کہلاتا ہے — اور اس شہر کا نام انبار اسواسطے رکھا گیا کہ ملوک اکاسرہ اس مقام مین گودام وغیرہ غلہ اور رسد اناج کے جمع کیا کرتے تہی اسواسطے اوس شہر کو انبار کہنے لگے

اللبادی

اس شاعر کے کنیت ابوبکر ہے نام احمد بیٹا محمد کا شاعر مشہور ہے وہ ظریف اور

تیز عقل اور بے سامان ازاد آدمی تمکین گفتار تہا طبیعت اچہی رکہتا تہا اوسکو لبادی اسواسطے کہتی تہے وہ لبادہ بہت پہنا کرتا تہا — ابو علے کہتا ہے کہ ایک روز ہم کچہرے مین بیٹہی ہوسئے تہی ایک آدمی سرخ لبادہ پہنی ہوسئے سر پر عمامہ باندہی ہوسئے اور ایک سرخ چہڑے ہاتہہ مین لئی ہوئی آکر کہڑا ہوا اور اپنی شعر پہڑنے لگا وہ یہہ ہین

لئن کان الادیب اتنفاد : الی الشعر فی کرم الضحاب

لقد اودته الایام حتی : لقد رام العذاب من الکلاب

مینی پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے لوگون نی کہا کہ لبادی شاعر ہی اوسوقت مینے اوسکو اپنے پاس بٹہلا کر حال اوسکا پوچہا خیر یہی مزاج وغیرہ کی کی

العکوک

کنیت اوسکے ابو الحسن نام علے ابن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن مشہور بنام عکوک — عبد الله ابن معتز بیان کرتاہی کہ مجہی محمد ابن یزید مبرد نی کہا اور اوسنی علے بن قاسم سی سنا اوتسی علے ابن جبلہ نے یہہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ابو دلف سے مین ملول ہوکر بیٹہہ رہا تہا حال یہہ ہے کہ وہ کبہی تندرو ہوکر وہ مجہے نہین بولا کرتا تہا اور انعام اور احسان اتنا وہ مجہپر کیا کرتا تہا کہ کبہی اوسکے پاس سے خالی نہین آیا جب مین اوسکے پاس گیا ہاتہہ بہرے ہی آیا مینی بسبب حیا اور شرم کے کہ آدمی کو اتنا بہی ستانا نہ چاہئے جانا چہوڑ دیا جب بہت دن مفارقت کے گذری اوسنی اپنی بہائی معقل کو میری لولانے کو بہیجا اوسنی مجہی آکر یہہ کہا کہ امیرنے یہہ کہا ہے کہ تو نی میرے پاس آنا کیون چہوڑ دیا اگر کوئی مجہی تقصیر سرزد ہوئے ہو تو اوسکو معاف کر مین آیندہ کو اوسکا بدلا کچہہ کردونگا مینی یہہ شعر اوسکے بہائی کے

تیسرے صدی کی شاعر

ہمراہ لکہہ کر بہیج دئے

هجوتك لم أهجوك كفران نعمة	وهل يرتجى نيل الزيادة بالكفر
ولكنني لما أتيتك زائرا	فأفرطت في بري عجزت عن الشكر
فها أنا لا آتيك إلا مسلما	أزورك في الشهرين يوما أو الشهر
فإن زدتني برا تزايدت جفوة	فلا نلتقي طول الحياة إلى الحشر

جب معقل مذکور نے یہہ شعر دیکہے بہت تعریف کی وہ بہی بڑا ادیب اور شاعر مشہور تہا بلکہ ابو دلف سی بہی علم مین زیادہ رتبہ رکہتا تہا اوسنے مجہسی کہا کہ بہت اچہی اور جید تونے شعر کہی اور مجکو یقین ہی کہ امیر مذکور جب یہہ شعر دیکہی گا بیشک بہت تعجب کریگا ابو دلف کی پاس جب وہ شعر پہنچے اوسنی یہہ جواب لکہہ کر بہیجا

ألا رب ضيف طارق قد بسطته	وآنسته قبل الضيافة بالبشر
أتاني يرجيني فما حال دونه	ودون القرى والعرف من نائلي ستر
فلم أعد أن أدنيته وابتدأته	ببشر وإكرام وبر على بر
وزودته مالا يقل بقاؤه	وزودني مدحا يقيم على الدهر

اور ایک لونڈے مری پیکر اور ایک ہزار دینار ان اشعار کے ہمراہ بطور تحفہ بہیجی اس باب مین اٹہاون شعر کا ایک قصیدہ اوسنے لکہا ہی — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے یہہ شعر ابو دلف کی حقمین شاعر مذکور یعنی ابن جبلہ کے سنے وہ یہہ ہین

كل من في الأرض من عرب	بين باديه إلى حضره
مستعير منك مكرمة	يكتسيها يوم مفتخره
إنما الدنيا أبو دلف	بين باديه ومحتضره

۱۴۴ فاذا ولے ابودلف : ولت الدنیا علی اثرہ

بہت خفا ہوا اور ماری غصہ کے سرخ ہوگیا اور کہا کہ اوس حرامزادہ کو میرے
پاس پکڑ کر لاؤ اوسنے کیا خیال کیا ہی ہم لوگ سخاوت اور احسان کیا اوس کے
نزدیک نہین جانتی ہین ابودلف ہی سے ساری دنیانے سخاوت سیکھی ہی اور وہ
بہاگ کر جزیرہ مین چلا گیا خلیفہ مامون نے جزیرہ کے حاکم کو لکھہ کر اوسکو گرفتار کیا
جب سامنے آکر حاضر ہوا سلطان مامون نے کہا کہ حرامزادہ تو کہتا ہے
کل من فی الارض من عرب الخ اوسنے کہا کہ ای امیرالمومنین یہہ مقولہ آپ کے
حقمین نہین کیونکہ آپ اہلبیت سی ہین تمکو خدا تعالے نے فضیلت تمام دنیا پر دی ہے
کیونکہ تمہاری خاندان مین نبوت اور کتاب اور حکمت نازل ہوئے اور خلافت اور
حکومت تمکو ملے اور ملک اور مال سب کچہہ تمہاری واسطے موجود ہے — مینی یہہ قول
ابودلف کے اقران اور امثال اور اوس کے نظرا اور امرا کے حقمین کہا ہے
یہی کہا گیا یہانتک کہ اوسکا جرم معاف ہوا مگر بعضے راوی یہہ بیان کرتے ہین چنانچہ
ابوقترہ یہی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا اور سوا اس کے وہ سبب اوس کی قتل کا بیان
کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ مامون نے اوسی کہا کہ مین تمکو اسواسطی قتل نہین کرتا کہ تونے
تمام جہان کی بادشاہونکے مذمت کی بلکہ اسواسطے قتل کرتا ہون کہ تونے خدا تعالے
کی حقارت کے اور اوسکو ایک بندہ ناپاک کے برابر ملاکر شرک کیا اس شعر کے
مضمونکے موافق وہ یہہ ہے

انت الذی تنزل الایام منزلہا ۔ وتنقل الدھر من حال الی حال

وما مددت مدی طرف الی احد ۔ الا قضیت بارزاق وآجال

اور یہہ فعل خدا تعالے کا ہی یہہ حکم دیا کہ اس کے زبان گدی مین کو نکالکر مارڈالو

تیسری صدیکی شاعر

یہہ واقعہ درمیان سنہ ۲۱۳ ہجری کے بغداد مین ہوا پیدایش اس شاعر کی سنہ ۱۶۰ ہجری مین ہوئی تہی کہتے ہین جب وہ سات برس کا تہا اوس کے چیچک نکلی تہی مگر میری نزدیک یہہ خوب ثابت کئی کتابون معتبر سے ہوا ہی کہ وہ اپنی موت مرا اوسکو کسی نے نہین قتل کیا — کہتے ہین ایک دفعہ ابن جبلہ مذکور حمید طوسی کی خدمت مین گیا اور جاکر اجازت اشعار خوانے کی چاہے حمید مذکور نے کہا کہ کیا کوئی اور قول ابہی باقی رہ گیا ہی جو ہمارے حقمین آپ فرمائین گے کیونکہ آپ تو ابو دلف کے حقمین یہہ کہہ چکے ہین

انما الدنیا ابو دلف — بین بادیہ ومحتضرہ
فاذا ولی ابو دلف — ولت الدنیا علی اثرہ

اوسنے کہا کہ جو آپ کے حقمین بندہ نے شعر کہی ہین ایسی پڑہی جو ابو دلف کی حقمین کہی ہین اوسنے کہا پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی

انما الدنیا حمید — وایادیہ الجسام
فاذا ولی حمید — فعلی الدنیا السلام

راوی کہتا ہی کہ حمید ہنس پڑا اور کچہہ نہ بولا متعجب ہوکر چپ ہو رہا حاضرین مجلس کو اوس کے بدیہہ گوئی پر کمال استعجاب ہوا کیونکہ اون لوگون کو یقین ہوگیا تہا یہہ شعر اوسنے ابہی کہے ہین حمید نے اوسکو اچہا انعام دیا اور اوسی وقت سے تمام عوام وخواص مین یہہ شعر مذکورہ بالا حمید کے حقمین مشہور ہوگئے — احمد بن مظفر کہتا ہی کہ مین نے ایک پیر ضعیف سے جو بنی عجیل مین کا اولاد ابو دلف سے تہا یہہ سنا ہے کہ فرقورنا سے ایک رہزن تہا ابتدا ر حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ پرگنات ابو دلف کے نواح مین رہزنی لسبب مفلسی کے کرنے لگا تہا لیکن شجاع اور بہادر

اس رتبہ کا تہا کہ کوئی شخص اوسکا مقابلہ نہ کرسکتا تہا ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ ابو دلف
کے پاس بعض نواحی سے مال جلیل آتا تہا ہمراہ اوسکی و اسطے محافظت
کے چند سوار بہی تہے اس رہزن مذکور نے وہ مال لوٹ لیا اور کئی سوارونکو
قتل کیا ابو دلف نے اوسکے پکڑنے کی ہرچند سعی کی کسیکو اتنی جرأت
اور قدرت نہ ہوئی جو اوسکو گرفتار کرے سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ رہزن مذکور
ایک مقام پر کبہی نہ ٹہرتا تہا دستور اوسکا یہہ تہا کہ ایک جا سے مال لوٹا دوسری
جائی جا پڑا صبح کسی جائی کی شام کہین کاٹی اسطرح پر لوٹتا پہرا کرتا تہا مدت
دراز تک یہی دستور اوسکا رہا کہتے ہین کہ وہ رہزن لسبب اپنی بہادری کے بہت
لوگون کے بہی ہمراہ رکہنے کی پرواہ نکرتا تہا بلکہ اپنی دو غلامون کے ہمراہ بہی اکثر
رہزنی کیا کرتا تہا ان دو غلامون سے زیادہ آدمی اکثر اوسکی ہمراہ نہ ہوتے
تہے ایک روز ابو دلف بارادہ شکار جنگل کو گیا سامنے سے ایک وحشی نظر
پڑا ابو دلف گہوڑا اوٹہائی ہوئے اوس شکار کے پیچہے چلا گیا یہانتک کہ
تنہا ایک کہاٹی پہاڑ پر جا نکلا اور ہمراہی اوسکی سب پیچہے رہ گئے کیا دیکہتا ہے
کہ سامنے سے فرقور رہزن مذکور گہوڑی پر چلا آتا ہی اوسکی صورت دیکہتے ہی ابو دلف
کے اوسان خطا ہوئے کیونکہ وہ تن تنہا تہا اور اوس رہزن کے سامنے
ابو دلف جیسی سوار کبہی نہ ٹہرتے تہے مگر ابو دلف نے اپنے دلمین
یہہ خیال کیا کہ اگر اب مین اسکا سامنا نہ کرونگا تو بیشک مارا جاونگا یہہ سوچ کر ابو دلف
نے اوسپر حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی پکار کر کہا کہ ای جوانون دہنے طرف سے
فرقور کو دہنی طرف سی آکر پکڑو فرقور کو یقین ہوگیا کہ اسکے ہمراہ بہت سوار گہات لگائے
ہوئی بیٹہے ہین اس دہشت مین اگرا اولٹا بہاگا ابو دلف نے اوسکا تعاقب کرکے

تیسری صدیکی شاعر

اوسکی پیٹھہ مین نیزہ مارا سینہ مین نکل آیا فوراً زمین پر گر پڑا ابو دلف نے اپنی گھوڑی پر سی اوترکر اوسکا سر کاٹ لیا اور نیزہ مین پروکر شہر کرج مین لاکر تمام کوچہ و بازار مین واسطے عبرت رعایا کے پھروایا اس شجاعت اور بہادری ابو دلف پر اس شاعر ابو جبلہ نے ایک قصیدہ بڑی دھوم دھام سے لکہا ہی وہ قصیدہ مثل شمس کے مشہور و معروف ہوگیا ہی اوسکی صلہ مین روپیہ بہی اوسنے بہت پایا

الظاہری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو بکر اور نام اوسکا محمد ہی وہ بیٹا داؤد بن علی بن خلف کا اصفہانی ہی مگر معروف و مشہور بنام ظاہری ہی یہہ شخص فقیہ اور ادیب اور شاعر اور ظریف تہا ابو العباس بن شریح سے مناظرہ کیا کرتا تہا جب اوسکا باپ مرگیا بعد اوسکی وفات کی اوسکی جاے پر مسند نشین ہوا عہدہ افتا کا اوسی متعلق ہوا اپنی باپ کے مذہب پر تہا جب وہ مفتی ہوا لوگون نے اوسکو کم حقیقت تصور کرکے ایک آدمی کو یہہ سکہلا کر اوسکی پاس بہیجا کہ تو جاکر اوسی یہہ پوچھہ کہ نشہ کی حد کیا ہی اوس آدمی نے اکر اوسی پوچہا کہ سکر کی حد کیا ہی اور کب آدمی سکران یعنی متوالا تصور کیا جاتا ہی اوسنے کہا کہ جب سب ہموم اور رنج اوسکی جاتے رہین اور اپنی خوشی خاطر کو جو پوشیدہ ہی ظاہر کری اوسوقت جانا جاتا ہی کہ وہ متوالا ہی یہہ جواب سبکو پسند آیا اور بہت خوش ہوئی اور سبکو معلوم ہوگیا کہ یہہ شخص بڑے رتبہ کا عالم ہی — اوسنے اپنی عنفوان شباب مین ایک کتاب علم ادب مین تصنیف کری اوسکا نام زہرہ رکہا ہی اس کتاب مین عجیب و غریب اور نادرات اور بہت اچہی شعر جمع کئی ہین ایک روز وہ ابو العباس ابن شریح درمیان مجلس وزیر ابن الجراح کے حاضر ہوتے دونونکا مناظرہ عطا اور احسان مین ہونی لگا ابن شریح نے کہا کہ ایکا وہ قول جسکی یہہ معنی ہین کہ جو شخص بہت دیہ بازی کرتا

تیسری صدیکی شاعر

گویا وہ مقاربت اور نزدیکی کر چکا ہی کافی ہی اسباب ہیں اب گفتگو نہ کیجئے ابو بکر نے کہا کہ اگر آپ یہہ فرماتے ہین تو مین بھی یہہ کہتا ہوں ؎

انزہ فی روض المحاسن مقلتی | وامنع نفسی ان تنال محرما
واحمل من ثقل الهوی ما لو انه | یصب علی الصخر الاصم تهدما
وینطق طرفی عن مترجم خاطری | فلولا اختلاسی رده لتکلما
رایت الهوی دعوی من الناس کلهم | فما ان اری حبا صحیحا مسلما

ابن شریح نے کہا کہ آپکو اسکا کیا فخر ہی اگر مین چاہون تو مین بھی یہہ کہون ؎

ومساهر بالغنج من لحظاته | قد ابت امنعه لذیذ سناته
ضنا بحسن حدیثه وعتابه | واکرر اللحظات فی وجناته
حتی اذا ما الصبح لاح عموده | ولی بخاتم ربه وبراته

ابو بکر نے کہا کہ ای وزیر دو گواہ عادل اوسپر کہڑی کرنے چاہئین یعنی اسی دو گواہ برأت اور معصومیت کے جیسا کہ وہ اخیر شعر مین دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ولی بخاتم ربه وبراته طلب کیجئے جب گواہی دے چکین اوسوقت اوسکو چہوڑیئے ابو العباس نے ہنسکر کہا کہ جو آپنے میری واسطے تجویز کی ہی وہی آپ پر لازم آتی ہے کیونکہ آپ بھی کہہ چکین ہین کہ ؎

انزه فی روض المحاسن مقلتی | وامنع نفسی ان تنال محرما

یہہ بھی دعوی ہی اپنی برأت کے آپ بھی گواہ دیجئے یہہ کلام وزیر سنکر ہنسا اور کہا کہ تم دونو شخص ظریف اور فہیم اور علیم ہو ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی مجموعہ مین یہہ اشعار اوسکی طرف منسوب پائی ہین جو یہہ ہین ؎

لکل امرأ ضیف یسر بقربه | وما لی سوی الاحزان والهم من ضیف

تیسری صدیکی شاعر

۱۲۹۶

لہ مقلۃ ترمی القلوب باسہم ... اشد من الضرب المدارک بالیف

یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا ... فقلت وھل صبر فاسال عن کیف

یہہ شخص علم فقہ خوب جانتا تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین ازانجلہ ایک کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور ایک کتاب الانکار - اور ایک کتاب الاعذار اور ایک کتاب الانتصار یہہ کتاب محمد بن جریر اور عبد اللہ ابن شرسیر - اور عیسی ابن ابراہیم ضریر کے طور پر لکہی ہے بروز دوشنبہ نوین تاریخ ماہ رمضان ۲۹۶ ؁ دو سو چہیانوین ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی بیالیس برسکی ہوئی

ابو عبد الرحمن محمد المعروف بالعتبی

کنیت اوسکی ابو عبد الرحمن نام محمد بیٹا عبد اللہ بن عمر بن معویہ بن عمر بن عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس کا قوم سے قریش خاندان سے اموی مشہور بنام عتبی یہہ شاعر مشہور ومعروف بڑا شاعر بصرہ کا رہنیوالا ہی وہ ادیب اور فاضل اور جید شاعر تہا اوسکو بہت اخبار اور روایات اور ایام عرب کا حال یاد تہا بعد اوسکے مرنے کے اوسکی اولاد نے اوسکی میراث پائی جب وہ بغداد مین آیا وہان حدیث کی روایت کی باشندگان بغداد نے اوسی علم حدیث سیکہا وہ بہت مشہور شاعر اور محدث تہا اکثر اشعار اوسکے عشق کے حال مین ہین اوسکی تصانیف سے ایک کتاب الخیل ہی جسمین گہوڑونکا بیان ہی - اور ایک کتاب اوسنے اشعار عرب کے جمع کی ہی اس کتاب مین اون عورتون کے شعر ہین جو اول مین محبت کرتی تہین پہر دشمنی

تیسری صدی کی شاعر

کرنے لگیں تہین یعنے بعد ملاقات اور محبت کے عداوت کی حالت مین جو اونہون
نے اپنے عاشقون کے حال مین شعر تصنیف کئے ہین وہ اوسمین مندرج ہین
اوس کتاب کا نام یہہ ہی کتاب اشعار الاعاریب واشعار النّساء اللاتی
احببن ثم ابغضن اور ایک کتاب الذبیح ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک علم
اخلاق مین کتاب الاخلاق اوسنے لکھی ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف ہین اس
شخص کا حال ابن قتیبہ نے درمیان کتاب المعارف کے اور ابن منجم نے درمیان
کتاب البارع کے لکھا ہی اور یہہ شعر اوسکے روایت کئے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی	فاعرضن عنّی بالخدود النواظر
وکنّ متی ابصرتننی وسمعن لی	سعین ورفعن الکوی بالمحاجر
فان عطفت عنّی اعنّة اعلب	نظرن باحداق المها والجاذر
فانّی من قوم کرام ثناؤهم	لاقدامهم صیغت رؤس المنابر
خلایف فی الاسلام فی الشرک قادة	بهم والیهم فخر کل مفاخر

شعر اوسکی بہت ہین سب اچہے ہین یہہ شخص شعرا متاخرین مین سے نامی شاعر ہی
درمیان ۲۲۸ھ دوسو اٹہائیس ہجری کے فوت ہوا عُتبی بضم عین وسکون تا روفتا نی
اوربعد اوسکے یا موحدہ ہی یہہ نسبت طرف اوسکے جد عتبہ ابن ابی سفیان مذکور
کے ہی

ابو عبادة الولید بُحتری

یہہ ولید بن عبید بن یحیی عبید بن شملال اولاد یعرب بن قحطان سے طائی بحتری ہی
یہہ شاعر مشہور منبج مین پیدا ہوا بعضے کہتے ہین کہ زردقیہ مین پیدا ہوا تہا یہہ ایک گانوء تہا
منبج کی اوسی گانو مین بڑا ہوا بعد ازان طرف عراق کے گیا اوسمین جاکر ایک

تیسری صدیکی شاعر

جماعت خلفاء کی مدح کی جنمین کا اول خلیفہ متوکل علی اللہ ہی اور بہت امیرون کبیرون کی
مدح کی اور مدت درازتک بغداد مین رہا پہر شام کی طرف مراجعت کی اوسکے
اشعار بہت ہین اونمین ذکر حلب اور اوسکی نواحی کا ہی کچہہ اشعار وہانکی عورتون کے
بیانمین بہی بطور غزل کہے ہین — ابوبکر صولی نے اپنی کتاب مین جو ابوتمام طائی کے اخبار مین
اوسنے لکہی ہی یہہ لکہا ہی کہ بحتری یہہ کہتا تہا کہ ابتداء حال مین جب مین شعر کہنے اور ترقی
پانے لگا مین ابوتمام کے پاس حمص مین گیا اور اپنی شعر مینے اوسکو سنائے ابوتمام کا
دستور تہا کہ ایک جائی واسطے ملاحظ اشعار شعرا کے بیٹہا کرتا تہا اور تمام شاعر حلقہ
مانند کر اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر بیٹہ تی اور اپنی شعر اوسکے سامنے پیش کرتے
جب اوسنے میرے شعر سنے سبکو چہوڑ میری طرف متوجہ ہوگیا جب سب شاعر
چلے گئے اوسوقت ابوتمام نے مجہسے کہا کہ تو ان سب شاعرونسے بڑا شاعر ہی
اپنا حال بیان کر مینے مفلسی کا حال ذکر کیا اوسنے ایک رقعہ باشندگان معرۃ النعمان
کو لکہہ کر میرے حوالہ کیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ شاعر بہت تیز ذہن اور عقیل اور
بڑے پایہ کا شاعر ہی وہ رقعہ لیکر وہان گیا اونہون نے بسبب اوسکے
رقعہ کے میرا اکرام اور اعزاز بہت سا کیا اور چار ہزار درہم میرے واسطے مقرر
کردیئے یہہ اول نعمت تہی جو میری ہاتہ لگی بحتری یہہ کہتا ہی کہ اول ہی اول
ابوتمام کو اسی دفعہ مینے دیکہا تہا کبہی اوس سے پہلے ملاقات میری نہ تہی پہر مین
ابوسعید محمد بن یوسف کی مجلس مین گیا یہہ قصیدہ جسکے اول کا یہہ شعر ہی اوسکے مدح
مین مینے لکہا وہ یہہ ہی

افاق صب من ھوی فافیقا   ام خان عھدا ام اطاع شفیقا

ابوالعلاء معری سے پوچہا گیا تہا کہ ان تین شخصون مین سے کونسا بڑا شاعر ہی

چوتھی صدی کی شاعر

انّی لا نفہم ما تقول وانّما غلبت علیّ سلافۃ الصّہباءِ

حصّہ چوتھا

صدی چوتھی

اسمیں اون شاعروں کا بیان ہی جو چوتھی صدی ہجری مین فوت ہوئے

ابن السّراج

ابوبکر محمد بن السری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص بہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق ہین دست قدرت علم نحو اور ادب مین اچہی رکہتا تہا۔ ابوالعباس مبرد سے اوسنے علم ادب پڑہا اور اوس سے ایک جماعت اعیان نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہور مین سے ایک کتاب کتاب الاصول ہی یہہ کتاب بہت تحفہ اور جید اس فن مین ہی وقت اضطراب اور اختلاف نقل کے اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول۔ اور کتاب موجز صغیر۔ اور ایک کتاب الاشتقاق۔ اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ۔ اور ایک کتاب الریاح والہوار والنار۔ اور ایک کتاب الجمل۔ اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ومعروف ہین۔ ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین مگر لوگون مین وہ شعر مشہور ہین ازانجملہ تین شعر اوسکے ایک بربزاد معشوقہ کے حق مین اوسنے کہی ہین جس عورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابوبکر مذکور جس لونڈی خوردلش کو چاہا کرتا تہا اوسنے اوس پر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقاً اون ایام مین امام مکتفی رقہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو مجتمع ہوئے جب ابوبکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ جفا شعار کے ظلم وستم کو یاد کر کے

تیسری صدی کی شاعر

ابوتمام یا بحتری یا متنبی اوسنے کہا کہ ابوتمام اور متنبی دونو حکیم ہین اور شاعر بحتری ہی یہہ فرق ان تینونمین ہی — ایک مرتبہ بحتری موصل مین یا راس عین مین جاکر بہت بیمار ہوا طبیب ہر روز اوسکا حال دیکھنے آیا کرتا تہا ایک روز اوس طبیب نے مزورہ کہانیکو بحتری سے کہا مزورہ ایک غذا ہوتی ہی جسمین گوشت نہین پڑتا بحتری کے پاس سوا ایک لڑکے کے اور کوئی خادم نہ تہا اوس لڑکے سے کہا کہ تو آج مزورہ بنا ایک رئیس اوس شہر کا بہی اوسوقت حاضر تہا وہ مزاج پرسی کے واسطے آیا ہوا تہا اوس رئیس نے کہا کہ یہہ لڑکا اچہا نہ پکا سکیگا میرے پاس ایک باورچی ہی وہ بہت اچہا کہانا پکاتا ہی اوسکی بہت مدح کی اور کہا کہ مین اوس باورچی کے ہاتہہ پکواکر بہجوا دونگا بحتری نے کہا اچہا لڑکے نے بسبب اعتماد اوس رئیس کے نہ پکایا اور وہ گہر جاکر بہول گیا جب دیر ہوئی اور وہ مزورہ نہ آیا اور اوسکے کہانیکا وقت ٹل گیا اوسوقت یہہ شعر اوس رئیس کے پاس بحتری نے لکہہ کر بہیجے

وجدت وعدك زوراً في مزورة	حلفت مجتهدا احكام طاهيها
فلا شفى الله من يرجوا الشفاء بها	ولا علت كف ملق كفه فيها
فاحبس رسولك عني ان يجي بها	فقد حبست رسولي عن تقاضيها

اخبار بحتری کے اور نیکوئیان اور محاسن اور فضایل اوسکی بہت ہین حاجت طول کلام کی نہین اوسکے شعر مدت تک غیر مرتب پڑے رہے یہانتک کہ ابوبکر صولی نے اونکو ترتیب حروف پر جمع کیا — اور علی ابن حمزہ اصبہانی نے بہی جمع کئے ہین مگر ترتیب حروف پر مرتب نہین کئے بلکہ انواع اور اقسام شعر پر ترتیب کی ہی جیسی کہ ابوتمام کے شعرونکی ترتیب کی ہی — ایک کتاب حماسہ بحتری کی بہی مثل حماسہ ابوتمام

تیسری صدی کی شاعر

کی ہی اور ایک کتاب معانی الشعر بہی اوسکی تصنیف سے ہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ دو سو بیس کی ہوئی اور بعضے یہہ کہتی ہیں کہ درمیان دو سو ہجری کے پیدا ہوا ایسا ہی اختلاف اوسکی وفات میں ہی بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۲۹۴ ہجری میں مرا بعضے کہتے ہیں سنہ ۲۹۵ بعضے سنہ ۲۹۳ بیان کرتے ہیں مگر قول اول صحیح ہی ابن خلکان نے لکہا ہی

ابو العباس عبد الله

ابن معتز ابن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی اور ہاشمی ہی قاضی احمد ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شخص نے ابو العباس مبرد اور ابو العباس ثعلب سی علم ادب سیکہا اور سوا انکی اور بہی اوستاد ہیں وہ ادیب اور بلیغ اور شاعر ذی قدر اور قادر ہر قسم کی سخن پر تہا الفاظ اوسکی بہت سہل طبیعت جید رکہتا تہا علما اور ادبا کی صحبت میں رہتا تہا اوسکو خلیفہ مقتدر نے بروز پنجشنبہ بارہویں ربیع الاول سنہ ۲۹۶ میں قتل کیا اپنی گہر کے سامنے ایک کہنڈر میں مدفون ہوا چونکہ اوسکے حال میں تواریخ بہت کچہہ بیان کرتے ہی اسلئے ضروری حال لکہہ دیا ابن خلکان کہتا ہی کہ نادر شعر اوسکا یہہ ہی مگر میں اوسکے دیوان میں نہیں پایا راوی بیان کرتے ہیں کہ یہہ شعر اوسیکے ہیں واللہ اعلم

ومقرطق یسعی الی الندماء	بعقیقة فی درة بیضاء
والبدر فی افق السماء کدرهم	ملقی علی دیباجة زرقاء
کم لیلة قد سرنی بمبیته	عندی بلا خوف من الرقباء
ومهفهف عقد الشراب لسانه	فحدیثه بالرمز والایماء
حرکته سحرا فقلت له انتبه	یا نزهة الجلساء والندماء
فاجابنی والسکر یخفض صوته	بتلجلج کتلجلج الفاء فاء

چوتھی صدی کی شاعر

انّی لا افہم ما تقول وانّما غلبت علیّ سلافۃ الصّہباء

حصّہ چوتھا

صدی چوتھی

اسمین اون شاعرونکا بیان ہی جو چوتھی صدی ہجری مین فوت ہوے

ابن السّراج

ابو بکر محمد بن السّری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص بہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق ہین دست قدرت علم نحو اور ادب مین اچہی رکہتا تہا — ابو العباس مبرد سے اوسنے علم ادب پڑہا اور اوس سے ایک جماعت اعیان نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہور دمین سے ایک کتاب الاصول ہی یہہ کتاب بہت تحفہ اور جید اس فن مین ہی اضطراب اور اختلاف نقل کے وقت اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول — اور کتاب موجز صغیر — اور ایک کتاب الاشتقاق — اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ — اور ایک کتاب الریاح والہوا والنار — اور ایک کتاب الجمل — اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ومعروف ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین مگر لوگون مین وہ شعر مشہور ہین ازانجملہ تین شعر اوسکے ایک بربزاد معشوقہ کے حق مین اوسنے کہی ہین جس عورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابو بکر مذکور جس لونڈی حور نشان کو چاہا کرتا تہا اوسنے اوس پر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقاً اون ایام مین امام مکتفی رقہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو مجتمع ہوے جب ابو بکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ کے جفا شعار کے ظلم وستم کو یاد کرکے

چوتہی صدیکی شاعر

یہہ شعر ناکر لوگو کے سامنے پڑہے پہر ابو العباس محمد بن اسماعیل بن زنجی کاتب نے بہی شعر سنکر ابو العباس بن الفرات کے سامنے پڑہ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر ابن معتز کے ہین — ابو القاسم بن عبد الله وزیر مکتفی نے خلیفہ کے سامنے پہر کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر عبید الله بن عبد الله بن طاہر کے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار اوسکو دو — ابن زنجی نے یہہ حال دیکہکر کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی ابو بکر سراج شعر بنا دے اور عبید الله ابن عبد الله بن طاہر انعام پا دے وہ شعر یہہ ہین

میزت بین جمالها وفعالها	فاذ الملاحة بالخیانة لا تفی
والله لا کلمتها ولو انها	کالبدر او کالشمس او کالمکتفی
حلفت لا ان لا تخون عهودنا	فکانما حلفت لنا ان لا تفی

بروز یکشنبہ تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ ۳۱۶ ہجری کو اوسنے وفات پائی

ابو الحسن محمد ابن ہانی

یہہ شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ مذہب حکما کا رکہتا تہا لوگ اوسکو متہم بمذہب فلاسفہ کیا کرتے تہے مگر شاعر ماہر نیک معنی و نیک طبیعت آدمی تہا اوسکے اچہی قصاید مین سے ایک قصیدہ نونیہ بہت خوب ہی جو ملک معز حاکم مغرب کی مدح مین اوسنے لکہا ہی جسکا اول یہہ ہی

هل من اعفة عالج یبرین	ام منهما بقر الحدوج العین
ولمن لیالی مادممنا عهدها	مذکن الا انهن شجون
المشرقات کانهن کواکب	والناعمات کانهن غصون

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکے مرنے کے باعث مین ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ وہ ۳۶۲ ہجری مین مرا ایک روز شراب پی کر مست ہوکر رات کو گہر سے باہر چلا گیا صبح کو ایک حوض مین پڑا

طویل ہی آخر کار یہہ ہوا کہ حاکم مصر نے بنی الجراح کو بہت مال دیکر منقاد کیا — اور ابو الفتوح حسن بن جعفر علوی کو لوگوں نے بلا کر اوسکی خلافت کی بیعت کرکے لقب اوسکا رشید رکھہ یا تہا یہہ بد انتظامی ابو القاسم کی تدبیر سے عمل مین آئی تہی حاکم مصر ہر روز تدابیر اور حیلون مین تہا آخر کو بنی الجراح کو اپنی طرف مایل کیا اور ابو الفتوح کی بیعت خلافت جاتی رہی وہ مکہ کو بہاگ گیا اور وزیر مذکور کو حاکم سے ڈر کر عراق کو بہاگ گیا اور فخر الملک ابو غالب بن خلف نے وزیر مذکور کا تعاقب کیا اور امام قادر باللہ کو یہہ لکھہ بہیجا کہ یہہ شخص سلطنت عباسیہ کو برباد کرنے کے واسطے عراق مین آیا ہی اسکو وہان سے نکالدو پہر فخر الملک لغ ادکی طرف واسط کے گیا وہان جاکر ابو القاسم کو سعہ اوسکے ہمراہیون کے پکڑکر واسط مین ڈیرا کیا مگر اوسکے ساتہہ رعایت اور عنایت کرتا رہا یہانتک کہ فخر الملک مقتول ہوا اور ابو القاسم نے امام قادر باللہ کو اپنی طرف مایل کرنا اور تالیف قلوب کرنی شروع کی یہانتک کہ کچہہ مزاج صلاحیت پر بادشاہ کا آگیا تہا کہ وزیر مذکور نے وزیر مذکور نے بغداد کیطرف مراجعت کی وہان چند یے ٹہر کر موصل مین آیا اسیجای ابو الحسن بن ابی الوزیر منشی معتمد الدولہ ابو المنیع قرواش امیر بنی عقیل کا مرگیا تہا اوسکی جا ئی عہدہ منشی گری پر مامور ہوا پہر اوسنے ملک مشرف الدولہ ابویہی کے سرکار مین عہدہ وزارت کی سعی کی ہمیشہ سعی اور کوشش کرتا رہا آخر کو وزیر ابو [illegible] نے مذکور موید الملک یعنی اوسکے وزیر کو گرفتار کیا اور اوسکے نام پروانہ ہوا کہ موصل سے یہان آکر حاضر ہو وزارت ملی گی چنانچہ وزیر ہوا اوسی حالت مین مدت تک ٹہر کر آخر کو جو حال اوسپر بیتے وہ تاریخ مین مفصل مذکور ہین حاجت تطویل کی نہین

چوتھی صدی کی شاعر

بن جلیس السلامی

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر تھو ری وہ شعرا مجیدین میں شمار کیا جاتا ہی دس برس کی عمر سے اوسکو شعر گوئی کا شوق ہوا اول شعر جو اوسنے مکتب میں کہے تھے یہہ ہیں

بدایع الحسن فیه مفترقه ۔۔۔ واعین الناس فیه منفقه
سهام الحاظه مفوقة ۔۔۔ فکل من رام نظره رشقه
قد کتب الحسن فوق وجنته ۔۔۔ هذا ملیح وحق من خلقه

بعد اوسکے ہوش سنبھالا اور وہان سے حالت سیاحی مین نکلکر موصل مین آیا اور جا اوسنے اکر ایک جماعت شعراء کی دیکھی جنمین یہہ لوگ تھے ابو عثمان خالوی اور ابو نفرح اور ابو الحسن تلعفری وغیرہ جب ان شعراء نے اوسکو دیکھا بسبب براعت اور علمیت اوسکی کی بہت تعجب کیا کیونکہ وہ کم سن تھا چنانچہ اسلیے اونہون نے ہرگز یقین نہ کیا کہ یہہ شعر آپ کہتا ہی بلکہ اونہونے اوسے کہا کہ یہہ تیری شعر نہین ہین ۔ خالوی نے کہا مین اوسکا امتحان کرلونگا چنانچہ اوسنے ایک محفل آراستہ کر کے سلامی کو بلوایا اور محفل مین شراب رکھی گئی ہر ایک شاعر اپنی طبیعت کا امتحان کرنے لگا تھوڑے ہی عرصہ مین مینہہ اور ابر آیا اور اولے برسنے لگے خالوی نے اگ اوٹھا کر اولون پر ڈالی اور کہا ای یارو اس اگ ڈالنے کے بیان مین تم مین سے کوئی شعر کہے سلامی نے سب سے اول جلدی سے یہہ شعر کہے

لله در الخالدی الا ۔۔۔ وحد الندب الخطیر
اهدی بنار الزن عند ۔۔۔ جمود نار السعیر
حتی اذا اصدار العتاب ۔۔۔ الیه عن حر الصدور

چوتہی صدیکی شاعر

بعثت الیہ ھدیۃ عن خاطري ایدی السرور
لا تعدلوہ فانتہ اھدی الحدود الی الثغور

جب سب شعراء حاضرین مجلس نے یہہ سنکے سر کو جہکا کر چپ ہو رہے اور اوسکے فضل کے تعریف کرنے لگے اور سب متعجب اسبات سے کے ہوے کہ سلامی مذکور بڑا جید شاعر اور دانا اور عقلمند آدمي ہی مگر تلعفري اپنی قول اول ہی پر رہا وہ اوسکی فضل کا انکار ہی کرتا رہا یہانتک کہ سلامي نے یہہ شعر تلعفري کے حق مین کہے

سما التلعفري الی وصالي ونفس الکلب تکبر عن وصاله
یتأ في خلقہ خلقي وتأبی فعالي ان تضاف الی فعاله
فصنعتي التغلیہ في لساني وصنعتہ الخسیسة في قذاله
فان اشعر فما ھو من رجالي وان یصفع فما انا من رجاله

اس شخص کے حق مین اوسنے بہت ہجو کہی ہین — سلامي ایک روز ابو تغلب کے پاس گیا شاید کہ حمدانی بیٹہا تہا اور اوسکے سامنے ایک زرہ رکہی ہوئی تہی اوسنے کہا تعریف کر اوسنے جلد سے یہہ شعر پڑہے

یا رب سابغة حبتني نعمة کافاتہا بالسوء غیر مفند
اضحت تصون عن المنایا مہجتي وظللت ابذلها لکل مہند

ہمیشہ سلامی مذکور صاحب کے پاس بڑي رتبہ اور نعمت مین رہا یہانتک کہ عضد الدولہ بن بویہ کے پاس جانیکا شیراز کو قصد کیا صاحب نے اوسکو مکان بہجوا دیا جب پہنچا عضد الدولہ نے اوسکی بڑي خاطر اور مدارات کی اور کنجی مطلب کی اوسکو دي اور اپنی خدمت مین بجائی ابو القاسم عبد العزیز ابن یوسف منشی کے مقرر کرکے رکہا یہہ شخص بہی ایک بلیغ بانعا رین سے اور نزدیک عضد الدولہ وزراء مین سے

شمار کیا گیا ہی —— اور رتبہ اوسکا یہہ تہا کہ عضد الدولہ کہا کرتا تہا کہ جب مین سلامی کو اپنی مجلس مین دیکھتا ہون یہہ گمان کرتا ہون کہ عطارد آسمان سے اوتر کر میری سامنے آبیٹھا ہی جب عضد الدولہ مرگیا سلامی کی طبیعت مین بہی جو[illegible]نی جو پہلے تہی نرہی اور مفلس ہو گیا اسی حال مین وفات پائی — سلامی مذکور بغداد مین جمعہ کے آخر دن چھٹی تاریخ رجب کو درمیان ۳۳۶ سنہ ہجری کے پیدا ہوا اور جمعرات کے روز چوتھی جمادی الاول کو ۳۹۳ سنہ مین فوت ہوا سلامی مین یا نسبت ہی وہ دار السلام بغداد کی طرف منسوب ہی

ابو الحسن محمد

بن عبد اللہ معروف با بن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور یہہ شاعر ماہر تہا اوسکا ایک بڑا دیوان ہی اپنی اشعار نہایت خوبی کے ساتھہ اوسنے جمع کئے ہین کہ اوسکی دیوان مین کچہہ اوپر پچاس ہزار شعر مین یہہ شعر اوسکے کسی کے ہجو مین مشہور ہین

تهنت علينا ولست فينا	ولي عهد ولا خليفه
فتاه وردد ما على حار	يقطع عنى ولا وظيفه
ولا تقل ليس فى عيب	قد يقذف الحرة العفيفه
والشعر نار بلا دخان	وللقوافي رقا لطيفه

اوسنے بروز چہارشنبہ گیارہوین ربیع الآخر ۳۸۵ سنہ ہجری مین وفات پائی

ابن القوطیہ

ابو بکر محمد بن عمر بن عبد العزیز ابن ابراہیم ابن عیسی ابن مزاحم معروف با بن القوطیہ اندلسی اشبیلی الاصل قرطبی المولد اپنی زمانہ مین لغت عربیہ سے خوب واقف تہا

شعر بہت جید لکہتا ما دہ لیکن لاتا سریع البدیہہ تہا یعنی بدیہہ گو تہا — حکایت کی ہی ادیب اور شاعر ابو بکر ابن یحیی ابن ہذیل تمیمی نے کہ مین ایک روز اپنی زمین پر جو پہاڑ قرطبہ کے سامنے واقع ہی گیا تہا اوسجا ئی ابو بکر ابن قوطیہ سامنے آتا ہوا مینے پایا وہ مجکو دیکھکر بہت خوش ہوا مینے اوسیے از روئی ہنسی کے یہہ شعر کہا ؎

من این اقبلت یا من لا شبیہ لہ ومن ہو الشمس والدنیا لہ فلک

اوسنے ہنسکر یہہ شعر فی البدیہہ کہا

من منزل یعجب النساک خلوتہ وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکو

وہ راوی کہتا ہی کہ مجہی نہ رہا گیا مینے دوڑکر دونون ہاتھ اوسکے چوم لے کیونکہ وہ میرا اوستاذ بہی تہا ابو بکر محمد مذکور بروز سہ شنبہ ساتوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو ۴۶۰ سنہ ہجری مین درمیان شہر قرطبہ کے فوت ہوا اور اوسجا ئی مدفون بوقت نماز عصر درمیان مقبرہ قریش کے ہوا

القرافی

وہ شہاب احمد بن محمد بن علی بن محمد قرافی قاہرہ کا رہنیوالا شافعی المذہب اور ادیب فاضل عالم کامل مناظرہ اور مدرس تہا اوسکو شاب التائب سے یعنی جوان تائب کہا کرتے تہے اوسکے شعر بہت اچہے ہین ازانجملہ یہہ دو شعر برای نمونہ کافی ہین ؎

سبقت لمیدان الفواد بحبہا سفرا تجذب مہجتی بعنان
فتراکمت جمر الدموع وشہبہا مذ حالت الشعرا عرفی المیدان

درمیان ماہ شعبان ۷۱۱ سنہ ہجری کے اوسینے وفات پائی

چوتھی صدی کی شاعر

ابن درید

وہ محمد بن الحسن بن درید بن عتاہیہ ابوبکر ازدی لغوی بصرہ کا رہنیوالا تہا یہہ شخص اپنی زمانہ کا امام درمیان لغت اور ادب اور شعر فایق سب سے تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ وہ درمیان کوچہ صالح کے بصرہ مین ۲۲۳ ہجری مین پیدا ہوا اور عمان مین پلا اور بڑا ہوا اور جزایر اور بصرہ اور فارس مین جا کر علم ادب اور علم نحو اور علم لغت سیکہا اوسکا باپ بڑے امیروں دولتمندون مین سے تہا بعد بڈہے ہونے کی بغداد مین آکر قیام کیا آخر عمر تک وہین رہا اور عبد الرحمن بن اخی اصمعی وغیرہ سے روایت کرتا تہا اور ابو حاتم ریاشی سے بہی اکثر روایت کرتا ہی علم لغت مین یہہ شخص سب سے مقدم تہا اور اشعار عرب اور انساب اوسکو خوب یاد تہے اوسکے شعر بہت ہین — ابو سعید سیرافی اور ابوبکر ابن ساذان اور ابو عبد اللہ مرزبانی وغیرہ سب نے اوسی روایت کی ہی کہتے ہین یہہ کہا کرتے تہے کہ ابوبکر ابن درید سب شعرا اور علما سے بڑا شاعر اور عالم ہی — ابن درید مذکورہ کی تصنیفات مشہورہ سے ایک کتاب الجمہرہ ہی یہہ کتاب علم لغت مین کتب معتبرہ سے ہی — اور ایک کتاب الاشتقاق ہی اور ایک کتاب السرج واللجام — اور کتاب الخیل الکبیر — اور کتاب خیل الصغیر — اور کتاب الانواء — اور کتاب المقتبس — اور کتاب الملاحن — اور کتاب زوار العرب — اور کتاب اللغات — اور کتاب السلاح — اور کتاب غریب القران — اور کتاب المجتبی یہہ کتاب باوجود صغیر حجم کے بہت فایدہ کی ہی — اور ایسی ہی ایک کتاب الوشاح بہت چہوٹی ہی مگر مفید ہی اتنی کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ہین ابو منصور ازہری کہتا ہی کہ ابن درید کے پاس ایک دفعہ مین گیا تہا

اوسکو حالت نشہ مین متوالا پایا پھر مین اوسکی پاس کبھی نہ گیا ۔ ابو منصور فرا کہتا ہی کہ مجکو خبر دی احمد ابن علی نے اوسکو ابو لعز ہروی نے یہہ کہا کہ مینی سنا شاہین وہ یہہ کہتا تہا کہ مین ابو بکر ابن درید کے پاس جایا کرتا تہا مگر مجکو بڑی حیا آتی تہی کیونکہ عمر اوسکی نوی برس کی تہی اور کوئی وقت نہوتا تہا جو اوسکے سامنے شراب مصفا اور ستار اور باجی مثل عود وغیرہ کے نہ باتے تہے اسلئے ہمکو اوسکے پاس جاتے شرم اور حیا آیا کرتی تہی وہ باوجود ایسے علم اور فضل و عمر کچہہ حیا نکرتا تہا شراب پیتا راگ سنتا عیاشی کرتا دسوین تاریخ ماہ شعبان ۳۲۱ سنہ تین سو اکیس ہجری مین وفات پائی جس روز اوسکا جنازہ اوٹہایا اوسی روز ابو ہاشم جبائی کا جنازہ راہ مین ہمکو ملا اوسدن یہہ حالت تہی کہ تمام لوگ یہہ کہتے تہے کہ ابن درید اور جبائی کے مرنے سے علم لغت آج مرگیا دونون کو ایک مقبرہ مین جو درمیان بغداد کے معروف بنام مقبرہ خیزرانہ ہی ہے دفن کیا ابن درید مذکور کے شعر بہت اچہے اور نادر ہین اوسکے اچھے قصاید مین سے ایک قصیدہ مقصورہ وہ ہی جسکا اول قول یہہ ہی ۔

یا ظبیہ اشبہ شئی بالمہا	راتعہ بین السدیر فالوی
اما تری راسی حاکا لونہ	طرہ صبح تحت اذیال الدجی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تمام شعر اوسکے دوسو چھپن ہین اگر خوف طوالت دامنگیر قلم نہ ہوتا تمام قصیدہ لکھتا اور نادر شعر اوسکے یہہ ہین ۔

غراء لو جلت الخدود شعاعہا	للشمس عند طلوعہا لم تشرق
غصن علی دعص تاود فوقہ	قمر تالق تحت لیل مطبق

چوتہی صدیکی شاعر

لو قیل للحسن احنکو لو بعدها ۔۔۔ او قیل خاطب غیرها لو ینطق

ابن مقلہ

محمد بن علی بن الحسن بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ صاحب تاریخ بغداد لکھتا ہی کہ وہ درمیان شوال سنہ ۲۷۲ ہجری مین پیدا ہوا اور ترقی مدارج اوسکو ہوتی رہی یہانتک کہ بادشاہ مقتدر کی سرکار کا وزیر درمیان سنہ ۳۱۶ ہجری کے ہوا — اور قاہر باللہ کا درمیان سنہ ۳۲۳ ہجری کے وزیر ہوا پہر گرفتار ہوا اور بہت مصائب اوسپر گذرے یہانتک کہ دہنا ہاتہہ اوسکا کاٹ گیا پہر وزیر ہوا مگر اپنی ہاتہہ کے ٹُنڈ پر قلم بندہوا رکہا تہا اور احکام نافذہ اپنی ہاتہہ سے لکہا کرتا تہا پہر معزول ہوا اور زبان کاٹی گئی یہہ شخص اول ناقل خط کوفین سے خط نسخ کا ہی اوسینے اس خط کی بنا ڈالی تہے اوسکے بعد ابن البواب نے آکر اوسکا طریقہ مہذب اور آراستہ کرکے خوب رونق اور تازگی اوسکو دیدی مگر ابن مقلہ کو فضیلت سبقت کے ہی کہ اوسینے سب سے اول ایجاد کیا اسمات پر سب متفق ہین کہ ابن مقلہ نے ایجاد کیا مگر اوسکے طور پر پچہلون نے چل کر اوسکو آراستہ کرلیا اور زیبائش اوسمین دی — ابن مقلہ اپنی ہاتہہ کے کٹ جانے سے بہت رویا کرتا تہا اور کہا کرتا تہا کہ مین بادشاہون کے خدمت اس ہاتہہ سے مینی کی تہی اور دو مرتبہ اس ہاتہہ سے مینی قران شریف لکہا ہی اوسکا ہاتہہ ایسا کاٹ گیا تہا جیسا کہ چورونکا کاٹا جاتا ہی اور اکثر یہہ شعر پڑہا کرتا تہا ؎

اذا مامات بعضک فابک بعضا ۔۔۔ فان البعض من بعض قریب

ابن مقلہ کے شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر اوسنے اپنے ہاتہہ کاٹے جانے مین کہی ہین ؎

ما سئمت الحیوۃ لکن توثقت ۔۔۔ بایمانہم فبانت یمینی

چوتھی صدی کے شاعر

بنت زینبی بھم بدنیای حتی | حرمونی دنیاھم بعد دینی
ولقد حطت ما استطعت بجھدی | حفظ اروا حھم فما حفظونی
لیس بعد الیمین لذة عیش | یا حیاتی بانت یمینی فبینی

ماہ شوال سنہ ۳۲۸ ہجری مین اوسنے وفات پائی اور بادشاہ کی گھر مین دفن کیا گیا پھر اوسکے
اہل وعیال نے بادشاہ سے عرض کی اوسکا لاشہ ہمکو ملجائے چنانچہ اوکھڑا کر اونکو
دیدیا گیا ابو الحسین نے جو اوسکا بیٹا تھا اپنے گھر مین لاکر اوسکو گاڑا پھر اوسکی جورو
مسماۃ دیناریہ نے وہان سے بھی اکھڑوا کر اپنی گھر مین گڑوایا عجائبات سے ہی
کہ تین دفعہ یہ شخص عہدہ وزارت پر مامور ہوا ایک دفعہ موصل مین دو دفعہ شیراز مین
اور تین ہی دفعہ تین جای گاڑا گیا بعد وفات کے

الصابی

ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حبون حرانی صابی صاحب رسالہ مشہورہ
اور نظم بدیع کا وہ منشی بادشاہی تھا بغداد مین پھر عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ ابن بویہ
دیلمی کے پاس عہدہ منشی گری پر رہا پھر سنہ ۳۴۹ ہجری مین میر منشی ہوا وہ ہمیشہ عضد الدولہ
بن بویہ کے پاس خطوط مؤلمہ بھی کرتا تھا یعنے جنسے رنج پیدا ہوتا تھا وہ خطوط لکھا کرتا تھا
اسلئے وہ اسکا دشمن ہو رہا تھا جب عز الدولہ مقتول ہوا اور بغداد اوسنے فتح
کرلی اوسکو درمیان سنہ ۳۶۷ کے قید کیا اور حکم دیا کہ ہاتھی کے پیرون سے اسکو کچلوا و
سب نے اوسکے واسطے شفاعت چاہی چنانچہ سنہ ۳۷۱ مین چھوڑ کر کہا کہ ایک کتاب تاریخ
دولت دیلمیہ کی میری واسطے تصنیف کر چنانچہ اوسنے کتاب تاجی تصنیف کی کسینے عضد الدولہ
کو خبر دی کہ ایک دوست صابی کا اوسکے گھر گیا تھا وہ مسودہ صاف کر رہا تھا اوسی
اوسنے پوچھا کہ آپ کیا کرتے ہین اوسنے کہا کہ واہیات اور اباطیل لکھ رہا ہون اور جھوٹی

باتین آراستہ کرتا ہون وہ تاریخ دیلمتہ کو جو آپ کے حکم سے تصنیف کرتا ہی واہیات سمجھتا ہی یہہ سنکر اوسکا غصہ جو بیٹھہ گیا تہا پہر بہڑک اوٹھا اور تمام عمر اوسکو پاس نہ آنے دیا یہہ صابی مذکور دیندار تو ہی تہا اپنی مذہب کا تشدد بہت رکہتا تہا عز الدولہ نے بہت چاہا اور کوشش کی وہ کسیطرح مسلمان ہو جاوی ہرگز نہ مانا مگر ہمراہ مسلمانون کے روزہ رکہتا تہا قران شریف حفظ کرتا تہا اوسکو قران شریف بہت خوب یاد تہا اکثر آیات کا استعمال اپنے خطوط اور رسایل مین کرتا تہا۔ ایک اوسکے پاس سیاہ غلام مسمی یمن تہا اوسکو وہ چاہتا تہا اوسکے حق مین بہت شعر اوسنے کہے ہین ازانجملہ یہہ چند شعر ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین لکہے ہین

قد قال یمن وھو اسود للذی ببیاضہ استعلی علو الخائن

ما فخر وجھک بالبیاض وھل تری ان قد افدت بہ مزید محاسن

ولوان منی فیہ خالا زانہ ولوان منہ فی خالا شانی

اوسکی نظم اور نثر دونون اچھی ہین بروز دوشنبہ بارہوین تاریخ ماہ شوال کو سنہ ۳۸۴ ہجری مین درمیان بغداد کے اکہتر برس کی عمر پاکر فوت ہوا

القرطبی

ابوعمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب بن خدیر بن سالم قرطبی غلام ہشام بن عبد الرحمن بن معویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم اموی کا یہہ شخص بڑا عالم کثیر الاطلاع اور بڑا حافظ اخبار و تواریخ کا تہا اوسنے کتاب عقد تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت نفع اور ہر ایک شی جو کثیر الفایدہ ہی مندرج ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ شعر اوسکے ہین سہ

چوتھی صدی کی شاعر

یا ذا الذی خطّ العذار بوجهه	خطّین ھاجا لوعة وبلا بلا
ما صحّ عندی ان لحظك صارم	حتّی لبست بعارضيك حمائلا

ولہ ایضاً

ودعتنی بزفرة واعتناق	ثم قالت متی یکون التلاق
وبدت لی فاشرق الصبح منها	بین تلك الجیوب والاطواق
یا سقیم الجفون من غیر سقم	بین عینیك مصرع العشاق
انّ یوم الفراق افظع یوم	لیتنی متّ قبل یوم الفراق

سوا اسکے اور اشعار رنگین بھی اوسکے لوگون سے لکھے ہین — پیدایش اوسکی دسوین تاریخ رمضان دو سو چالیس ہجری کے ہوئے اور ہفتہ کے روز اٹھارہوین جمادی الاولی سنہ ۳۲۹ ہجری کو فوت ہوا دوشنبہ کے روز درمیان مقبرۂ بنی عباس کے جو قرطبہ مین ہی مدفون ہوا اوسکو بیماری فالج کی ہو گئی تھی — قرطبہ ایک بڑا شہر بلاد اندلس کا ہی وہی دار السلطنت اندلس کی ہی اوسکی طرف وہ منسوب ہو کر قرطبی کہلاتا ہی

ابو الحسین

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی کئی علمون مین امام تھا خصوصاً علم لغت اوسکو خوب یاد تھا اوسنے کتاب مجمل علم لغت مین تالیف کی ہی باوجود مختصر ہونے کے اوسمین بہت کچھ اوسنے جمع کیا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سے حلیة الفقہاء ہی سوا ازین اور رسایل انیقہ اور مسایل علم لغت مین اوسکے بہت ہین اوسکے مسایل لغویہ وفقہیہ سے حریری نے اقتباس کرکے مقامات حریری مین درمیان مقامہ طیبیہ کے مسایل فقہیہ تعداد مین

ایک سو وضع کئی ہیں یہہ شخص ہمدان میں رہا کرتا تھا اسے شخص سے بدیع الزمان ہمدانی صاحب مقامات بدیع نے علم پڑہا اوسکے اشعار بہت جید ہیں از انجملہ یہہ اشعار بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں

مرّت بنا هيفاء مجدولة ۔۔۔ تركيّة تنمي لتركيّ
ترنو ابطرف فاتر فاتن ۔۔۔ اضعف من حجّة نحويّ

ولہ ایضا

اسمع مقالة ناصح ۔۔۔ جمع النصيحة والمقه
اياك واحذر ان تبيت ۔۔۔ من الثقات على ثقه

ولہ ایضا

اذا كنت في حاجة مرسلا ۔۔۔ وانت بها كلف مغرم
فارسل حكيما ولا توصه ۔۔۔ وذاك الحكيم هو الدرهم

اوسکے اشعار بہت اچھے ہیں وہ درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے ریّ میں فوت ہوا مقابل مشہد قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مدفون ہوا بعضے کہتے ہیں کہ ماہ صفر سنہ ۳۸۵ ہجری میں درمیان شہر محمدیہ کے فوت ہوا اول قول بہت مشہور ہی رازي منسوب طرف ری کے ہی یہہ شہر دیلمیون کے شہروںمیں سے مشہور و معروف ہی ز اسمین زاید ہی

متنبّی

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی معروف بنام متنبی شاعر مشہور ہی بعضے اوسکا نسب یون بیان کرتے ہیں کہ وہ احمد بن حسین بن مرّہ بن عبد الجبار کا ہی واللہ اعلم الغرض وہ شہر کان کوفہ سے ہی لڑکپن میں درمیان ملک شام کے آیا اطراف شام میں بہت سفر کیا علم ادب پڑہا اور خوب اوسمیں ماہر ہوا یہہ شخص لغت خوب جانتا تہا اوسکو

تمام لغت عربیہ اور عجمیہ کی اطلاع تھے جو بات اوسی پوچھتے تھے جلد بتا دیا کرتا تھا
کلام عرب میں یعنے نظم و نثر دونوں میں مہارت رکھتا تھا چنانچہ کہا گیا ہی کہ شیخ
ابو علی صاحب کتاب الایضاح اور تکملہ نے اوسے ایک روز کہا کہ کتنی جمع اوپر وزن فعلی کے
کلام عرب میں آئی ہیں متنبی نے فی الفور جواب میں کہا کہ حجلی اور ظربی شیخ ابو علی
کہتا ہی کہ میںنے کتب لغت کا تین رات تک مطالعہ کیا کہ کوئی وزن تیسرا بھی سوا ان دو کے
پاؤں مطلق نہ پایا جب ابو علی فارسی اس شخص کے حق میں یہہ کہتا ہو بس اورسکے کہنے
کی کیا حاجت ہی اشعار اسکے بہت ہیں اور بسبب شہرت کے اونکے ذکر کی کچھہ حاجت نہیں
ہی لیکن دو شعر تاج الدین کندی نے متنبی کے روایت کئے ہیں وہ دونو اوسکے
دیوان میں نہیں پائے جاتے اور روایت باسناد صحیحہ متصلہ ہی اسلئے وہ دو شعر
میں لکھتا ہوں وہ یہہ ہیں —

ابعين مفتقر اليك نظرتني — فاهنتني وقذفتني من حالق
لست الملوم انا الملوم لانني — انزلت آمالي بغير الخالق

متنبی کے اشعار میں لوگوں کی کئی مذہب ہیں بعضے اوسکو ابو تمام اور تمام متاخرین پر ترجیح دیتے ہیں
اور بعضے ابو تمام کو اوسپر ترجیح دیتے ہیں — ابو العباس احمد بن محمد نامی شاعر جسکا ذکر آتا ہی
یہہ کہتا ہی کہ شعر گوئی میں ایک کونا باقی رہ گیا تھا اوسمیں متنبی کہتا اور وہ راہ متنبی کے
ہاتھہ آئی میں چاہتا تھا کہ اوسپر اوس دو مضمونوں سے سبقت لیجاؤں سو اوسنے یہہ کہے ہیں —

رماني الدهر بالارزاء حتى — فؤادي في غشاء من نبال
فصرت اذا اصابتني سهام — تكسرت النصال على النصال

دوسرا مضمون یہہ ہی

في جحفل ستر العيون غباره — فكانما يبصرن بالآذان

لیکن یہہ وہ مضمون بہی اوسنے نہ چھوڑ سبے علمانے اوسکے دیوان کے بہت خدمت کی ہے۔
چنانچہ بہت شرحین اوسکے دیوان کے ہو چکیں ہین اور دیوان اوسکا بہت مشہور و معروف
ہی حتی کہ ہندوستان مین بہی ہمارے زمانہ یعنے سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین داخل درس ہو کر
مدرسون مین لوگون کو بہرا آگیا اور طلبا اوسکے بہت اوسکے حل اور مطالب فہمی کیطرف اس زمانہ مین
بہت مائل ہین — ایک شخص مشائخ مین سے نقل کرتا ہی کہ مینے چالیس شرحین مطول اور مختصر دیکہے
ہین ایسی خدمت کسی کے دیوان کی نہین ہوئی اور سچ ہی بیشک وہ شخص بہت نیک
بخت تہا اور خدا تعالی نے اوسکو سعادت تامہ شعر گوئی کے نصیب کی تہی —
دو شرح ہمارے زمانہ مین ایک عبکری کی کلکتہ مین درمیان زبان عربی کے چہپے ہی
اور ایک شرح فارسی کی مسمی محیی شرح دیوان متنبی ایک مدرس مدرسہ کلکتہ محمد ابراہیم
بن مولوی محمد مدین اللہ ابن فخر المدرسین مولانا محمد امین اللہ انصاری الوردائی نشا و
البہاری وطنا فی دار الامارت کلکتہ مین اپنی تصنیف سے فارسی مین درمیان ماہ شوال
سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین چہپوائی ہی — متنبی کو متنبی اسواسطے کہتے ہین کہ اوسنے درمیان
بادیہ سماوہ کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور اوسکے متبع بہی بہت خلق بنی کلب وغیرہ سے
ہو گئی تہی جب مسمی لولو امیر حمص نایب اخشیدی سے یہہ حال سنا اوسنے
متنبی پر چڑہائی کی اور اوسکے متبعین جو امت مین اوسکے داخل ہوئی تہے بہاگ
گئے متنبی کو اوسنے پکڑ کر قید کیا پہر توبہ کروا کر چہوڑ دیا اسواسطے اوسکا اور نام ولقب
بہی اوسکے وجہہ تسمیہ مین کی گئی ہین چنانچہ ایک یہہ ہی کہ اوسنے شعر گوئی مین
دعوی نبوت کا کیا تہا یعنے اوسنے کہا تہا کہ مین شعر کہنے مین نبی ہون
ابن خلکان کہتا ہی تاویل اول یعنے دعوی نبوت کا کرنا صحیح ہی دوسرے
تاویل غلط ہی بعد ازان متنبی امیر سیف الدولہ بن حمدان کے پاس درمیان سنہ ۳۳۷

چوتہی صدیکی شاعر

ہجری میں کے مصر میں داخل ہوا وہاں جاکر کافور اخشیدی کی مدح کی اور انوجور بن اخشید کی بہی مدح کی
کہتے ہیں کہ کافور کے سامنے متنبی اس ہیئت سے جاکر کہڑا ہوا تہا او سکے دونوں پیروں میں موزے
تہے اور کمر میں تلوار لٹکتی تہی اور پٹکا بندہا ہوا تہا اور دو او سکے غلام بہی پٹکے باندہے ہوئی تلواریں لٹکائی
ہوئے کہڑے تہے جب دربار میں او سکے جاکر کہڑا ہوا مدح پڑہی کافور نے متنبی کو خوش نہ کیا اوسوقت
اوسنے ہجو اوسکی کی اور بروز عید الضحی درمیان سنہ ۳۵۰ ہجری کے وہاں سے بہاگ گیا ہر چند کہ کافور
نے او سکے پکڑنے کے واسطے قافلے کئی طرف روانہ کئے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا اتنا یہہ ہی کہ کافور
نے اوسسی یہہ وعدہ کیا تہا کہ بعضے پرگنات کی حکومت تجکو دونگا جب کافور نے او سکے اشعار
میں یہہ حال دیکہا کہ وہ اپنی بہت تعریف کرتا ہی اور اپنے تئیں دور کہینچتا ہی تو اوسکو
یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو یہہ شخص چونکہ دلاور ہی پہر نہ بیٹہے اسلئے اوسکو
حکومت نہ دی کہتے ہیں کہ سیف الدولہ کی مجلس میں ہر رات کو علماء حاضر ہوکر آپس میں
کلام کیا کرتے تہے ایک روز ابن خالویہ نحوی اور متنبی میں کلام ہو گئے
ابن خالویہ نے متنبی پر کود کر ایک ہاتہہ مارا او سکے ہاتہہ میں کنجی تہی وہ
متنبی کے موہنہ پر ایسی لگی کہ خون بہنے لگا اور تمام کپڑے اوسکے لہو
لہان ہو گئے اسلئے متنبی خفا ہوکر مصر کیطرف نکل گیا وہاں جاکر
کافور کے مدح کے پہر وہان سے کوچ کرکے بلاد فارس میں گیا
وہاں عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کے تعریف کے اچہا انعام
پایا پہر وہان سے مراجعت کرکے بغداد میں آیا پہر درمیان کوفہ
کے اٹہوین تاریخ ماہ شعبان کو پہر آیا اثنار راہ میں فاتک بن ابوجہل
اسدی جمعیت سپاہ اوسسے ملاقی ہوا متنبی مذکور کے بہی
ساتہہ ایک جماعت کثیر اوسکے اصحاب اور یاروں کے تہے

دونون مین لڑائی ہوئی اس لڑائی مین متنبی اور اوسکا بیٹا محسد اور غلام اوسکا مفلح قریب
ایک مقام کے جسکو نعمانیہ کہتے ہین موضع صافیہ مین مارے گئے بعضے
کہتے ہین کہ جبال صافیہ جانب غربی سواد بغداد سے نزدیک دیرعاقول کے واقع
ہی اون دونون مین مسافت دو میلون کی ہی - ابن رشیق سے نے ایک کتاب بنام
عمدہ درباب منافع اور مضار شعر کے جو تصنیف کی ہی اوسمین یہہ لکہا ہی
کہ متنبی سے نے جب غلبہ طرف ثانی کا دیکہا اوسوقت بہاگنے کا ارادہ کیا
ایک غلام اوسکا جو حاضر تہا اوسنے کہا کہ آپ کو بہاگنا مناسب نہین کیونکہ متاخرین
ہمیشہ ہنسا کرینگے اور یہہ شعر تہارا بڑہ کر قہقہہ کیا کرینگے کیونکہ آپ تو یہہ فرماتی ہین
فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی والسّیف والرمح والقرطاس والقلم
یہہ سنکر متنبی کو ڈھارس ہوئی اور پہر حملہ کیا اوس حملہ مین مارا گیا اسی معلوم ہوا
کہ باعث اوسکے مقتول ہونی کی یہہ بیت تہی کیونکہ وہ یہہ شعر یاد ولاتا نہ مارا جاتا
جس روز متنبی مقتول ہوا وہ بدہ کا دن چہٹی یا تیسری یا دوسری تاریخ ماہ
رمضان ۳۵۴ھ سنہ ہجری کی تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ بروز دوشنبہ آٹہوین تاریخ
ماہ رمضان سنہ مذکور کو قتل ہوا پیدایش اوسکی درمیان تین سو تین ۳۰۳ کے کوفہ مین درمیان
اوس محلہ کے کہ جسکو کندہ کہتے ہین ہوئی اسواسطے اوسکو کندی کہتے ہین
وہ اوس محلہ کیطرف منسوب ہی قبیلہ کندہ کی طرف منسوب نہین کیونکہ وہ جعفی
قبیلہ کا ہی - کہتے ہین کہ متنبی کا باپ سقا تہا کوفہ مین پانی پلایا کرتا تہا پہر ملک
شام کی طرف اپنی بیٹے کے ہمراہ چلا گیا اوسجائی ابو الطیب نے پرورش پائی
چنانچہ کسی شاعر نے جو متنبی کی ہجو کی ہی اسکی طرف اشارہ کیا ہی وہ شعر
یہہ ہین ؎

چوتھی صدی کی شاعر

ای فضل بشاعر یطلب الفضل ... من الناس بکرۃ و عشیا
عاش حینا یبیع فی الکوفۃ الماء ... و حینا یبیع ماء المحیا

حاصل کلام یہہ ہی کہ متنبی کی علو ہمت کی باتین اور اخبار اور ماجری بہت ہین اختصار بہتر ہی اوسکے بیٹے کا نام محسد بضم میم و فتح حاء مہملہ اور شین مہملہ مشددہ بعد اوسکے دال مہملہ تہا

ابو العباس نامی

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنام نامی شاعر مشہور یہہ شاعر شعراء نامور اور اپنی زمانہ کے جیدین مین سے گذرا وہ بہی سیف الدولہ بن حمدان کے مداحون مین سے ہی یہہ شخص بعد متنبی کے اوسکی نزدیک رتبہ مین تہا وہ فاضل اور ادیب بارع اور عارف و عالم لغت اور علم ادب کا ماہر تہا اوسکے مکتوبات جو حلب کیطرف اوسنے لکھے ہین بہت ہین اچھے شعر اوسکے قصیدہ مین سے یہہ ہین

امیر العلی ان العوالی کواسب ... علاک فی الدنیا و فی جنۃ الخلد
یمر علیک الحول سیفک فی الطلی ... و طرفک ما بین الشکیمۃ و اللبد
و یمضی علیک الدھر فعلک للعلی ... و قولک للتقوی و کفک للرفد

یہہ شاعر متنبی کے ساتھہ بہت معارضہ اور جواب و سوال اشعار مین رکہا کرتا تہا ابو الخطاب بن عون حریری نحوی شاعر کہتا ہی کہ ایک روز مین ابو العباس نامی کے پاس گیا وہ بیٹہا ہوا تہا اوسکا تمام سر سفید ہو گیا تہا مگر ایک بال اوسکے تمام سر مین کالا ہی تہا مینے اوسے کہا کہ حضرت آپ کے سر مین ایک بال سیاہ ہی اور تمام سر سفید بگلے کی حالت ہو رہا ہی اوسنے کہا کہ ہان ای ابو الخطاب یہہ بال میری جوانی کا یادگار ہی مین اسی بہت خوش ہون چنانچہ مینی اسکے حقمین تین شعر بہی کہے ہین مینے کہا کہ مجکو بہی سنائی اوسنی یہہ شعر پڑہے

رایت فی الراس شعرۃ بقیت سواد تھوی العیون رویتھا
فقلت للبیض اذ تروعھا باللہ الا رحمت غربتھا
فقل لبث السوداء فی وطن یکون فیہ البیضاء ضرتھا

یہہ شعر پڑھکر اوسنے کہا کہ ای ابوالخطاب ایک بال سفید ہزار سیاہ بالون کو ڈرا دیتا ہی اور جب ایک سیاہ ہزار سفید وںمین ہوا وسکا کیا حال ہوگا یہہ شاعر درمیان سنہ ۳۹۹ ہجری کے یا سنہ ہجری کے یا سنہ کے درمیان حلب کے نوی برس کا ہوکر مرا

بدیع الزمان

ابوالفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی حافظ معروف بنام بدیع الزمان مصنف رسالون عجیبہ اور مقامات غریبہ مسمی مقامات بدیع کا ہی اسی کے طور پر حریری نے اپنی مقامات تصنیف کی ہی وہ بالکل پیرو اسیکا اور قدم بقدم اسیکے چلا ہی اور مقامات کے خطبہ مین اوسکے فضل اور سبقت کا معترف ہوا ہی یہہ وہ شخص ہی جسنے حریری کو اس راہ کے چلنے کی طرف ہدایت کی وہ بڑا فاضل اور فصیح آدمی تہا وہ ابوالحسین احمد بن فارس مصنف کتاب مجمل سے جو علم لغت مین اوسنی تصنیف کی ہی روایت کرتا ہی اوسکے رسالے بہت نادر اور نظم ملیح اور نادر ہی ہرات مین جو بلاد خراسان سے ایک شہر ہی رہا کرتا تہا اس شخص کے شعر بہت عمدہ اور خوب ہی اوسمین لحاظ اختصار اور سجع اور خوبی کا اور لطایفات اور صنعتون کا اسنے بہت کیا ہی اشعار اوسکے یہہ مین سے

وکاد یحکیک صوب الغیث منسکبا لو کان طلق المحیا یمطر الذہبا

چوتہی صدی کی شاعر

والدھر لو لم یخن والشمس لو نطقت — واللیث لو لم یصل والبحر لو عذبا

اوسکے اشعار ہمدان کے ذم میں بہی ہین مگر یہہ بیتین وہی شعر ابوالعلاء محمد بن حسول ہمدانی کے طرف منسوب پائے وہ یہہ ہین ؎

ھمذان لی بلد اقول بفضلہ — لکنّہ من اقبح البلدان

صبیانہ فی القبح مثل شیوخہ — وشیوخہ فی العقل کالصبیان

اوسکے سب مضامین ملیح اور نادر ہین کیا نظم اور کیا نثر اوسکو درمیان شہر ہرات کے ۳۹۸ھ ہجری مین زہر دیکر مارڈالا تہا بروز جمعہ گیارہوین جمادی الاخر ۳۹۸ ہجری مین اوسنے وفات پائی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض ثقون کی زبانی یہہ سُننے مین آیا کہ وہ سکتہ کی بیماری مین مبتلا تہا لوگون نے اوسکو مردہ تصور کرکے جلد ہی دفن کردیا قبر مین اوسکو افاقہ ہوا رات کو قبرستان مین اوسکی آواز سنے گئی صُبح کو اوسکی قبر کہودی گئی دیکہا کہ ڈارہی ہاتہہ مین پکڑے ہوئے مردہ تہا شاید قبر کے خوف اور ہول مین آکر اوسنے جان دی

الشریف الحُسینی

وہ ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسین بن علی ابیطالب رض شریف حسینی رستے مصری وہ نقیب الطالبین درمیان مصر کے تہا بڑا رئیس اور وہانکا سردار شمار کیا جاتا ہی اوسکے شعر زہد اور گوشہ نشینی وغیرہ مین بہت ہین ابو منصور ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اوسکے قطعہ ذکر کئی ہین ازانجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ؎

خلیلیّ انّی للثریّا لحاسد — وانی علی ریب الزمان لواجد

ایبغی جمیعًا شملها وهی سنّتہ واقفد من احبتہ وهو واحدٗ

سوا اسکی بعد بہی او سکے بہت شعر ہین یہہ دو شعر طول شب مین بہت نادر او سنے کہے ہین ؎

کان نجوم اللیل سارت نهارها فوافت عشاء وهی انضاء اسفار
وقد خیمت کی تستریح رکابها فلا فلک جار ولا کوکب سار

تاریخ مصر مین مذکور ہی کہ وہ درمیان ۴۵۳ہجری کے فوت ہوا اور سوا او سکے اوروں نے بہی یہہ کہا ہی کہ منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ شعبان کو وفات پائی اچہے ہوا ار سے عیدگاہ جدید کے جو مصر مین ہے مدفون ہوا عمر او سکی چونسٹہہ برس کی تہے

ابو حامد

وہ ابو حامد احمد بن محمد انطاکی مشہور بکنیت ابو الرقعمق شاعر مشہور ہی ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکا اسطور ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص نادر اور عجوبہ زمانہ کا ہی یہہ بہی اون لوگون مین سے جنہون نے ہزلی اور ہر نوع اشعار مین کوشش کی ہی تہا وہ شخص تمام خصلتون کا حاوی تہا اچہے مداحین مین سے ایک یہہ بہی مداح ہی وہ درمیان ملک شام کے ایسا تہا جیسا کہ ابن حجاج عراق مین گذرا ہی یہہ چند شعرا و سکے بہت نادر ہین انمین ابو الفرج یعقوب بن کلس وزیر عزیز معزّ عبیدی حاکم مصر کی تعریف کرتا ہی وہ یہہ ہین ؎

قد سمعنا مقاله واعتذاره واقلناه ذنبه وعثاره
والمعانی لمن عنیت ولکن بک عرّضت فاسمعی یا جاره
من نرادیه انّه ابد الدهر تراه محللًا ازراره
عالم انّه عذاب من الله متاح له عین النظاره
هتک الله ستره فلکم هتک من ذی تستر استاره

چوتھی صدی کی شاعر

سحرتنی الحاظه وکذا ۔۔۔ کل ملیح لحاظه سحارة
ما علی موثر التباعد والاعراض ۔۔۔ لو اثر الرضا والزیارة
وعلی انّنی وان کان قد عذب ۔۔۔ بالهجر موثر اشارة
لم ازل لا عدمته من حبیب ۔۔۔ اشتهی قربه والی نفارة

اسکی یہ مدح شروع ہے

ولم یدع للعزیز فی سایر الارض ۔۔۔ عدوّا الّا واخمد ناره
کل یوم له علی نوب الدهر ۔۔۔ وکرّ الخطوب بالبذل غارة
زید شانها الفرار من البخل ۔۔۔ وفی حومة الندی کراره

چنانچہ شعر واسطے نمونہ کے کافی ہیں اور اسکے سب شعر بہت جید ہیں اس شاعر کا طریق صریع الدلار فضلا شعرہی کے اسلوب پر ہی مصر میں مدت تک وہ رہا اکثر اشعار اوسکے مدح بادشاہوں اور روساء میں ہیں ۔ معز ابو تمیم معد بن منصور بن قایم بن مہدی عبید اللہ کی مدح بہی اوسنے کی ہی اور اوسکے بیٹے عزیز اور حاکم بن عزیز اور سپہ سالار سے جوہر اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روساء مصر کے بہت مدح اوسنے کی ہی اسکا ذکر امیر مختار مسیحی نے درمیان تاریخ مصر کے یون کیا ہی کہ وہ سنہ ۳۹۹ ہجری میں فوت ہوا اور ایک اور شخص نے دن جمعہ کا آٹھوین تاریخ ماہ رمضان کے یہہ بہی ٹھہرایا ہی ۔ اور بعضے ماہ ربیع الآخر بتلاتے ہیں ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ مجکو یہہ گمان ہی کہ وہ مصر میں مرا

ابو علی تمیم

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی باپ اوسکا حاکم بلاد مصر اور مغرب کا تہا یہہ وہ ہی جسنے قاہرہ مغرب میں بسایا ہی ۔ تمیم مذکور فاضل اور شاعر اور ماہر لطیف اور ظریف تہا اوسکو سلطنت نہیں نصیب ہوئی کیونکہ ولیعہد اوسکا بہائی عزیز تہا بعد اوسکے باپ کے وہ

والی ہوا — عزیز کی بہت اچھے اشعار ہیں ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر میں اوسکے شعر اور قطعے لکھے ہیں — یتیمہ مذکور سے یہہ شعر ہیں

همّت تقبّله عقارب صدغه | فاستل ناظره عليها خنجرا
والله لولا ان يقال تغيرا | واصبا وانكان التصابي لجديرا
لاعدت تفاح الخدود بنفسجا | لثما وكافور الترائب عنبرا

وله

اساء الذي لا يملك الامر غيره | ومن هو بالسر المكتم اعلم
لئن كان كتمان المصائب مؤلما | لاعلانها عندي اشد والم
وبي كل ما يبكي العيون اقله | وان كنت منه دائما اتبسم

یہہ شعر بھی اوسکی طرف منسوب کیا گیا ہی

وكما يملّ الدهر من اعطائه | فكذا ملالته من الحرمان

شعر اوسکے سب اچھے ہیں اوسنے ماہ ذیقعدہ ۳۸۰ہجری میں وفات درمیان مصر کے پائی

ابو فراس

حارث بن ابو العلا سعید بن حمدان بن حمدون حمدانی چچازاد بہائی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کا جو دونو بیٹے حمدان کے ہیں تہا ثعالبی نے اس شخص کی تعریف میں یہہ بیان کیا ہی کہ وہ اپنے زمانہ میں یگانہ اور اپنے وقت کا شمس از روئی ادب اور فضل اور بلاغت اور دانائی اور شجاعت اور شعر گوئی کے تہا شعر اوسکے جودت اور حسن اور سہولت اور شیرین گفتار اور حلاوت اور کثرت اور مضمون ہونے میں شہرت رکہتے ہیں اسطرح کی خصلتیں بجز اوسکے شعروں کے قبل اوسکے کسیکے شعروں میں نہیں مجتمع ہوئیں مگر عبد اللہ بن معتز کے اشعار میں بھی یہہ صفات پائی جاتی ہیں لیکن اہل صنعت کے نزدیک ابو فراس مذکور بڑا شاعر شمار کیا جاتا ہی — اور صاحب ابن عباد کا یہہ مقولہ ہی کہ شعر کہنا

چوتھی صدی کی شاعر

ایک بادشاہ سی شروع ہوا یعنی امرأ القیس سے اور ایک بادشاہ پر تمام ہوا یعنی ابو فراس پر
ـ متنبی بھی اس شخص کے تقدم اور شرافت شعرا و رکیتائی کا قایل تہا اور اوسکی مدح
متنبی نے بسبب اوسکے جلیل القدر ہونے کے نہیں کی یعنی اوسنے کسر نفسی کی سبب سے
اوسکی مدح نہ کی سوا اوسکے اور لوگون کی جو آل حمدان سے تہے اونکی مدح کی ـ اور سیف
الدولہ ممدوح متنبی کا ابو فراس کے خوبیون اور خوش گفتاری سے بہت تعجب کیا کرتا تہا اور
اپنے تمام قوم پر اوسکی بزرگی اور عزت کرتا رہتا تہا لڑائیون مین اوسکو اپنی ہمراہ رکہتا
اور ہر کنات پر اپنا خلیفہ اوسکو کر دیا کرتا تہا ـ رومیون نے کسی لڑائی مین اوسکو
اس حالت مین کہ وہ مجروح تہا قید کیا تہا اوسکی ایک تیر ایسا لگا تہا کہ بہال ل
اوسکی ران مین بیٹھہ گئی تہی ـ پہلے خرشنہ مین گیا پہر قسطنطنیہ مین مقید رکہا
یہہ واقعہ ۳۴۸ھ مین گذرا یہہ حال ابو الحسن زرادیلمی نے بیان کیا ہی اوسکو لوگون
نے نغلطی منسوب کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو فراس دو دفعہ قید ہوا اول دفعہ درمیان
۳۴۸ ہجری کے مغارة الکحل مین قید ہوا تہا خرشنہ مین قید نہین ہوا خرشنہ ایک
قلعہ ہی درمیان بلاد روم کے نہر فرات اوسکے نیچی جاری ہی ـ اور دوسری
دفعہ رومیون نے درمیان ماہ شوال ۳۵۱ھ ہجری کے منبج مین اوسکو قید کیا اور
قسطنطنیہ مین اوسکو لیگئے چار برس تک وہان مقید رہا اوسنے اوس قید مین
شعر بہت کہے ہین اوسکے دیوان مین لکھے ہوئے ہین یہہ شہر منبج اوسکے جاگیر
مین تہا اوسکے حق مین یہہ شعر اوسنے کہے ہے

قد کنت عدتی التی اسطو بہا ⁂ ویدی اذا اشتد الزمان وساعد
فرمیت منک بضد ما املتہ ⁂ والمرء یشرق بالزلال البارد

ولہ ایضا

چوتہی صدیکی شاعر

اساء فزادته الاساءة حظوة | حبیب علی ما کان منه حبیب
یعد علی الواشیان ذنوبه | ومن این للوجه الجمیل ذنوب

وله

سکرت من لحظه لامن مدامته | ومال بالنوم عن عینی تمایله
فما السلاف دهتنی بل سوالفه | ولا الشمول ازدهتنی بل شمائله
الوی بعزمی اصداغ لوین له | وغال قلبی بما تحوی غلائله

اوسکے شعر بہت اچھے ہین اوس لڑائی مین جبکہ اوسکو درمیان ۳۵۷؁ ہجری کے غلامون نے قید کیا مارا گیا ابن خلکان کہتا ہی کہ مین نے اوسکے دیوان مین یہہ شعر لکہے ہوئے پائے ہین حال انکا یہہ ہی کہ جب وہ مرنے لگا اپنی دختر نیک اختر کو مخاطب کرکے یہہ شعر اوسنے پڑہی

ابنیتی لا تجزعی | کل الانام الی ذهاب
نوحی علی بحسرة | من خلف سترك والحجاب
قولی اذا کلمتنی | فعییت عن رد الجواب
زین الشباب ابوفراس | لم یمتع بالشباب

ابن خالویہ یہہ کہتا ہی کہ جب سیف الدولہ مرگیا اوسوقت ابوفراس نے یہہ ارادہ کیا کہ شہر حمص پر تغلب کرکے اپنا عمل دخل کرلون یہہ خبر ابوالمعالی بن سیف الدولہ اور اوسکے غلام مسمی قرغویہ کو پہونچی اوسنے ایک آدمی کو سکہلا کر اوسکے پاس بہیجا اوسنے ابوفراس کو راہ مین قتل کیا — اور ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض حواشی مین مین نے لکہا پایا ہی کہ ابوفراس بروز چہارشنبہ اٹہوین تاریخ ماہ ربیع الاخر ۳۵۷؁ ہجری کو بیچ ایک گانٔون کے جو معروف بنام صدد ہی درمیان ایک لڑائی کے کہ ابوالمعالی بن سیف الدولہ اور ابوفراس کے بیچ ہوئی تہے مارا گیا بعد مقتول

ہونیکے اوسکا سر کاٹ کر ابوالمعالی اپنی ساتہہ لے آیا اور لاشہ اوسکا اوسجا ئی جنگل مین پڑا رہا یہانتک کہ عربون نے اگر اوسکو کفن دیکر دفن کیا — ابوفراس — ابوالمعالی مذکور کا ماموں تہا کہتے ہین کہ جب ابوفراس کی والدہ کو اوسکے مقتول ہونیکی خبر پہونچی اوسنے ماتم مین ایسی تلی اپنے مونہہ پر ماری کہ ایک آنکہ اوسکی نکل پڑی بعضے یہہ کہتے ہین کہ قرعویہ غلام نے جب ابوفراس کو قتل کر لیا اوسوقت ابوالمعالی کو خبر ہوئی مگر بہت افسوس کیا اور ندامت اوٹہائی کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۲۰ ہجری کے ہوئی تہے واللہ اعلم بالصواب

علی ابن محمد

وہ علی بن محمد بن محمود غازی المعلا ابوالحسن بن کامل حنفی ہی وہ بکنیت ابن شحنہ مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب بارع تہا اوسکے اچہے شعر اوسکے بہتیجے نے میری سامنے یہہ پڑہے تہے ایک بلّی کی حقمین یہہ شعر اوسنے ہنسے کے طور پر کہے ہین سہ

وقط کلیث کامل الحسن صائد ... وفی عزمہ واللون یشبہ عنترا

یفوق علی قط الزباد تفضلا ... ومن سمتہ نشرہ المسک عنبرا

اور یہہ دو شعر اوسکے بہتیجے نے پڑہ کر یہہ کہا کہ اوسنے یہہ شعر تصنیف کرکے وصیت کی تہی کہ میری قبر مین لکہکر رکہہ دینا وہ یہہ ہین سہ

الٰہی قد نزلت بضیق لحد ... باوزار ثقال مع عیوب

وعفوک واسع وحماک حصن ... وانت اللہ غفار الذنوب

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان سنہ ۸۰۴ ہجری کی پیدا ہوا باوجودیکہ وہ علم عربی

پرہتا بڑا نایتہا اوسپر بہی غلطی زبان مین نہ کرتا تہا وہ کہتا تہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا بعد زیارت کے مینے عرض کی کہ یا حضرت میری زبان فصیح اور درست ہو جاوے حضرت نے اپنا لعاب دہن مجکو کہلا دیا جسکے اثر سے فاضل بارع ہوگیا درمیان سنہ ۴۳۱ ہجری کے فوت ہوا

صاحب ابن عبادہ

یہہ وہ شخص ہی جسنی خوارزمی رافضی کی دو شعرونمین ہجو کی ہی وہ ابو القاسم اسماعیل بن عباد ملقب بلقب کافی الکفاۃ وزیر مویدالدولہ کا تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ صاحب ابن عباد بہت فنون جانتا تہا اور علم ادب اوسکو خوب آتا تہا اوسکی تصانیف اوسکے فضل اور نثر بلیغ اور نظم فصیح اوسکے نعمت اور براعت پر گواہی دیتی ہی اوسکے پاس بہت بڑا کتب خانہ تہا کہتے ہین کہ اگر اون کتابون کو لیجانا کہین چاہتا تو چار سو اونٹ کی اونکی باربرداری کے واسطے ضرورت ہوتی تہی اور فضلاء اور ادبا اور عقلا کی صحبت مین رات کو رہتا تہا اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ صبح کو مین بادشاہ ہون اور رات کو ایک بہائی مسلما کا مثل اوربہائیون کے ہون یعنے رات کو اونکی صحبت مین بیٹھنے سے کچہہ تکلف نہ کرتا تہا اوسکی تصنیفات سے ایک رسالہ سنجریہ مین ہی جسمین بعض بہائیون لے ہنسی کی ہی صاحب ابن عباد کے یہہ اشعار ہین سہ

لقد صدقوا والرافضات الخمنی ۔ بان مودات العدی لیس ینفع
ولو اننی داریت دهری حیّۃ ۔ اذا استمکنت یوما من اللسع تلسع

ولہ ایضا

عیشا لنا بالابرقین فابدت ایامه وتجددت ذکراه
والعیش ما فارقته فذکرته لهفا ولیس العیش ما تنساه

خاندان دیلمیہ سے یہہ بہت اچھا موافق بہا گذراہی ہر وزجمعہ نزدیک غروب شمس کے
چھٹے تاریخ ماہ صفر سنہ ۳۹۳ ہجری مین فوت ہوا

ابو محمد الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف بن حیان
ابن صدقہ ابن زیاد ضبی معروف بکنیت ابن وکیع تنیسی شاعر مشہور ہی اصل
اوسکی بغداد کی اور پیدایش تنیس کی ہی ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ الدہر مین
اوسکے حق مین یہہ کہا ہی کہ وہ شاعر بڑے رتبہ کا اور عالم جامع تہا
اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ قدرت سخن کی رکہتا تہا اوسکے وقت مین
کوئی اوس سے رتبہ زیادہ نرکہتا تہا اوسکے شعر بہت نادر ہین تمام شعرا اوسکے
ذہن اور سکے ذہن کے مقابلہ مین مثل غلامون اور تابعدارون کے تہے اوسکا
دیوان بہت اچھا ہی اور ایک کتاب بہت اچھی اوسکی تصنیف سے ہی
جسمین متنبی کے سرقات اوسنے ثابت کئے ہین اوس کتاب کا نام منصف
رکہا ہی اوسکی زبان مین عجمیت بہی تہی اسواسطے اوسکو عاطس کہتے تہے
یہہ اوسکی شعر بہت نادر ہین سہ

سلا عن حبك القلب المشوق فما یصبوا الیك ولا یتوق
جفاءك کان عنك لنا عزاء وقد یسلی علی الولد العقوق

ولہ ایضا

لئن کان قد بعد اللقاء فودنا باق ونحن علی النوی احباب

چوتھی صدی کی شاعر

کم قاطع للوصل یؤمن ودہ　　　　ومواصل یودہ مرتاب

واله ایضاً

لقد شمت بقلبی　　　　لا فرج الله عنه
لوملته فی هوای　　　　فقال لابد منه

ابوبکر الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوبکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد معروف بکنیت ابن العلاف
انکہو نسی اندہا رہنیوالا نہروان کا شاعر مشہور وہ شعرا مجیدین سے ہی ابو عمر دوری مقری
— اور عبید ابن سعدہ بصری — اور نصر بن علی جہضمی اور محمد بن اسماعیل
حسانی سے اوسنے حدیث سیکہی — اور عبد اللہ بن حسن بن نحاس — اور
ابو الحسن خراجی قاضی اور ابو حفص بن شاہین وغیرہ سینے اوس سے روایت کی ہی
امام معتضد باللہ کی صحبت مین وہ رہا کرتا تہا اوسکی مدح مین اوسنے اشعار بہی
بہت کہے ہین اور ایک بلا اس شاعر کا بلا ہوا تہا اوسکو بہت پیار کیا کرتا تہا لیکن وہ
بلا ہمسایون کے کبوتر پکڑ کر کہا جاتا تہا اسلئے کسینی اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اس
شاعر نے اوسکا مرثیہ بڑی دہوم دہام کا لکہا ہی چونکہ وہ قصیدہ بہت بڑا ہی
اسلئے چند شعر اوسکے لکہتا ہون — بعضے یہہ بیان کرتے ہین عبد اللہ ابن
معتز کا اوسنے مرثیہ لکہا ہی لیکن بسبب خوف امام مقتدر باللہ کی بلی کیطرف
اوسکو نسبت دی ہی کیونکہ امام مقتدر باللہ نے اوسکو قتل کیا تہا — اور
صاعد لغوی اپنی کتاب فصوص مین یہہ بیان کرتا ہی کہ مجہسے ابو الحسن مرزبانی
نے یہہ بیان کیا کہ ایک لونڈی علی بن عیسی کے ایک غلام کو جو ابوبکر بن علاف
ہ ہزیر کا تہا چاہنے لگی تہی علی بن عیسی کو یہہ بات معلوم ہو گئی اوسنے دونون کو قتل

کرکے اوسکے چمڑو نمین بہس بہروا یا تہا اسلیے ابوبکر نے اپنے غلام کا مرثیہ کہا اور اوسکو بلی کی طرف منسوب کیا واقع مین وہ مرثیہ غلام کا ہی واللہ اعلم بالصواب
حاصل کلام یہہ ہی کہ مرثیہ بہت نادر ہی پنسٹہہ شعر اوسکے ہین بسبب طویل ہونے کے سب نہین لکہہ سکتا نہین تو تمام لکہتا کیونکہ ہر ایک شعر اوسکا خالی حکمت سے اور عقل سے نہین ہی اول اوسکا یہہ ہی سے

یا هرّ فارقتنا ولم تعد	وكنت عندي بمنزلة الولد
فكيف ننفك عن هواك وقد	كنت لنا عدّة من العدد
تطرد عنا الاذى وتحرسنا	بالغيب من حيّة ومن جرد
تخرج الفار من مكامنها	ما بين مفتوحها الى السّد د
يلقاك في البيت منهم مدد	وانت تلقاهم بلا مدد

اوسنے درمیان ۳۱۸ یا ۳۱۹ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی سو برس کی تہی

المہلبی

ابو محمد حسن بن محمد بن ہارون بن ابراہیم بن عبد اللہ بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرۃ الازدی مہلبی وزیر معز الدولہ ابو الحسین احمد بن بویہ دیلمی کا ہی بروز دوشنبہ ستائیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی ۳۳۹ ہجریکو وہ عہدہ وزارت پر مامور ہوا — وہ رفیع القدر اور فراخ سینہ اور عالی ہمت اور ہاتہہ کا سخی مشہور تہا اور نہایت ادب اور قاعدہ دان اور اپنی کنبہ اور اہل وعیال سے محبت کرنیوالا شخص تہا قبل اسکے کہ وہ وزیر سرکار معز الدولہ کے ہو بہت تنگی اور مفلسی مین تہا کہتے ہین کہ ایک دفعہ اوسنے سفر کیا اوسکو سفر مین بہت مشقت اور تعب لاحق حال ہوا کہین جاکر گوشت کہانی کے واسطے اوسکی طبیعت نے چاہا مگر اوسکے پاس چونکہ پیسا نہ تہا

چوتھی صدی کی شاعر

بہت تنگ اور مفلس تہا اسلئے اوسنے یہہ شعر فی البدیہہ کہے ؎

الا موت یباع فاشتریه   فهذا العیش ما لا خیر فیه
الا موت لذیذ الطعم یاتی   یخلصنی من العیش الکریه
اذا ابصرت قبرا من بعید   وددت لو اننی مما یلیه
الا رحم المهیمن نفس حر   تصدق بالوفاة علی اخیه

ایک شخص اوسکے ہمراہ مسمی عبد اللہ صوفی بہی مسافر تہا بعضے کہتے ہین کہ ابو الحسن عسقلانی تہا بہرکیف کوئی ہو غرضکہ جب اوس دوسری مسافر نے یہہ دو شعر اوسکے سنے اوسکے واسطے ایک درہم کا گوشت خرید کے پکا کر اوسکو دیا اور کہلایا بعد ازان جب مہلبی وزیر ہوا اور بغداد مین آکر اوسکے عزت او نصیب نے پہر ترقی پائی کہ معز الدولہ کی سرکار مین وزیر ہوا اور وہ رفیق اوسکا جسنے اوسکو گوشت ایک درہم کا حالت مفلسی مین کہلایا مفلس ہو گیا جب اوسنے سنا کہ مہلبی وزیر ہوا اوسکے پاس آیا اور یہہ دو شعر لکہہ کر اوسکے پاس بہجوا دیئے ؎

الا قل للوزیر فدته نفسی   مقالة مذکر ما قد نسیه
اتذکر اذ تقول لضنک عیش   الا موت یباع فاشتریه

جب یہہ شعر مہلبی نے پڑہے فوراً وہ مصیبت اپنی اور سخاوت اوسکی یاد آئی حکم دیا کہ اسیوقت اوسکو سات سو درہم دو اور پشت پر اوس رقعہ کے یہہ آیت لکہہ بہیجی

مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة
مثال اون لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین مال اپنا   مثل ایک دانہ جسنے
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء
اگین سات بالین ہر بال مین ایک سو دانہ ہین اور اللہ دو چند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے

پھر بلاکر اوسکو خلعت اور حکومت دی کہتے ہین کہ جب مہلبی بعد اس مفلسی اور تنگی کے وزیر ہوا یہہ شعر بنائے ؎

رق الزمان لفاقتی | ورثی لطول تحرقی
فانالنی ما ارتجیه | وحاد عما اتقی
فلاصفحن عما اتاه | من الذنوب السبق
حتی جنا بته بما | صنع المشیب بمفرقی

وله ایضا

قال لی من احب والبین قد جد | وفی مهجتی لهیب الحریق
ما الذی فی الطریق تصنع بعدی | قلت ابکی علیک طول الطریق

فضیلتین وزیر مہلبی کی بہت ہین بیہ ایشن اوسکی چوتھی تاریخ محرم کی سنگل کی رات کو ۲۹۱ سنہ ہجری مین درمیان بصرہ کی ہوئی ہفتہ کے روز تیسری شعبان ۳۵۲ سنہ ہجری کو واسط کے راہ مین انتقال پایا وہان سے اوسکا جنازہ اوٹھا کر بدہ کی رات کو پانچوین ماہ رمضان سنہ مذکور کو بغداد مین پہنچایا درمیان مقابر قریش کے ایک مقبرہ نوبختیہ مین مدفون ہوا

ابو عبد اللہ

ابو عبد اللہ حسین ابن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب و شاعر صاحب ظرافت شوخ مزاج ہزل گو آدمی تھا لیکن اپنی فن مین یگانہ آفاق تھا کوئی اوسپر اس طریقہ مین سبقت نہ لیگیا تھا باوجود اس ہزل گوئی کے الفاظ شیرین اور بے تکلف اوسکے اشعار ہوتے تھے — اوسنے خلیفہ مامون — اور امراء — اور وزراء — وغیرہ کی مدح کی ہی اوسکا دیوان بہت بڑا اکثر دس جلد مین پایا جاتا ہی اور سب مین ہزل

اور

چوتہی صدی کی شاعر

اور بی ہودگی پائی جاتی ہی مگر چند شعرونمین خوبی اور مضمون عاشقانہ بہی ہی — وہ محتسب بغداد کا تہا مدت تک اس عہدہ پر رہا بعد ازان وہ معزول ہوا اوسکی جای ابو سعید اصطخری فقیہ شافعی مامور ہوا اپنی معزول ہونے مین شعر جو اوسنے کہے ہین مشہور ہین اونکے لکہنے کی حاجت کچہہ ضرورت نہین کہتے ہین کہ وہ شعر گوئی مین مثل امرأ القیس کے رتبہ رکہتا تہا مثل اون دونون کے درمیان زمانہ ان دونون کے کوئی نہین گذرا کیونکہ ہر ایک انہ دونون مین سی اپنی طریقہ کا مخترع اور موجد ہی او سکے جید شعرونمین سے یہہ شعر ہین ؎

یا صاحبیّ استیقظا من رقدۃ	تزری علی عقلی اللبیب الاکیس
ھذی المجرۃ والنجوم کانّھا	نھر تدفق فی حدیقۃ نرجس
ورای الصبا قد غسلت بنسیمھا	فعلام شرب الراح غیر مغلس
قومًا اسقیانی قھوۃ رومیۃ	من عھد قیصر دنّھا لم یمسس
صرفًا تضیف اذا تسلط حکمھا	موت العقول الی حیات الانفس

یہہ شاعر بروز سہ شنبہ ستائیسوین جمادی الآخر سنہ ۳۹۱ھ مین شہر نیل مین فوت ہوا نیل ایک چہوٹا سا نہر فرات پر درمیان بغداد اور کوفہ کے ہی اس قصبہ مین سے بہت علما او فضلا نکلے ہین اصل مین بات یہہ ہی کہ اس شہر مین ایک نہر حجاج بن یوسف نے کہدوائی ہی اوسمین پانی فرات سے آتا ہی اوس شہر کا نام نیل مصر کی نام پر رکہا اوسپر بہت گانو بستے ہین ایک قصبہ بہی بنام نیل ہی اس قصبہ مین یہہ شاعر فوت ہوا جنازہ اوسکا وہان سے لاکر بغداد مین نزدیک مشہد موسی بن جعفر رض کے دفن کیا اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ حضرت علی موسی رضا کے پاؤن کیطرف دفن کرنا اور یہہ آیت میری قبر پر لکہہ دینا وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

چوتھی صدی کی شاعر

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ شخص بڑا شاعر شعرا شیعہ مذہب سے گذرا ہی ابن خلکان لکھتا ہی کہ بعد اوسکی مرنیکے اوسکے یاروں نے خواب مین دیکھا چنانچہ اوسے پوچھا کہ کہو اب کیا حال ہی اوسنے یہہ شعر پڑہے ؎

افند سوء مذهبی | فی الشعر حسن مذهبی
لم یرض مولای علی | سبی لاصحاب النبی

ابو سلمان

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو سلمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب خطابی اور بستی ہی وہ فقیہ اور ادیب اور محدث تہا اوسکی تصنیفات بہت نادر ہین از انجملہ ایک کتاب غریب الحدیث — ایک معالم السنن شرح سنن ابو داود کی — اور ایک اعلام السنن شرح بخاری کی — اور ایک کتاب السجاح — اور ایک کتاب شان الدعا — اور ایک کتاب اصلاح غلط المحدثین وغیرہ اوسکی تصانیف سے ہین عراق مین ابو علی صفار — اور ابو جعفر رزاز وغیرہ سے اوسنے سماعت کی اور حاکم ابو عبد اللہ بن بیع نیشاپوری اور عبد الغفار بن محمد فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل خطابی وغیرہ نے اوسسی روایت کی ہی مصنف یتیمۃ الدہر نے اوسکا حال مع ان اشعار کے لکہا ہی ؎

وما غمة الانسان فی شقة النوی | ولکنها واللہ فی عدم الشکل
وانی غریب بین بست واهلها | وان کان فیها اسرتی وبها اهلی

ولہ ایضاً

شر السباع العوادی دونہ وزر | والناس شرهم ما دونہ وزر
کم معشر سلموا لم یوذهم سبع | وما نری بشرا لم یوذه بشر

ولہ ایضاً

چوتہی صدیکی شاعر

فسامح ولا تستوف حقك كله　　وابق فلم يستقص قط كريم
ولا تغل في شيء من الامر واقتصد　　كلا طرفي قصد الامور ذميم

سوا اسکے اور بہی شعر صاحب یتیمۃ الدہر نے لکہے ہیں اپنے زمانہ مین وہ ابوعبید قاسم بن سلام
علم اور ادب اور زہد مین مشابہ تہا اور تدریس اور تالیف مین بہی مثل اوسیکے تہا۔ اوسنے
درمیان ماہ ربیع الاول ۳۰۳ کی شہر بست مین انتقال پایا

الشبلی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوبکر دلف بن جحدر یا موافق قول بعض کے جعفر بن یونس ہی
اسیطرح پر اوسکی قبر پر کتبہ لکہا ہوا ہی یہہ شبلی صالح اور نیک آدمی مشہور خراسانی
اصل کا بغداد کی پیدائش ہی اوسین پیدا ہوا اوسیمین پلا وہ جلیل القدر مالکی مذہب
کا شیخ تہا ابوالقاسم جنید کی صحبت مین بہت رہا ہی اور جو اوسکے وقت مین صلحا رہتے
اونکے پاس رہتا تہا ابتدا حال مین دنیاوند کا حاکم تہا آخر کو درمیان مجلس خیر النساج کے
حکومت سے توبہ کرکے فقیر ہوا کہتے ہین کہ اوسنے جاگنے کے واسطے اپنی آنکہوں مین
نمک کی سلائیاں ڈالین تا کہ عادت بیداری کی پڑجاوے یہہ شخص شرع شریف کی
بہت تعظیم کرتا تہا جب رمضان شریف آتا وہ بہت کوشش نماز اور روزہ رکہنے مین
کرتا اور یہہ کہا کرتا تہا کہ یہہ مہینہ ایسا ہی جسکو میرے پروردگار نے معظم کیا ہی مجکو بہی
ضرور ہی کہ مین اسکی تعظیم کرون آخر عمر مین یہہ شعر بہت پڑہا کرتا تہا

وكم من موضع لو مت فيه　　لكنت به نكالا في العشيرة

ایک روز اپنے پیر شیخ جنید کی خدمت مین جاکر یہہ شعر ہاتہہ کی تالیان بجاکر سنائے ـ

عودني الوصل والوصل عذب　　ورموني بالصد والصد صعب
زعموا حين ازمعوا ان ذنبي　　فرط حبي لهم وما ذاك ذنب

چوتھی صدی کی شاعر

لاوحق الخضوع عند التلاقی ما جزا من یحب الا یحب

حضرت جنید نے یہہ جواب دیا ؎

وتمنیت ان اراک فلما رایتکا غلبت دهشة السرور فلم املک البکا

خطیب اپنی تاریخ میں لکھتا ہی کہ ابو الحسن تمیمی نے مجھے یہہ کہا کہ ایک روز ابوبکر کی پاس اوسکی گھر میں گیا تہا وہ شوق میں آیا ہوا یہہ شعر پڑہ رہا تہا ؎

علی بعدک لا یصبر من عادته القرب
ولا یقوی علی هجرک من تیمه الحب
وان لم ترک العین فقد یبصرک القلب

اور خطیب نے درمیان بیان ابو سعید اسماعیل بن علی واعظ کی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسنے کہا کہ مجھے ابو سعید نے کہا اوسنے کہا کہ مجھے طاہر خثعمی نے بیان کیا اوسنے کہا کہ سنا میں نے شبلی نے اپنی شعر یہہ پڑہ کر سنائے ؎

مضت الشبیبة والحبیبة فانبری دمعان فی الاجفان یزدحمان
ما انصفتک الحادثات رمیتنی بمودعین ولیس لی قلبان

شبلی مذکور نے بروز جمعہ دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ ۳۳۴ھ کو بغداد میں وفات پائی اور مقبرہ خیزران میں مدفون ہوا عمر اوسکی ستاسی برس کی ہوئی کہتے ہیں کہ پیدایش اسکی سُر من رائی میں ہوئی ــ شبلی بکسر شین منسوب طرف شبلہ کے ہی جو کہ ایک گانو دیہات اُسروشنہ کا ہی یہہ شہر عظیم بری سمرقند کے بلاد ما وراء النہر اور دنیاوند کے واقع ہی

ابو الحسن

ابو الحسن سری بن احمد بن السری کندی رفاء موصلی شاعر مشہور ہی لڑکپن میں درمیان شہر موصل کے ایک دوکان میں رفوگری کیا کرتا تہا باوجود اس پیشہ کے علم ادب کا بہت

چوتہی صدی کی شاعر

شایق تہا نظم و شعر کا اوسکو بہت خیال رہتا تہا اسلیئے اوسکی شعر بہت اچہے ہونے لگے اور اوسنے اس علم مین مہارت تامہ پیدا کی — سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس حلب مین آیا وہان آکر اوسکی مدح کی تا عین حیات سیف الدولہ کے اوسکا ہی مقیم رہا بعد اوسکی وفات پانے کے بغداد مین جا بسا اس شہر مین جا کر وزیر مہلبی کی اور روسا اوس شہر کی مدح کی اسی سبب سے شعر اوسکا رایج اور مشہور ہوگیا درمیان اوسکی اور درمیان ابوبکر محمد اور ابو عثمان سعید کی بہت جہگڑے رہا کرتے تہے یہہ دو شخص بہی بغداد مین شاعر مشہور تہے سری نے ان دونون پر ثابت کی اور کہا کہ یہہ دونو شاعر میری شعر کا سرقہ کرتے ہین چنانچہ شعر اور استادون کے اوسنے پڑہکر لوگون کو سنائی اونکی چوری کرنی خوب طرح ثابت کی اسلیئے اون دونو نسبی نہ بنتی تہے — اون ایام مین ایک شاعر مشہور مسمی کشاجم بہی اون اطراف مین بہت فروغ رکہتا تہا سری اوسکی شعر بہت پسند کرتا تہا چنانچہ سری مذکور نے ایک دیوان کشاجم کا فراہم کیا اور اوس دیوان مین اون دو شاعرون مذکورہ بالا کی چوری اکثر جا ئی پر جو نکہ ثابت کی ہی اسلئے ضخامت اوس دیوان کی بڑہ گئی ہی والا نہ وہ اصل مین اتنا بڑا نہ تہا — شاعر مذکور یعنے سری شیرین گفتار نمکین گفتگو شاعر دلپسند تہا تشبیہات اور اوصاف بہت بیان کیا کرتا تہا اسکی سوا اوسکو اور طرح پسند نہ تہے اور سوا شعر گوئی کے کسی فن کو پسند نہ کرتا تہا —

قبل وفات پانی کے اوسنے تین سو ورق شعرون کے طیار کئے تہے بعد اوسکی مرنے کے جب اور شعر بہی اوسکی تصنیف سے لوگون کی ہاتہہ آئی اوسوقت کسی ادیب ولبیب نے جو زمانہ حال مین سے تہا ترتیب حروف پر اوسکا دیوان مرتب کیا یہہ شعر سری مذکور کے ہین —

یہہ دو شعر بیان صنعت مین ہین

وکانت الابرة فیما مضی	صائنة وجہی واشعاری
فاصبح الرزق بہا ضیقا	کانہ من ثقبہا جاری

یہہ کسی کی مدح مین ایک قصیدہ کہاہی جسکی یہہ دو شعر ہین —

فاذا التقی الجمعان عاد صفیقا	یلقی الندی برفیق وجہ مسفر
فی جحفل ترک الفضاء مضیقا	رحب المنازل ما اقام فان سری

یہہ دو شعر اوسکی ثعالبی نے کتاب منتحل مین بیان کئی ہین —

صبحا وکنت لدی الصباح بہیا	البستنی نعما رایت بہا الدجی
فدکان یلقانی العدو رحیما	فغدوت یحسدنی الصدیق وقبلہا

اس شاعر کا دیوان تمامہ بہت اچھا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سی کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب ہی — اور ایک کتاب الدیرہ اوسنے کچہہ اوپر تین سو سانہہ ۳۶۰ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی یہہ حال خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی اوسسے ابن خلکان نے اپنی کتاب تاریخ وفیات الاعیان مین نقل کیا اوسسے ہمنے اسکا ترجمہ کیا — بعضے کہتے ہین کہ درمیان ۳۶۲ سنہ ہجری کی مرا — اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان سنہ ۳۴۳ ہجری کے وفات پائی واللہ اعلم بالصواب مگر ابن اثیر جو معتبر مورخ ہی یہہ کہتا ہی کہ اوسنے درمیان ۳۶۶ سنہ ہجری کی وفات پائی تہی

ابو احمد عبید اللہ

وہ ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ طاہر بن حسین بن مصعب بن زریق بن ماہان خزاعی ہی یہہ عبید اللہ مذکور ابتدا مین اپنی بہائی محمد بن عبد اللہ کے عوض کوتوال بغداد ہوا بعد اوسکی مرنے کے پہر مستقل ہوگیا تہا وہ قوم کا سید تہا اور امیر آدمی تہا اسسے بر اوسکی خاندان کے ریاست پوری ہوئی کیونکہ اخیر رئیس اپنی خاندان کا یہی شخص تہا اوسکی تصنیفات سی کتاب الاشارۃ فی اخبار الشعراء اور کتاب رسالہ فی السیاسۃ الملوکیہ انتظام وبندوبست رعایا مین اور ایک انشا جسمین اوسنے خطوط جو عبد اللہ ابن معتز

کو

کو نہایت سیتی لکہی ہوئی ہین — اور ایک کتاب البراعۃ والفصاحۃ ہی وہ شاعر لطیف نیک
مقاصد تہا شعر بنانا اوسکو خوب آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

واحربا من فراق قوم ۔۔۔ ہم المصابیح والحصون
والاسد والمزن والرواسی ۔۔۔ والامن والخفض والسکون
لم تتنکر لنا اللیالی ۔۔۔ حتی توفتہم المنون
فکل نار لنا قلوب ۔۔۔ وکل ماء لنا عیون

ولہ ایضاً

ان الامیر ہو الذی ۔۔۔ یضحی امیراً یوم عزلہ
ان نال سلطان الولایۃ ۔۔۔ لم یزل سلطان فضلہ

اسکا ایک دیوان شعر کا ہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۲۲۳ ہجری کی ہوئی اور ہفتہ کی رات بارہوین
تاریخ ماہ شوال سنہ [illegible] ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی مقابر قریش مین مدفون ہوا
— بسبب جہپ چکنے تیسری صدیکی چوتہی صدی مین اسکا حال لکہا گیا ورنہ مناسب یہہ تہا
کہ تیسری صدی مین مندرج کیا جاتا

الزبیدی

وہ ابوبکر محمد بن حسن ابن عبید اللہ بن مذحج بن عبد اللہ بن بشر زبیدی اشبیلی ہی یہہ شخص
اپنی زمانہ مین درمیان علم نحو اور لغت کی یگانہ روزگار تہا اور علم اعراب اور معانی اور نوادر
بہت زیادہ جانتا تہا اور علم تواریخ اور اخبار مین سب سے زیادہ خبردار تہا — اوسکی زمانہ
مین درمیان ملک اندلس کی کوئی نظیر اوسکی نہ تہا اوسکی تصنیفات سی اوسکی زیادتی
علم کا حال معلوم ہوتا ہی ایک اوسکی تصنیف سے ایک مختصر کتاب مسمی کتاب العین ہی
— اور ایک کتاب طبقات النحویین واللغویین ہی اس کتاب مین اون نحویون و لغویون کا

حال ہی جو مشرق کی جانب اور اندلس مین ابو سو ید دولی کے زمانہ سے اوسکی اوستاذ ابو عبد اللہ نحوی ریاحی تک گذری ہین سب لکہے ہین — اور ایک کتاب اوسینے ابن مسرۃ کے اوپر اور جو لوگ اوسکی قول کے قایل ہاہتے اونکی بطلان پر لکہی ہی اوسکا نام ہتک ستور الملحدین رکہا ہی — اور ایک کتاب مسمی واضح عربیہ مین اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب بہت مفید ہی — اور ایک کتاب الابنیۃ علم نحو مین اوسینے تصنیف کی ہی ایسی کتاب کسینے نہین بنائی حکم مستنصر باللہ حاکم اندلس نے اپنی لڑکے ولی عہد ہشام مؤید باللہ کو اسی شخص سے تعلیم دلوائی ہتے اوسینے علم حساب اور عربیہ اوسکو پڑہائی اوسی اوس لڑکی کو بہت نفع ہوا ابو بکر زبیدی نے بہے اوسکی تعلیم کی سبب بہت دنیا اور دولت پائی چنانچہ اشبیلیہ کا اسیواسطی وہ قاضی ہوا زبیدی مذکور بڑا شاعر تہا ابو مسلم ابن فہر کے حق مین اوسنے یہہ شعر کہے ہین ؎

ابا مسلم ان الفتی بجنانہ ومقولہ لا بالمرکب والملبس
ولیس ثیاب المرء یغنی قلامۃ اذا کان مقصورا علی قصر النفس
ولیس یفید العلم والحلم والحجی ابا مسلم طول القعود علی الکرسی

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ زبیدی مذکور حکم مستنصر باللہ کی ہمراہ تہا لیکن ایک لونڈی خوبصورت کو جو اشبیلیہ مین تہے بہت چاہتا تہا اوسکا شوق دیدار جب غالب ہوا مستنصر باللہ سی رخصت وہان جانے کی چاہی اوسنے اجازت نہ دی اوسوقت اوسینے یہہ شعر لکہے اور اوس لونڈی کے پاس بہیجہ ہے ؎

ویحک یا سلم لا تراعی لا بد للبین من زماع
لا تحسبنی صبرت الا کصبر میت علی النزاع
ما خلق اللہ من عذاب اشد من فرقۃ الوداع

ما بینها دالحمام فرق	لولا المناجات والنواع
ان یفترق شملنا وشبکا	من بعید ما کان واجتماع
فکل شمل الی افتراق	وکل شعب الی الصداع
وکل قرب الی بعاد	وکل وصل الی انقطاع

جمعرات کے دن پہلی تاریخ جادی الاخر ۳۷۹ھ تین سو اناسی مین وفات پائی اوسی روز بعد نماز عصر مدفون ہوا اوسکے بیٹے نے نماز جنازہ کی پڑہائی تہے تریسٹہ ۶۳ برس کی اوسنے عمر پائی

ابوبکر الخوارزمی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور ہی اوسکو طبرخزی بہی کہتے ہین کیونکہ باپ اوسکا خوارزم کا اور مان اوسکی طبرستان کی تہی اسواسطی دونو سے ملاکر اوسکا نام طبرخزی رکہا گیا یہہ ابن سمعانی نے لکہا ہی — یہہ شخص علم لغت اور انساب مین درمیان ملک شام کے امام تہا مدت تک شام مین رہا اور حلب کے آس پاس رہا کیا اپنی زمانہ مین یگانہ آفاق تہا — کہتے ہین کہ ایکدفعہ یہہ شخص صاحب بن عباد کے پاس ارجان مین گیا جب اوسکے ڈیوڑہی پر پہونچا ایک دربان سے کہا کہ تو امیر سے جاکر کہہ کہ ایک ادیب دروازہ پر کہڑا منتظر اجازت کا ہی اگر حکم ہو تو خدمت مین حاضر ہو چنانچہ وہ دربان گیا اوسنے سب حال کہہ سنایا صاحب ابن عباد نے کہا کہ تو جاکر اوسے کہہ کہ مینے یہہ التزام کیا ہی کہ کوئی ادیب میری پاس نہ آوے مگر وہ جسکو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون دربان نے وہان سے نکلکر اوسی کہا کہ امیر اسطور پر فرماتے ہین کہ جس ادیب کو شعراء عرب کے ایک ہزار یاد ہون وہ میری پاس آوے والا نہ کچھہ ضرورت نہین — ابوبکر مذکور نے اوس دربان سے کہا کہ اپنے

اُٹھا ہے بوجھہ آکہ اسقدر شعر عورتون کی تصنیف سے یا دہون یا مردون کی تصنیف سے
دربان پہر گیا جو اوسنے کہا تہا امیر کی خدمت مین عرض کیا صاحب ابن عباد نے کہا کہ وہ شخص مشک
ابوبکر خوارزمی ہوگا حکم دیا کہ اندر لاؤ چنانچہ ابوبکر اندر گیا صاحب بہت خوش ہوا — ابوبکر
مذکور کا ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور چند رسالے بہی اوسکی تصنیف سے ہین اوسکا ذکر
ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین کیا ہی اوسکے یہہ شعر مین سے

يا من يحاول شرب الراح يشربها ولا يفك لما يلقاه فرطاسا
الكاس والكيس لم يقض امتلاؤهما ففرع الكيس حتى تملا الكاسا

اوسکی اشعار رنگین اور نادر بہت ہین جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی نیشاپور مین اقامت
کی پہر کبہی نہین گیا اوسجا ہی جان بحق درمیان نصف ماہ رمضان شریف ۳۸۳ہجری کو ہوا

ابوالفرج المعالی

ابن خلکان لکہتا ہی کہ وہ ابوالفرج معالی بن زکریا ابن یحیی بن حمید بن حماد بن داود مشہور
بنام ابن طراری سے جریری نہروان کا رہنیوالا ایک فقیہ اور ادیب اور شاعر اور عالم ہی
وہ ہر فن جانتا تہا — ابن جنید کے عوض بغداد کا قاضی ہوا وہ بہت اماموں سے روایت
کرتا ہی اور اوسسے بہت اماموں نے روایت کی ہی احمد بن روح بیان کرتا ہی کہ ابوالفرج
مذکور ایک دفعہ کسی امیر کی مجلس مین حاضر ہوا تہا اوسجا ہی علما اور ادبا کا اکہاڑہ
ہو رہا تہا سب نے اوسسے پوچہا کہ کونسے علم مین ہم تجہسے بحث اور تذکرہ کرین ابوالفرج
مذکور نے اوس امیر سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ کے کتب خانہ مین سیکڑون قسم
ونوع کی کتابین ہین ایک شخص کو اندر اوسکے بہیجدیجیی وہ ایک کتاب کوئی سی جسپر
اوسکا ہاتہہ جا پڑے اوٹہا لاوے اور ہمکو دکہلاوے ہم دیکہین کس علم مین وہ کتاب
ہی اوسی علم مین ان علما اور ادبا سے بحث ہونے لگے کی یہہ بیان کرکے ابن روح

چوتھی صدی کی شاعر

یون کہتا ہی کہ اس دعوی سے ثابت ہوتا ہی کہ ابو الفرج مذکور کو تمام علوم مین دست قدرت تہے
لیکن اس بندہ ... الدین مولف اس تذکرہ کی رائی ناقص مین یہہ آتا ہی کہ شاید ابن روح نے
تمام حال اس شاعر کا جو اوس روز مباحثہ کی تجویز ہوئی تہے اور اوسنے یہہ دعوی
کیا تہا دیکہا ہو گا مگر ابن خلکان نے نہین لکہا والا نہ ابن روح سے یہہ بعید تہا کہ فقط
ابو الفرج کے دعوی کرنے سے اوسکی مہارت جمیع علوم پر گواہی دیدیتا اوسکے
یہہ شعر ہین سہ

الا قل لمن کان لی حاسدا	اتدری علی من اساءت الادب
اساءت علی الله فی حکمه	لانك لم ترض لی ما وهب
فجازاك عنه بان زادنی	وسدت علیك وجوه الطلب

ابو الفرج مذکور کی چند تصانیف علم ادب وغیرہ مین ہین پیدایش اوسکی معبرات کے روز
ساتوین تاریخ ماہ رجب سنہ ۳۰۳ ہجری کی ہی اور بروز دوشنبہ اٹہارہوین تاریخ ذی الحجہ سنہ ۳۹۰
مین درمیان نہروان کے وفات پائی

الخبازی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ قاسم نصر ابن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بنام خبازی
یعنے نان بائی کے مشہور تہا یہہ شخص امی محض تہا اوسنے حروف ہجا بہی نہ پڑہی تہے
درمیان بصرہ کی ایک دوکان مین روٹیان پکایا کرتا تہا اور اپنی دل سے شعر بنا کر
لوگون کو سنایا کرتا بہت لوگ اوسکی غزلین سننے کے واسطے جایا کرتے تہے
اور بڑی مشتاق اسکی شعر خوانی کے ہو کر اوسکی دوکان پر جمع رہتے تہے اور سب
تعجب کرتے ابو الحسین محمد بن محمد معروف ابن لنکک جو کہ ایک شاعر مشہور و معروف
ہی وہ باوجود علو قدر اور رتبہ کی اوسکی دکان پر اوسکی شعر سننے کے شوق مین گذارا کرتا تہا

چوتہی صدی کی شاعر

اوسنے اس شاعر کا دیوان بہی جمع کیا ہی - نصر مذکور بغداد مین اکر مدت دراز تک رہا - خطیب نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہی کہ اوسے لوگون نے اوسکا دیوان بہی پڑہا - او مقطعات اوسکی معافا ابن زکریا حریری - اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم نوشیری نے روایت کئی ہین اور بہت شاعرون نے اوسکی شعرون کی روایت کی ہی ثعالبی نے یتیمہ مین اوسکی کئی قطعی لکہے ہین ازانجملہ یہہ ہی ؎

خلیلی هل ابصرتما او سمعتما	باکرم من مولی تمشّی الی العبد
اتی زائرًا من غیر وعد فقال لي	اعیذك من تعلیق قلبك بالوعد
فما زال نجم الوصل بیني وبینه	یدور بافلاك السعادة والسعد
فطورًا علی تقبیل نرجس ناظر	وطورًا علی تعضیض تفاحة الخد

اخبار نصر مذکور کے بہت ہین درمیان ۳۱۰ھ ہجری کے وفات پائی اوسکی مرنیکے تاریخ مین اختلاف ہی اسلئے چہوڑ دي گئی

الببغا

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس شاعر کی ابو الفرج اور نام عبد الواحد بیٹا نصر ابن محمد مخزومي شاعر مشہور ہی وہ بنام الببغا کی بہت معروف ہی ثعالبی نے درمیان یتیمۃ الدہر کے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ باشندہ کان نصیبین سے ہی اور تعریف اوسکی بہت کی ہی اور کچہہ اوسکے رسالون اور نظم کا حال اور وہ ماجري جو اوسمیں اور اسحاق صابي مین گذرا تہا ذکر کیا ہی حال تمامہ ذکر کرنے سے بسبب خوف طوالت ہی اوسکي شعر یہہ ہین ؎

ومهفهف لما اکتست وجناته	خلع الملاحة طرّزت بعذاره
لما انتصرت علی البرجفایه	فالقلب کان القلب من انصاره

کملت محاسن وجهه فکانما اقتبس الهلال النور من انواره
واذا الح العلب فی هجرانه قال الهوی لا بد منه فداره

اکثر شعر ابو الفرج مذکور کیے جید ہین اوسکا صد اوسکی اچھی ہین سیف الدوله
بن حمدان کی خدمت مین بہت تک رہا بعد اوسکی وفات کے اور شہرون مین گیا
بروز ہفتہ سلخ شعبان سنہ ۳۹۱ ہجری کو وفات پائی

القاضی ابو الحسن

علی ابن عبد العزیز جرجانی فقیہ شافعی ہی یہہ شخص علم فقہ مین کامل اور علم ادب اور شعر مین فاضل تہا
شیخ ابو اسحاق شیرازی نے درمیان کتاب طبقات فقہار کے اسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی
کہ دیوان شعر کا ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور وہ یکانہ آفاق اعجوبہ روزگار مرد ملک علم
شہسوار لشکر شعر کا تہا بلاد عراق اور شام وغیرہ کو اوسنے قطع کیا اور علوم سنہ نحو اور
ادب اتنا کچھہ سیکہا کہ تمام علوم مین مشہور عالم کامل اور فاضل بی بدل ہوگیا اوسکی قطعی
بہت ہین سب تحفہ ہین یہہ دو شعر اوسکے ہین ؎

قد برح المحب بمشتاقك فاوله احسن اخلاقك
لا تجفه وارع له حقه فانه احسن عشاقك

اوسنے ایک کتاب تصنیف کی ہی جسمین متنبی کے مخاصمونکا حال بیان کیا ہی اوسکا نام کتاب
الوساطه بین المتنبی وخصومه ہی اس کتاب کے دیکہنے سے اس شخص کا فضل اور علم علوم شتا ہی
اور یہہ دریافت ہوتا ہی کہ کتنی اطلاع اوسکو کتب قدما پر تہی — حاکم ابن عبد الله نے
درمیان تاریخ نیشاپوری کے یہہ ذکر کیا ہی کہ وہ درمیان سلخ ماہ صفر سنہ ۳۶۶
ہجری کے شہر نیشاپور مین فوت ہوا — اور بعضے سنہ ۳۷ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ بیچ ماہ ربیع
تہا جب فوت ہوا مگر قول اول صحیح ہی تابوت اوسکا وہان سے جرجان مین لا کر دفن کیا

چوتھی صدی کی شاعر

البسامی

ابوالحسن علی بن محمد منصور بن نصر بن بسام شاعر جو کہ معروف بنام بسامی ہے یہہ شاعر مشہور و معروف ہی والدہ اوسکی امامہ بنت حمدان ندیم تہی وہ شعرا اور ظرفا سے گذرا ہی یہہ شخص بہت شوخ طبع سونہہ پہٹ اور ہاجی تہا اسکی ہجو سے کوئی امیر وزیر اور چہوٹا بڑا مطلق نہین بچا ہی اوسنے تمام زمانہ کی ہجو کی ہی چنانچہ اپنے باپ کیے بہی اوسنے ہجو کی ہی اور بہائیون اور بہنون اور تمام کنبی اور اہلبیت اپنی کے ہجو کی ہی یہہ دو شعر اس شاعر ہاجی نے اپنی باپ کی ہجو مین کہے ہن سہ

هبك عمرت عمر عشرين نسرا | اتری اننی اموتن و تبقی
فلأن عشت بعد موتك يومًا | لأشقن جيب مالك شقا

والہ

اقصرت عن طلب البطالة والصبا | لما علانی للمشیب قناع
لله ایام الشباب و لهوه | لو ان ایام الشباب تباع
فدع الصبا یا قلب واسل عن الهوی | ما فیك بعد مشیبك استمتاع
وانظر الی الدنیا بعین مودع | فلقد دنا سفر وحان وداع
والحادثات موکلات بالفتی | والناس بعد الحادثات سماع

ابن بسام مذکور نے درمیان ماہ صفر سنہ ۳۰۲ یا سنہ ۳۰۳ ہجری کی وفات پائی اور کچہہ اوپر ستتر برس کی اوسکی عمر ہوئی

ابوالحسن علی

بن عبد اللہ بن وصیف معروف بنام ناشی اصغر الحلاء شاعر مشہور وہ اچہی عروض و شاعر ہین سے ہی اس شاعر نے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالین بہت قصیدی

چوتہی صدی کی شاعر

لکہے ہین وہ علم کلام بہت جانتا تہا اوسینے علم کلام یعنے عقاید ابو سہل اسماعیل ابن علی بن نوبخت متکلم سے پڑہا تہا سات متکلم بڑی جلیل القدر جو گذری ہین ایک اونمین سے یہہ شخص ہی جسکی تصنیف سے کتابین بہی بہت ہین دادا اوسکا ایک غلام مملوک تہا حلا اوسکو اسواسطی کہتے ہین کہ وہ زیور بنایا کرتا تہا ہندی اسکی شعار ہی ایک دفعہ دربار سیف الدولہ ابن حمدان مین درمیان حلب کے وہ گیا جب اوسی رخصت ہونے لگا یہہ شعر اوسکو لکہہ کر دئی اوسینے اوسکی ساتہہ بہت کیا تہا ؎

اودع لا انی اودع طایعاً	واعطیت الدہر ما کنت مانعاً
وارجع لا القی سواد الوجہ صاحباً	لنفسی وان القیت بالنفس راجعاً
تحملت عنا بالصنایع والعلا	فلنستودع اللہ العلا والصنایعا
رعاک الذی یرعی بسیفک دمہ	ولقاک روض العیش اخضر یانعا

اس شاعر کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہین درمیان ۳۶۶ سنہ ہجری کے اوسینے وفات پائی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۲۷۰ دوسو ستہر کے ہوئی ہے

الزاہی

ابو القاسم علی بن اسحاق بن خلف بغدادی معروف بنام زاہی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر مداح بہت خوب ہی اوسکے نوادرات بہت ہین خطیب نے درمیان تاریخ بغداد کے یہہ کہا ہی کہ یہہ شاعر تشبیہات مین بڑا کمال رکہتا تہا اور وہ ذات کا قصائی تہا اوسکی دوکان گوشت کی درمیان قطیعۃ الربیع کے تہی — اور عمید الدولہ ابو سعد عبد الرحیم سے نے طبقات شعرا مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر بروز دوشنبہ دسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۳۱۸ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز چہارشنبہ دسوین جمادی الاخر سنہ ۳۵۲ ہجری کو

پانچوین صدی کی شاعر

فوت ہوا [illegible] میان مقابر قریش کے مدفون ہوا چاربیت اوسکی بہت مشہور ہیں اکثر اوسکی اشعار اہلبیت کے حق مین ہین — اور سیف الدولہ وزیر مہلبی وغیرہ روساء کے بہی مدح مین ہین یہہ شعر اوسکی ہین سے

صدود رک للهوی هتك استتاری — وعاونه البكاءُ علی اشتهاری

ولم اخلع عذاری فیك الا — لما عاینت من حسن العذاری

وكم ابصرت من حسن ولكن — علیاك لشقونی وقع اختیاری

وله ایضا

ومدامة اصیابها فی كاسها — نور علی فلك الاصابع بازغ

دقت وغاب عن الزجاجة لطفها — فكانما الابریق منها فارغ

وله ایضا

وبیض اللحاظ والجفون كانما — هززن سیوفًا واستللن خناجر

تعمدن لی یومًا بمنفرج اللوی — فغادرن قلبی بالتصبر غادرًا

سفرن بدورًا وانتقبن اهلة — ومسن غصونا والتفتن جاذرًا

واطلعن فی الاجیاب بالدر انما — جعلن حبات القلوب ضرایرًا

یہہ مضمون بہت عجیب ہے اگرچہ [illegible] سکی او شعراء نے اوسکو باندہا ہی لیکن یہہ صورت اور آلا نہ کسی کا شعر نہیں کیونکہ اوسنے ابداع اور اختراع کیا ہی — زاہ ایک گانو دیہات نیشاپور سی ہی اوسکی طرف اوسکو منسوب کرکے زاہی کہتے ہین اور لوگ بہی اوسکی طرف بہت منسوب ہین تمام ہوا صدی چوتہی کے شعرا کا بیان تا

حصہ پانچوان

صدی پانچوین

پانچوین صدی کی شاعر

اسمین اون شعرا کا بیان ہی جنہون نے پانچون صدی مین وفات پائی ہی یا اگلہ اس صدی مین
زندہ تہے اور اونکی وفات کا حال نہین معلوم کہ کب پائی

ابو الوفاء الما فروخی

باخرزی ورمیان اپنے تذکرہ دمیۃ القصر کی کہتا ہی کہ وشتاسف اصفہانی نے میری
سامنے یہہ شعر پڑہی اور اوسنے یہہ کہا کہ ابو الوفا نے میری سامنے یہہ شعر مسمی بہرام
طبّاخ کے حق مین پڑہ کر سنائی تہے درمیان ۴۵۰ ہجری کے وہ یہہ ہین ؎

اقل عن صلف لم توت عن سلف ۔۔۔ والق الانام علی قدر ومعرفۃ
فان والدک الطباخ اعرفہ ۔۔۔ فانشر حدیثک عن قدر ومعرفۃ

واضح ہو کہ دمیۃ القصر ایک تذکرہ ذیل یتیمۃ الدہر کے تصنیف ابو الحسن علی بن الحسن کی ہی
جسکا ذکر آگی آویگا اس مولف نے اپنی ہم عصرونکا ذکر اوسمین بہت لکہا ہی وہ تذکرہ مینی
بہی دیکہا اور اوسسے چند شاعرون کے شعر جنکی ضرورت تہی لکہے میری اوستاذ خدا بخش
مولوی مملوک علی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس وہ تذکرہ دہلی مین موجود ہی گر چہ
خط اوسکا بہت خوب اور پرانا لکہا ہوا ہی لیکن غلط بہت ہی

ابن بابا

یہہ ایک شاعر ہی جسکا نام معلوم نہین ہوا باخرزی نے صرف اسکی حالمین یہہ لکہا ہی کہ باب
ادب کا اوسپر کہلا ہوا اور مسند فضل کے اس شاعر کی واسطے بچہی ہوئے اور حقائق
شعر کی اوسکی لئے شعلہ زن یہہ شاعر صاحب نظام الملک کے مداحون مین سے ہی
اوسنے اوپر دروازہ شہر قنسرین کے جو کہ ایک شہر شام کا ہی درمیان سنہ ۴۶۳
ہجری کے یہہ مدح کی تہے ؎

یمینک ابدی العارضین سحابا ۔۔۔ وعزمک امضی الصارمین ذبابا

وانت اعم الناس طولا وسوددا　　واطيبهم جرثومة ونصابا
واسرعهم فی النائبات اغاثة　　وامرعهم يوم العطاء جنابا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تین شعر بطور نمونہ بہت ہین

الحسین

بن الحسن الخطیبی ارموی اسنی یہہ نظام الملک کی مدح اشنہ کی دروازہ پر ماہ ذالحجہ سنہ ۴۶۲ ہجری مین اس قصیدہ سے کی تہے یہہ شاعر بہی معاصرین باخرزی سے ہی — اوس قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین —

إذا غام خضراء الوغى لطريدة　　تقاطر منها للنصل والعين بالدم
وان ظمئت لله خيل اخاضها　　ليسقى ظماها في نجيع من العدى

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

عبد اللہ

باخرزی کہتا ہی کہ عبد اللہ ابن محمد بن بکر جعفری نظام الملک کے خدمت مین جب وہ درمیان ملک شام کے تہا ماہ صفر سنہ ۴۶۱ ہجری مین آیا اور یہہ قصیدہ نونیہ اوسکی سامنے اوسنے پڑہا جسمین کا ایک شعر یہہ ہی —

الشوق فوق بين الجفن والوسن　　والسقم اثر في روحی وبدني

نظامی تبریزی

کنیت اوسکی ابو القاسم عزیزان بن محمد ہی اس شخص کی حاکم رحبہ نے بڑی عزت اور قدر کی چنانچہ اوس سبب نہایت اوسکو بہی محبت ہوگئی اور اوسکی سرکار مین چین اوڑایا کیا پہر تنگ اور مفلس ہوگیا پہر دولت مند ہوا پہر اوس مدرسہ مین جو نیشا پور مین بنایا تہا درس وہی اطفال پر مامور کیا گیا اوسکا جی بہت اچہی طرح عیش مین وہ رہا کرتا تہا

پانچوین صدیکی شاعر

باخرزي کہتاہی کہ اوسنے نظام الملک کے روبرو مجکو یہہ اپنی شعر پڑہ کر سنایی تہے

وہ یہہ ہین ؎

ان من ایقن ان لم تجدہ — زخرف الدنیا سوی الذکر الحسن
کان مبسوط الکف طلقاہ — کالاجل الصاحب الفرم الحسن

اور یہہ بہی پڑہی تہے

احن الی ارضی وغیر عجیب — فکم حن للاوطان قلب غریب
دحبت لی تباشیر الصباح کانہا — لقد اخذت من غربتی بنصیبی

الموفق

باخرزي کہتاہی کہ موافق ابن خلیل بن احمد شیبانی ایک شاعر ہی جو صاحب نظام الملک حسن طوسي کی مدح کرتاہی یہہ شاعر باخرزي کی معاصرین مین سے تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

دعتنی وعلمی والتقی ومناسکی — اذا انا فی دہری انیس العوانك
وان تشتہی عن فا وقصفا ولذۃ — فسیری الی غیری فلست ہنالك
ولست اروم الروم والریم والدمی — وادر امہا غیری فلست کذلك
الی اللہ لی الا التمسك بالتقی — ومدح نظام الملك صدر الممالك

احمد بن محمد

باخرزي کہتاہی کہ احمد بن محمد سوری ادیبی ہی یہہ بہی نظام الملک کی مداحین سے شمار کیاگیاہی اوسکا قصیدہ رائیہ دیکہنے مین آیا اچہاہی اوسکی شعر یہہ ہین ؎

اطلع الناس وجہہ قمرا — نظرہ قلب ذی التقی فرا
لسبان حسن ارسلت مبسمہ — یبرنی صحن جدۃ الزہرا

ما خلق اللہ مثلہ بشرا یبشرہ ظل تعین المبشرا

ناصر بن سلمہ

باخرزی کہتا ہی کہ اس شاعر نے ایک قصیدہ جو نظام الملک کے مدح مین لکھا تہا اوسمین کے یہہ تین شعر مینے لکہہ لئے ہین — یہہ شاعر اوسکا معاصر ہی مگر افسوس کہ ان شاعرون کے حالین نہ نسب اور نہ اونکا حال اور نہ پیدایش یا وفات کچہہ نہین باخرزی لکہتا ہے اسطور کا تذکرہ کبہی مفید نہین ہوتا ہے

فلا قطعن الیک کل تنوفۃ زوراء ذات سہولۃ وحزون
تشکر النعام بہا حفی اظلافہا والعین جدب مسارح وعیون
یوصف مامون الکلالہ شملۃ موسومۃ یاطی الہجیر امون

فناخسرو

باخرزی کہتا ہی کہ فناخسرو بن ابی طاہر بن بہاء الدولہ — میری سامنے ابو الفضل یحیی بن نصر بن سعدی بغدادی نے اس شاعر کی شعر پڑہی اور کہا کہ وہ ابہی زندہ ہی سیف الدولہ ابراہیم بن ینال کی سرکار مین رہتا تہا یہہ روایت درمیان سنہ ۴۴۲ہ بحر بلخ مجہے کی تہے اوسکی شعر یہہ ہین

ما علنی والشباب لیعد لی ان لا اکون المقنع البطلا
احی تقبل الاعراب سنتنا وکن کشافور فی الذی فعلا
ولا نخف والسماء لو علمت انا غضاب لا مطرت نصلا
فخلہا والفجاج خابطۃ براکبیہا الوہاد والقللا
حتی تنال العلی فتغبطہا بوخدہا او نصادف اجلا
وکل من بات دون بغیتہ مشتمر انحوہا فقد وصلا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو علی محمد

بیٹا حسن بصری کا باخرزی کہتا ہی کہ ابو عامر مجبی کہتا تہا کہ اس فاضل سے مین نے ملاقات کی تہے بہت خوب نیک خصایل اور عقل مند آدمی تہا اوسنے یہہ شعر اپنی پڑہ کر سنائی تہے وہ یہہ ہین ــ

یا علی بن عبد الله بالله العظیم   وضعت فی الکون اخلاقك من در التسلیم

تکونت ابا الطیب من ماء النعیم   فلهذا انت کالارواح تجری فی الجسوم

ابو علی

بن شبل بغدادی ــ باخرزی کہتا ہی کہ اوسکو مین نے بغداد مین دیکہا تہا دریا ۴۵۵ ہجری کے ادیب بڑی درجہ کا فاضل سب سے زیادہ اوسنے چند سطر اپنی تصنیف سے مجکو مستعار دین ہرچند کہ مین بہت چاہتا تہا کہ اس خوش خو عالم نیک کی صحبت مین رہون مگر حوادثات زمانہ نے اوسکی پاس مجکو نہ چہوڑا جدائی کروادی اوسنے جواب اپنی شعر مجکو پڑہ کر سنائی تہے یہہ ہین ــ

قد نوا المشیب فقلت صبح   قد تنفس فی غیاهب

اذ کان کافور التجارب   دری فی مسك الذوائب

واللیل احسن ما یکون   اذا ترضع بالکواکب

ابو الفضل

یحیی بن نصر سعدی بغدادی وہ درمیان ۴۶۳ ہجری کے بیچ نوروز کے تہا تیس ہزار شعر سے زیادہ اوسکی تصنیف کی ابیات بموجب قول باخرزی کے موجود ہین جن ایام مین کہ نظام الملک بانساء بر ڈیرا ڈالی ہوئی تہا اوسنے اوسکی مدح مین یہہ قصیدہ جسکا اول یہہ ہی ــ

دعوی کالاملاذ خبره للمؤمل | والسر خیر مطیة المتحمّل
ولقد خلعت خلاعتی ونفضتها | وعقال لهوي مطلق لو یعقل
وهجرت خلان الصبابة والصبی | وهوي مغازلة الغزال الاکحل

ابو طالب

حمزه بن عامرة الاسدي باخرزي یهه کهتاهی که یهه شخص سفر کرتا هوا بوشنج پر پهونچا وهان جا کر وطن اوسکو اپنا بنا کر رہنے لگا اور اوسمین ایک مدرسه موافق اوسکی خواهش کی طیار هوا اطراف و نواح سے تمام طلبا ذی استعداد واسطے تحصیل علم کے اوس مدرسه مین اوسکی پاس آکر حاضر هوئے جو آیا سو فاضل هوگیا جنہنے اوسسے بڑا کمال کو پهونچا مقوله باخرزي کا یهه هی که بوشنج پر درمیان ۴۳۰ سنه هجري کے میری سامنے یهه شعر پڑهکر سنائی تہے سه

اضعت الشباب وخنت المشیب | برفض الوقار وخلع الرسن
ولم تزع سمعًا الی واعظ | نحتّی متی ذا اما آن ان

ابو سعید

باخرزي نے دمیة القصر مین لکها هی که نام اوس شاعر کا محمد بن حمزة الموصلی هی مسافرت اختیار کر کے خراسان مین گیا اور وهان رہنے لگا پیدایش اوسکی موصل کی هی باخرزي کهتا هی که وه میرا دوست اور یار اهی دو برس یهی مجلین اور اوسمین ربط پیدا تها سب طرح کے علوم اور فنون وه جانتا تها مثل اوسکے مینے کوئی ذوفنون نهین دیکها اسپر تحفه تر یهه هی که فلک نابنجار نے اوس ناتجربه کار پر ظلم کرکے اوسکی فضل اور علم پر بٹا لگا یا یهه قصیده نظامیه جو نظام الملک کی مدح مین اوسنے تصنیف کیا تها میری پاس اوسنے بهیجا مینے بعینه مندرج کتاب دمیة القصر کیا کیونکه یهی

ہمارے اور اوسکے شعر ملتے تھے وہ یہہ ہی

وهل ترکت فی الحوادث منّة | بها استمیل الخل او استزیده
والبیر خطب عاق عزمی عن الصبی | مشیب تداعت فی العذار وفوده
اذا لم یکن عقل الفتی دار عاله | فکل ید من کل جو تقوده
اذا عدم المرء الکمال فانه | سواء علینا فقده ووجوده
اذا المرء لم تستانف المجد نفسه | فلا خیر فیما اورثته جدوده
اذا رنق العذب الفرات فانه | عزیز علی نفس الکریم وروده

یہہ قصیدہ بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو العلاء

ابو العلاکہ محمد بن علی بن حسول بڑا فاضل اور واقف جمیع فنون سے اور ماہر سب علوم سے گذرا ہی باخرزی کہتا ہی کہ یہہ شخص نیک طبیعت اور خوش نویس تہا اور بچپن سے علما اور فضلا کی صحبت اوسکو بہاتی تہی اتفاق سے مین بہی دربیان ری کے اوسکے گہر مین جاکر اوسی ملا تہا زمہران کی گہاٹی پر ملاقات ہوئی اوسنے اپنا قصیدہ مجکو پڑہ کر سنایا جسکے یہہ دو شعر ہین ؎

یا هادی العیس رفقا بالقواریر | وقف فلیس بعار وقفة العیر
واطلب ماء فی عین طالما قصرت | حمر الدموع علی بیض المقاصیر

باخرزی کہتا ہی کہ یہہ مضمون اسطرح کا ہی اگر میرے گہٹنو نہین سنتے ہونی البتہ مین بسبب فرحت اور سرور کے ناچنے لگتا یہہ تمام کلام طیب ہی لیکن میری گہٹنی کے بیمار بکا طبیب نہین ہی اس فاضل نے ایک رسالہ ادب مین لکہا ہی اوسمین حرارت کو برودت پہ فضیلت دی ہی — باخرزی کہتا ہی کہ مین نے بہی ایک رسالہ اوسکی ضد پر تصنیف کیا

پانچوین صدیکی شاعر

وسمایش بر و دت کو فضیلت حرارت پر دی کتب خانہ رے مین درمیان ۴۲۳ھ ہجری کے اوسنے میرے سامنے یہہ شعر پڑہے تھے

دخلت علی الشیخ فیمن دخل — فمر بلا عصعصة وانتحل
واظهر من نخوة الكبرياء — ما للراقد ان وما للراحل
فقلت له موثرا نصحه — وقد يقبل النصح ممن نخل
اذا كنت سيدنا سدتنا — وان كنت للخال فاذهب فخل

ابن البديع الاصفهانى

باخرزی کہتاہی کہ شیخ ابو محمد ہمدانی نے میرے سامنے یہہ شعر پڑہ کر یہہ کہا کہ مین نے ابن البدیع کی زبان سے یہہ شعر سنے تہے

نسیم الصبا کیف السبیل الی نجد — وکیف هم بعدی تری وما ودعد
تری حفظوا العهد الذی کان بیننا — فانی الی یوم المعاد انی العهد
سلام علیکم سلام مودع — ولکن سلام لا یزال علی البعد

ابونصر

باخرزی کہتاہی کہ محمد بن عمر بن محمد اصفہانی یہہ جوان ظریف بڑا شاعر نظام الملک کی خدمت مین درمیان نیشاپور کی آیا اور جمہیر اوسنے بہت احسان واکرام کیا یہہ شعر اوسنے میرے سامنے اوسنے پڑہے

یا نظام الملک یا ذا طلعة — من جبین الشمس ابهی مشرفه
الموالی کلهم فی نعمة — ما اتی منك علیهم فعدفه
لا تذر عبدك من جملتهم — خارجا کالحمة المسرفه

اسماعیل

پانچوین صدی کی شاعر

باخرزی کہتا ہی کہ وہ استاد مہذب ابو الفضل اسماعیل بن علی العبدلی سہروردی ہی میری اوسکی ملاقات ایام صاحب ابو عبد اللہ حسین بن میکال غزنوی مین ہوئی اون ایام مین دربار کامین منشی تہا اور یہہ شخص امیر قتلمش بن معز الدولہ کا وزیر کا تہا جرجان مین ملاقات ہوئی میری گمان مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ سہیل اور ثریا دونو ملجاوینگے اوسجائی میری اور اوسکی یہہ ذکر آیا تہا کہ اللہ تعالی کے نزدیک یہہ بات بہت آسان ہی کہ پہر بہی ہمارے اور آپ کی ملاقات ہوگی انشاء اللہ تعالی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیشاپور مین وہ بہی سرکار نظام الملک مین منسلک ہوا اور مین بہی اوسی جائی نوکر تہا اوسکی یہہ شعر ہین

انا الحسام مهيبا في القراب كذا ... وفي الرقاب عذاري بحتلي القصر
لابد ان انتضى فالدهر ذو غير ... يحتاج فيه الى الصمصامة الذكر

مہیار

یہہ شاعر اول مین مجوسی تہا پہر درمیان ۳۹۴ سنہ ہجری کے مسلمان ہوگیا اور شریف رضی کے صحبت مین رہا کرتا تہا ایک روز اوسکو ابو القاسم بن برہان نے کہا کہ ای مہیار تو آگ سے بچکر آمن چین مین ہوگیا گویا ایک کونہ سے دوسری کونہ مین آبیٹہا اوسنے کہا کیونکہ ابو القاسم نے کہا اسطرح پر اول مین تو مجوسی تہا اصحاب نبی صلعم کو اپنے اشعار مین گالیان دیا کرتا تہا اب مسلمان ہوگیا آتش جہنم سے بچا اس شاعر کا حال ابن خلکان اور ابو الفدا اور مورخین متاخرین نے لکہا ہی یہہ بڑا شاعر گزرا ہی یہہ چند شعر اوسکی وہ ہین جن مین مذمت تہذکان عرب کے جو قبل پیغمبر خدا صلعم کے تہے اوسنے بیان کی ہی وہ یہہ ہین

هما برحت مظلمة دنياكم ... حتى اضاء كوكب في هاشم

پانچویں صدی کی شاعر

نسبلتربہ وکنتم من قبلہ سترعوت فی ضلوع کا تم
ثم قضی مسلماً فی دیارہ فلم یکن من عذر کم لسالم
نقضتموا عہودہ فی اہلہ وجزتم عن سنن المراسم
وقد شہد تم مقتل ابن عمہ خیر مصلٍ بعدہ وصائم
وما استحل باغیاً اما مکم یزید بالطف من ابن فاطمہ
وہا الی الیوم الظبا خاضبۃ من بعضہم مناسر القشاعم

اشعار اوسکے بہت مشہور ہین ابو الفدا لکھتا ہی کہ مہیار مذکور درمیان ۴۲۸ ہجری کے فوت ہوا

المحسن الصوری

تذکرہ ارج النسیم مین لکھا ہی کہ کنیت اوسکی ابو محمد نام عبد المحسن بیٹا محمد بن احمد بن محمد بن غالب بن غلبون صوری کا شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ہی ایک شعراء جیدین اور محسنین مین سے ہی شعر اوسکی بہت اچھی الفاظ نادر معانی بہت خوب کلام عجیب نمکین وشیرین گٹھاوٹ اور جوڑ توڑ بہت خوب اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی ؎

دھینۃ احجار ببیداء دیدک فولنت نخلت عروۃ المتمسك
وقد کنت ابکی ان تسکت وانما انا الیوم ابکی انوا لیس لیستك

صوری مذکور نے درمیان ۴۱۹ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی اسّی برس کی ہوے

احمد بن کلیب

احمد بن کلیب اندلسی شاعر مشہور ہی وہ ایک غلام مسمی اسلم کو بہت پیار کرتا تہا اوسکا قصہ اسی غلام کے ساتہہ بہت مشہور ہی اور اوسکے شعر بہی اس غلام کے حقین بہت ہین کیونکہ وہ اوسکا عاشق زار تہا ازانجملہ یہہ شعر ہین اسی غلام کی حقین

اوس نے کہے ہین ؎

اسلمنی فی هواه	اسلو هـذی الرشاء
غزال له مقلة	یصیب بها من یشاء
وشانینا حاسد	سیسال عما وشاء
ولوشاء ان یرتشی	علی الوصل روحی ارتشاء

اس غلام کی محبت مین رنج کہا کر یہہ شخص مرگیا ابن اثیر کہتا ہی کہ درمیان ۴۲۶ھ ہجری کے فوت ہوا تہا

القاضی عبد الوہاب

قاضی عبد الوہاب بن علی ابن نصر ابن احمد بن حسین بن ہرون بن مالک بن طوق ہی یہہ شعر اوسکی تصنیف سے مشہور ہین جن ایام مین بغداد اوسنے چہوڑی یہہ شعر مفارقت بغداد کی نسبت کہے تہے ؎

سلام علی بغداد فی کل موطن	وحق له منی سلام مضاعف
فواللّٰه ما فارقتها عن قلی لها	وانی بشطی جانبیها لعارف
ولکنها ضاقت علی باسرها	ولم یکن الارزاق فیها تساعف
وکانت کخل کنت اهوی دنوه	واخلاقه تنای به وتخالف

ابن بسام اپنی تذکرہ مین یون لکہتا ہی کہ یہہ فقیہہ گویا اصحاب عباس کی زبان تہا اسکی شعر مین نے ایسی پائی ہین کہ اونکی معانی بہت شیرین اور الفاظ پاکیزہ ہین وہ درمیان ۳۶۲ھ ہجری کے پیدا ہوا اور ۴۲۲ھ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی ساٹہہ برس کی تہی ؎

قابوس

شمس المعالی ابو الحسین قابوس ابن ابی طاہر یہہ بادشاہ شاعر اور ماہر فنون اور ناظم و نثر

پانچوین صدی کی شاعر

گذرا ہی اوسکی رسالی بہت مشہور ہین اور شعر اوسکے بہت اچھی ہین ایک دفعہ جب اوسکے رعایا بہڑکے تہے اور وہ گہر مین اپنے محصور ہوا تہا اوسوقت یہہ شعر اوسنے بنای تہے

قل للذي بصروف الدهر عيرنا	هل عاند الدهر الا من له خطر
اما ترى البحر يطفو فوقه جيف	وتستقر باقصى قعره الدرر
فان تكن عبثت ايدي الزمان بنا	ونالنا من تمادي بوسه ضرر
ففي السماء نجوم ما لها عدد	وليس تكسف الا الشمس والقمر

ان شعرون کا قصہ یہہ ہی کہ قابوس مذکور بردبار نہ تہا اوسکی یہہ خو تہی جو کوئی جرم خفیف بہی کرتا اوسکو سزا سنگین دیتا اسیواسطی اون لوگون کو بہت غصہ آیا اور سب نے خفا ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ جفاجو کو مارڈالنا چاہیے جب بادشاہ نے دیکہا کہ میری مصاحبون کی نظر بدی پر ہے بہاگ کر گہر مین جا چہپا اور گہر مین بیٹہا رہا کرتا تہا کہ کوئی مار نہ ڈالے — اوسکا بیٹا منوچہر تخت پر بیٹہا لیکن لشکریون نے منوچہر سے کہا کہ آپ اپنے باپ کے قتل کا حکم فرماوین اوسنے جواب نہ دیا جب لشکریون نے دیکہا کہ منوچہر نے کچہہ جواب نہ دیا سب یکدفعہ بطور یغمار اوسکے گہر پر جا پڑے محل شاہی مین داخل ہوتے ہی بادشاہ کا سب لوازمۂ عیش و زندگانی کا چہین لیا یعنی کپڑے بدن پر جو پہن رہا تہا وہ بہی اوتار لئے اس خیال کہ جاڑے کے آپ ہی مر رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سردی کہا کر درمیان ۴۰۳ چار سو تین ہجری کے فوت ہوا

ابن شہید

احمد بن عبد الملک بن شہید ادیب اندلسی شاعر مشہور ہی اوسکے شعر بہت اچہے ہوتے ہین یہہ شعر اوسکے ہین سہ

کتبت لها استغی عاشق	علی موقع اللثم بالناظر
فردت الی جواب الهوی	باجور فی مایة حابر
منعمة نطقت بالجفون	فدلت علی رقة الخاطر
کان فوادی اذا اعرضت	تعلق فی مخلبی طائر

یہہ شعر ماہ جمادی الاول سنہ ۵۴۴ پانسو چوالیس مین فوت ہوا

ابن الحاجب

ابو الحسین ہبة اللہ بن الحسن المعروف بابن الحاجب یہہ شخص عالم و فاضل نحوی اور شاعر گذرا ہی اوسکی شعر بہت اچھے ہوتے ہین یہہ شعر اوسکے ہین رات کے وصف کرتا ہی ع

یا لیلة سلک الزمان	بطیبها فی کل مسلک
اذا لمرتقی دوف المسرة	مدرکا ما لیس یدرک
واللیل قد فضح الظلام	فستره عنه تهتک
وکانما زهر النجوم	بلمع اشعل تحرک

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور شمسیم مین لکھا ہوا ہی یہہ شاعر آخر ماہ رمضان سنہ ۵۰۴ ہجری مین درمیان خلافت قایم بامر اللہ عباسی کے فوت ہوا

ابو الفتح

ابو الفتح علی بن محمد البستی شاعر مشہور ہی حاکم نے درمیان تاریخ نیشاپور کے لکھا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب اہر یگانہ آفاق تہا اسنے امام شافعی کی مدح مین بہت قصیدے کہے ہین اوسکی نظم اور نثر دونو بہت اچھے ہین شعر اوسکی کا یہہ نمونہ ہی

من اصلح فاسده ارغم حاسده ومن اطاع غضبه اضاع ادبه

عادات السادات سادات العادات

اور نظم اوسکی مین یہہ شعر بطور نمونہ لکہتا ہون سے

وقد یلبس المرء خیر الشباب ۔۔۔ ومن دونہا حالہ مغضبۃ

کمن یکتسی خدہ حمرۃ ۔۔۔ وعلتہا ورم فی الرئۃ

وله

زیادۃ المرء فی دنیاہ نقصان ۔۔۔ وربحہ غیر محض الخیر خسران

یہہ ساٹہہ شعر کا قصیدہ ہی اوسمین حکمتین اور نصایح بہری ہین — اسنوی نے کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر ۴۰۰ھ مین فوت ہوا ہی وہی نے درمیان کتاب عبر کی لکہا ہی اور کہا ہی کہ بخارا مین فوت ہوا ابن خلکان نے بہی ان دونوں کے موافقت کی ہی مگر یہہ کہا ہی کہ ۴۳۰ھ مین فوت ہوا — اور مصنف تاریخ بغداد یہہ کہتا ہی کہ درمیان ۳۶۳ھ ہجری کے فوت ہوا یہہ بہت فرق ہی اوسکی یہہ شعر ہین سے

تحمل اخاك علی مابہ ۔۔۔ فما فی استقامتہ مطمع

وانی لہ خلق واحد ۔۔۔ وفیہ طبایعہ الاربع

رافع ابن الحسین

ابن معن — ابن اثیر اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ یہہ شخص بہت استوار اور شجاع تہا شہر تکریت کا وہ حاکم تہا بعد اوسکی خمیس ابن تغلب اوسکی چچا کا بیٹا مالک ہوا اور اوسکے شعر بہت اچہے ہوتے تہے — اور ملک اسمعیل ابو الفدا اپنی تاریخ مختصر فی احوال البشر مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شاعر مرد استوار اور شجاع تہا اوسکا ایک ہاتہہ بیہوشی نشہ شراب مین کٹ گیا تہا اوسکی شعر بہت اچہے ہین یہہ اوسکی شعر ہین سے

لہا ریقۃ استغفر اللہ انہا ۔۔۔ الذ واشہی فی النفوس من الخمر

وصارم طرف لا یزایل جفنہ ۔۔۔ ولم ار سیفا قط فی جفنہ یفر

فقلت لها والعیش تخدع بالضحی | اعدّی لفقری ما استطعت من الصبر
سانفق ریعان الشبیبة انفا | علی طلب العلیا او طلب الاجر
الیس من الخسران ان لیالیا | تمرّ بلا وصل وتحسب من عمر

ان شعار کو ابن اثیر — اور ابو الفدا نی بہی موافق قول ابن اثیر کی رافع مذکور کی طرف نسبت کیہی مین — لاکن ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ یہہ شعر وزیر مغربی کے ہین واللہ اعلم — رافع مذکور کے ہاتہہ کٹنے کے حالین یہہ لکہا ہی کہ اوسکی چچا کی کسی غلام نے دہنا ہاتہہ کاٹ ڈالا تہا — حقیقت حال یہہ ہی کہ اوسکی ہمراہ شراب پیتا تہا اثنار شراب نوشی میں درمیان اوسکی اور اوسکی چچا کی بیٹی کے فساد ہو پڑا اوسنے تلوار کہینچی رافع واسطے صلح کروانے کے کہڑا ہو گیا غلام نے اوسکے ہاتہہ پر تلوار ماری مغالطہ مین اوسکا ہاتہہ کٹ گیا — درمیان ۴۷۰ ہجری کی فوت ہوا

شکر اللہ

شکر اللہ علوی حسنی امیر مکہ مشرفہ کا شاعر ماہر تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

قوّض خیامك عن ارض تهان بها | وجانب الذل ان الذل یجتنب
وارحل اذا کان فی الاوطان مبغضة | فالمندل الرطب فی اوطانه حطب

ماہ رمضان ۴۵۳ ہجری مین فوت ہوا

باخرزی

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی بیٹا الحسن بن علی ابو طیب کا رہنی والا باخرز کا شاعر مشہور ہی — اسنوی نے طبقات مین لکہا ہی کہ یہہ شخص فقیہ شافعی اور ادیب تہا علم فقہ شیخ ابو محمد جوینی سے اوسنے پڑہا بعد ازان علم ادب اور شعر خوانی اور نظم نثر اوسپر غالب ہو گیا — اوسنے ایک تذکرہ دمیۃ القصر تصنیف کیا ہی اس تذکرہ مین

پانچویں صدی کی شاعر

اپنی ہمعصرین کی شعر لکھی ہین مگر کسی کی عمر یا ولادت یا سن نعش پر اکاہی نہین کی اور نہ حال اچھا لکھا ہی اکثر شاعرونکا نام لکھکر اونکی شعر لکھدئی اسلئے یہہ تذکرہ بہت مفید نہین اوسنے دیباچہ مین یہہ دعوی کیا ہی کہ تتمۃ الدہر ثعالبی نے مردون کے حالمین لکھا ہی مین زندونکا ایک تذکرہ بناتا ہون اسیواسطے اوسکو ذیل تتمۃ الدہر کہتے ہین اس کتاب پر ایک اور کتاب ابوالحسین ابن زید بیہقی نے مسمی وشاح الدمیتہ تصنیف کی ہی وہ دمیتہ القصر کا ذیل کہلاتا ہی — باخرزی کی تصنیف سی ایک دیوان شعر کا بہی بہت بڑا لوگون کی پاس موجود ہی یہہ شعر اوسکی ہین سے

یا فالق الصبح من لالاء غرته	وجاعل الليل من اصداغه سكنا
بصورة الوثن استعبدتني وبها	فتنتني وقد بما هجت لي شجنا
لا غرو ان احرقت نار الهوى كبدي	فالنار حق على من يعبد الوثنا

وله

واني لاشكو لسع اصداغك التي	عقاربها في وجنتيك تحوم
وابكي لدر الثغر منك ولي اب	بديم على الضحاك وهو يتيم

وله

عراني زكام فابتلاني مكرها	بهجر مليح في ملاحته فرد
زكمت لشمي ورد خديه لاثما	وقد يعتري داء الزكام من الورد

یہہ اوسکی شعر بیان شدت جاڑی مین ہین سے

كم مؤمن لسنه اصفار الشتا	فغدا لسكان الجحيم حسودا
وترى طيور الماء في وكناتها	تختار حر النار والسفودا
واذا رميت بفضل كاسك في الهوى	عادت اليك من العقيق عقودا

پانچوین صدی کی شاعر

یا صاحب العودین لا تهملهما — حرّك لنا عودا وحرّق عودا

درمیان باخرز کے شہر قتیل مین بیچ مجلس انس کے ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۶۷ھ ہجری مین مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تھا کہ اوسکا خون ہدر کیا گیا تہا کیونکہ اوسنی ایسی ہی خطا کی تھی یہہ امام السنوی نے اپنی کتاب طبقات مین لکھا ہی اور ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ باخرزی مظلوم ہوکر مقتول ہوا — باخرز ایک شہر ہی مضافات نیشاپور سے

ابوالرضی

ابوالرضی فضل بن منصور ظریف فارقی امیر آدمی تہا شعر اچہا کہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی اچھی اشعار مین سے اوسکی یہہ ہین ؎

ومعطف الخصر مطبوع علی صلف	عشقته ودواعی العین تعشقه
وکیف اطمع منه فی مواصلة	وکل یوم لنا شمل یفرقه
وقد تسامح قلبی فی مواصلتی	علی السلو ولکن من یصدقه
اهابه وهو طلق الوجه مبتسم	وکیف یطمعنی فی السیف رونقه

درمیان سنہ ۴۳۰ھ چار سو تیس ہجری کی فوت ہوا

ابن البواب

علی ابن ہلال معروف بکنیت ابن البواب منشی مشہور ہی کوئی شخص متقدمین اور متاخرین مین سے اوسکی برابری کتابت مین نہین کرسکتا — گرچہ ابن مقلہ نے اول ہی اول خط کوفیین سے طریقہ نسخ کا نکالا اس ایجاد مین وہ اوسسے بیشک سابق ہی لیکن ابن البواب مذکور نے اوس طریقہ کو زینت اور رونق ایسی دی کہ کسی نے ایسی ترمیم نہ کی تھی — بروز جمعرات دوسری جمادی الثانی سنہ ۴۲۳ھ ہجری مین درمیان بغداد کے فوت ہوا — امام احمد بن حنبل کی قریب مدفون ہوا یہہ حال

پانچوین صدی کی شاعر

خلکان نی لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن البواب سے ان دو شعرون سے مرثیہ کسیکا کہا ہی وہ یہہ ہین ؎

استشعر الکتاب ذکرک سابقا — وقضت نعیہ ذلک الایام
فلذلک سودۃ الدواۃ کآبہ — اسفاً علیک وشقت الاقلام

ابن مہران

استاذ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران اسفراینی لقب اوسکا رکن الدین فقیہ شافعی المذہب متکلم اصولی گذرا ہی — حاکم ابو عبداللہ نے اپنی تاریخ مین اوسکی حال مین یہہ لکھا ہی کہ اکثر شیوخ نیشاپور نے اس شخص سے علم اصول اور علم کلام پڑھا ہی — اور اہل خراسان اور اہل عراق سب اوسکی علم کی معترف ہین اوسکے تصنیفات سے بہت ہین بڑی کتابین ہین ازانجملہ ایک بہت بڑی کتاب ہی جسکا نام جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی الملحدین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ اس کتاب کو پانچ جلدونمین مینے دیکھا ہی — اسی شخص سے قاضی ابو طیب طبری نے اصول فقہ سیکھے تھے اور اسی شخص کی واسطے نیشاپور مین مدرسہ بنایا گیا تھا — اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی نے درمیان کتاب سیاق تاریخ نیشاپور کے اس شخص کا یہہ ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص رتبہ اجتہاد کا بسبب تبحر علوم کی اور بسبب مجتمع ہونے تمام شرایط امامۃ کی رکھتا تھا — اور اوسکا یہہ مقولہ تھا کہ مین چاہتا ہون کہ نیشاپور مین مرون تاکہ سب باشندگان نیشاپور میری جنازہ کی نماز پڑھین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بروز عاشورا ۴۱۸ ہجری مین درمیان نیشاپور کے فوت ہوا وہان سے اوسکا جنازہ اسفراین مین لیجاکر مشہد مین دفن کیا — جب نظام الملک نے درمیان بغداد کے ایک مدرسہ بنایا اسی کہا

پانچوین صدیکی شاعر

کہ آپ مدرسی اس مدرسہ کی اختیار کیجئی اوسنے ہرگز قبول نہ کی جب اوسنی نمانا تو نظام الملک ابو نصر بن صباغ مصنف کتاب شاہی کو تہوڑے دنون کے واسطے مدرس مقرر کیا پہر اوسنے مان لیا او سوقت وہ مدرس محل اوسی مدرسہ مین تعلیم طلبا کو دیتا رہا یہانتک کہ فوت ہوا اسحاق بن شیخ ابو نصر کی حالمین ابن خلکان نے بہت کچھہ لکہا ہی جسکو منظور ہو اوسکے بیانمین دیکھہ لے — اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین با برکت اور مفید ہین از انجملہ — کتاب مہذب مذہب ہی — اور کتاب تنبیہ علم فقہ مین ہی — اور کتاب اللمع اور شرح اوسکی علم اصول مین ہی — اور کتاب النکت علم خلاف مین — اور کتاب التبصرہ — او رمعونہ — اور کتاب تلخیص مناظرہ مین ہی سوا اسکی اور بہی تصنیف سی ہین لوگون کو ان کتابون سے نفع ہوا ہی خلق کثیر نے وہ کتابین پڑہی ہین شعر بہی اس شخص کے بہت اچھی ہین از انجملہ دو شعر بطور نمونہ لکہتا ہون ۔

سالت الناس عن خلّ وفیّ — فقالوا ما الی ھذا سبیل

تمسک ان ظفرت بذیل حرّ — فانّ الحرّ فی الدّنیا قلیل

عاصم

وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے لکہا ہی کہ یہہ شخص عاصم درمیان بغداد کی گذرا ہی اوسنی شیخ ابو اسحاق قدس سرہ کی بہت مدح کی ہی — یہہ لطیفہ اوسکا ہی

تراہ من الذکاء نحیف جسم — علیہ من توقّدہ دلیل

اذا کان الفتی ضخم المعانی — فلیس یضرہ الجسم النحیل

بہت پارسا اور بڑا دیندار یہہ شخص تہا نیکیان اس شخص کی تعدادسی خارج ہین پیدا اشر اوسنے درمیان ۴۱۳ ہجری کے فیروزآباد مین پائی بروز یکشنبہ اکیسوین جماد الآخر کو فوت ہوا یہہ بیان سمعانی نے کتاب الذیل مین کیا ہی — اور بعضی کہتے ہین درمیان

جماد الاول سنہ ۴۷۶ ہجری مین صبح کی وقت بغداد مین دروازہ ابرز کے پاس انتقال ہوا
— اور محب الدین ابن نجار سنے تاریخ بغداد مین اس شخص کے حق مین یہہ لکھا ہی
کہ اصحاب شافعی کا وہ امام تہا اور یہہ وہ شخص ہی جسکا علم اور فضل تمام بلاد اور شہرونمین
مشہور ہوا اور اپنی اہل زمانہ پر فوقیت اوسنے حاصل کی اور اکثر علما اوس وقت کے
اسکی شاگرد تہے یہہ سے ہین فیروزآباد ایک شہر فارس مین ہی وہان پلا اور پرورش
پائی شیراز مین آکر علم فقہ ابو عبد اللہ بیضاوی اور ابو احمد عبد الوہاب سے پڑہا —
بعد ازان بصرہ مین آکر جوزی سے علم تحصیل کیا پہر درمیان ماہ شوال سنہ ۴۱۵ ہجری کے
بغداد مین گیا وہان ابو طیب طبری سے علم سیکہا پیدایش اوسکے درمیان سنہ ۳۹۳
ہجری کی ہوئی — اور ابو عبد اللہ حمیدی یہہ کہتا ہی کہ مینے اوس سے پوچہا تہا کہ آپکا
سن تولد کونسا ہی اوسنے ایسی دلایل بیان کے کہ اونسے معلوم یہہ ہوا کہ سنہ ۳۹۳
مین پیدا ہوا اور یہہ بہی اوسنے کہا تہا کہ شیراز مین طالب علمی کرنی درمیان سنہ ۴۱۰
ہجری کی کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی سنہ ۳۹۵ مین ہوئی واللہ اعلم صحیح کونسا
قول ہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکے یارون نے مدرسہ نظامیہ مین بیٹہہ کر اوسکا
ماتم کیا جب ماتم ہو چکا اور سب کا سوگ جاتا رہا اوس وقت موید الملک بن نظام
نے ابو سعید کو بجائی اوسکے مدرس کیا جب نظام الملک کو اس بات کی خبر پہونچی
اوسنے بہت برا مانا اور اپنے بیٹے کو لکہا کہ ایسی فاضل اجل کی تو نے کچہہ ماتم داری
نہ کی مناسب یون ہی کہ برس روز تک اوسکی خاطر مدرسہ بند پڑا رہی اور سب اوس
فاضل کی ماتم مین غمگین رہو — اور ابو سعید جو بجائی اوسکے مدرس ہوا تہا اوسکو
موقوف کیا بجائی اوسکے شیخ ابو نصر عبد السید بن صباغ کو مدرس بنایا اور
برس روز تک ماتم داری کروائی

پانچویں صدی کی شاعر

الحصری القیروانی

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف حصری قیروانی شاعر مشہور ہی اوسکا ایک دیوان
شعر کا بہی ہی — اور کتاب زہر الادب — اور ثمر الالباب یہہ دو تو کتابین
اوسی کی تصنیف ہین ان کتابون مین ہر ایک نادر شئی اوسنے جمع کی ہی اور ایک
کتاب المصون فی سر الہوی المکنون ایک جلد مین اوسکی تصنیف ہی اس کتاب مین
لطیفی اور آداب کی طور اور علم ادب کے لطایف وظرایف بہری ہوئی ہین —
ابن رشیق نے اپنی کتاب الانموذج مین اسکا ذکر کیا ہی اور کچہہ اخبار بہی اوسکی بیان
کئی ہین وہ کہتا ہی کہ تمام جوانان قیروان اوسکے پاس جمع ہوکر اصلاح شعر کی
لیا کرتے تہے وہ اون سبکا سردار اور استاذ تہا جب اوسکی تصنیفات مشہور
ہوئین تمام زمانہ مین واہ واہ اور تعریف ہونے لگی اسطرح پر اسنے نام نیک پیدا
کیا تہا اوسکی شعر یہہ ہین سے

انی احبک حبا لیس یبلغہ — فہم ولا ینتہی وصفی الی صفتہ
اقصی نہایۃ علمی فیہ معرفتی — بالعجز منی عن ادراک معرفتہ

ولہ

اورد قلبی الردی — لام عذار قد بدا
اسود کالکفر فی — ابیض مثل الہدی

ابو اسحاق مذکور درمیان قیروان کی سنہ ۴۱۳ ہجری مین فوت ہوا ابن بسام جو کہ ابو الحسن
حصری کی خالہ کا بیٹا ہی درمیان ذخیرہ کی بیان کرتا ہی کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ سنہ ۴۵۳
ہجری مین وہ فوت ہوا مگر قول اول اصح ہی — قاضی رشید بن زبیر نے درمیان
کتاب الجنان کے جزو اول مین یہہ لکہا ہی کہ حصری مذکور نے کتاب زہر الاداب در

پانچوین صدی کی شاعر

میان سنہ ۵۰۰ ہجری کی تالیف کی یہہ بات اوپر صحیح ہونے قول ابن البسام کی دلالت کرتی ہے

ابو العلاء

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داود
بن مطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحرث بن ربیعہ بن انور بن اسحم بن ارقم بن نعمان بن عدی
بن غطفان بن عمرو بن بریح بن جذیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرۃ بن تغلب بن حلوان
بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تنوخی معرّی لغوی شاعر مشہور ہی اوسکو علم ادب
سب سی اچہا آتا تہا علم نحو اور علم لغت اپنی باپ سے معرّہ مین اوسنی تحصیل کیا پہر
علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حلب مین جاکر تحصیل علم کیا اوسکی تصانیف بہت
مشہور ہین اور رسالی اوسکی منقول ہین — ایک کتاب اوسنی نظم مین لزوم ما لا یلزم
تصنیف کی ہی یہہ کتاب بہت اچہی نافع ہی پانچ جزو اوسکی ہین — اور سقط الزند بہی اوسکی
تصنیف سی ہی اوسنی آپ ہی اوسکی شرح کی ہی اوس شرح کا نام ضوء السقط رکہا ہی
ایک کتاب اوسکی الایک والغصون ہی اس کتاب کا نام ہمزہ والردف مشہور ہوگیا ہی
اسکی سو جزو ہین علم ادب مین یہہ کتاب ہی — اپنی زمانہ کا علامہ تہا — اوسی سے
ابو القاسم علی بن محسن تنوخی سے نے اور خطیب ابو زکریا تبریزی شارح کتاب حماسہ نے علم
پڑہا ہی پیدایش اوسکی بروز جمعہ وقت غروب آفتاب تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۳۶۳ ہجری مین درمیان شہر معرّہ کی ہوئی بسبب چیچک کی اندہا ہوگیا درمیان سنہ ۳۶۷
ہجری کی اوسکی داہنی آنکہ کی سفیدی بسبب پہلی کی ڈہنک گئی تہی اور بائین آنکہ بالکل
جاتی رہی تہی حافظ سلفی کہتا ہی کہ مجکو ابو عبد اللہ بن ولید بن غریب الایادی نے
یہہ کہا کہ مین اپنی چچا ابو العلاء مذکور کے پاس گیا تہا اوسکو حجرہ مین اوسکی مصلّی پر
بیٹہی ہوئی مینے پایا وہ بڈہا تہا مجکو بلاکر میری سر پر ہاتہہ پہرایا اون دنون مین

پانچوین صدی کی شاعر

بچہ تہا مین نے اوسوقت اوسکی آنکہون کی طرف دیکہا آنکہہ سعد و م تہے اور ایک اندر گہس گئی تہی بدن اوسکا دبلا تہا — جب ابوالعلار مذکور سے نے کتاب لامع عزیزی شرح دیوان متنبّی کی تصنیف سی فراغت پائی اور ایک جماعت نے اوسی اوس شرح کو پڑہا اوسوقت ابوالعلار نے یہہ کہا کہ مجکو گویا متنبّی غیب کی آنکہونسی دیکہہ کر میری حق مین یہہ شعر کہا ہی وہ یہہ ہی ؎

انا الذی نظر الاعمی الی ادبی واسمعت کلماتی من بہ صمم

اسی شاعر مذکور نے ابو تمام کی دیوان کو مختصر کر کی اوسکا نام ذکری حبیب رکہا ہی — اور دیوان بحتری کا بہی خلاصہ کر کی اوسکا نام عبث الولید رکہا اور دیوان متنبّی کا خلاصہ کر کی اوسکا نام معجزہ احمد رکہا ان لوگون کے شعرون پر کلام بہی کئی ہین اور جو اونسی خطا یا صواب ہوا ہی وہ سب اوسنے بیان کر دیا ہی بغداد مین درمیان ۳۹۹ سنہ ہجری کے آیا اور دوسری دفعہ سنہ ۹۹ مین آکر ایک برس سات مہینے قیام کر کے پہر معرّہ کی طرف مراجعت کی معرّہ مین آکر اپنی گہر مین بیٹہہ رہا اور کتابین تصنیف کرنی شروع کین اوسی بہت آدمیون نے علم سیکہا دور دور سے طالب علمون نے اوسپر آکر ہجوم کیا اور علما اور وزرا اور اہل اقتدار یعنے ذی رتبہ آدمیون نے اوسی مکاتیب کی ہی — اس فاضل نے اپنا نام بسبب خانہ نشینی کی رہین المحبسین رکہا تہا پینتالیس برس تک بسبب دینداری کے اوسنے گوشت نہین کہایا کیونکہ اوسکا عقیدہ مثل حکمار متقدمین کے تہا کیونکہ وہ لوگ گوشت اسواسطے نہ کہاتے تہے تاکہ لوگون کو عادت جانورون کی ذبح اور قتل کرنے کی نہ ہو جاوی اون لوگونکا یہہ مذہب تہا کہ کسی جانور اور جاندار کو رنج اور تکلیف نہ دیا کرتی تہے جیساکہ ہندو لوگ اکثر بہی استعمال مین لاتے ہین — گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا اس شخص نے اختیار کیا تہا یہہ شعر

در بابِ لزوم اوسکے ہین سے

لا تطلبن بآلة لك رتبة — قلم البليغ بغير جد مغزل
سكن السماء كان السماء كلاهما — هذا له رمح وهذا اعزل

وہ ورذیقعدہ تیسری تاریخ ربیع الاول یا تیرہوین تاریخ کو درمیان ۴۴۹ھ ہجری یا اوسینے وفا
پائی مگر مرتی وقت اوسینے یہہ وصیت کی تہی کہ میری قبر پہ یہہ لکہہ دینا سہ

هذا جناه ابي علي — وما جنيت على احد

یہہ مضمون بہی حکماء متقدمین کی مذہب کے موافق ہی کیونکہ اونکا یہہ مقولہ ہی کہ پیدا
کرنا اور جنوانا بیٹی کا شکم عورت سے یعنے اوسے جماع کرکے حمل رکہوانا اور پہر
پیدا کروانا یہہ بڑا گناہ ہی کیونکہ وہ پیدا ہوکر ہزارہا عذاب اور رنج مین گرفتار
ہوجاتا ہی اوسکا گناہ باپ کی گردن پر ہونا چاہئے جسنے اوسکو جنوایا کیونکہ
وہ نہ جنواتا نہ وہ معرض رنج و الم کا ہوتا — تین دن بیمار رہا چوتہے دن وفات
پائی اوسکی پاس سوائی اوسکے چچا کی اولاد کی اور کوئی نہ تہا جب مرنے لگا
اپنی رشتہ داروں سے کہا کہ دوات قلم میری سامنے لیکر آؤ جو مین تلاؤن
وہ لکہو پہ اوس نے بڑبڑاٹ مین در حالت نزع جو دل مین آیا لکہوایا گیا جب مرگیا
ابو الحسن علی بن ہمام نے اوسکی مرنے کا بڑا مرثیہ لکہا تہا شعر مین اوسکا عقیدہ
یعنے جانورون کے ایذا دینی بیان کرکے پہر اور اخلاق ذکر کیے — قبر اوسکے
جیکے اہل ولبنی کے لوگون کے [illegible] طیار ہوئی

ابو عامر احمد

ابو عامر احمد بن مروان عبد الملک بن مروان بن ذی الوزارتین الاعلی احمد بن عبد
الملک بن عمر بن محمد بن عیسی بن شہید اشجعی اندلسی قرطبی یہہ شخص اولاد وضاح بن رزاح

کی سے ہی جو بر دز مرج راہط ہمراہ ضحاک بن قیس فہری تہا — ابن البسام نے اوسکا ذکر در
میان ذخیرہ کی کیا ہی اور بہت تعریف اوسکی کی ہی اور بہت اوسکی نظم اور توابع اور
رسالون کا ذکر کیا ہی یہہ شخص اہل اندلس مین سب سے زیادہ عالم تہا اپنی فنون اور
علم مین نامی تہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابو حزم طاہری کے بہت ظرافت
اور لطافت اور گفتگو ہا کرتی تہے اوسکی تصانیف بہت اچہی نادر ہین از انجملہ کتاب
کشف الدک وایضاح الشک ہی اور ایک توابع اور زوابع اور ایک حانون عطار
وغیرہ ہی باوجود ان فضلون کی کریم اور سخی بہت تہا اوسکی اسباب مین بہت
حکایات اور نوادر ہین اوسکی اچہی شعرونین سے یہہ شعر ہین سه

وندري سباع الطير ان کماته	اذا لقيت صيد الکماة سباع
تطير جياعاً فوقه وتردها	ظباه الى الاوکار وهي شباع

کرچہ یہہ معنی اچہی ہون اس مضمون کو شعراء جاہلیت اور اہل اسلام قبل اوسکی بہت باندہ
چکی ہین اکثر شعر اوسکے بہت اچہی ہین پیدائش اوسکی درمیان ۳۸۲ سنہ ہجری مین
ہوئی — جمعہ کی روز دوپہر کی وقت سلخ جمادي الاولي ۴۲۶ سنہ ہجري کی درمیان قرطبہ کے
فوت ہوا دوسري روز مقبرہ ام سلمہ مین مدفون ہوا

ابو عمر

ابو عمر احمد بن محمد بن عاصي بن احمد بن سلیمان بن عیسی بن دراج اندلسي قسطلي شاعر
اور کاتب ہی — منصور ابن عامر کی سرکار مین عہدہ منشی گري اور شاعري پر
مامور تہا درمیان اندلس کے اور شعراء جید مین سی یہہ بہی شمار کیا جاتا ہی — ابو
منصور ثعالبی نے تذکرہ یتیمۃ الدہر مین اسکی حق مین یہہ لکہا ہی کہ یہہ شاعر اندلس مین
ایسا تہا جیسا متنبي شام مین گذرا ہی جو نظم وہ لکہتا تہا خالي جودت سے

ہوتی تہے — ابوالحسن ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین بعد اوسکی تعریف اور بیان رسایل اور نظم اوسکی کی یہہ کہا ہی کہ اس شاعر کا دیوان دو جلد مین ہی — منصور بن ابی عامر نے ایک دفعہ اوسکو حکم دیا کہ قصیدہ ابونواس حکمی نے جو خضیب بن عبد المجید حاکم مصر کی مدح مین لکہا ہی اوسکا تو معارضہ کر اوس قصیدہ کا اول یہہ ہی —

اجارة بیتینا ابوک غیور   ومیسور ما یرجی لدیک عسیر

اوسنے اوسپر ایک قصیدہ بہت اچہا تصنیف کیا وہ یہہ ہی —

الم تعلمی ان الثواء هو التوی   وان بیوت العاجزین قبور

تخوفنی طول السفار وانه   لتقبیل کف العامری سفیر

دعینی ارد ماء المفاوز اجنا   الی حیث ماء المکرمات نمیر

فان خطیرات المهالك ضمن   لراکبها ان الجزاء خطیر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسکے ذکر کرنیکی کچہہ حاجت نہین — پیدایش اوسکی ماہ محرم ۳۴۷ ہجری مین ہوئی بروز یکشنبہ چودہوین جمادی الاخر ۴۲۱ مین فوت ہوا

ابو الولید

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر مشہور ہی — ابن بسام مصنف ذخیرہ نے اوسکی حق مین یہہ کہا ہی کہ ابوالولید پر نظم اور نثر تمام ہوگئی یہہ شخص گرم و سرد زمانہ چکہا ہوا تہا بیان نظم اور نثر مین سب پر فوقیت لیگیا اوسکے دریاے علم کا کنارہ نہین پایا جاتا — اور نہ چاند قوت تالیف کو گہن لگا اور نہ اوسکی سحر بیانی کا جادو مقابلہ کر سکا اور نہ اوسکی نجوم کو اقتران ہوا قرطبہ مین جو اور فقیہہ رہتے تہے اونمین سے یہہ سردار تہا اوسکا ادب

بہت اچھا اور شعر جید بڑی شان و شوکت کا حاصل گذرا ہی اسکی مدح مورخوں نے بہت
کی ہی ابن خلکان اوسکا بہت بڑا مادح ہی — قرطبہ سے معتضد بن عباد حاکم اشبیلیہ کے
پاس درمیان ۴۶۰ہجری کی گیا اوسنے اپنے خواصوں مین اوسکو بھرتی کیا اوسکی
پاس بڑی عزت اور شان مین رہتا تھا جو یہ کہا کرتا وہی ہوتا خلوت مین اور اسرار و رمز
اسی سے باتین ہوا کرتین بہت رسائی تہی اوسکی واسطے اسنے تحریر کئے اور نظم بہت
اوسکی حق مین اوسنے تصنیف کی ہین ازانجملہ یہہ اشعار ہین ؎

بيني وبينك مالو شئت لم يضع	سرّ اذا ذاعت الاسرار لم يذع
يا بايعاً حظه مني ولو بذلت	لي الحيوة بحظي منه لم ابع
يكفيك انّك ان حمّلت قلبي	ما لا يستطيع قلوب النّاس يستطع
ته أحتمل واستطل أصبر وعزّ أهن	وول اقبل وقل اسمع ومر أطع

شروع ماہ رجب ۴۶۳ہجری مین درمیان شہر اشبیلہ کے اوسنے وفات پائی اور وہین
مدفون ہوا — اور ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین بعد اوسکی مدح کی یہہ کہا ہی کہ
اوسکی کنیت ابو بکر تہے اور وہ بیرہ مین درمیان ۵۰۴ہجری چارسو پانچ ہجری کے فوت
ہوا جنازہ اوسکا قرطبہ مین لاکر بروز دوشنبہ چھٹا ماہ ربیع الاخر سنہ مذا کو دفن کیا
پیدایش اوسکی درمیان ۴۲۰ہجری کی ہوئی تہے

ابو جعفر

ابو جعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن الابار شاعر مشہور ہی معتضد
عباد بن محمد لخمی حاکم اشبیلیہ کی شعرا مین سے یہہ بہی ایک شاعر ہی وہ عالم و فاضل تہا
اوسکو صناعت نظم مین سب پر فضل ہی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

لم تدر ما خلدت عيناك في خلدي	من الغرام ولا ما كابدت كبدي

پانچویں صدی کی شاعر

افدیه من زائر رام الدنو فلم — یستطعه من غرق فی الدمع متقد

خاف العیون فوافانی علی عجل — معطلاً جیده الا من الجید

عاطیته الکاس فاستحیت مدامتها — من ذلک الشنب المعسول والبرد

حتی اذا غازلت اجفانه سنة — وصیرته ید الصهباء طوع یدی

اردت توسیده خدی وقل له — فقال کفک عندی افضل الوسد

فبات فی حرم لا غدر یذعره — وبت ظمآن لم اصدر ولم ارد

بدر الم وبدر التم ممتحق — والافق محلولک الارجاء من حسد

تحیر اللیل منه این مطلعه — اما دری اللیل ان البدر فی عضد

اسی اسلوب پر اوسکی قطعی اور نادر لطیفه بهت هین ایک دیوان بهی اسکی تصنیف سے هی ابن بسام ذخیره مین کهتا هی که وه درمیان سنه ۴۳۳ هجری کی فوت هوا

ابونصر

ابونصر احمد بن یوسف السلیکی منازی بڑی فاضلون اور شعراونین سے ایک فاضل وشاعر گذرا هی — ابونصر احمد بن مروان کردی حاکم میافارقین ودیار بکر کے سرکار مین عهده وزارت پر مامور تها وه فاضل جید اور شاعر کامل تها ایک دفعه قسطنطنیه مین اوسنے جاکر بهت کتابین جمع کرکے خریدکین جب بهت بڑا کتب خانه هو گیا اوسوقت جامع مسجد میافارقین — اور جامع آمد پر دو کتب خانه بناکر وه کتابین وهان رکهکر وقف کردین وه کتابین آج کی دن تک موجود هین دونو کتب خانونکو جنکو کتب منازی کهتے هین — ابوالعلا معری سے درمیان معره کی یهه فاضل ملاقی هوا ابوالعلا نے اپنا حال اوسسے بهت بیان کیا که لوگ مجکو بهت ستاتی هین باوجودیکه مینے اونسے گوشه نشینی اختیار کی هی اوسینے جواب مین کها که لوگون کو

جبلا

پانچوین صدیکی شاعر

ضبط ہوگیا ہی ہمنے تو دنیا اور دین دونو اوسکے واسطے ترک کردیا ہی — ابو العلا کو آخرت کا کلمہ سنکر بہت تعجب ہوا دمبدم ابو العلا یہہ کہتا جاتا تہا کہ ای آخرت بہی ترک کی آخرت بہی ترک کی اور افسوس بہی کرتا جاتا تہا پہر سرنیچی کر لیا اور اوسسے کلام نہ کئے یہانتک کہ وہ چلا گیا — وادی بزاعان مین جب یہہ شاعر گیا وہان کے حسن اور رنگ وروپ کو دیکہہ کر سب کچہہ بہول گیا اور وقت یہہ شعر بنائے

وقانا لفحة الرمضاء واد	وقاه مضاعف النبت العميم
نزلنا دوحة فحنا علينا	حنو المرضعات على الفطيم
وارشفنا على ظماء زلالا	الذمن المدامة للنديم
يراعي الشمس انى قابلته	فيحجبها ويأذن للنسيم
يروع حصاه حالية العذاري	فتلمس جانب العقد النظيم

یہہ شعر بہت اچہی اور نادرہین اس شاعر کا دیوان بہت کمیاب ہی مگر قطعی بہت پائی جاتے ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ قاضی فاضل نے بغداد بار کو جو سیاح آتی تہی یہہ وصیت کردی تہی کہ اس شاعر کا دیوان جہان پاؤ لکہہ لاؤ اونہونے

بہت شہرون مین تلاش کی کہین دستیاب نہوا — اوسنے ۵۳۳ھ ہجری مین وفات پائی

ابن طباطبا

ابو القاسم ابن طباطبا شریف علوی ایک سید جلیل القدر عالی حسب ونسب شاعر جید گذرا ہی کسی رئیس نے ایک رقعہ اوسکو لکہا تہا جسکی پوشت مین اوسنے یہہ شعر لکہے ہین اور حال اوس بزرگوار کا میری ہاتہہ نہین آیا ارج شمیم مین یہہ شعر اوسکے پائے تہے وہ یہہ ہین سہ

وقرأت الذي كتبت وما زال	نجيي ومونسي وسميري

وعد البال باستراج السطور | شاهدًا بامتزاجنا فی السطور الضمیر
واقتران الکلام لفظا وخطا | حاکما باقتران ود الصدور
وتبرکت باجتماع الکلامین | رجا اجتماعنا فی السرور
وتعانق بالظهور علی الواشیے | فصارت احابتی فی الظهور

ابن اثیر کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان ۵۱۶ھ ہجری کے فوت ہوا یعنے ایک ہزار دو عیسوی مین

الوزیر ابو السعادات

محمد بن جعفر بن خسرج ملقب بلقب ابو السعادات ابن قسا الخس اوسکے خطوط و مکاتبات بہت اچھی ہین اور شعر بھی اچھی ہین ازانجملہ نمونہ یہہ ہین ــ

اودعکم وانی ذو اکتئاب | وارحل منکم والقلب ابی
وان فراقکم فی کل حال | لاوجع من مفارقۃ الشباب
اسر و ماد ممت لکم جوار | ولاملت منازلکم رکابی
واشکر کلما اوطیت دارا | لیالینا القصار بلا احتنابی
واذکرکم اذا هبت جنوب | فیذکرنی عرارات التصابی
لکم منی المودۃ فی اعترابی | وانتم الف نفسی فی اقترابی

یہہ شخص مقتول ہوکر فوت ہوا حال اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ابو کالیجار نے اوسکو پکڑکر قید کیا تہا جیسا کہ ابو الفدا مین اسکا حال لکہہ چکا ہون ماہ رمضان مین وہ قتل کیا گیا ــ بعضے کہتے ہین کہ قیدخانہ مین لوگون کو بہیجکر قتل کروادیا تہا عمر اوسکے اکاون برس کے تہے وہ ۴۸۶ھ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الخطاب الحبلی

ابن اثیر نے اپنے تاریخ کامل مین لکہا ہی کہ یہہ شخص یعنے ابو الخطاب حبلی شام مین جاکر معری سے

پانچوین صدیکی شاعر

ملا مگر جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی تھی اندہا ہو گیا تہا اوسکے شعر بہت اچھے
ہین درمیان ۵۴۹ سنہ ہجری مین اوسنے وفات پائی تھی اوسکے یہہ دو شعر ارج الشمیم
سے نقل کئے جاتے ہین ؎

ما حکم الحب فہو ممتثل — وما جناح الحبیب محتمل
نہوی ونشکوی الطباء وکل ہوی — لا نجل الجسم فہو منتحل

ابو علی الحسن

ابو علی حسن بن رشیق مشہور قیروانی ایک فاضل ہی بلیغ اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب
العمدہ ہی اس کتاب مین حال شعر کا بہت بیان کیا ہی اوسی آدمی کو اچھے اور بری شعر
کے سمجھنے کے اور عیوب شعری کے جاننے کے ہو جاتے ہی — اور کتاب الانموذج بہی
اسیکی تصنیف سے ہی — اور سوا اسکی اور رسالی بہت ہین اور نظم بہت اچھے ہے
ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ یہہ شخص درمیان مسیلہ کے
پیدا ہوا اوسیجائی علم ادب تہوڑا سا پڑہا — بعد ازان وہانسی قیروان مین درمیان
۴۰۶ سنہ ہجری کے آیا وہان علم ادب پڑہا — اور سوا اسکی اور لوگون نے یہہ بیان
کیا ہی کہ یہہ شاعر مہدیہ مین درمیان ۳۹۰ سنہ ہجری کے اوسکا باپ ایک غلام رومی غلامان
ازد سے تہا اور ۴۶۳ سنہ ہجری مین اس مصنف نے وفات پائی اوسکا باپ شہر مہدیہ
مین سنار کا پیشہ کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اوسوقت اوسکی باپ نے اوسکو علم ادب
اور پیشہ اہل علم کا سکہلایا شعر کہنا اپنے وطن ہی مین سیکہا تہا لیکن اوسکی نفس نے
ترقی چاہی اور ارادہ کیا کہ اہل ادب مین سے شمار کیا جاؤن اسلیئے وہ قیروان مین
آیا وہان اکر اوسنے شہرت پائی وہان کے حاکم کے مدح کی اسلیئے اوسکی خدمت مین
مشرف ہوا اور وہین رہا کیا یہان تک کہ عربون نے قیروان پر حملہ کیا جب عرب قیروان مین

آئی اور اونہونے وہان کے باشندون کو قتل کر کے اوس شہر کو ویران کیا اوسوقت وہ
جزیرہ صقلیہ مین ایک شہر مازرمین جا لبا وہین فوت ہوا او سکے یہہ شعر ہین سہ

احب اخی وان اعرضت عنہ	وقل علی مسامعہ کلامی
ولی فی وجہہ تقطیب راض	کما قطبت فی وجہ المدام
ورب تقطب من غیر بغض	وبغض کامن تحت ابتسام

اور یہہ شعر ابن لسام نے ذخیرہ مین او سکے لکھے ہین کیا اچھی شعر ہین سہ

اسلمنی حب سلیمانکم	الی ھوی الیرہ القتل
قالت لنا جند ملاحاتہ	لما بدا ما قالت النمل
قوموا ادخلوا مسکنکم	قبل ان یحطمکم اعینہ النجل

اوسکی تصنیفات سے قراضۃ الذہب ایک کتاب کرچہ چہوتی جلد کی ہی لیکن اوسمین فایدہ
بڑا ہی — اور کتاب الشذوذ بہی اوسکی تصنیف سی علم لغت مین ہی اس کتاب مین
ہر ایک کلمہ شاذ کا ذکر ہی

الشیخ المجید

ابو علی حسن بن عبد الصمد بن شخبا عسقلانی مصنف خطبون مشہورہ کا ہی اوسکی تصنیف
سے رسالی بہی بہت ہین — نثر کی لکہنے مین اوستاذ کامل تہا قاضی فاضل کو اس شخص کے
حافظہ اور کلام کا بڑا اعتماد تہا اور اکثر او سکے کلام قاضی مذکور کو حفظ تہے —
عماد الدین اصفہانی نے اس فاضل کے حق مین درمیان کتاب خریدہ کے لکہا ہی
کہ مجید مذکور مثل اپنے نام کے مجید تہا اوسکو کلام کے اختراع اور ابداع کرنے کے
طاقت تہے — اوسکی خطبی بہت نادر اور رنگین ہین ابن لسام نے بہی درمیان ذخیرہ
کے اوسکا حال اچہا لکہا ہی اور یہہ شعر او سکے نقل کئے ہین سہ

پانچوین صدیکی شاعر

ما زال یختار الزمان ملوکه	حتی اصاب المصطفی المتخیرا
قل للاولی ساس الوری وتقدموا	قدما هلموا شاهدوا المتاخرا
تجدوه اوسع فی السیاسة منکم	صدرا واحمد فی العواقب مصدرا
انکان رای شاهدوه احنفا	ان کان باس نازلوه عنترا
فقد ضام والحسنات مل کتابه	وعلی مثال صبا مه قد افطرا
ولقد تخوف العدو لجهده	لو کان یقدر ان یرد مقدرا

یہہ شعر بہت اوسنے لکھے ہین بسبب خوف طوالت اتنی ہی پر اکتفا کیا اور یہہ بہی ابن بسام نے لکہا ہی کہ وہ درمیان خزانۃ البنود کے جوکہ درمیان قاہرہ کے ایک قیدخانہ ہی بنایا ہوا معز کا ۵۰۲ہجری مین مقتول ہوا

ابوالجوایز

ابوالجوایز حسن بن علی بن محمد بن باری کاتب واسطی جوکہ فاضلون مین سے گذرا ہی مدت تک بغداد مین رہا — اور خطیب اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہی کہ مینی اوسکی اخبار اور حکایات اور اشعار اور خطوط اور مسودات ابن سکوۃ ہاشمی کی پاس دیکھے تہے یہہ شخص ثقہ نہ تہا قابل اعتبار نہین ہی — مگر ابن سکرہ کہتا ہی کہ وہ ادیب اور شاعر نیک فکر آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین جو ابن سکرہ کے سامنے اوسنے خود پڑہ کر سنائی تہے ؎

دع الناس طرا واصرف الود عنهم	اذا کنت فی اخلاقهم لا تسامح
ولا تبغ من دهر تظاهر رنقه	صفاء بنیه فالطباع جوامح
وشیئان معدومان فی الارض	درهم حلال وخل فی الحقیقه ناصح

ابوالجوایز مذکور کی تالیفات بہت اچہی ہین اور خط بہی بہت خوب ہین اور شعر بہی

بہت اچھی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی قطعی بہت دیکہے ہین مگر دیوان اوسکا کوئی نہین دیکہا اور یہہ بہی معلوم نہین کہ اوسکے اشعار بہی مدون ہوئی ہین یا نہین اوسنے درمیان سنہ ۴۶۰ ہجری کے وفات پائی

ابو المطاع

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ ابو المطاع ذو القرنین بن ابو المظفر حمدان بن ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان تغلبی ملقب بلقب وجیہ الدولہ ہی یہہ شاعر خوش فکر نیک عقل آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین —

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف ۔۔۔ اذا رایت اعتناق اللام للالف

وما اظنهما طال اعتناقهما ۔۔۔ الا لما لقیا من شدة الشغف

وله

افدی الذی زرته بالسیف مشتملا ۔۔۔ ولحظ عینیه امضی من مضاربه

فما خلعت نجادی فی العناق له ۔۔۔ حتی لبست نجادا من ذوائبه

فکان اسعدنا فی نیل بغیته ۔۔۔ من کان فی الحب اشقانا بصاحبه

اوسکے شعر بہت اچھے ہین درمیان صفر سنہ ۴۲۸ ہجری کی ابو المطاع مذکور فوت ہوا جن ایام مین کہ درمیان مصر کی ظاہر بن حاکم عبیدی حاکم تہا یہہ بہی اوسکی پاس گیا تہا اوسنے شہر سکندریہ کا اوسکو صوبہ دار کر دیا تہا یہہ شہر مع مضافات ماہ رجب سنہ ۴۱۴ ہجری مین اوسکے زیر حکومت ہوا برس روز تک وہان رہا پہر دمشق کو مراجعت کی یہہ حال مسبحی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی

ابو طیب طبری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس فاضل کی ابو طیب نام طاہر بیٹا عبد اللہ بن طاہر بن عمر طبریکا قاضی اور فقیہ شافعی ثقہ آدمی تہا فصیح بہت بولتا تہا ادیب عارف

پانچویں صدی کی شاعر

اصول فقہ کا جاننے والا محقق سلیم الفکر نیک پیدائش صحیح المذہب تہا شعر بہی فقیہون کے طور پر کہتا تہا ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کہتا ہی کہ مینے یہہ شعر ابو العلاء معری کی پاس جو درمیان بغداد کی بازار غالب مین اوترا ہوا تہا لکہہ کر بہیجے تہے ؎

وما ذات در لا یحل لحالب	تناوله واللحم منها محلل
لمن شاء فی الحالین حیا ومیتا	ومن رام شرب الدر فهو مضلل
اذا طعنت فی السن فاللحم طیب	واکله عند الجمیع مغفل
وخرفانها للاکل فیها کزازة	فما لحصیف الرای فیهن ماکل
وما یجتنی معناه الا مبرز	علیم باسرار القلوب محصل

جب اوسکی پاس پہونچی ابو طیب طبری بنے یہہ جواب لکہہ بہیجا اوسکے شعر یہہ ہین ؎

جوابان عن هذا السوال کلاهما	صواب وبعض القائلین مضلل
فمن ظنه کرما فلیس بکاذب	ومن ظنه نخلا فلیس یجهل
لحومهما الاعناب والرطب الذی	هو الحل والدر الرحیق المسلسل
ولکن ثمار النخل وهی غضیضة	تمر وغض الکرم یجنی ویوکل
یکلفنی القاضی الجلیل مسائلا	هی النجم قدرا بل اعز واطول
ولو لم اجب عنها لکنت بجهلها	جدیرا ولکن من یودک مقبل

طبری مذکور کی عمر ایک سو دو برس کی ہوئی باوجود اسکے کبر سن ہونی کے اوسکی عقل یا حواس مین کچہہ تغیر نہ آیا تہا فتوی دیتا اور فقہاء کی غلطیان

پانچوین صدیکی شاعر

پکڑتا او خطائین نکالتا بعد اوکا قاضی تہا سب فقہاء اوسکی زیر رہتے تہے یہانتک کہ اوسینے وفات پائی پیدائش آمل مین درمیان ۳۴۸ ہجری کے ہوئی ماہ ربیع الاول مین بروز ہفتہ دسوین تاریخ ۴۵۰ ہجری مین وفات پائی صبح کے وقت مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا — جامع منصور مین اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی گئی — طبری طرف طبرستان کی منسوب ہی

ابو زید

ابوزید عبداللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی فقیہ حنفی بڑا دوست اور اصحابی اصحاب ابوحنیفہ مین سے شمار کیا جاتا ہی کہ آج تک ضرب المثل ہی ہر ایک کوئی در باب علم اور فقاہت کی اوسکے نام سے بطور ضرب المثل ابوزید کہا کرتا ہی — یہہ وہ شخص ہی جسنے اول ہی اول علم خلاف کی بنیاد دنیا مین ڈالکی پردہ خفا سے ظاہر کیا — اوسیکی تصنیف سے کتاب الاسرار و التقویم للادلہ ہی اور بہت حاشئی اور رسالی اور کتابین اوسینے تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ ایک دفعہ ابوزید مذکور کا کسی فقیہ کے ساتہہ مناظرہ ہوا جب ابوزید اوس فقیہ کو الزام دیتا تہا وہ ہنس پڑتا تہا کئی دفعہ یہی نوبت ہنسی کی ہوئی ابوزید نے اوسوقت یہہ شعر تصنیف کرکے پڑہے ؎

مالی اذا الزمتہ حجۃ	قابلنی بالضحک والقہقہہ
ان کان ضحک المرء من فقہہ	فالدب فی الصحراء ما افقہہ

شہر بخارا مین درمیان ۴۳۰ ہجری کے فوت ہوا

ابو محمد

ابومحمد عبداللہ بن القاسم بن المظفر بن علی بن القاسم السہروردی مشہور بنام مرتضی

پانچوین صدی کی شاعر

قاضی کمال الدین کا بہت دیندار اور فاضل آدمی تہا وعظ اچہے تقریر اور خوبی کے ساتہہ کہتا تہا مدت تک بغداد مین رہ کر علم حدیث اور فقہ سیکہی بعد ازان موصل کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر اوس شہر کا قاضی ہوا اور حدیث کی روایت بہت کی اوسکی شعر بہت اچہی ہین از آنجملہ ایک قصیدہ اس شخص کا طریقہ صوفیہ پر بہت اچہا ہی چونکہ یہہ قصیدہ بہت کمیاب ہی اور اوسکا لکہنا پر ضروری ہی لہذا انتخابہ درج کتاب واسطے ضرورت فایدہ کے اور کمیاب ہونی کے کرتا ہون وہ قصیدہ یہہ ہے

لمعت نارهم وقد عسعس الليل	ومل الحادي وحار الدليل
فتاملتها وفكري من البين	عليل ولحظ عيني كليل
وفؤادي ذاك الفؤاد المعنّى	وغرامي ذاك الغرام الدخيل
ثم قابلتها وقلت لصحبي	هذه النار نار ليلى فميلوا
فرموا نحوها لحاظاً صحيحات	فعادت خواسئاً وهي حول
ثم مالوا الى الملام وقالوا	خلب ما رايت ام تخييل
فتجنبتهم وملت اليها	والهوى مركبي وشوقي الزميل
ومعي صاحب اتى تقتفي الآثار	والحب شرطه التطفيل
وهي تعلو ونحن ندنوا الى	ان حجزت دونها طول المحول
فدنونا من الطول فحانت	زفرات من دونها وعليل
قلت من في الديار قالوا جريح	واسير مكبل وقتيل
ما الذي جئت تبتغي قلت ضيف	جاء يبغي القرى فاين النزول
فاشارت بالرحب دونك فاعقر	فما عندنا لضيف رحيل

پانچویں صدی کی شاعر

من اتانا الفتی عصی الصبر عنه — قلت من لی بها واین السبیل

فخططنا الی منازل قوم — صرعتهم قبل المذاق الشمول

درس الوجد منهم کل رسم — فهو رسم والقوم فیه حلول

منهم من عفی ولم یبق للشکوی — ولا للدموع فیه مقیل

لیس الا الانفاس تخبر عنه — وهو عنها مبرأ معزول

ومن القوم من یشیر الی وجد — تبقی علیه منه القلیل

ولکل منهم رایت مقاما — شرحه فی الکتاب مما یطول

قلت اهل الهوی سلام علیکم — لی فؤاد عنکم بکم مشغول

وجفون قد اقرحتها من الدمع — حثیثا الی لقاکم سیول

لم یزل حافزی من الشوق یحدو — الیکم والحادثات تحول

واعتذاری ذنب فهل عند من — یعلم عذری فی ترک عذری قبول

جئت کی اصطلی فهل لی الی — نارکم هذه الغداة سبیل

فاجابت شواهد الحال عنهم — کل حد من دونها مفلول

لا یروقنک الریاض الانیقات — فمن دونها ربا ودحول

کم اتاها قوم علی غرة منها — وراموا امرا فعز الوصول

وقفوا شاخصین حتی اذا — ما لاح للوصل غرة وحجول

وبدت رایة الوفا بید الوجد — ونادی اهل الحقائق جولوا

این من کان یدعینا فهذا الیوم — فیه صبغ الدعاوی یحول

حملوا حملة الفحول ولا یصرع — یوم اللقاء الا الفحول

بذلوا انفسا سخت حین شحت — بوصال واستصغر المبذول

ثم غابوا من بعد ما اقتحموها ۔۔۔ بين امواجها وجاءت سيول

فذفتهم الى الرسوم فكلٌ ۔۔۔ دمنة في طلولها مطلول

نارها هذه تضئ لمن يسري ۔۔۔ بليل لكنها لا تنيل

منتهى الحظ ما تزود منه ۔۔۔ اللحظ والمدركون ذاك قليل

جاءها من عرفت يبغي اقتباساً ۔۔۔ وله البسط والمنى والسّئول

فتعالت عن المنال وعزت ۔۔۔ عن دنوّ اليه وهو رسول

فوقفنا كما عهدت حياري ۔۔۔ كل عزم من دونها مخذول

ندفع الوقت بالرجاء وناهيك ۔۔۔ بقلب غداؤه التّعليل

كلما ذاق كاس ياس مرير ۔۔۔ جاء كاس من الرجاء معسول

واذا سولت له النفس امرا ۔۔۔ حيد عنه وقيل صبر جميل

هذه حالنا وما وصل العلم ۔۔۔ اليه وكلّ حال تحول

ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی بزرگ نے خواب مین یہہ دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا تھا کہ کوئی قصیدہ آج تک مثل اس قصیدہ کے طریقت مین نہین ہوا اور واقع مین یہہ قول درست ہی اسیواسطے مینے بھی یہہ قصیدہ تمام لکھہ دیا کہ ہر ایک شعر کو دیکھیا ہوسکی اس قصیدہ کو موصلیہ کہتے ہین ہرچند اس شاعر کی اور اشعار بھی لوگون نے بہت اچھے اچھے اپنی کتابون مین منتخب کرکے لکھے ہین لیکن چونکہ ایک قصیدہ بڑا لکھہ چکا ہون اب کچھہ ضرورت اوسکے لکھنے کی نہین — اکثر شعرا اوسکی اسی اسلوب مین — پیدایش اوسکے درمیان ماہ شعبان سنہ ۴۶۰ ہجری کی ہوئی اور ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین وفات پائی درمیان موصل کے اور اوسکی قبر بنام قبر بہاء آج کی دن تک اس شہر مین مشہور رہی

پانچوین صدی کی شاعر

ابو الولید

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی اندلسی قرطبی ہی
اوسکو ابن فرضی کہا کرتے تہے وہ فقیہ اور عالم جمیع فنون حدیث اور علم رجال کا
تہا علم ادب مین بڑی دست قدرت رکہتا تہا - اوسکی تصنیفات سے تاریخ
علماء اندلس ہی جسپر ابن بشکوال نے ایک کتاب تصنیف کرکے اوسکا نام صلہ رکہکر
اوس تاریخ کی ذیل مقرر کی ہی - اور ایک کتاب بہت اچہی مختلف اور موتلف
حدیث کی بیان مین اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک کتاب بیان احادیث مشتبہ النسبہ
اور ایک کتاب اخبار شعراء اندلس وغیرہ کی ہی درمیان ۳۸۲ ہجری کے اندلس سے
طرف مشرق کی وہ گیا اور حج کیا پہر بہت علماء سے اوسنے علم تحصیل کیا اور اوسنے
بہی لوگون سے حدیث کی سماعت کی اور اشعار کہے یہہ اوسکے شعر مین سے

اسیر الخطایا عند بابک واقف — علی وجل مما بہ انت عارف
یخاف ذنوبا لم یغب عنک عیبہا — ویرجوک فیہا وہو راج وخائف
ومن ذا الذی یرجو سواک ویتقی — ومالک فی فصل القضاء مخالف
فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی — اذا نشرت یوم الحساب صحائف
وکن مونسی فی ظلمة القبر عندما — یصد ذوو القربی ویجفو المؤالف
لئن ضاق عنی عفوک الواسع الذی — ارجی لاسرافی فانی لتالف

اوسکی بہت اشعار لوگون نے کہے ہین بسبب خوف اطالت کلام نرکہے گئی پیدائش
اوسکی ماہ ذیقعدہ ۳۵۱ ہجری مین ہوئی شہر ملنبیہ کا حاکم ہو گیا تہا جب بربریون نے
قرطبہ کو فتح کیا اوسی دن اوسکو بہی شہید کیا وہ یکشنبہ جہٹی تاریخ ماہ شوال ۴۰۳
ہجری کی تہے تین دن تک گہر مین اپنی بدون غسل اور کفن کے پڑا رہا کسینے دفن نہ کیا بعد

تین دن کے مدفون ہوا

حسین

بن عبد اللہ العبادو ہے باخرزي کہتا ہی کہ اوسکی شعر بہمیہ مریپاس آئی ہین اونمین سے
مینے یہہ انتخاب کرلئی ہین وہ نظام الملک کی مادحین مین سے ہی ؎

قد مر نقد ایادیہ بکل ید | وللہ لنشر معالیہ بکل فم
یمضی اوامرہ فی کل محتشم | ویتبع الحق فیہم غیر محتشم
یذل کل عزیز عند سطوتہ | ویکتفی منہ قبل الکلم بالکلم

محمد ابن الجراح بکری

باخرزي نے اسکی شعر دمیتہ القصر مین لکھے ہین اور حال کچہہ نہین لکھا مگر اتنا معلوم ہی
کہ نظام الملک کی وقت مین وہ موجود تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

انا للبنی علی ما شیدتہ لنا | اباؤنا الغر من مجد ومن کرم
لا یرفع الضیف علینا فی منازلنا | الا الی ضاحک منا ومبتسم
انی وانکان قومی فی الوری علما | فانني علم فی ذلک العلم

محمد ابن احمد

باخرزي کہتا ہی کہ وہ محمد بن احمد بن حسین شطرنجی حلبی شاعر نظام الملک کا ہی وہ یہہ
قصیدہ جسکا اول لکھتا ہون دروازہ حلب پر درمیان ۴۶۳ ہجری کی لکھہ کر لایا تہا
وہ یہہ ہین ؎

اما علاک فدونہا الجوزاء | قد رافاز اینظم الشعراء
یرتد عنہا الفکر وہو مہند | ویضیق فیہا القول وہو فضاء
شرف اناف علی السماک وہمۃ | ضاقت بمسرح عزمہا الدہناء

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سعید بن علي

یہہ شاعر بہی نظام الملک کی مداحوںمین سے ہی — دروازہ شہر قل التوریہ یہہ قصیدہ اوسینے پڑہا تہا جب نظام الملک نے یہہ شہر ماہ ربیع الآخر سنہ ۴۹۳ ہجری مین فتح کیا وہ قصیدہ یہہ ہی ســه

الی الفضیة قلب بین جنبي قلب — وعزم من الشهب الثواقب اثقب

وکلفني خوض الدجی طلب العلي — ولولا المعالي ما اطباني مرکب

فما لي وللاجي یطیل ملامتي — کانّی لغیر المجد اسعی وادأب

ویوم کانفاس المشوق قطعته — وانفاسه من حرّة تتلهّبُ

یہہ بڑا قصیدہ ہی باخرزی نے سب لکہا ہی مینے بہی فرائد الدہر مین اوسکی نقل کی ہی

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذي المناقب ابو محمد بن علي زین العابدین ابو الحسن ابن علي بن ابیطالب رضی معروف موسوی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ صاحب دیوان ہی اس بزرگوار کا حال ثعالبی نے یتیمہ الدہر مین خوب لکہا ہی ثعالبی کہتا ہی کہ جب دس برس سے اوسکی عمر نے تجاوز کیا اوسوقت سے اوسکو شعر گوئي کا شوق دامنگیر ہوا پہر انجام کار تمام زمانہ کی شاعرون پر فوقیت لی گیا اور جتنے گذری ہین سب سے اچہا شاعر ہوا اگر اس شخص کے حالمین یہہ کہون کہ وہ قریش کے قوم کے تمام شعرا سے اچہا تہا تو بعید نہین ہی اس دعوي پر اوسکي اشعار دال ہین کو طاقت دلیل کے نہین ہی نادر اشعار اوسکے یہہ ہین ســه

عطفا امیر المؤمنین فاننا — في دوحة العلیاء لا نتفرق

ما بیننا یوم الفخار تفاوت — ابدًا کلانا في المعالی معرق

الاالخلافة

الا الخلافۃ میزتک فانّنی	انا عاطل منھا وانت مطوّق

دیوان اس شاعر کا بہت بڑا ہی چار جلدوں میں لکھا جاتا ہی یہہ دیوان بہت مشہور ہی اور بہت دستیاب ہوتا ہی اسلئے بہت شعر لکھنے کی حاجت نہیں بہت تیز ذہن اور دانا شخص تھا پیدائش اوسکے ۳۵۹ ہجری میں درمیان بغداد کی ہوئی مسجد انبار کے نیچے مدفون ہوا

محمد بن عمّار

یہہ شاعر اندلسی ہی اوسکو ذوالوزارتین بہی کہتے ہیں شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شخص اور ابن زیدون قرطبی دونوں اس زمانہ کی شاعر بی بدل عالم فنون شعر و سخن اور علم بیان کی یگانۂ آفاق تھے - بادشاہان اندلس - اس شخص ابن عمار سے بہت ڈرتی رہا کرتے تھے کیونکہ وہ بہت تیز زبان اور چالاک آدمی تہا خصوصاً جبکہ معتمد علی اللہ ابن عباد حاکم غرب اندلس کا جب اوسی ملگیا اور اوسکو اپنا ہم صحبت اور قصہ خوان بناکر اپنا وزیر بنایا پھر یہانتک اوس سے کہلا ملا اور مہر حکومت بہی بادشاہ نے اوسکو دیدی اور امیر کبیر بناکر شہیر اوسکی کی وہ زمانہ بہی اوپر ایسا ہین کا گذرا کہ پہر اوسکا سخت عذاب اٹھایا اوسی زمانہ میں گہوڑی اور اونٹ لشکر و جین جھنڈی اوسکی سواری کی ہمراہ چلتے تھے غرضکہ اوسنے شہر تدمیر پر حکومت پائی مگر یہہ بیوقوفی کی کہ تخت پر جابیٹھا اور منبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہا یہہ اوسکی بدانتظامی اور بی تدبیری کی نشان تھے - بعد ازان رقہ میں جاکر بیٹہا اور یہ سب کو سزا دی بہت غدر مچائی جو تنگ میں آیا سو کیا یہہ نشہ دولت کا چڑہا یا - سلطان معتمد علی اللہ نے جب یہہ حال دیکھا کہ اوسکو سمائی نہیں لاچار ہوکر اوسکی فریب اور دغا سے بچ کر پکڑ لیا بہت مکر وحیلہ اوسنے اپنی چھوڑنے کی واسطے کیا کوئی صورت خلاصی نے نکلی آخرش معتمد نے

اپنے محل مین اوسکو رات کی وقت قتل کیا اور راتون رات ہی کاٹ داب کی برابر کردیا
یہہ واقعہ ۵۰۰ہجری مین درمیان شہر اشبیلیہ کے ہوا بعد کشش اوسکی ۵۰۲ہجری مین
ہوئی یہہ قصہ اوسکا مشہور ہے سب مورخون نے لکہا ہی ابو الفدا نے بہی اوسکا ذکر
کیا ہی — باوجود ان بد ذاتیون کے بہر بہی اوسکے فضل اور علم کا انکار نہین ہو سکتا
— صاحب تذکرہ قلاید عقیان اسی کتاب مین اوسکی بہت تعریف کرتا ہی اور ذکاؤ
ذہن اور جودت طبع کا تو کوئی منکر نہین مسلم الثبوت استاد کامل تہا یہہ غزل اوسکی
ایک رومی لڑکی کے حق مین ہی جو زرہ پہن رہا تہا ؎

واعید من ظباء الروم عاط	لبالفتیه من دمعی فرید
فسا قلبا وسن علیه درعا	فظاهره وباطنه حدید
بکیت وقد دنا وناٸی رضاه	وقد یبکی من الطرب الجلید
وان فتی تملکه بنقد	واحرز رقه لفتی سعید

ابن حیوس

ابو الفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس بن محمد مرتضی ابن محمد ابن ہثیم ابن غدی
غنوی ملقب بلقب صفی الدولہ شاعر مشہور ہی وہ نیام امیر مشہور تہا سب لوگ اوسکو
میر کہہ کر پکار تے تہے ملک شام کے شاعرون مین یگانہ اور وحید تہا ایک دیوان بہی
اوسکا بڑا ہی بہت بادشاہون اور امرا اور روسا کو اوسنے دیکہا جسی ملاقات
کی ہی اوسکی مدح کی ہی اور انعام پایا ہی مگر بنی مرداس یعنی حاکمون حلب کے خاندان
کی بہت مدح کرتا رہتا تہا اسیواسطے اکثر اوسکی بہت تحفہ قصیدہ ہی اونہین لوگونکی
مدح مین ہین اوسکا حال اسطور پر بیان کرتے ہین — کہ امیر شبل الدولہ نصر بن صالح
بن مرداس کلابی حاکم حلب کا باپ مسمی محمود جسنے کہہ اس شاعر کو بابت انعام مدح کی ایک ہزار

پانچویں صدی کی شاعر

دینار دیئی تھے جب بجائی اپنی باپ کی قایم مقام ہوا اوسوقت ابن حیوس نے ایک قصیدہ اس نصر مذکور کی مدح مین کہا وہ قصیدہ یہہ ہی اسمین اوسکی باپ مسمی محمود کا ماتم سے کرتا جاتا ہی

کفی الدین عزا ما قضاه لك الدهر — فمن كان ذا نذر فقد وجب النذر
ثمانية لم تفترق مذ جمعتها — فلا افترقت ما ذب عن ناظر شفر
يقينك والتقوى وجودك والغنى — ولفظك والمعنى وعزمك والنصر

اوران شعرونمین اوسکی باپ کی مرنے اور اوسکی والی ہونیکا حال بیان کرتا ہی ؎

صبرنا على حكم الزمان الذي سطا — على انه لولاك لم يكن الصبر
غزانا ببؤسى لا يماثلها الاسى — تقارب نعمى لا يقابلها الشكر

یہہ شعر بھی اوسی قصیدہ کی ہین

تباعدت عنكم حرفة لا زهادة — وسرت اليكم حين مسنى الضر
فلاقيت ظل الامن ما عنه حاجز — يصد وباب العز ما دونه ستر
وطال مقامي في اسير جميلكم — فلامت معانيكم ودام الى الاسر
وانجز لي رب السموات وعده — الكريم بان العسر يتبعه اليسر
فجاد ابن نصر لي بالف تصرمت — واني عليم ان سيخلفها نصر

جب تمام قصیدہ پڑہ چکا اوسوقت نصر نے کہا کہ تو اس شعر اخیر مین جو سب کے نیچی لکھا ہوا ہی سیضعفھا کہتا تو مین بیشک تجکو دو ہزار روپیہ دیتا کیونکہ مین وعدہ عطا کرنیکو موجود ہون — ایک چاندی کے طبق مین رکھکر ہزار دینار دئیے اشعار اس قصیدہ کی بہت ہین سب نادر ہین — پیدایش ابن حیوس مذکور کے درمیان سنہ ۳۹۴ ہجری کے دمشق مین ہوئی تھی اور سنہ ۴۷۳ مین فوت ہوا

پانچوین صدیکی شاعر

ابو الصقر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الحسن محمد بن علي ابن عمر معروف بکنیت ابن ابو الصقر واسطی فقیہ شافعی تہا اوسنے شیخ ابو اسحاق شیرازي سے علم فقہ پڑہا تہا لیکن علم ادب اوسپر غالب آگیا تہا اور شعر کا بہت شوق غالب ہوگیا تہا اسو اسطی شاعر ہی مشہور ہوگیا اوسکو جماعت مذہب شافعیہ کا بہت تعصب تہا شیخ ابو اسحاق کی حقمین اوسنے بہت مرثیہ کہے ہین بلاغت اور فصاحت اور فضل وکمال اور خوشنویسی اور جودت شعرمین اوسکی شہرت تہے ابو المعالي حظیری نے اپنی کتاب زینۃ الدہر مین اوسکا ذکر کیا ہی اور چند قطعے بہی اوسکی لکہے ہین ازانجملہ ایک یہہ قطعہ ہی سه

کل رزق ترجوہ من مرزوق	یعتریہ ضرب من التعویق
وانا قائل واستغفر اللہ	مقال المجاز لا التحقیق
لست ارضی من فعل ابلیس شیئًا	غیر ترک السجود للمخلوق

اور یہہ قطعہ اوسکا بہت مشہور ہی

وحرمۃ الود مالی عنکم عوض	لانبی لیس لی في غیرکم غرض
اشتاقکم ولودي ان یواصلنی	لکم خیال ولکن لیس اغتمض
وقد شرطت علی قوم صحبتہم	بات قلبی لکم من دونکم ورضوا
ومن حدیثی بکم قالوا بہ مرض	فقلت لا زال لا زال ابل المرض

اوسکا جو قطعہ ہی وہ بہتر ہی اوسنے یکشنبہ کی روز تیرہوین ماہ ذیقعدہ ۴۰۹ھ ہجری مین درمیان واسط کی پیدایش پائي ابن خلکان نے تاریخ وفات اسکی بہی نہین لکہی اور کسینے بہی نہین لکہی اسیو اسطی ترک کی گئی

المعتمد علی اللہ

پانچوین صدی کی شاعر

۴۸۸ھ

ابوالقاسم محمد ابن معتضد باللہ ابو عمرو عباد بن ظافر المؤید باللہ ابوالقاسم محمد قاضی اشبیلہ کا
ابن ابوالولید اسماعیل ابن قریش — بن عباد — بن عمرو — بن اسلم — بن عمر — بن عطاف
— بن نعیم لخمی اولاد نعمان بن منذر لخمی سے جوکہ پچھلا بادشاہ سلاطین ملک حیرہ
مین سے گذرا ہی — معتمد مذکور جسکا ہم حال لکھتے ہین ایک حاکم قرطبہ اور اشبیلیہ کا اور چند
شہرون جزیرہ اندلس کا تہا — علی ابن قطاع درمیان کتاب لمح الملح کی معتمد مذکور کے
حق مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سب بادشاہان اندلس سے زیادہ سخی گذرا ہی اسیواسطی
ہر چہار طرف کی آدمیونکا اوسکے مکان پر اجتماع رہتا تہا اور شعراء زمانہ کے اور چند
اوسکی پاس پڑی رہتے تہے اور فاضل اتنے کثرت سے اوسکی مجلس مین ہوتے تہے
کہ کسی بادشاہ کے دربار مین اتنی فاضل یا شاعر نہ تہے — اور ابن بسام درمیان
ذخیرہ کی لکھتا ہی معتمد مذکور کی شعر ایسی ہین جیسا کہ غلاف شگوفہ کو چیر کر کلی نکل آتا ہی
یہہ دو شعر اوسکے ہین سے

اکثرت هجرك غیر انك ربما — عطفتك احیانا علیّ امور
فکانما زمن التهاجر بیننا — لیل وساعات الوصال بدور

اخبار معتمد کی مثل اوسکے اشعار کے بہت ہین ابو نصر خاقان مصنف قلائد عقیان نے
بہت شعر لکہے ہین اور حال اوسکا مستوعب اوسنے لکہا ہی اسی سے ابن خلکان نے
اپنی تاریخ مین نقل کردیا ہی مگر حال بہت عجیب اور غریب ہی جسکا دل چاہی اوسکا
دیکہہ لے اور سوا اوسکے اور تاریخون مین بہی کچہہ کچہہ حال اوسکا ذکر کیا ہی کیونکہ وہ ایک
بادشاہ جلیل الشان تہا — پیدایش اوسکی ماہ ربیع الاول سنہ ۴۳۱ھ ہجری مین درمیان شہر باجہ کی جو کہ ایک
شہر بلاد اندلس کا ہی ہوئی — گیارہوین شوال ۴۸۸ھ ہجری کو قیدخانہ اغمات قید ہوا اور وہین فوت ہوا

ابو جعفر مسعود الداخلی

پانچوین صدی کی شاعر

الشریف ابو جعفر سعود ابن عبد العزیز ابن الحسن بن عبد الرزاق البیاضی شاعر مشہور ہی وہ شعراء جید بن مین سے تہا اوسکے شعرونکا دیوان بہت چہوٹا ہی مگر بہت اچہی مضمون لطافت کے ہین اوس دیوان مین مدایح بہت کم ہین ایک اچہی قصیدہ سے کے یہہ شعر ہین سہ

ان غاض دمعك والركاب تساق	مع ما بقلبك فهو منك نفاق
لا تحبس ماء الدموع فانه	لك يا لديغ هواهم درياق
واحذر مصاحبة العذول فانه	مغر وظاهر عذله اشفاق
لا يبعدن زمن مضت ايامه	وعلي متون غصونها اوراق
ايام نرجسنا العيون وورد نا	الغض الخدود وخمرنا الارياق
ولنا بزوراء العراق مواسم	كانت لقام لطيبها الاسواق
فلئن بكت عيني دما شوقا الي	ذاك الزمان ومثله ليشتاق

بیاضی مذکور بروز سنگل سولوین ذیقعد ۴۶۸؁ ہجری کو درمیان بغداد کی فوت ہوا باب ابروز کی مقبرہ مین مدفون ہوا — اسکو بیاضی اسواسطی کہتے ہین کہ عباسیون کے تمام گروہ سوار اسکی ایک روز سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہے وہ سفید پہن رہا تہا بادشاہ نے اسکی طرف دیکہکر کہا کہ یہ بیاضی یعنے سفید کپڑون والا کون ہی یہی نام اوسکا اور سیدن پڑ گیا سب بیاضی کہنے لگے جب شہرت ہوگئی یہی نام مشہور رہا

الرمادی

ابو عمر یوسف بن ہرون کندی معروف بنام رمادی شاعر مشہور ہی حافظ محمد عبد اللہ حمیدی نے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ مجکو ایسا خیال ہی کہ تمام اوسکی اجداد سب باشندہ رمادہ کی ہین یہہ شاعر قرطبی ہی وہ بہت شعر کہتا تہا اور بدیہہ گو بہی تہا — اوسنے شعر وسخن مین

پانچوین صدیکی شاعر

وہ راہ اختیار کی تہے جو سب استاذون کی نزدیک پسند تہی اور اکثر اوسکی زمانہ کی استادونکا یہہ قول تہا وہ کہا کرتے تہے کہ امرأ القیس — اور متنبی — اور اس یوسف بن ہارون ان تین شخصون کی سبب کندہ مین شعر وسخن نے فروغ پایا — پہر حمید سے نے چند وقایع اور کئی قطعی اوسکی ذکر کئے ہین — جانورون کی حال مین ایک کتاب بہی اوسینے تالیف کی ہی — ابو منصور ثعالبی نے یہہ یتیمۃ الدہر مین چند شعر اسکی لکہے ہین اور یہہ شعر بہی ذکر کئے ہین ؎

فی ای جارحۃ بصون معذبی   سلمت من التعذیب والتنکیل
ان قلت فی بصری فثم مدامعی   او قلت فی کبدی فثم علیلی

یہہ شعر اوسکے ایک توتلی لڑکے کی حقین ہین ؎

لا الراء یطمع فی الوصال انا   الہجر یجمعنا فنحن سواء
فاذا خلوت کتبتہا فی راحتی   وبکیت منتحبا انا والراء

ابن حبان کہتا ہی کہ اوسینے درمیان ۴۳۰ ہجری کی وفات پائی

ابو نصر عبد العزیز

بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی باقی نسب اوسکا مشہور ہی وہ شاعر جید تہا اوسکی شعرونمین خوش اسلوبی اور جودت پائی جاتی ہی بہت شہرونمین پہرا سلاطین اور وزرا اور روسا کی مدح کی اوسکی مدایح سیف الدولہ ابن حمدان کی حقین بہت اچہی ہین ایک دفعہ اوسینے ایک گہوڑا سبزہ بچکلیان اوسکو دیا تہا یہہ شعر اوسینے لکہکر بہیجے

یا ایہا الملک الذی اخلاقہ   من خلقہ وزوارہ من رائہ
قد جاءنا الطرف الذی اہدیتہ   ہادیہ یعقد ارضہ لسمائہ
اولایۃ ولیتنا فبعثتہ   رمحا سبیب العرف عقد لوائہ
نختال منہ علی اغر محجل   ما الدیاجی قطرۃ من مائہ

فکانما لطم الصباح جبینه — فاقتص منه فخاض فی احشائه
متمهلاً والبرق من اسمائه — متبرقعاً والحسن من اکفائه
ما کانت النیران یکمن حرها — لو کان للنیران بعض ذکائه
لا تعلق الالحاظ فی اعطافه — الا اذا کفکفت من غلوائه
لا یکمل الطرف المحاسن کلها — حتی یکون الطرف من اسرائه

ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدائش اوسکی درمیان ۴۲۷ھ ہجری کے ہوئی بروز یکشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ماہ شوال ۵۰۱ھ ہجری میں درمیان بغداد کی فوت ہوا بمقبرہ خیزران میں جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابوالقاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابل شاعر مشہور ہی وہ بہی ایک شاعر شعراء مجید بزرگوں میں سی تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ دیوان اوسکا تین جلدوں میں مینے دیکہا ہی اوسکا طریقہ شعر کہنے کا خوب ہی بہت شہروں میں پہرا سرداروں سی ملاقات کی اونکی مدح بہی کی انعام بہی اوسنے بہت پائی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسی کہا کہ تو ابن بابک ہی اوسینے جواب میں کہا کہ نہیں میں ابن بابک ہوں پہر کہا کہ میں ابن بابک ہوں مکرر اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہ شعر ہیں سے

واعین معسول الشمائل زارنی — علی فرق والنجم حیران طالع
فلما جلی صبغ الدجا قلت حاجب — من الصبح او قرن من الشمس لامع
الی ان دنا والسحر رائد طرفه — کما ریع ظبی بالصریمة راتع
فبارحته الصهباء واللیل لابس — رقیق حواشی البرد والنسر واقع
عقار علیها من دم الصب نقطة — ومن عبرات المستهام فواقع

ندیا ذا سمعت غیرنا کانہا   عیون العدا دی شف عنہا البراقع

وہ درمیان سنہ ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التہامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحسن علی بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان ہی اکثر شعر بہت اچھی اور منتخب ہین یہہ دو شعر اوسکے بہت اچھی لطیف ہین ؎

قل للخلی وثغور الوشاح   مبتسمات وثغور الملاح
ایہما احلی تری منظرا   فقال لا اعلم کل اقاح

اوسکا چھوٹا بیٹا بچہ ہی مر گیا اوسکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچھا ہی ازانجملہ یہہ دو شعر ہین

انی لارحم حاسدی لحر ما   ضمنت صدورہم من الاوغار
نظروا صنیع اللہ فی فعیونہم   فی جنۃ وقلوبہم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مذمت کی ہین ؎

طبعت علی کدر وانت ترید ہا   صفوا من الاقذاء والاکدار
ومکلف الایام ضد طباعہا   متطلب فی الماء جذوۃ نار
واذا رجوت المستحیل فانما   تبنی الرجاء علی شفیر ہار

ومنہا

تلہب الاحشاء شیب مفرقی   ہذا الشعاع شواظ تلک النار

شہر قاہرہ مین مقید ہوا چوتھی ربیع الآخر سنہ ۴۱۶ ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ مذکورہ کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہرہ کا تہا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب وشاعر ہی عہدہ پروانہ نویسی سرکار ظاہر حاکم مصر کے دربار مین ماموز تہا اوسکا ایک دیوان شعر ونکا بہت چھوٹا ہی

وکانما لطم الصباح جبینه
فاقتص منه فخاض فی احشائه

متمهلا والبرق من اسمائه
متبرقعا والحسن من اکفائه

ماکانت النیران یکمن حرها
لوکان بالنیران نبض ذکائه

لاتعلق الالحاظ فی اعطافه
الا اذا کفکفت من علوائه

لایکمل الطرف المحاسن کلها
حتی یکون الطرف من اسرائه

ابن خلکان کہتاہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدائش اوسکی درمیان ۳۶۲ ہجری کے ہوئی بروز یکشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ماہ شوال ۴۰۵ ہجری مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ خیزران مین جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابو القاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابل شاعر مشہور ہی وہ بہی ایک شاعر شعرا مجیدین بزرگون مین سی تہا ابن خلکان کہتاہی کہ دیوان اوسکا تین جلد وین سینے دیکہا ہی اوسکا طریقہ شعر کہنے کا خوب ہی بہت شہرون مین پہرا سردارونسی ملاقات کی اونکی مدح بہی کی انعام بہی اوسنے بہت پائی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسی کہا کہ تو ابن بابک ہی اوسینے جواب مین کہا کہ نہین مین ابن بابک ہون پہر کہا کہ مین ابن بابک ہون مکرر اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہہ شعر مین سے

واغید معسول الشمائل زادنی
علی فرق النجم جبران طالع

فلما جلی صبغ الدجا قلب حاجب
من الصبح اوقرن من الشمس لامع

الی ازدنا والسحر نایذ طرفه
کما ریع ظبی بالصریمة راتع

فبارعته الصهباء واللیل لامس
رفیق حواشی البرد والنسر واقع

عقار علیها من دم الصب نقطة
ومن عبرات المستهام فواقع

ندیا ذا سمعت غیرنا کانّها … عیون العدا دی شف عنها البراقع

وه درمیان سنہ ۴۱۱ ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التہامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وه ابو الحسن علی بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان ہی اکثر شعر بہت اچھی اور منتخب ہین یہہ دو شعر اوسکے بہت اچھی لطیف ہین ؎

قل للخلی وثغور الوّ … ب مبتسمات وثغور الملاح

ایّهما احلی تری منظر … فقال لا اعلم کل اقاح

اوسکا چھوٹا بیٹا بچہ ہی مرگیا اوسکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچھا ہی از انجملہ یہہ دو شعر ہین

انّی لارحم حاسدی لحرّ ما … ضمنت صدورهم من الاوغار

نظروا صنیع الله فی فعیونهم … فی جنة وقلوبهم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مزمت کی ہین ؎

طبعت علی کدر وانت تریدها … صفوا من الاقذاء والاکدار

ومکلف الایام ضدّ طباعها … متطلب فی الماء جذوة نار

واذا الطلبت المستحیل فانّما … تبنی الرجاء علی شفیر هار

ومنها

تلهب الاحث شیب مفرقی … هذا الشعاع شواظ تلک النار

شہر قاہره مین مقید ہوا چوتھی ربیع الآخر سنہ ۴۱۶ ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ مذکوره کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہره کا تھا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب وشاعر ہی عہده پروانہ نویسی سرکار ظاہر حاکم حاکم مصر کے دربار مین ماموُر تھا اوسکا ایک دیوان شعر ونکا بہت چھوٹا ہی

اوسکی اشعار میں کی یہہ دو شعر بہت مشہور ہیں سے

سعی الیک بی الواشی فلم تر بی	اهلا لتکذیب ما القی من الخبر
فلو سعی بک عندی فی الذکر بی	طیف الخیال لبعت النوم بالسهر

ماہ رمضان سنہ ۴۳۱ ہجری میں فوت ہوا

ابو الحسن علی

بن عبد الواحد فقیہ بغدادی معروف بصریع الدلا - کتاب المخبان میں لکہا ہی کہ یہہ شخص بہت اچہی اسلوب سے شعر کہتا تہا ابو الرقعق کے طور پر چلتا تہا اوسکے قصیدہ اور غزلیں مشہور ہیں - یہہ ایک شعر بہت اچہا اور مطابق حال فضلا کے ہی سے

من فاته الحظ والحظاء الغنی	فذاك والکلب فی حال سواء

درمیان سنہ ۴۱۲ ہجری کی مصر میں گیا الظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح غالب ظن یہہ ہی کہ وہ مصر ہی میں فوت ہوا وفات اوسکے ساتویں رجب سنہ ۴۱۲ ہجری کو بطور مرگ ناگہانی ہوئی

الصردر

رئیس ابو منصور علی ابن الحسن بن علی بن الفضل منشی مشہور بنام صردر شاعر مشہور ہی اوسکی شعر بہت جید پاکیزہ مضمون اچہے ڈہنگ کی ہوتے تہے چہوٹا سا دیوان شعر کا اوسکا ہی وہ دیوان بہت لطیف ہی یہہ اوسکی شعر ہیں سے

لو ابك ان رحل الشباب وانما	ابکی لان یتقارب المیعاد
شعر الفتی اوراقه فاذا ذوی	جفت علی آثاره الاعواد

ایک لونڈی سیاہ رنگ کی تعریف میں یہہ شعر اوسنے کہے ہیں سے

علقتها سوداء مصقولة	سواد قلبی صفة فیها

ما انکسف البدر علی تمہ | ونوره الا لیکسیها
لاجلها الازمان او قاتها | مورخات بلیا لیها

اسکو صردر اسو اسطی کہتے ہین کہ اوسکی باپ کا نام صربعر بسبب بخل اورخست کی مشہور ہوگیا تہا جب کہ بیٹا اوسکا بہی تابع اوسیکا ہوا اور شعر اچہے کہنے لگا اوسکو صردر کہنے لگے اپنی وقت کی شعرا کی ہجوین بہت کی ہین چنانچہ جعفر مسعود معروف بنام بیاضی شاعر مشہور کی حقین یہہ کہا ہی ؎

لان لقب الناس قدما اباکا | وسموه من شحة صربعرا
فانک تنثر ما صره | عقوقاله وتسمیه شعرا

کیا انصاف کیا ہی اس ہجو مین سبحان اللہ ہی چاہئے ۔ شعر اوسکی بہت نادر ہین ماہ صفر ۴۶۵ ہجری مین وفات پائی باعث اوسکی موت کا یہہ ہوا تہا کہ لوگون نے ایک گڑہا شیر کی پکڑنے کے واسطی کہود کر مٹی سی خراسان کی راہ پر ڈہانپ رکہا تہا یہہ اوسمین جا پڑا کرتے ہی فوراً مرگیا پیدایش اوسکی قبل ۴۰۰ ہجری کی ہوئی تہے اسجا ئی تمام ہوئی پانچوین صدی اب چہٹے صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصہ چہٹا

صدی چہٹی

واضح ہو کہ چہٹے صدی مین بہت شاعر نامور گذری ہین لیکن جنکی تاریخ وفات ہمکو معلوم ہی اونہین لوگونکا حال ہم اس کتاب مین لکہتے ہین اور جو لوگ زیادہ بہی مشہور ہین

شہرزوری

ابو الفضل ابن ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد قاسم شہرزوری ملقب بلقب کمال الدین فقہ شافعی کی ہی یہہ شخص بہت ادیب کامل اور فاضل ماہر تہا پیدایش اوسکی ۴۹۲ ہجری مین درمیان موصل کے

ہوئی اوسکی شعر بہت اچھی ہیں اوسنے بروز جمعرات چھٹے محرم الحرام ۳۸۶ھ ہجری مین درمیان دمشق کی موافق بیان مصنف ارج شمیم کی وفات پائی شعر اوسکی یہہ ہین سے

ولقد اتیتک والنجوم رواکد	والفجر ولهم فی ضمیر المشرق
ورکبت ملاهواک کل عظیمة	شوقا الیک لعلنا ان نلتقی

ابن الدہان

ابو الفرج عبد اللہ بن اسعد بن علی ابن عیسی معروف بنام ابن دہان موصلی کی اوسکو حمص سے کہتے ہین وہ فقیہہ شافعی تہا اوسکی اخلاق کی بہت تعریف ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ فقیہہ اور فاضل اور ادیب اور شاعر ایسا تہا کہ اوسکی شعر بہت لطیف ہوتے تہے ڈہالنا مضمون کا اوسکو خوب آتا تہا مطلب بہی اچھی طرح پر بیان کرتا تہا مگر شعر گوئی اوسپر غالب تہی ایک دیوان چہوٹا سا اوسکا مشہور ہی مگر سب شعر اوسکی جید ہین وہ باشندہ موصل کا ہی جب تنگ ہوکر مفلس ہوگیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا کہ صالح بن رزیک حاکم مصر کی خدمت مین جاؤن لیکن جورو کو ساتہہ لیجانی سکے طاقت نرکہتا تہا اسلئے اوسنی یہہ شعر شریف ضیاء الدین ابو عبد اللہ زید بن محمد بن محمد بن عبد اللہ حسینی نقیب علویین کے پاس موصل مین لکہہ بہیجے وہ یہہ ہین سے

وذات شجو اسال البین عبرتها	کانت تؤمل بالتفنید امساکی
لجت فلما رأتنی لا اصیخ لها	بکت فاقرح قلبی جفنها الباکی
قالت وقد رأت الاجمال محدجة	والبین قد جمع المشکوة والشاکی
من لی اذا غبت فی ذا المحل قلت لها	اللہ وابن عبید اللہ مولاک
لا تجزعی بانحباس الغیث عنک فقد	سال نوء الثریا جود مغناک

جب یہہ شعر شریف مذکور نے سنے حکم دیا کہ اوسکی جورو کی خرچ اور احتیاج کی خبر لو جب تک کہ

غا آ وہ یہی خبر گیری مین کرونگا بعد ازان جب اوسکی خاطر جمع ہوگئی معہ لوگیا وان صالح بن رزیک کی مدح کی اُس قصیدہ سی کہ جسکا اول یہہ ہی سے

اماکفاک تلافی فی تلافیکا ولست تنقم الا فرط حبیکا

اوسنے اچہا انعام دیا بعد ازان یہہ وہ شہر حمص کا مدرس ہوا اوسحانی اقامت کی اسیواسطے اس شہر کی طرف منسوب ہی عماد کاتب درمیان خریدہ کی کہتا ہی کہ جب سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رح نے شہر حمص کی باہر آیا اور ڈیرا کیا ہماری پاس ابو الفرج مذکور آیا اوسکو ہمنے سلطان صلاح الدین کی روبرو لیجا کر کہا کہ ای خداوند یہہ شخص اپنی قصیدہ کافیہ میں ابن رزیک کی حقمین یہہ شعر کہتا ہی سے

اامدح الترک ابغی الفضل عندهم والشعر ما زال عند الترک متروکا

سلطان مذکور نے ہنسکر انعام دیا ۔ بعد ازان سلطان صلاح الدین کی قصیدہ عینیہ بہی مدح کی جسکی یہہ شعر ہین سے

قل للبخیلة بالسلام تورعا کیف استبحت دمی ولم تتورع

وزعمت ان تصلی بعام قابل هیهات ان ابقی الی ان ترجعی

ابن خلکان کہتا ہی کہ شہر حمص مین درمیان ماہ شعبان ۵۹۰ ہجری کی نوت ہوا اسا تہہ برس کا ہوکر مرا

الشریف عبد اللہ

یہہ شخص مذکور بڑا سخی رئیس صاحب فضیلت اور نیک خصائل تہا اوسکا ذکر عماد الدین کاتب نے درمیان خریدہ کی کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی اور کہا ہی کہ بیچ بغداد مین چند گیت شعر کی سنے تہے وہ شعر اُس شریف عبد اللہ کی طرف لوگ منسوب کرتے ہین ازانجملہ یہہ شعر ہ

یا بانة الوادي التي سفکت دمي بلحاظها بل یا فتاة الاجرع

لی ان ابث الیک ما القاہ من ۔ الم السھوی وعلیک ان لا انتمی

کیف السبیل الی تناول حاجۃ ۔ قصرت یدی عنہا ککف الاقطم

دریبان شہر موصل کی ۶۴۳ھ مین فوت ہوا

الرفا

محمد بن غالب مشہور بنام رفا اندلسی رصافی شاعر مشہور ہی وہ اچہی جید شعرا مین سے ہی - ایک لڑکا تہوک انکہون کے نکالکر روتے شکل اپنی بناکر اوسکی سامنے شور کرتا تہا اور واقع مین روتا کہیے نہ تہا اسنے یہہ شعر اوسکی واسطے کہے

غدیری من خذلان یبکی کابۃ ۔ واضلعہ مما یجاولہ صفر

یسل ماتی زھرتیہ بریقہ ۔ ویحکی البکا عمدا کما ابتسم الزھر

ویوھم ان الدمع بل جفونہ ۔ وھل عصرت یوما من النرجس الخمر

یہہ شعر بہی اوسکی ہین

ومھفھف کالغصن الا انہ ۔ تغیر الباب عند لقائہ

اضحی بنام وقد تکلل خدہ ۔ عرقا فقلت الورد رش بمائہ

ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین دریبان شہر مالقہ کی فوت ہوا - رصافی منسوب طرف رصافہ کی جو کہ ایک چہوٹا شہر اندلس کا ہی

ابن الخیاط

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی معروف بکنیت ابن الخیاط شاعر دمشقی دمشقی تہا اوسکی شعر اور عبارت دونو اچہی ہوتے تہے بہت شہر وشہین پہرا اور لوگون کی مدح کی پہر بلاد عجم مین آیا وہان آکر مدح لوگون کی کی ایک دفعہ حلب مین گیا بہت تنگ حال تہا اوسکو زر کسی بہی کی نہ تہی لاچار ہوکر ابن حیوس مذکور کی پاس یہہ دو شعر لکہکر بہیجی

چھٹی صدی کی شاعر

لم یبق عندي ما یباع بحبـة | وکفاك عني منظري عن مخبري
الا بقیة ماء جه صنتهـا | عن ان تباع واین این المشتري

ابن حیوس نی دیکھکر کہا کہ اگر کہتا وانت نعم المشتري اچھا ہوتا یہہ اصطلاح بجای این این المشتري کی دي اور حاجت اوسکی شعرون کی ذکر کرنیکی نہین کیونکہ دیوان اوسکا مشہور ہی پیدائش اوسکی درمیان ۵۰۰ھ ہجری کی دمشق مین ہوئی گیارہوین تاریخ رمضان ۵۷۴ھ ہجری مین درمیان دمشق کی فوت ہوا بعضی کہتے ہین کہ سترہوین رمضان کو فوت ہوا قول اول اصح ہی

جمال الملك

علی ابن افلح شاعر مشہور ہی یہہ شاعر بہت ماہر اور ظریف خوش اسلوب کثیر الہجا یعنی ہاجی تہا خلفاء کی اسنی بہت مدح کی ہی بہت شہرونمین پہرا ہی بڑي بڑي سرداروں سی ملاقات کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی متوسط ہی نہ بڑا ہی نہ چہوٹا یہہ دیوان آپ جمع کیا ہی اورخطبہ بہی اپنی آپ ہی اوسکا لکہا ہی یہہ تین شعر اوسکی شعرنمائی ہجومین ہین سے

استغفر الله من نظم القریض فقد | اقلعت عنه فما لی فیه من ارب
اذ لست انفك من نظمه ذا فرغ | اما ینغض عندي لذة الادب
اذا صدقت بهجو الناس خفتهم | وان مدحت حبثت الله من کذب

درمیان ۵۳۰ھ یا ۵۳۵ھ یا ۵۳۶ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکی بہت اچہی اچہی شعر ہین

ابو الحسن بصري

اسد الله بن سنان ابن سلیمان ابو الحسن بصري اسماعیلی باطنی مدعی خلافت اور حاکم چند قلعجات اسماعیلیہ کا تہا۔ ذہبی کہتا ہی کہ یہہ شخص ادیب او متفنن او عالم علم فلسفہ کا

چھٹی صدی کی شاعر

اخباری اور شاعر و شیطان انسانون مین تہا اوسکی حال مین پانچ ورق درمیان تاریخ کبیر کی ہین قلعہ کیف مین درمیان محرم ۵۹۷ ہجری کی فوت ہوا اوسکی شعر وہ جو اوسنے ملک ناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب کی حقمین لکہے تہے یہہ ہین سہ

ما للرجال لامر هال مفظعه ما مر قط على قلبي توقعه

يا ذا الذي بقراع السيف هددنا لا قام مصرع جنبي حين تصرعه

قام الحمام الى البازي يهدده واستصرخت باسود البر اضبعه

ومن ليسد فم الافعى باصبعه فهو العليم بما يلقاه اصبعه

الحرانی

محمد بن عبد اللہ بن عباس ابن عبد الحمید ابو عبد اللہ حرانی اوسنے حدیث کی بہی سماعت کی ہی بہت لطیف وظریف آدمی تہا اوسنے ایک کتاب مسمی وحیۃ الادبا جمع کی ہی ابن جوزی کہتا ہی کہ اوسے ایک روز مینی ملاقات کی بہت دیر تک بیٹہا رہا آخرکو لاچار ہوکر مینی کہا کہ بہت دیر ہوئی اب مین جاتا ہون اوسنے یہہ شعر اپنی میری سامنے پڑہی سہ

لئن سميت ابراما وثقلا زيارته رفعت بهن قدري

فما ابرمت الا حبل ودي ولا ثقلت الا ظهر شكري

کسی مہینے ۵۶۲ ہجری مین فوت ہوا

الآبلہ

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار معروف بنام ابلہ شاعر بغدادی ہی وہ ادیب کامل اور ظریف اور بانکا آدمی ہی لشکریون کا سا لباس پہنا کرتا تہا اوسکی شعر بہت اچہی مشہور مین دیوان اوسکا لوگون کی پاس موجود ہی ابلہ اوسکو بسبب فرط ذکاء کی باعتبار اسم مقلوب کی کہتے تہے بعکس جیسے نام زنگی کا کافور کہا کرتے تہے کیونکہ کتاب کشف الحال فی وصف الخال مین

چہتی صدیکی شاعر

شیخ صلاح الدین صفدی نی کہا ہی کہ آبہ اوسکو بسبب فرط ذکاوت و عقلمندی کی کہا کرتی تہے — ایک لونڈی کو وہ چاہا کرتا تہا ایک روز اوسکی گہر گیا گہر مین نہ پایا اوسکی دروازہ پر یہہ شعر لکہہ آیا ؎

دارك يا بدر الدجى جنة | بغيرها نفسي ما تلهو
وقد روي في خبر انه | اكثر اهل الجنة البله

ذہبی نے کتاب عبر مین لکہا ہی کہ یہہ شخص مذکور جمادی الاخر ۵۷۹ھ ہجری مین فوت ہوا

عماد کاتب

وزیر و علامہ عصر ابو عبد اللہ محمد ابن محمد حامد بن محمد اصبہانی معروف بکنیت ابن اخی العزیز ذہبی کہتا ہی کہ درمیان ۵۱۹ھ کی اصفہان مین پیدا ہوا بعد ازان مین علم فقہ ابن رزاز سے پڑہا علم فقہ اور علم خلاف — اور عربیہ مین بہت مہارت پیدا کی — اور علی بن الصباغ سی حدیث کی سماعت کی بعد ازان انشا کی طرف توجہ کرکے خطوط اور مراسلات و نظم لکہنے مین مستعد و معقول بہم پہونچائی اسباب مین وہ فوقیت حاصل کی کہ کوئی اوسکی زمانہ مین اوسکے لگا نہ کہا تا تہا بعد ۵۶۲ھ ہجری کی دمشق مین آیا یہہ منشی مقرر ہوا اوسکی نظم و نثر سے تمام سلطنت کو رونق حاصل ہوگئی اور اوسنے بہی بہت ترقی حاصل کی صلاح الدین کی خاندان مین بڑا مرتبہ اوسکا ہوا بعد ازان اوسنے کتاب دبیہ تصنیف کین اول تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ھ ہجری مین فوت ہوا قبرستان صوفیو نمین مدفون ہوا اوسکی تصنیف سی خریدہ ہی جسمین اکثر شعرا کا حال لکہا ہی — اور ایک کتاب برق شامی اوسمین ملک عادل بہاری سلطان الدین کی مدح مین جو شروع رجب ۵۴۸ھ ہجری مین قصیدہ لکہی ہین اوسمین کی یہہ شعر ہین ؎

لولم يجد بالروح فات حبيبه | مات المحب من السماح نصيبه

ماشحے ذو کلف علی احبابہ — بالروح الا فانہ مطلوبہ

انتم عددتم من ذنوبی حبکم — ماکان اسعد من تعد ذنوبہ

علی ابن عبید

علی ابن عبید بن عبد الرحمن العار شکوری معروف بابن مرین اسکا ذکر سخاوی نی ضوء رمین کیاہی وہ کہتا ہی کہ بعد ایک قرن کی تہوڑی ہی عرصہ بعد وہ پیدا ہوا اور نظم لکہنے کا اوسکو شوق ہوا جو لکہتا تہا سوا نظم کی اور کچہہ نہ بہاتا تہا یہہ دو شعر اوسکی ہیں سے

اقول نطیۃ ملکت فوادی — طوال الدھر وھی بہ مقیمہ

قتلت الصب بالھجران قالت — انقتل بالجفا وانا سلیمہ

اسکی شعر بہت مشہور ہیں شروع ماہ رمضان ۸۹۷ ہجری میں ستاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

ابو اسحاق

ابراہیم بن ابی الفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر ہی اوسکا ذکر ابن بسام نے درمیان ذخیرہ کر کی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور کہا ہی کہ وہ اندلس کی شرق میں رہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی یہہ شعر اوسکی ہیں سے

وعشیّ انس اضجعنی نشوۃ — فیہ تمہّد مضجعی وتدمّث

خلعت علیّ بہ الاراکۃ ظلّہا — والغصن یصغی والحمام یحدّث

والشمس تجنح للغروب مریضۃ — والرعد یرقی والغمامۃ ینفث

ولہٗ

اقوی محل من شبابک اھل — فوقفت اندب منلہ رسما عافیا

مثل العذار ھنالک نؤیا داثرا — واسودّت الخیلان فیہ اثافیا

ابو اسحاق مذکور جزیرہ شقر میں جو مضافات بلنسیہ سی ہی بلاد اندلس کی متعلقات میں

چہٹی صدی کی شاعر

واقع ہی درمیان ۴۸۰ھ ہجری کی پیدائش اوسکی ہی اوسمین درمیان ۵۲۴ھ ہجری کے چوتھی ماہ شوال روز یکشنبہ کو فوت ہوا

الغزّی

ابو اسحاق بن ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی ہی ابن نجار نی تاریخ بغداد مین لکہا ہی کہ ابراہیم مذکور شاعر مشہور ہی ۔ حافظ ابن عساکر نے بہی تاریخ دمشق مین اوسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ شاعر مذکور نے دمشق مین داخل ہوکر علم فقہ نصر مقدسی سی ۴۸۱ھ مین سیکہا اور بغداد مین داخل ہوکر مدرسہ نظامیہ مین بہت برس اقامت کی وہان مرثیہ اور مدح مدرسین وغیرہ کی بہت کی ہی ۔ پہر خراسان مین آیا وہان کی سردارون کی مدح کی اس سبب سی بہت جائی پر اوسکا شعر پہیل گیا چند قطعی اوسکی لکہکر اور تعریف کی کلام تمام کی ۔ شاعر مذکور کا ایک ایک دیوان شعر کا ہی آپ اوسنے جمع کیا ہی اور خطبہ مین بیان کیا ہی کہ ایک ہزار شعر اسمین موجود ہی ۔ اور عماد کاتب اوسکی حال مین یہہ لکہتا ہی کہ اوسنے بہت ملکون کا سفر کیا گرد نواح خراسان کے پہرا کرمان مین گیا بہت لوگون سے ملاقات کی ناصرالدین مکرم بن علاء وزیر کرمان کی مدح قصیدہ بائیہ سی کی جسمین کا یہہ ایک شعر ہی ؎

حملنا من الایام ما لا نطیقہ ۔۔۔ کما حمل العظم الکسیر العصائبا

اور چہوٹی ہونی رات کی مین یہہ شعر بہت لطیف ہی ؎

ولیل رجونا ان یدب عذاره ۔۔۔ فما اختط حتی اذا صار بالفجر شائبا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکی قصیدی بہت اچہی اور نادر ہین از انجملہ یہہ شعر ایک قصیدہ کے بہت خوب ہین ؎

اشارتہ منک تغنینی واحسن ما ۔۔۔ رد السلام غداة البین بالعنم

حتّی اذا طاح عنہا المرط من دہش　　والحلّ بالنّظم عقد السّلک فی الظلم

تبسمت فاضاء اللّیل فالتقطت　　حبات منتثر فی ضوء منتظم

غزی ہی مذکور در بیان غزہ جو ایک بحر شام کی کنارہ پر اعمال فلسطین سے واقع ہی اور جسمین ہاشم جد نبی صلعم کی قبر ہی پیدا ہوا سنہ ۴۴۱ھ مین اوسکی پیدایش ہوئی اور سنہ ۵۲۴ھ ہجری مین درمیان مرو اور بلخ کی جو کہ بلاد خراسان ہی فوت ہوا وہان سے اوسکا تابوت لاکر بلخ مین دفن کیا — وقت وفات کی یہہ شخص کہتا تہا کہ تین سبب سے مین اپنی مغفرت کا خدا سی امیدوار ہون ایک یہہ کہ مین ہم وطن امام شافعی کا ہون — دوسری یہہ مین پرانا اور بڈہا استاد ہون تیسری یہہ کہ اوسکی بخشش کا امیدوار ہون — قول مولف میری نزدیک دو دلیلین اوپر بیفایدہ ہین البتہ تیسری وجہ صرف امیدواری کی بیشک موجب مغفرت ہی

ابن خازن

ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الخالق معروف بکنیت ابن خازن کاتب اور شاعر مشہور ہی بغداد مین پیدا ہوا اوسی شہر مین وفات پائی یہہ شخص فاضل اور بڑی قسمت والا اپنی زمانہ کا یگانہ تہا وہ باپ ابو الفتح نصر اللہ کاتب مشہور کا ہی اوسی مقالات کی بہت نسخی لکہی ہین وہ نسخی لوگون کے پاس موجود ہین اپنی باپ کی بہی اوسنے شعر جمع کرکی ترتیب دیوان کی وہ بہت اچہی شعر ہین از انجملہ یہہ شعر ہین

من ابتغی نجوم مناہ ومن یرغ　　یختص بالاسعاف والتمکین

انظر الی الالف استقام ففاتہ　　عجم وفاز بہ اعوجاج النّون

ولہ ایضاً

من لی باسمر مجبورہ بمثلہ　　فی لونہ والقد والعسلان

من رامہ فلیدّرع صبراً　　علی طرف السنان وطرفۃ الوسنان

رامہ

راح الصبی نشیۃ لاریح الصبا — سکران بی من حبہ سکران
طرفی کطرف حامج مرج مثنی — ارسلت فضل عنانہ عنانی

سب شعر اوسکی مضامین نیک سی پر ہین اوسنے ماہ صفر ۵۲۱؁ ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی سینتالیس برسکی تہی حافظ ابن جوزی اپنی کتاب منتظم مین کہتا ہی کہ ۵۱۲؁ ہجری مین وہ فوت ہوا

ابو بکر احمد

ابو بکر احمد بن محمد بن حسین ارجانی ملقب بلقب ناصح الدین قاضی تستر اور لشکر مکرم کا تہا اوسکی شعر بہت نادر اور خوب ہوتی تہے عماد کاتب اصبہانی نے کتاب خریدہ مین اوسکا ذکر یہہ کیا ہی کہ ارجانی مذکور عنفوان شباب مین درمیان مدرسہ نظام الملک کے اصفہان مین تہا اور شعر کہتا اوسنے آخر وقت عہد نظام الملک مین اختیار کیا شاید کہ وہ سال حسین اوسنے شعر گوئی کی رغبت کی ۴۸۵؁ یا کچہہ ادر اور برہون آخر عہد نظام الملک تک یعنی ۵۴۴؁ ہجری تک اوسکو شوق رہا وہ عہدہ قضات پر درمیان لشکر مکرم کے مامور تہا وہ خود بہی نیک بخت اور بڑا شریف تہا شعر اوسکی بہت ہین وہ دیوان جو اوسکا جمع ہوا دسوان حصہ ہی اوسکی اشعار مین سے نہین ہی — پیدایش اوسکی ارجان مین ہوئی — مقام اوسکی بود و باش کا تستر ہی — یہہ شعر اوسکی دیوان سے ابن خلکان نے نقل کی ہی جو لکہے جاتی ہین سے

من النوائب — انّنی — فی مثل ھذا الشغل نائب
ومن العجائب ان لی — صبرًا علی ھذی العجائب

چونکہ وہ فقیہ تہا اور شعر بہی کہتا تہا اسلئے اپنی تعریف اور بیان اوصاف کرتا ہی سے

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع — فی العصر او انا افقہ الشعراء

شعر اذا ما قلت دونہ الورى ... بالطبع لا بتكلف الالقاء
كالصوت فى ظلل الجبال اذا علا ... للسمع هاج تجاوب الاصداء

ولہ ایضاً

شاور سواك اذا نابتك نائبۃ ... يوماً وان كنت من اهل المشورات
فالعين تنظر منها ما دنا ونأى ... ولا ترى نفسها الا بمرآت

اوسکا ایک دیوان بہی ہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۴۶۰ ہجری کی — اور وفات ماہ ربیع سنہ ۵۴۴ھ درمیان شہر تستر کی بالشکر مکرم کی ہوئی

ابن منیر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی لقب اوسکا مہذب الدین ہی یہہ شخص انکہ زمانہ کے اور شاعر مشہور اپنی وقت کا تہا صاحب دیوان ہی۔ اوسکا باپ غزلیں بازار مین طرابلس کے گایا کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اسکو قران حفظ کروایا اور علم لغت سکہلایا اور ادب پڑہایا اور شعر کہنا اوسنے سیکہا پہر وہ دمشق مین جاکر رہا مگر یہہ شخص عقیدہ رفض کا رکہتا تہا ہجو بہت صحابہ کی کرتا تہا زبان اوسکی بہت گندی تہی جب یہہ اوصاف اوسکی مشہور ہوئی بوری بن اتابک طغتکین حاکم دمشق نے اوسکو قید کیا پہر بعد مدت کی ارادہ کیا کہ زبان اوسکی کاٹ ڈالون لوگون نی اوسکی واسطے شفاعت چاہی چنانچہ اوسنے مان لیا اور اس حرکت سے باز رہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابو عبد اللہ بن نصر بن صغیر معروف بکنیت ابن قیسرانی کی مکاتبات اور مہاجات جیسی کہ برابر کی یار وںمین ہوا کرتی ہین چہل رہتے تہے یہہ اوسکی شعر ایک قصیدہ کی ہین سے

واذا الكريم رأى الخمول نزيله ... فى منزل فالحزم ان يترحلا
كالبدر لما ان تضاءل جد ... فى طلب الكمال فحازه متنقلا

چہٹی صدی کی شاعر

سفہا لحلمک ان رضیت لشرب رنق ورزق اللہ قد ملأ الملاد
ساہمت علیک فہ علیک قاعدا افلا فلیت بھن ناصیۃ الفلاد

ولہ ایضا

انکرت مقلتہ سفک دمی وعلا وجنتہ فاعترفت
لاتخالوا خالہ فی خدہ قطرۃ من دم جفنی نطفت
ذاک من نار فواد یحبذوتہ فیہ ساخت اونطفت ثم طفت

اشعار اوسکی بہت لطیف اور سب سی بہتر ہین پیدایش اوسکی ۳۱۲ہ ہجری مین درمیان بلاد الیمن کی ہوئی ــ وفات اوسکی ماہ جمادی الاخر ۳۸۴ہ ہجری مین ہوئی قبر اوسکی جبل جوشن ایک پہاڑ ہی اوسکی شہر مین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی قبر پر یہ شعر لکھی ہوئی دیکھے ہین ــ

من زار قبری فلیکن موقنا ان الذی القاہ یلقاہ
فیرحم اللہ من زارنی وقال لی یرحمک اللہ

قاضی رشید

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی فاضل و عالم اور رئیس آدمی تہا اوسنے ایک کتاب الجنان اور ریاض الاذہان تصنیف کی ہی اِس کتاب مین بہت فضلا اور ادبا کا حال لکھا ہی ــ ایک دیوان بہی اوسکا ہی وہ درمیان قاہرہ کی ۵۶۱ہ ہجری ماہ رجب مین فوت ہوا اوسکی بدن کا چہرہ سیاہ تہا اپنی زمانہ مین علم ہندسہ اور ریاضی اور علم شرعیہ مین اور ادب اور شعر گوئی مین اپنا نظیر نہ رکہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین ــ

جلت لدی الرزایا بل جلت ہمتی وہل یضر جلاء الصارم الذکر

غیری بغیره عن حسن شیمته | صرف الزمان وما یاتی من الغیر
لو کانت النار للیاقوت محرقة | لکان یشتبه الیاقوت بالحجر
لا تغرون یا طاری وقیمتها | فانما هی اصداف علی درر
ولا تظن جفاء النجم من صغر | فالذنب فی ذاک محمول علی البصر

ابو الصّلت

امیه بن عبد العزیز بن ابی الصلت اندلسی دانی فاضل علوم ادبیه اور عربیه کا گذرا هی اوسنی ایک کتاب مسمی حدیقه اسلوب تیمه الدهر پر تصنیف کی هی فن حکمت چونکه بهت جانتا تها اسلئی اوسکو ادیب حکیم کهاکرتی تهی علوم متقدمین جانتا تها اندلس سی نقل کرکی ثغر الاسکندریه مین جابستا تها اوسکی شعر هین سه

اذا کان اصلی من تراب فکلها | بلادی وکل العالمین اقاربی
ولا بد لی ان اسأل العیس حاجة | تشق علی شم الذری والغوارب

وله

ومهفهف شرکت محاسن وجهه | ما مجه فی الکاس من ابریقه
ففعالها من مقلتیه ولونها | من وجنتیه وطعمها من ریقه

شعر اوسکی بهت اچهی هین آخر وقت زندگی مین درمیان شهر مهدیه کی جاکر رها اسی شهر مین بروز دوشنبه شروع سال ۵۲۹ه دسوین ماه محرم کو فوت هوا

نقیّه

یهه عورت والده علی کی مسماة نقیه بیٹی ابو الفرج غیث بن علی بن عبد السلام بن محمد بن جعفر سلمی ارمنازی صوری کی آبا واجداد اس عورت کی رهنی والا صور کی هین یهه عورت بڑی فاضله تهی اسکی شعر او رقصاید او رقطعی بهت اچهی هین — وه حافظ ابو طاهر

چھٹی صدیکی شاعر

احمد بن محمد سلفی اصفہانی کی صحبت مین مدت تک ثغر اسکندریہ مین ہی اوسینے ایک اس عورت کا ذکر کیا ہی اور اپنی مسودات مین لکھا ہی کہ ایک روز میری گھر مین وہ آئی پیر اوسکی جا کو سی کٹ گئی تہے اوسمین سے لہو نکلنے لگا ایک لونڈی سے جلد سی اپنی اوڑہنی مین سے ایک ٹکڑا کپڑے کا جلد سی پہاڑ کر مجکو دیا اوسپر وہ کپڑا مینے باندہا مسماۃ تقیہ بہی دیکھہ رہی تہے اوسینے یہہ شعر بنا کر فی البدیہہ پڑہی ؎

لو وجدت السبیل جدت بخدّی | عوضا عن خمار تلك الولیدہ
کیف لی ان اقبّل الیوم رجلا | سلکت دهرها الطریق الحمیدہ

سوا اوسکی اور بہی اوسکی شعر بہت اچہی ہین پیدائش اوسکی ماہ صفر ۵۰۵ہجری مین درمیان دمشق کی ہوئی — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے حافظ مذکور کی ہاتہہ کا لکہا ہوا دیکہا ہی وہ کہتا ہی کہ ماہ محرم سنہ مذکور مین پیدا ہوئی اور اوایل ماہ شوال ۵۷۹ہجری مین فوت ہوئی

ابو المیمون

ابو المیمون مبارک ابن کامل بن علی ابن مقلد بن نصر ابن منقذ کنانی ملقب بلقب سیف الدولہ مجد الدین سلطان صلاح الدین کی وقت امرا مین سے تہا اور بڑا شاعر ماہر و ظریف تہا قلعہ شیزر مین درمیان ۵۲۶ہجری کی پیدائش اوسکی ہوئی اوسکی یہہ دو شعر ہین ؎

ومعشر یستحل الناس قتلهم | کما استحلوا دم الحجاج فی الحرم
اذا سفکت دما منهم فما سفکت | یدای من دمه المسفوك غیر دم

ابن التعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب جوہری معروف بکنیت ابن التعاویذی باپ اوسکا ابن منظور کا غلام تہا اوسکا نام نشتکین تہا اوسکے باپ نے اوسکا نام عبید اللہ رکہا اوسکی اشعار مین شیرین الفاظ اور رقت و باریکی مضامین اور خوش الفاظی بہت ہی تمام جہان مین اوسکی نظم مشہور ہوئی

اور سب عراق پر اوسنے نوبت حاصل کی اوایل چھٹے قرن مین درمیان عراق کی پیدا ہوا ۵۹۰ ھ سنہ ہجری مین
بیاسی برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی شعر یہہ ہین ؎

لولم یق فیك لمشتاق اذا وقفا	الا اذکار زمان یبعث الاسفا
ونظرة ربما ارسلت رابدها	والطرف ینکر من مغناك ما عرفا
یا منزلا باللوی اقوت معالمه	لم یعف شوقی الی سکانه وعفا
لولاك ما هاجنی نوح الحمام ولا	هفالی الشوق علویا اذا خطفا

تعاویذی اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ وہ تعویز بہت لکھا کرتا تھا اور اوسکا باپ منتر اور جادو کیا
کرتا تھا ابن سمعانی کہتا ہی کہ مینے اوسسے پوچھا کہ تو کب پیدا ہوا تھا اوسنے کہا کہ درمیان
۴۷۶ سنہ ہجری کی کرج مین پیدا ہوا تھا

ابن المعلم

یگانہ روزگار ابو الغنایم بن معلم شاعر عراق کا ہی نام اوسکا بیٹا فارس واسطی کا ملقب بلقب نجم الدین
الدین وہ بہت نیک بخت تھا یہہ ہی ایک شخص اون شعرا مین سے جنکا شعر مشہور ہوکر پہیل گیا
تمام عمر اوسنے نظم شعر مین ہی کہوئی اکثر غزل کہتا تھا اور مدح بہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی
مشایخ بطایح سے یہہ سنا ہی کہ اس شخص کو غزلین اون فقیرون کی جنکو سید رفاعی کی فقیر کہتے
ہین وہ گرز لگا کرتے ہین یاد تہین چنانچہ یہہ حالت تہی کہ کوئی غزل ایسی نہ ہوتی تہی جو یہہ شخص
کہتا تہا اور وہ یاد نہ کرتے تہے اوسکا بہت اعتقاد وہ فقیر کیا کرتے تہے — درمیان ابن معلم
مذکور اور ابن تعاویذی کی ہنسی و چہل اور کیلئے او ہجو ہوا کرتی تہی ۵۹۲ سنہ ہجری مین شاعر مذکور فوت
ہوا نوی برس سے زیادہ عمر پائی پیدایش اوسکی ستروین تاریخ جمادی الآخر ۵۰۱ سنہ ہجری مین
ہوئی تہی — ہرث ایک گانو ہی اعمال نہر جعفر سی درمیان اوسکی اور درمیان
واسطی کی دس فرسنگ کا فاصلہ ہی وہ گانو اوسکا وطن اور مسکن تہا یہانتک کہ اوسجگہ مذکور مین

وفات پائی یہہ شعر اوسکے ہین

مایرید العذال و اللوام	اقلنا فی العوراد لا مقام
مل الی زامة فلا الاجرع الاجرع	حسنا و لا البشام البشام
کیف یحی معالم الحب و الاثار	فیہا کانہا اعلام
فلان کانت المعانی کما قیل	فاین الهوی واین الخیام
ولعمری ان الوقوف علی غیر	دیار بہا الحبیب حرام

ابو علی

ابو علی حسن بن سعید بن عبید اللہ بن بندار بن ابراہیم الشاتانی ملقب بلقب علم الدین فقیہ آدمی تہا مگر علم ادب اور شعر اوسپر غالب ہوگیا تہا اوسیکی سبب شہرت بہی پائی اپنا وطن چہوڑکر موصل مین آرہا تہا بغداد مین بہت آیا جایا کرتا تہا وزیر ابو المظفر ابن ہبیرہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کیا کرتا تہا ۔ عماد کاتب نے اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی کیاہی چند شعر اوسکی ذکر کئی ہین اور کہا ہی کہ سلطان صلاح الدین کی مدح اوسکے قصیدہ کہ جسمین کی یہہ شعر ہین سے

اری النصر معقودا برایتک الصفر	فسر وافتح الدنیا فانت بہا حری

ازانجملہ

یمینک فیہا الیمن والیسر فی الیسری	فبشری لمن یرجو الندی منہما بشری

بیدا ہونا اوسکی درمیان ۵۱۰ سنہ ہجری کی ہوئی ماہ شعبان ۵۹۹ سنہ ہجری مین درمیان موصل کے فوت ہوا

بارع

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبد اللہ بن قاسم

چھٹی صدی کی شاعر

یا قلب مالک والهوی من بعدها   طاب السلو وافصر العشاق
اوما بدا لک فی الافاقة والالی   نازعتهم کاس الغرام افاقوا
مرض النسیم وصح والداء الذی   تشکوه لا یرجی له افراق
وهدا خفوق البرق والقلب الذی   تطوی علیه اضالعی خفاق

و له ایضاً

اجما البکا یا مقلتی فاننی   علی موعد للبین لا شک واقع
اذا جمع العشاق موعدهم غداً   فوا خجلتا ان لم تعنی المدامع

عماد کاتب نی درمیان کتاب نصرة الفترة او عصرة القطرة کی جو ایک تاریخ دولت سلجوقیہ کی بیا نمین ہی یہہ ذکر کیا ہی کہ طغرائی مذکور بنام استاذ مشہور ہو گیا تہا اور وہ سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا موصل مین وزیر تہا — جبکہ درمیان مسعود اور اوسکی بہائی سلطان محمود کی قریب ہمدان کی لڑائی ہوئی اور محمود نی فتح پائی اول سب سے وزیر مذکور یعنی استاذ ابو اسماعیل وزیر مسعود کا پکڑا گیا سلطان محمود کی وزیر کو خبر کی گئی کہ مسعود کا وزیر گرفتار ہوا اوس محمود کے وزیر کا نام نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی تہا سمی شہاب اسعد نے جو اوس وقت میں طغرائی بنیابت منشی نصیر کی کام طغرائی کرتا تہا یہہ عرض کی کہ یہہ شخص ملحد ہی وزیر مذکور کافر ہی — محمود کی وزیر نے حکم دیا کہ جو ملحد ہو اوسکو قتل کرو فوراً مقتول ہوا یہہ اوسپر واقع مین ظلم ہوا کہ بدون تحقیق مارا گیا لوگ بہی بسبب اوسکی خوف کی کچہ نہ کہہ سکے کیونکہ وہ ایسا ہی ظالم تہا یہہ واقعہ ۵۱۳ ہجری مین ہوا بعضے ۵۱۴ بیان کرتے ہین بعضے ۵۱۵ ہجری کہتے ہین بہر تقدیر اوسکی عمر ساٹہہ برس کی ہتی اور ایک شعر سے اوسکی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ستاون برس کی عمر پائی اوسکی بچہ پیدا ہوا تہا جب اوسنے یہہ شعر کہا تہا

هذا الصغیر الذی وافی علی کبری   اقر عینی ولکن زاد فی فکری

صح

چھٹی صدی کی شاعر

سبع وخمسون لو مرت علی حجر لبان تاثیرہ فی ذلک الحجر

مگر یہہ نہین معلوم کہ بعد اسکی کتنے روز باکی برس زندہ رہا ۔ طغرائی اوسکو کہتے ہین جو طغرا لکہنے پر مامور ہو ۔ کہتے ہین کہ بروز سہ شنبہ سلخ صفر ۵۱۶ ہجری مین سلطان محمود کی وزیر کو قتل کیا اوسکی ایک غلام نے کیونکہ اوسنے اوسکی آقا کو مروا یا تہا اوسکا بدلا لی لیا

حیص بیص

ابو الفوارس سعد بیٹا محمد کا وہ بیٹا سعد بن صیفی تمیمی کا ملقب بلقب شہاب الدین معروف بنام حیص بیص شاعر مشہور ہی یہہ شخص فقیہہ شافعی مذہب تہا قاضی محمد بن عبد الکریم وزان سی علم فقہ اوسنے پڑہا اور مسائل الخلاف مین ہی اوسنے کلام کئی مین الا علم ادب اور نظم نہا اوسکو بہت مرغوب تہا لیکن اسمین ہی بڑا رتبہ پیدا کیا الفاظ پاکیزہ مضامین مرغوب باندہتا تہا اوسکی رسائل بہت فصیح اور بلیغ ہین حافظ ابو سعید سمعانی نی کتاب ذیل مین اوسکا ذکر کیا ہی اور تعریف بہت کی ہی وہ کہتا ہی کہ اوسسے لوگون نے بہت روایتین سُنی ہین دیوان اوسکا پڑہا ہی اور رسائل اوسکے ہی سیکہے ہین بہت لوگون نی علم ادب سیکہا وہ اشعار عرب بہت جانتا تہا اور اختلاف لغات کا ہی اوسکو سب یاد تہا مگر کہتے ہین کہ اس شخص کو غرور بہت تہا ابی تئین کہنچتا ہی رہتا تہا کسی سی بدون عربی کلام کی نہ بولتا تہا اور عربی ہی لباس پہنتا عربون کی ہی طور پر تلوار لٹکاتا عماد نی خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ ۵۷۴ ہجری مین فوت ہوا ابو القاسم بن فضل نی اوسکی طرز و روش مین یہہ شعر بنا کر اوسکی پاس بہیجے

کم تبادی وکم تطول طرطر رک ما فیک شعرۃ من تمیم
فکل الضب وافرط الحنظل الیابس واشرب ما شئت بول الظلیم
لیس ذا وجہ من یضیف ولا یقری ولا یدفع الاذی عن حریم

جب ابو الفوارس نے یہہ شعر سنے اوسکی جواب مین یہہ شعر بنائے

لا تفضح من عظیم قدر وان　　　کنت مشارا الیه بالتعظیم

فالشریف الکریم ینقص قدرا　　　بالتعدی علی الشریف الکریم

ولع الخمر بالعقول رمی الخمر　　　بتنجیسها وبالتحریم

شیخ نصر اللہ بن مجلی مشارف الصناعة جو کہ ایک ثقہ اور معتبر فرقہ اہل سنت وجماعت مین سے گذرا ہی وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو حضرت علی ابن ابیطالب رح کو مینی خواب مین دیکھا مینی کہا یا امیر المومنین جس روز تمنی مکہ فتح کیا تہا اوس روز تمنے یہہ کہا تہا کہ جو کوئی ابو سفیان کی گہر مین امن لیگا اور جا گہسیگا اوسکو امن ہو گی تمنے اونکی ساتہہ یہہ سلوک کیا اوسکی خاندان نے آپ کی بیٹے امام حسین ؑ کی ساتہہ کیا سلوک کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی ارشاد کیا کہ کیا تو نی ابن صیفی کے شعر نہیں سُنے جو اوسنے اسی معاملہ مین بنائی ہین مینی کہا کہ مین ضرور سنونگا اس حال مین میری آنکہ کہل گئی مین اوسی وقت دوڑا ہوا حیص بیص کی گہر آیا اوسکو پکارا جب وہ باہر آیا سب حال اسی کہکر سنایا وہ چیخ کر رونے لگا اور یہان تک رویا کہ بیہوش ہو گیا اور قسم کہا کر مجہسے یہہ کہا کہ آج ہی کی رات یہہ شعر واللہ مینی بنائی ہین کسیکو اطلاع ان پر نہین ہوئی وہ یہہ ہین ؎

ملکنا فکان العفو منا سجیة　　　فلما ملکتم سال بالدم ابطح

وحللتم قتل الاساری وطالما　　　غدونا علی الاسری نعف ونصفح

فحسبکم هذا التفاوت بیننا　　　وکل اناء بالذی فیه ینضح

حیص وبیص اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ ایک روز اوسنے لوگون کو اضطراب مین دیکہکر یہہ کہا تہا کہ یہہ لوگ کس حیص وبیص مین ہین پس یہی لقب اوسکا ہو گیا معنے حیص کی شدت اور بیص کی اختلاط مین عرب بولا کرتے ہین کہ آدمی حیص وبیص مین پڑی ہوئی ہین یہی محاورہ اردو مین مستعمل ہی بروز چہارشنبہ چہٹی تاریخ شعبان ۵۷۴ھ مین درمیان بغداد کی صبح کی وقت

چوتھی صدی کے شاعر

فوت ہوا قریش کی قبرستان مین جانب غربی مدفون ہوا

ابو المعالی

ابو المعالی سعد بن علی بن قسم بن علی بن قسم انصاری خزرجی وراق حیظیری معروف کتاب فروش دانا آدمی تہا شعر بہت اچہا نظم کرتا تہا کئی مجموعہ اوسنے تالیف کئی ہین ازانجملہ ایک کتاب زینة الدہر او عصرة اہل العصر ہی اس کتاب کو ذیل دمیة القصر کی اوسنے بنایا ہی اپنی معاصرین کا حال معہ اشعار کی اوسمین لکہا ہی اور متقدمین کا حال بہی ہی لوگون کے اشعار اور احوال سی مطلع تہا ایک کتاب اوسکی ملح الملح ہی اسی معلوم ہوتا ہی کہ کتنا کچہ اوسکو عبور اور مہارت علوم ادب مین تہی بہہ اوسکی شعر ہین سے

ومعذّر فی خدّہ ۔۔۔ وردو نی فمہ مدام
ما لان لی حتّی تغشّی ۔۔۔ صبح سالفہ ظلام
کالمہر یجمع تحت راکبہ ۔۔۔ ویعطفہ اللجام

ولہ ایضا

احدقت ظلمة العذار بخدیہ ۔۔۔ فزادت فی حبّہ حسراتی
قلت ماء الحیوة فی فمہ العذب ۔۔۔ دعونی اخوض فی الظلمات

ولہ

شکوت ہوی من شفّ قلبی بعدہ ۔۔۔ توقد نار لیس یطفی سعیرہا
فقال بعادی عنک اکثر راحة ۔۔۔ ولولا بعاد الشمس احرق نورہا

اوسکی سب شعر اچہی ہین بروز دوشنبہ چبیسوین یا پندرہوین ماہ صفر ۵۶۸ ہجری کو درمیان بغداد کے فوت ہوا مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا

ابو الغارات طلائع

چھٹی صدی کی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الغارات طلائع بن رزیک ملقب بلقب ملک صالح وزیر مصر کا جو کہ منیہ بنی
خصیب مضافات صوبہ مصر کا والی تہا — جبکہ ظافر اسماعیل مقتول ہوا اوسوقت محل کی عورتون
نے صالح سے مدد طلب کی یہہ کہا تہا کہ عباس اور اوسکی بیٹی نصر کو جو دونو متفق اوسکے
قتل پر تہے سزا دو اسلئے صالح مذکور قاہرہ کیطرف گیا اوسکی ہمراہ عرب کے لوگ
بڑی شجاع بہت کثرت سی تہے جب شہر کی پاس پہونچا اوسوقت عباس اور اوسکا بیٹا مؤید معتبر
بہاگ گئی ہمراہ اون دونو کی اسامہ بن منقذ بہی تہا کیونکہ وہ بہی اس قتل مین شریک تہا
اور صالح نی شہر مین گہس کر وزارت پر قبضہ پایا یہہ حال ایام فایز مین گذرا اور خود مستقل ہوکر
تدبیر بند و بست دولت کا کرنی لگا وہ انیسوین ماہ ربیع الاول ۵۴۹ھ ہجری مین وزیر ہوا
تہا فاضل اور دلاور آدمی بڑا سخی تہا — اہل فضل سے بہت خوشی اور خندہ پیشانی سے
ملاقات کیا کرتا تہا شعر بہت جید کہتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی
دو حصہ مین ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

کم ذا یرینا الدهر فی احداثه — عبرا وفینا الصد والاعراض
ننسی الممات ولیس یجری ذکره — فینا فتذکرنا به الامراض

وله

مشیبک قد نضا صبغ الشباب — وحل البان فی وکر الغراب
تنام ومقلة الحدثان یقظی — وما ناب النوائب عنک ناب

وکیف بقاء عمرک وهو کنز — وقد انفقت منه بلا حساب

بعد وفات پانی خلیفہ فایز کی جبکہ عاضد بجای اوسکی گدی نشین ہوا صالح مذکور اوسیطرح سے
وزیر رہا ملکہ اور عزت اوسکی بڑہ گئی — اور عاضد نی اوسکی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور یہانتک

کہ صالح

صالح کا اقتدار بڑہا کہ عاضد اوسکی قید او قبضہ مین ہو گیا آخر عاضد نے تنگ آکر یہہ تجویز کی
کہ کسی صورت سی صالح مذکور کو قتل کرنا چاہیئے چنانچہ اسلئے اوسنے چند آدمیون کو بہکا کر
گہر مین چہپا رکہا کہ جس وقت صالح گہر مین آدی یا گہر سے باہر جاوے فوراً اوسکو قتل
کر ڈالنا چنانچہ وہ لوگ جو کمین مین گہات لگا کر بیٹھے تہے رات کو چاہتے تہے کہ اوسپر حملہ
کرین اوسنے جلد کواڑ بند کر لیئی اوس حال سی اطلاع اوسکو نہ تہی اور نہ ان لوگونکو غرض
صبح کو جب باہر نکلا اوسوقت اون لوگون سینے چاروطرف سے ہجوم لاکر چہریان مارین کئی
زخم شدید آئی ایک زخم سر مین بہی آیا تہا مجروح ہو کر آواز دی اوسکی نوکر چاکر گہس آئی
دیکہا کہ آقا کا یہہ حال ہوا اون لوگون کو جنہون سینے اوسکو قتل کیا تہا سب کو مارا اور اوسکو
اوٹہا کر گہر مین لیگئے وہان تہوڑی عرصہ زندہ رہکر فوت ہوا وہ دن دوشنبہ اونیسوین تاریخ
رمضان ۵۵۶ھ ہجری کی تہے پیدایش ۴۹۵ھ ہجری مین ہوئی بعد اوسکی مرنیکے اوسکا
بیٹا محی الدین رزیک بروز سہ شنبہ یعنے دوسری روز اپنی باپ کی وفات کی وزیر ہوا جب
اوسکو خلعت وزارت ہوا اوسکا لقب عادل ناصر رکہا گیا صالح مذکور قاہرہ مین مدفون
ہوا پہر اوسکا بیٹا عادل وہان سے اوکہاڑ کر اور چارپائی پر لیگیا قرافہ کبری مین لیجاکر دفن
کیا اوس روز اوسکی تابوت کی ہمراہ سلطان عاضد تہا

ابو المنصور

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو منصور ظافر بن قاسم بن منصور بن عبد اللہ بن خلف بن عبد الغنی جذامی
اسکندری معروف حداد شاعر مشہور ہی وہ اچہی شعرا مین شمار کیا جاتا ہی اوسکا ایک دیوان
بہی ہی شعر اوسکے بہت جید ہین مصر والون کی بہت مدح اوسنے کی ہی مشہور شعر اوسکی یہہ ہین

لو كان بالصّبر الجميل ملاذه	ما سحّ وابل دمعه ورذاذه
ما زال جيش الحبّ يغزو قلبه	حتّى وهي وتقطّعت افلاذه

لم یبق فیہ مع العزام بقیة | الا رسیس یحتویہ جذاذہ
من کان یرغب فی السلامة فلیکن | ابدا من الحدق المراض عیاذہ
لا تخدعنک بالفتور فانہ | نظر یضر بقلبک استلذاذہ
یا ایہا الرشاء الذی من طرفہ | سہم الی حب القلوب نفاذہ
در یلوح بفیک من نظامہ | خمر یجول علیہ من نباذہ
وقناة ذاک القد کیف تقومت | وسنان ذاک اللحظ ما فولاذہ
رفقا بجسمک لا یذوب فاننی | اخشی بان یجفو علیہ لاذہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی — اوسنے درمیان مصر کی ماہ محرم ۵۰۳ ہجری مین وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

ابو محمد کنیت نام عبد اللہ بیٹا محمد بن صارة کا بکر اندلسی شنتری نی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ماہر ناظم و ناثر تہا اگرچہ بدنصیب تہا اوسکا ذکر مصنف قلائد عقبان اور ابن بسام نی ذخیرہ مین کرکے بہت تعریف اوسکی کی ہی اور ذکر کیا ہی کہ ذلیل خبرین بیچا کیا کرتا تہا بعد مشقت و محنت کی کسی عالم کی اوسکو کتابت نصیب ہوئی — اپنی حال مین یہہ کہتا ہی سہ

اما الوراقة فہی انکد حرفة | اوراقہا وثمارہا حرمان
شبہت صاحبہا بصاحب ابرة | تکسو العراة وجسمہا عریان

ولہ

ومعذر رقت حواشی حسنہ | وقلوبنا وجدا علیہ رقاق
لم یکس عارضہ السواد وانما | نفضت علیہ سوادہا الاحداق

کہتی ہی المعتمد الی ترکی کی تحسین یہہ کہی ہی

ومہفہف ابصرت فی اطرافہ | قمرا باطواق المحاسن یشرق

یفضی الی المهجات منه صعدة | متالق فیها سناق اذ رق

وله

وصاحب لی کداء البطن صحبته | یودنی کوداد الذیب للراعی
یثنی علی جزاه الله صالحة | ثناء هند علی روح بن زنباع

یہہ ہند بیٹی نعمان بن بشیر انصاری بصری کی ہی اور روح بن زنباع جذامی یار عبد الملک بن مروان کا تہا اوسنے اس عورت سی نکاح کیا تہا وہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کرتا رہتا تہا — اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی اکثر اوسمیں اچہی شعر ہیں اوسنے درمیان ۳۹۳ ہجری کی شہر مریہ میں جو جزیرہ اندلس کا ایک شہر ہی وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی عالم علم ادب اور لغات کا فاضل متبحر ان دونو علموں میں بہت خوب تہا — شہر بلنسیہ میں رہتا تہا اوسکی پاس آدمی آتے جاتے تہے علم پڑہتے تہے وہ بہی اچہی طرح سی تعلیم کرتا تہا ثقہ آدمی تہا کتابیں بہت نافع اور فایدہ مند اوسنے تالیف کی ہیں از انجملہ ایک کتاب مثلث ہی دو جلد ونمیں یہہ کتاب بہت اچہی تالیف کی ہی عجیب و غریب باتیں اوسمیں لکہی ہوئی ہیں اور ایک کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب ہے اسمیں مطالب اور مقاصد کا خوب بیان کیا ہی یہہ کتاب شرح ابو العلاء صاحب دیوان سے جسکا نام سقط الزند ہے لکہا ہی بہت اچہی ہی اور ایک کتاب پانچ حروف کی بیان میں اوسنے تصنیف کی ہی — یعنے سین — اور صاد — اور ضاد اور ظاء — اور دال انکی باتیں لکہی ہی اس کتاب میں عجیب اور غریب باتیں لکہی ہیں اور ایک کتاب الحلل فی شرح ابیات الجمل ہی — اور ایک کتاب التنبیہ علی الاسباب الموجبۃ لاختلاف الامۃ ہی اور ایک کتاب شرح موطا کی اوسکی تصنیف سی ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے سنا ہی کہ دیوان متنبی

ہی اوسینے شرح کی ہی مگر دیکہنے مین نہین آئی حاصل کلام یہہ ہی کہ جو کچہہ اوسینے تصنیف کیا ہی باکلام کوئی بہی خالی جودت سے نہین اوسکی نظم بہت اچہی ہی از انجملہ یہہ قول ہی سے

اخو العلم حیٌّ خالد بعد موته وأوصاله تحت التراب رميم
وذو الجهل ميت وهو ماشٍ على الثرى يظن من الأحياء وهو عديم

درازی شب مین یہہ شعر اوسکی ہین

ترى ليلنا شابت نواصيه كبرة كما شبت أم في الجو روض بهار
كأن الليالي السبع في الجو جمعت ولا فصل فيما بينها لنهار

پیدایش اوسکی ۴۴۴ھ ہجری مین درمیان شہر طلبوس کی ہوئی رجب کی مہینے ۵۲۱ھ ہجری مین درمیان شہر بلنسیہ کی فوت ہوا

ابو الحکم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ بن محمد باہلی حکیم واہب معروف مغربی اصل اوسکی شہر مریہ کی جو ایک شہر اندلس کا ہی جسکا اوپر بیان ہوا اور پیدایش اوسنے بلاد یمن مین پائی — ابو شجاع محمد بن علی بن الدہان فرضی کہتا ہی کہ ابو الحکم مذکور نے درمیان بغداد کی آکر اقامت کی لڑکون کو وہان تعلیم دیتا رہا وہ علم ادب اور طب اور ہندسہ خوب جانتا تہا اور ایک شخص نے یہہ بیان کیا ہی کہ وہ کامل الفضیلت عارف ادب وحکمت تہا اوسکا دیوان بہت جید ہی اوسمین ظرافت اور خوش طبعی بہری ہوئی ہی — اور عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی یہہ لکہا ہی کہ ابو الحکم مذکور طبیب دار الشفائی لشکر سلطان محمود سلجوقی کا تہا اوسکی ہمراہ دواخانہ اتنا کچہہ رہتا تہا کہ چالیس اونٹ لدا کرتے تہے جہان خیمہ پڑتا وہان وہ بیمارون کو دوا دیتا اونکا حال دیکہتا اور یہہ بہی کہا ہی کہ اوسکی تصنیف سی ایک کتاب نہج الوضاعۃ

چھٹی صدی کی شاعر

لاول الخلاعته ہی بہرا ابو حکم مذکور شام مین جاکر دمشق مین رہا اوسکی اخبارات اور ماجری ظریفہ اوسمین ذکر کئی گیی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی دیوان مین دیکہا ہے کہ ابو الحسین احمد بن منیر طرابلسی نزدیک امرا بنی منقذ کی قلعہ شیزر مین تہا اور ایک شاعر درمیان دمشق کی ابو الوحش نامی تہا اوسمین اور ابو الحکم مین بہت مودت الفت و اتحاد تہا اوس ابو الوحش نے ارادہ کیا کہ شیزر مین جاکر بنی منقذ کی مدح کرے اسلئی ابو الحکم مذکور سی التماس کی کہ ایک خط اپنا ابن منیر کی نام میری سفارش مین لکہہ دو ابو الحکم سے یہہ شعر لکہہ دیئے ؎

ابا الحسین استمع مقال فتی — عوجل فیما یقول فارتجلا

ہذا ابو الوحش جاء ممتدحا — للقوم فنوّہ بہ اذا وصلا

واتل علیہم بحسن شرحک ما — اتلوہ من شرح حالہ جملا

وخبّر القوم انّہ رجل — ما ابصر الناس مثلہ رجلا

تنبو عن وصفہ شمائلہ — لا یبتغی عاقل بہ بدلا

وہو علی خفّہ بہ ابدا — معترف انّہ من الثقلا

یمتّ بالثلب والرقاعۃ والسخف — واما بما سواہ فلا

ان انت فاتحتہ لتخبر — ما یصدر عنہ فتحت منہ خلا

فسمہ ان حلّ خطّہ الخسف — والہون ورحّب بہ اذا رحلا

وسقّہ السم ان ظفرت بہ — وامزج لہ من لسانک العسلا

یہہ الشعر اوسکی سنہ ۵۴۹ ہجری مین درمیان مین آئی ہوئی جیسا کہ ابن دیہتی نے اپنی ذیل مین بیان کیا ہی اور بروز چہارشنبہ چوتہی ذیقعد سنہ ۵۴۹ ہجری مین وفات پائی

ابو الفرج

چھٹی صدیکی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابوالفرج عبدالرحمن بن ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن عبداللہ بن حمادی ابن احمد بن محمد بن جعفر جوزی بن عبداللہ بن قسم بن نضر بن قسم بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن قسم بن ابی بکر صدیق رض باقی نسب مشہور ہی وہ قرشی تیمی بکری فقیہ حنبلی واعظ ملقب بلقب جمال الدین حافظ تہا اپنی زمانہ کا علامہ عصر اور امام وقت تہا علم حدیث اور وعظ وپند خوب جانتا تہا چند فنون میں اوسنے کتابیں تصنیف کی ہیں از انجملہ زاد المسیر علم تفسیر میں چار جلدونمیں یہہ کتاب ہی اسمیں اشیاء عجیبہ اور غریبہ ذکر کین ہیں اور حدیث میں اوسکی تصانیف سے بہت ہیں ــ علم تاریخ میں کتاب منتظم بہت بڑی ہی اور موضوعات چار حصونمیں ہی اس کتاب میں ہر ایک حدیث موضوع کا ذکر کیا ہی اور تلقیح فہوم الاثر ایک کتاب اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب المعارف ابن قتیبہ کی طور پر ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ اوسکی تصنیف سے بہت کتابیں ہیں اور اپنی ہاتہہ سے اوسنے بہت کتابیں لکہی ہیں ــ کہتے ہیں کہ اوسنے اون قلموں کے بہونسڑے جنسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ کی لکہی تہے جمع کر رکہی تہے اون بہونسڑونکا ڈہیر لگا ہوا تہا مرتے وقت یہہ وصیت کر دیتی تہے کہ اس برادہ قلم سے میری غسل کا پانی گرم کرکے غسل دینا چنانچہ ایسا ہی کیا اوسکی اشعار بہت لطیف ہیں اہل بغداد کو ان شعرونمیں خطاب کرتا ہی ؎

عذیری من فتیۃ بالعراق	قلوبھم بالجفا قلب
یرون العجیب کلام الغریب	وقول الغریب فلا یعجب
میازیبھم ان تندت بخیر	الی غیر جیرانھم تقلب
وعذرھم عند توبیخھم	مغنیۃ الحی لا تطرب

وہ بہت حاضر جواب اور تیز ویر گو آدمی تہا اوسکی جوابات مجلس وعظ میں بہت نادر

ہوتی تھی کہتے ہیں کہ ایکدفعہ منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا تھا بغداد میں درمیان شیعون
اور سنیون کی یہہ جھگڑا ہوا کہ خلیفہ اول ابوبکر افضل تھے حضرت علی سے یا حضرت
علی شیعہ کہتے تھے کہ حضرت علی افضل تھے اور سنی کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر افضل
تھے غرض کہ دونو فرقون کی آدمیون نے یہہ تجویز کی کہ جو ابوالفرج کہے وہ مانی
گی دونو جانب نے تسلیم کرکے عین حالت وعظ میں کہ وہ منبر پر بیٹھا ہوا درس کہہ
رہا تھا اور صدہا آدمی سن رہے تھے یہہ سوال کیا کہ آپ کسکو فضیلت دیتے ہیں آیا حضرت
ابوبکر افضل تھے یا حضرت علی ابوالفرج نے یہہ خیال کیا کہ جواب ایسا دینا چاہیے تا کہ دونو
فرقے خوش رہیں یہہ سوچ کر فوراً یہہ کہا کہ افضل ان دونوں میں سے وہ جسکی بیٹی تھی اوسکے
یہہ کہتے ہی منبر سے اوتر کھڑا ہوا تاکہ یہہ پوچھنے نہ پاویں کہ اس سے مراد کون شخص ہے کیونکہ
سنیون نے اس کلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت عائشہ رض جو ابوبکر کی بیٹی پیغمبر خدا کی تھی سو
وہ افضل ہوے حضرت علی رض سے اور شیعون نے اسکلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت پیغمبر خدا کی بیٹی
یعنی حضرت فاطمہ رض بیبی تھی حضرت علی رض کی اسواسطے وہ افضل ہوے ابوبکر سے یہہ معنی اس
کلام کی ہیں غرضکہ دونون نے اپنی اپنی نزدیک سمجھہ لیا فیصلہ کچھ نہوا کیونکہ اوسنے جواب ایسا
مجمل دیا جسکی دونو معنی ہوسکتے ہیں ایسی ایسی لطیف جواب اس فاضل کی مشہور ہیں وہ بہت
اچھا آدمی تھا اوسکی خوبیان بہت ہیں جنکی شرح بہت بڑی ہے پیدایش اوسکی ۵۰۸ یا ۵۱۰
ہجری میں ہوئی — اور جمعہ کی رات کو بارہویں تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ھ میں درمیان بغداد کی
وفات پائی باب حرب کی باہر مدفون ہوا

ابوالقاسم

ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ ابوالقاسم وابوزید دو کنیت رکھتا تھا نام اوسکا عبدالرحمن بن خطیب
ابی محمد عبداللہ بن خطیب ابو عمر احمد بن ابوالحسن اصبغ بن حسین بن سعدون بن رضوان بن فتوح

میں اندلس میں اوسکی تصنیف سے کتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القران من الاسماء الاعلام
اور کتاب نتائج الفکر و مسئلہ رویۃ اللہ فی المنام وہ کہا کرتا تہا کہ کوئی سوال میرا جناب باری
میں رد نہیں کیا ہی جو مانگا سو دیا ہی اور ایسا ہی وہ شخص جو ان شعروں کو صحیح پڑہا کری وہ شخص بہی
مستجاب الدعوات ہوجاوے وہ یہہ ہیں —

یَا مَنْ یَرَی مَا فِی الضَّمِیرِ وَیَسْمَعُ	اَنْتَ الْمُعَدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ
یَا مَنْ یُرَجّٰی لِلشَّدَائِدِ کُلِّهَا	یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمُشْتَکٰی وَالْمَفْزَعُ
یَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهٖ فِی قَوْلِ کُنْ	اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ
مَا لِی سِوَی فَقْرِی اِلَیْهِ وَسِیلَةٌ	فَبِالافْتِقَارِ اِلَیْکَ فَقْرِی اَدْفَعُ
مَا لِی سِوَی قَرْعِی لِبَابِکَ حِیلَةٌ	فَلَئِنْ رَدَدْتَ فَاَیَّ بَابٍ اَقْرَعُ
وَمَنِ الَّذِی اَدْعُوهُ وَاَهْتِفُ بِاسْمِهٖ	اِنْ کَانَ فَضْلُکَ عَنْ فَقِیرِکَ یُمْنَعُ
حَاشَا لِمَجْدِکَ اَنْ تُقَنِّطَ عَاصِیًا	اَلْفَضْلُ اَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ اَوْسَعُ

اشعار اوسنے بہت کہی ہیں اور تصانیف اوسکی بہت مفیدہ ہیں وہ ایک شہر میں پرہیزگاری
کیا کرتا تہا یہانتک کہ خبر اوسکی حاکم مراکش کو پہونچی اوسنے اوسکو بلوایا اور بہت احسان
اوسپر کیا تین برس تک وہان مقیم رہا پیدایش اوسکی ۵۰۸ ہجری میں درمیان شہر مالقہ کی
ہوئی مراکش میں بروز جمعرات فوت ہوا ظہر کی وقت چھبیسوین ماہ شعبان ۵۸۱ ہجری میں

ابو محمد سعید

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد سعید بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن نصر بن عاصم بن عباد
بن عصام بن فضل بن ظفر بن غلاب بن حمد بن شاکر بن عیاض بن حصن بن رجاء بن ابی بن
شبل بن ابی الیسر کعب انصاری رض معروف ابن الدہان نحوی بغدادی ابو الوقا سمع
ہبۃ اللہ بن حصین سے حدیث کی اوسنے سماعت کی یہہ شخص اپنی زمانہ کا سیبویہ تہا اوسکی

تصانیف نحو مین بہت مفید ہی ازانجملہ ایک کتاب شرح الایضاح اور تکملہ ہی تنہا الیس جلدین
اس کتاب کی ہین اور ایک فصول کبری — اور ایک فصول صغری — اور ایک
شرح کتاب اللمع کی جو ابن جنی کی تصنیف سی ہی اوسکی شرح اسینی کی ہی
اوسکی دو جلدیں ہین اوس کتاب کا نام اوسنے غرہ رکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی
کہ ہمنی باوجود بہت دیکہنی شروح اس کتاب کے اس جیسی شرح نہین دیکہی — اور ایک
کتاب العروض ہی ایک جلد مین — اور ایک کتاب الدروس علم نحو مین ہی
اور ایک کتاب رسالہ سعیدیہ ہی ماخذ کندیہ کی بیا نمین اس کتاب مین متنبی کی چوریا
اور سرقات کا بیان ہی ایک تذکرہ مسمی زہر الریاض سات جلدونمین ہی
اور ایک کتاب الغنیہ بیان ضاد اور ظا مین اور ایک کتاب العقود مقصور اور
ممدود کی بیانمین ابو محمد مذکور کی وقت مین درمیان بغداد کی یہہ نحوی مشہور تہی
یعنی ابن جوالیقی — اور ابن خشاب اور ابن شجری مگر ان سب پر ترجیح ابو محمد
مذکور کو لوگ دیتی تہے باوجودیکہ نحویون مذکورہ مین سے ہر ایک شخص اپنی زمانی کا
امام تہا لیکن سب آدمی ان پر اسکو فوقیت اور ترجیح دیتی تہے — پہر ابو محمد مذکور
بغداد کو چہوڑکر موصل مین پاس وزیر جمال الدین اصفہانی کی آیا اوسنے بہت خاطر
اور تواضع کی مدت تک اوسکی پاس رہا — ابن خلکان کہتا ہی کہ بہت طالب علم اوسکی
کتابین موصل مین پڑہنی لگی تہے اور مینے دیکہا کہ داخل درس اوسکی تصنیفات
ہوگئی تہے اوسنے اتوار کی دن ماہ شوال ۵۶۹ ہجری مین درمیان موصل کی وفات
پائی اور مقبرہ معافی مین مدفون ہوا پیدایش اوسکی جمعرات کی شام کو چہبیسوین رجب ۴۹۴
مین درمیان بغداد کی محلہ نہر طابق مین ہوئی تہے اوسکی نظم بہی اچہی ہی
وہ یہہ ہی ؎

لاتجعل الهزل دابا وهو منقصة ... والجد يعلو به بين الورى القيم
ولا يغرنك من ملك تبسمه ... ما تصخب السحب الاحين تبتسم

وله ايضا

لاتحسبن ان بالشعر ... مثلنا ستصير
فللدجاجة ريش ... لاكنها لا تطير

وله ايضا

لاغزو ان اختشى فرا ... قكم وتختشانى الليوث
اوما ترى الثوب الجديد ... من التفرق يستغيث

عماد کاتب نی درمیان خریده کی اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی اور حال بہی مع اشعار کی لکہا ہی

الابوردی

ابو محمد بن مظفر محمد بن احمد بن محمد الامام محمد بن اسحاق ابو الفتیان بن الحسن بن ابی مروئه منصور بن معویه الاصغر محمد بن عثمان ابن عنبسه اصغر بن عتبه بن اشرف بن عثمان بن عنبسه بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیه بن عبد الشمس بن عبد مناف قریشی اموی معاوی ابیوردی شاعر مشہور ہی یہہ شخص اوبار مشاہیر میں سے تہا شاعر ظریف گذرا ہی اوسنے اپنی دیوان کی کئی قسمین کی مین - ایک قسم کا نام عراقیات - ایک نجدیات - ایک وجدیات متاخرین شاعروں مین سے تہا علم انساب خوب جانتا تہا چند علوم مین اپنی زمانہ مین یکتا تہا نظیر اپنی نرکہتا تہا تصنیف کتب مین حاذق عقلمند فاضل تہا مگر غرور اور نفس پروری نے اوسکو خراب کیا تہا جب نماز پڑہ کر فراغت ہوتا یہہ دعا مانگا کرتا کہ الہی مجکو مشرق سے مغرب تک حکومت اور بادشاہی دی اوسکی

یہہ شعر ہین ؎

ملکنا اقالیم البلاد فاذعنت — لنا رغبة او رہبة عظماؤہا
فلما انتہت امالنا عاقفت بذا — شدائد ایام قلیل رخاؤہا
وکان الینا فی السرور ابتسامہا — فصار علینا فی الہموم بکاؤہا
وصرنا نلاقی النائبات باوجہ — رقاق الحواشی کاد یقطر ماؤہا
اذا ما ہممنا ان نبوح بما جنت — علینا اللیالی لم یدعنا حیاؤہا

ولہ ایضا

تنکر لی دہری ولم یدر اننی — اعز واحداث الزمان تہون
فبات یرینی الدہر کیف اعتداوہ — وبت اریہ الصبر کان یکون

اوسکی تصانیف بہت ہین ازانجملہ تاریخ ابیورد — اور نسا — اور مختلف مؤتلف — اور طبقات کل فن — ما اختلف وائتلف فی انساب العرب لغت مین بہی اوسکی تصنیفات ایسی ہین کہ اوسسے پہلے کوئی کتاب ایسی تالیف نہین ہوئی نیک خو خوبصورت آدمی تہا اوسکی وفات جمعرات کی روز بین الصلاتین دسوین ماہ ربیع الاول ۵۰۷ھ ہجری کو درمیان اصفہان کی اسطور پر ہوئی کہ کسینے زہر کہلا کر مار ڈالا تہا — ابیورد اوسکو باورد — اور اباوردی بہی کہتے ہین وہ ایک چہوٹا سا شہر خراسان مین سی ہی وہان بہت علما پیدا ہوئی ہین

ابن الہباریہ

شریف ابو علی محمد بن محمد بن صالح الہاشمی عباسی معروف ابن الہباریہ ملقب بلقب نظام الدین بغدادی شاعر مشہور ہی وہ شاعر جید نیک گفتار پر گو تہا لیکن زبان اوسکی بہت خبیث تہی بہت تہا لوگون سے لڑتا رہتا تہا کوئی شخص اوسکی زبان سے نہین

بجا تہا اوسکا ذکر عماد نے بہے خریدہ مین کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ شعرا نظام الملک مین سی تہا اوسکی شعر پر ہجو اور غزل غالب تہے اور واہیات بہت بکتا تہا ابن حجاج کی اسلوب پر اوسکی شعر مین بلکہ اوسی بہی دو چار قدم آگی بڑہا ہوا ہی تمام ہوئی کلام عماد کی — نظام الملک کی سرکار مین ملازم تہا — کہتے ہین کہ نظام الملک اور تاج الملک ابو الغنایم بن دارست کے درمیان بہت چہیڑ چہاڑ اور نوک جوک رہا کرتے تہے — ایک روز ابو الغنایم نی ابن ہباریہ سے کہا کہ اگر نظام الملک کی تو ہجو کرے تو مین تجکو اتنا کچہہ انعام دونگا یہہ وعدہ اوس کیا ابن ہباریہ نے کہا کہ کسطرح مین ایسی شخص کی ہجو کرون جسکی تمام اشیا میری گہر مین موجود ہین اور کوئی چیز میرے گہر مین ایسی نہین ہی جو اوسکی دی ہوئی ہو یہہ کسطرح ہجو کرون اوسنے کہا کہ ہم تم کو انعام بہی دیتے ہین اور آخر کو انعام یہی وعدہ دیتے ہین آخر کو طمع انعام غالب ہوئی اوسنے یہہ شعر نظام الملک کی ہجو مین کہے وہ یہہ ہین ؎

لا غرو ان ملك ابن	اسحاق وساعده القدر
وصفت له الدنيا وخص	ابا الغنائم بالكدر
فالدهر كالدولاب	ليس يدور الا بالبقر

جب یہہ شعر نظام الملک سنے کچہہ برا نہ مانا بلکہ یہہ کہا کہ وہ سچا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ اہل طوس بقر ہین اس محاورہ مشہور کی موافق وہ کہتا ہی اسکی کچہہ برائی نہین ہی نظام الملک رہنی والا طوس ہی کا تہا باوجود اس ہجو کی نظام الملک نے اوسکی اعزاز اور اکرام مین کچہہ کمی نہ کی بلکہ اور زیادہ اوسکی خاطر کی یہہ بات نظام الملک کی خوبیون مین سے تہے — یہہ اشعار غریبہ اوسکے اس قول کی رد مین ہین جو کہا کرتے ہین السفر وسیلة الظفر ؎

قالوا

قالوا اقمت وما رزقت وانما | بالسیر یکتسب اللبیب ویرزق
فاجبتهم ما کل سیر نافعا | الحظ ینفع لا الرحیل المقلق
کم سفرة نفعت واخری مثلها | ضرت ویکتسب الحریص ویخفق

تو بیان اوسکی بہت ہیں اوسکی ایک کتاب سایح القطنة درمیان نظم کلیلہ و دمنہ کی ہی اوسکی اشعار کا دیوان بہت بڑا ہی اور ایک کتاب صارح و باغم ہی اوسکو بہی کلیلہ و دمنہ کی طور پر نظم کیا ہی اوسمین ارجوزی مین گنتے کی ایک ہزار شعر اس برس کے عرصہ مین یہہ کتاب اوسنے منظوم کی تہے — ابن ہباریہ درمیان کرمان کی ۵۰۴ ہجری مین فوت ہوا

ابن قیسرانی

ابو عبد الله محمد بن نصر بن صغیر ابن داع ابن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن المہاجر بن ولید مخزومی خالدی حلبی ملقب بشرف معالی عدة الدین معروف ابن قیسرانی شاعر مشہور ہی وہ ادبا جید اور شعرا نامی ہی سے گذرا ہی وہ اور ابن منیر ملک شام مین اپنی زمانہ کی شاعر یکتا مشہور تہے ان دونو مین بہت ماجری اور وقایع اور نوادر اور لطائف و ظرایف گذرتے رہتی تہے — ابن منیر مذہب شیعہ رکہتا تہا اسلئے ایکدفعہ خالد مذکور نے یہہ شعر اوسکی طرف لکہہ کر بہیجے وہ یہہ ہین سے

ابن منیر هجوت منی | خیرا فاد الوری صوابه
ولم یضق بذاك صدری | فان لی اسوة الصحابه

ولہ ایضا

کم لیلة بت من کاسی وریقته | نشوان امزج سلسالا بسلسال
وبات لا تحتمی عنی مراشفه | کانما ثغره ثغر بلا والی

ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دیکہا تہا اوسکی ہاتہہ کا سب لکہا ہوا تہا اون ایام مین

درمیان حلب کی تہا اوس دیوان سی مینے بہت کچھ نقل کیا — ولادت خالد مذکور کی ۵۰۲ ہجری مین درمیان عکا کی ہوئی — اکیسوین شعبان ۵۸۵ ہجری کو درمیان دمشق کی فوت ہوا

ابن کیزانی

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو عبد اللہ نام محمد بیٹا ابراہیم ثابت بن فرج کنانی کا مقری ادیب شافعی مصری معروف بابن کیزانی شاعر مشہور ہی وہ زاہد اور پارسا درمیان مصر کی تہا ایک طایفہ اوسکی طرف منسوب ہی وہ لوگ اوسکا بہت اعتقاد رکہتے تہے اوسکا دیوان شعر کا ہی ہی مینے نہین دیکہا ہی ایک بیت اوسکی مینے سنی ہی اوسی سبب مجکو تعجب آرہا ہی وہ یہہ ہی ؎

اذا لاق بالمحب عرام — فکذا الوصل بالحبیب یلیق

اوسکی شعر بہت اچہی ہین بروز سہ شنبہ نوین ماہ ربیع الاول کو فوت ہوا — بعضے کہتے ہین کہ محرم مین ۵۶۲ ہجری مین فوت ہوا درمیان قبرستان امام شافعی اوسی قبہ کے نزدیک جسمین امام شافعی کی قبر ہی مدفون ہوا پہر وہانسی اوکہاڑ کر قریب حوض کی جو کہ معروف بنام مودود کی ہی وہان لیجا کر گاڑا آج کی دن تک اوسکی قبر کی زیارت لوگ کرتے ہین — کیزان اوسکو اسواسطی کہتے ہین کہ اوسکا دادا کوزی بنا کر بیچا کرتا تہا ہندی مین جسکو کوزہ کر کہتے ہین اسطور سی کوزہ کیطرف اوسکو منسوب کر کی کیزانی کہتے لگی

شہاب الدین سہروردی

ابو الفدا اسمعیل

ابن خلکان سے نقل کر کے کہتا ہی کہ درمیان ۵۸۷ ہجری کی ابو الفتح یحیی بن حبش بن امیرک ملقب بلقب شہاب الدین سہروردی حکیم فیلسوف زمانہ قلعہ حلب مین حالت قید مین فوت ہوا ملک ظاہر شاہ ذی نے بموجب امر والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا گہونٹوا کی مارڈالا تہا اسمی

مذکور

مذکور نے اصول اور حکمت درمیان شہر مراغہ کی مجد الدین جیلی شیخ الاسلام فخر الدین سے پڑھا تھا
سہروردی مذکور نے طرف حلب کے سفر کیا اوسکو علم بہ نسبت عقل کی بہت تھا اسواسطی اوسکو
مذہب فلاسفہ کی اعتقاد کا متہم لوگون نے کردیا تھا فقیہون نے فتوی دیا کہ اوسکو قتل کرنا چاہیے
کیونکہ اوسکی بد دینی اور سوء مذہبی ظاہر ہوگئی — زین الدین اور مجد الدین جو دو بیٹے جیلی کے
تھے بہت تشدد اور جلدی اوسکی قتل کی کرتے تھے شیخ سیف الدین آمدی کہتا ہے
کہ ایک دفعہ سہروردی کی پاس درمیان حلب کی مین جمع ہوا اوسنے مجھسے کہا کہ ضرور
ہے کہ تمام زمین پر ایک دفعہ میرا راج ہوجاوے مینے کہا یہ الہام یا خبر آپکو
کہان سے ہوا اوسنے کہا کہ مینے ایک خواب ایسا ہی دیکھا ہے اوسکی تعبیر یہی ہے کہ مین بادشاہ ہونگا
مینے کہا فرمایئے تو سہی مین بھی مستفید ہون اوسنے کہا مینے خواب مین دیکھا ہے کہ دریا
کا پانی مین ہاتھ مین بھر کر پی رہا ہون مینے کہا اسکی اور بھی تعبیر ہوسکتی ہے کہ آپکا علم اور
تبحر مشہور ہو اوسنے ہرگز نہ مانا جو تعبیر آپ دے چکا تھا وہی اوسکی دل مین راسخ ہوگئی
ہرگز نہ نکلے جب سے مینے جانا اسکو علم زیادہ مگر عقل کم ہے بر وقت مقتول ہونے
کے اوسکی عمر چھتیس ۳۶ برس کی تھے چند کتابین اوسکی تصنیف سے حکمت مین ہین از انجملہ
تلویحات اور تنقیحات اور مشارع اور مطارحات اور کتاب الہیاکل اور حکمۃ الاشراق اس
شخصکو لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ کیمیا بنانی جانتا ہے نظم اوسکی بیشک کیمیا تھی وہ یہہ ہے

ابداً تحن الیکم الارواح — ووصالکم ریحانها والراح
وقلوب اهل ودادکم تشتاقکم — والی لذیذ لقائکم ترتاح
وارحمتا للعاشقین تکلفوا — ستر المحبة والهوی فضاح
واذا هم کتموا تحدث عنهم — عند الوشاة المدمع السحاح
لا ذنب علی العشاق ان غلب الهوی — کتمانهم فنمی الغرام وباحوا

بہ چہٹی صدی کی شاعر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اتنے ہی پر لکہا جاتا ہی

ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن محمد بن قاید ملقب بلقب موفق الدین اربلی الاصل کا نجرانی از روی مولد اور شاعر مشہور ہی وہ علم عربیہ مین امام اور انواع شعر کا فاضل تہا سب آدمیون سی زیادہ وہ علم عروض و قافیہ جانتا تہا شعر کا علم اوسکو بہت تہا جید اور ردی کی تمیز خوب کرتا تہا باریک مین اور علم متقدمین کا جاننے والا تہا ــ اوسنے کتاب اقلیدس کو حل کیا اور بچپن ہی سی شعر کہنا سیکہا ــ شہروز مین سفر کرکی گیا مدت تک وہان اقامت کی پہر طرف دمشق کی گیا وہان جاکر سلطان صلاح الدین کی مدح مین ایک بڑا قصیدہ کہا اوسکا دیوان بہت اچہا ہی اور رسالی بہت خوب ہین شیخ زین الدین حاکم اربل کی مدح مین ایک قصیدہ اوسنے کہا ہی جسکی اول کی شعر یہہ لکہتا ہون ــ

رب دار بالغضا طال بلاها	عکف الرکب علیها فبکاها
درست الا بقایا اسطر	سمح الدهر بها ثم محاها
کان لی فیها زمان وانقضی	فسقی الله زمانی وسقاها
وقفت فیها الغوانی وقفة	الصقت حرّ ثراها لحشاها
وبکت اطلالها نائبة	عن جفونی احسن الله جزاها
قل لجیران مواثیقهم	کلما احکمتها انت قواها
کنت مشغوفا بکم اذ کنتم	شجرا لا یبلغ الطیر ذراها
لا ست اللیل الا حولها	حرس یرمح بالموت ظباها
واذا مدت الی اغصانها	کف جان قطعت دون جناها

یہہ بڑا قصیدہ ہی بہت اچہا کہا ہی اوسکا باپ رہنی والا اربل کا تہا تجارت کیا کرتا تہا بحرین مین جاکر

جاکر غوطہ لگواکر موتی لایا تہا اتفاق سی یہہ لڑکا موقوفہ ہی اوسکی وہان ہی پیدا ہوا وہانسی
اربل مین آیا اسیواسطی وہ بحرین کی طرف منسوب ہی بروز یکشنبہ تیسری ماہ ربیع الآخر کو
سنہ ۵۵۵ ہجری مین درمیان اربل کی فوت ہوا اپنی قبرستان مین مدفون ہوا

ابو سعید

المؤید بن محمد الوسی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ اپنی زمانہ کی اعیان مین سے
گزرا ہی غزل اور ہجو بہت کہتا تہا شاعرون کی اکثر رئیسون کی اوسنے مدح کی ہی
اوسکا ایک دیوان بہی ہی وزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ کی پاس وہ رہا کرتا تہا اوسکی
حق مین اوسنے اچہی مدح کی ہی عماد کاتب نی اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی اسطور پر
کیا ہی کہ وہ ذی قدر اور ذیشان تہا شعر اوسکا بہت مقبول ہوتا تہا اوسنے بدولت
شعر کی بہت کچہہ پیدا کیا املاک اور جاگیر اور مکانات بنائی جب بہت پر لگ گئے
اوڑنی لگا زمانہ نے ایک چوٹ اوسکو ایسی دی کہ چوتڑون کی بل بیٹہہ گیا کیونکہ دس
برس تک امام مقتفی کی قید مین رہا اول ایام خلافت مستنجد کی مین خلاصی پائی یعنے
سنہ ۵۵۵ ہجری مین قید سے چہوٹا چونکہ اتنی دن تک اوسنے زمانہ کو نہ دیکہا تہا ایک
گڑہی تاریک مین قید تہا انکہین جاتی رہین تہین اوسکا لباس جنگلیون اور لشکریون
کا سا تہا پہر موصل کی طرف سفر کیا اوسکا شعر اچہا ہوتا تہا یہہ شعر صفت قلم مین ہین

ومثقف یغنی ویفنی دائما	فی طوری المیعاد والایعاد
قلم یفل الجیش وهو عرمرم	والبیض ما سلت من الاغماد
وهبت له الآجام حین نشا بها	کرم السیول وهیبة الآساد

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شعر مینے کسی اور کی طرف منسوب پائی ہین واللہ اعلم بالصواب
پیدایش اوسکی سنہ ۴۹۴ ہجری مین درمیان الوس کی ہوئی وہین پرورش پائی جمعرات کے

چھٹی صدی کی شاعر

چوبیسویں ماہ رمضان ۵۸۵ھ کو درمیان موصل کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہیں سے

رحلوا فافنيت الدموع تحرقا ومن بعدهم وعجبت اذ انا باقي
وعلمت ان العود يقطر ماؤه عند الوقود لفرقة الاوراق
لا تنكروا البلوى سوار مفارقي فالحرق يحكم صبغة الحراف

وہ بغداد سی ۵۶۲ھ ہجری میں نکلا تہا

ابو مرہف شاعر

نصر بن منصور ابن حسن بن جوشن اولاد نزار بن معد بن عدنان سی نحوی ضریر شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بچہ پن ہی میں درمیان بغداد کی اگر رہا تا وقت وفات اوسیجاپی اقامت کی قران شریف حفظ کیا امام احمد بن حنبل کی مذہب کی فقہ پڑہی سنت قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی سے اور ابو الفضل محمد بن ناصر وغیرہ سی علم حدیث پڑہا شعر کہا خلفا اور وزرا کی مدح کی وہ زاہد اور پارسا نیک مقاصد اچہی مضمون کی شعر کہنے والا صاحب دیوان گذرا ہی اور اوسمیں اور جریر میں نوک جوک او ہجو رہا کرتے تہے اوسکی انکہیں بسبب چیچک کی جاتی رہیں تہیں عمر اوسکی جب چودہ برسکی تہی یہہ قطعہ اوسکا ہی

تری يتالف الشمل الصديع وامن من زمان ما يروع
وتانس بعد وحشتنا بنجد منازلنا القديمة والربوع
ذكرت بامين العالمين عصرا مضى والشمل ملتئم جميع
فلم املك لدمعي رد غرب وعند الشوق تعصيك الدموع
ينازعني الى خنساء قلبي ودون لقائها بلد شسوع

واخوف ما اخاف علی فؤادي — اذا الخفد البرق اللموع

لقد حملت من طول التنائي — عن الاحباب ما لا استطیع

شعر اوسکی بہت باریک و نادر ہوتے ہین وہ درمیان بغداد کی سرکار وزیر عون الدین
ابن ہبیرہ کی مین نوکر تہا اوسکی اوسنے بہت مدحین کی ہین اوسنے بروز سہ شنبہ
بعد عصر تیرہوین جمادي الآخر سنہ ٥١٥ ہجري کی ولادت پائي بروز شنبہ اٹہائیسوین
ماہ ربیع الآخر سنہ [illegible] ہجری کمہ درمیان بغداد کی فوت ہوا

قاضی اعز

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو الفتح نام نصر اللہ بن مخلوق بن علی بن عبد القوي بن
قلاقس لخمی ازہري اسکندري لقب قاضی اعز شاعر مشہور گذرا ہی وہ فاضل جید اور عالم
کامل تہا — ابو طاہر سلفی کی صحبت مین بہت رہا اوسیسے اوسکو نفع بہی بہت ہوا اوسکی
حقین شعر بہی بہت نادر اوسنے کہے ہین اوسکی دیوان مین ہین ابو طاہر مذکور بہت
خوب آدمی تہا — آخر اپنی وقت مین بلاد یمن مین آیا وہان آکر بہت سرداروں
اور رئیسون کی مدح کی سیا بن سعود ازیغ بن عباس نامی حاکم بلاد یمن کی تعریف کی
اوسنے بہت احسان اوسپر کیا اور اچہا صلہ دیا دولتمند ہوکر دریا کی راہ
سوار ہوا راہ مین کشتی ٹوٹ کر دریا برد ہو گئی مال سب ڈوب گیا آپ ایک
تختی پر جان بچا کر بروز جمعہ پانچوین ذیقعد سنہ ٥٦٣ کو مراجعت کر آیا ننگا
بحالت خراب و پریشان آیا اور یہہ قصیدہ جسکا اول شعر یہہ ہی پڑہا —

صدرنا وقد نادي بزمان بنا ردوا — فعدنا الی مغناك والعود احمد

یہہ قصیدہ بہت اچہا ہی اگر اور کوئي شعر بدون اس بیت کی اوسمین نہوتا
توبہی کافی تہا یہہ حال اپنا بیان کیا مال ڈوب جانیکی واردات مین ہی اوسکا

اول شعر یہہ ہی

والماء یکتب ماجری   طیبا وتحنث ما استقر

یہہ بہی اوسیکے ہین

للیلة اوالدار النفیسه   بدلت بالبحر فخرا

بارا وتیا عن باسیر   خبر ولو بعرنه خبرا

اقراء بعزة وجهه   صحف المنی ان کنت تقرا

والثم سنان بمینه   وقل السلام علیک بحرا

وغلطت فی تشبیهه   بالبحر فالٰلهم غفرا

اولیس نلت بذا غنی   جما ونلت بذاک فقرا

وعهدت هذا لم یزل   مدا وذاک یعود جزرا

یہہ بڑا قصیدہ ہی اسمین بہت خوبی سی اپنا حال اوسنے بیان کیا ہی اور ان قلاقس کے خوبیان بہی خوب طرح سے بیان کی ہین پیدایش اوسکی ثغر اسکندریہ مین بروز چہارشنبہ چوتہی ربیع الاول ۵۳۲ سنہ ہجری کو ہوئے ماہ شوال ۵۶۷ سنہ ہجری مین عیداب پر وفات پائی

البدیع الاسطرلابی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو القاسم بن ھبتہ اللہ ابن حسین بن یوسف با احمد مشہور بنام بدیع اسطرلابی شاعر مشہور ہی وہ ایک ادیب ادبار کامل اور فاضل فضلاء ماہر سے یگانہ افاق اپنی زمانہ مین آلات فلکیکا اوستاد گذرا ہی درمیان خلافت مسترشد باللہ کی بسبب اپنی عمل اور علم کے بہت مال اوسنے جمع کیا تہا اوسکے شعر ومین سے یہہ قول اوسکا ہی شعر

اهدی لمجلسه الکریم وانما — اهدی له ما حزت من نعمائه
کالبحر یمطره السحاب وما له — فضل علیه لانه من مائه

وله ایضاً

اذا فتے حمزة المنایا — لما اکتسی حضرة العذار
وقد تبدی السوار فیه — وکاد تی تعبد فی العبار

وله ایضاً

قال قوم عشقته امرد الخد — وقد قیل انه نکرلیش
قلت فرخ الطاؤس احسن ما — کان اذا ما علاه علیه الریش

نکرلیش لفظ عجمی ہی اوسکی معنی داڑہی بڑی کی ہین — وہ اپنی اشعار مین الفاظ ظرافت آمیز کہا کرتا تہا یہانتک کہ بعضے جا بی الفاظ فحش بہی لکہتا تہا اسی شخص نے ابن حجاج کی دیوان کو اکتالیس بابون پر مرتب کیا ہی اور ایک باب کو فن فنون شعر ابن حجاج سے مقرر کیا ہی وہ بڑا ظریف تہا اوسنے ۵۳۴ھ مین بعلت فالج انتقال کیا مقبرہ وردیہ مین مدفون ہوا

ابن القطان

ابو القاسم ہبۃ اللہ ابن الفضل بن عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بن احمد بن فضل بن یعقوب بن یوسف بن سالم معروف بابن قطان شاعر مشہور بغدادی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القاسم مذکور نے حدیث کی سماعت بڑی بڑی استادون سے کی تہے اور وہ نہایت تیز اور ظریف آدمی تہا ہنسی اور مزاح اور ہٹہٹے کی طرف بہت مایل تہا حیص بیص شاعر مذکورہ بالا کی ہمراہ بہت چہیڑ چہاڑ اوسکی رہتی تہے ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ وزیر کی مجلس مین حیص بیص بیٹہا ہوا تہا ابن الفضل مذکور گیا اور کہا

کہ دو شعر مینے ایسے بنائی ہین کوئی آگی انکی نہین بنا سکتا کیونکہ مین سے سب مضمون
انہین بہر دیا ہی وزیر سے نے کہا کہ پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی سه

زار الخیال بخیلاً مثل مرسلہ　　فما شغانی منہ الضم والقبل
ما زارنی قط الا کی یوافقنی　　علی الرقاد فینفیہ و یرتحل

وزیر نے حیص بیص کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اوسکی دعوی ہیہ تم کیا کہتے ہو حیص بیص نے
جلد یہہ شعر بنا کر پڑہا وزیر سے نے بہت تعریف کی اختیار اوسکی بہت ہین پیدایش اوسکی ۴۹۲
ہجری مین ہوئی — بروز ہفتہ اٹہائیسوین ماہ رمضان کو یا بروز عید الفطر ۵۷۴ مین
درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ معروف کرخی مین مدفون ہوا

ابن خطیب تبریزی

ابو زکریا یحیی ابن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف با بن خطیب ایک امام
ائمہ لغت سی گذرا ہی وہ علم ادب اور نحو وغیرہ خوب جانتا تہا — شہر صور مین اوسنے
علم حدیث پڑہا فقیہ ابو الفتح سلیم بن ایوب رازی — اور ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد اللہ
بن یوسف دلال ہساوی بغدادی وغیرہ سی پڑہا اور بہت لوگون سے نے اوسکی پاس جا کر
علم سیکہا شاگردی اوسکی اختیار کی علم لغت مین ثقہ تہا علم ادب مین اوسنے کئی کتابین
مفید تصنیف کی ہین از انجملہ کتاب شرح حماسہ اول مین اوسکی شرح اوسنی چہوٹی ایک کی
تہی — پہر دوسری شرح جامع الفاظ شعر بلکہ ہر ایک بیت کی معنی کو جو محیط تہی وہ کی —
بعد ازان پہر تیسری جا شرح مطول کی ہر ایک لفظ اور معنی کی تفصیل اور تطویل ہی مینے یہہ شرح
چہاپی ہوئی تمام من اولہ الی آخرہ دیکہی ہی وہ شہر بن مین درمیان ۱۲۶۲ ہجری کی چہپی
ہی بالفعل مدرسہ دہلی مین داخل درس ہوگئی ہی — اور ایک کتاب شرح دیوان
متنبی ہی اوسکی تصنیف سی — اور ایک کتاب شرح سقط الزند وہ کتاب سقط الزند ابو

العلاء معری کا دیوان ہی اوسکی اوسنے شرح کی ہی — اور ایک شرح معلقات — اور شرح مفضلیات اور ایک کتاب تہذیب نادرات لغت کی بیانمین ہی اور ایک تہذیب اصلاح المنطق اور نحومین ایک مقدمہ اوسکا بہت اچھا ہی وہ عزیزۃ الوجود ہی کم پایا جاتا ہی وہ قابل اسکی ہی کہ داخل درس ہو مگر ہندوستان مین نہین ملتا اور ایک کتاب کافی علم عروض مین اوسکی تصنیف سی ہی — اور ایک کتاب اعرب قران کے بیانمین ہی اوسکو ملخص کہتے ہین مینے اوسکو چار جلد مین دیکھی ہی اور سوا اسکی اور کتابین بہی اوسکی تصنیف سی ہین مدرسہ نظامیہ مین اوسنے علم لوگون کو پڑہایا

اوسکی یہہ شعر ہین سہ

خلیلی ما احلی صبوحی بدجلة — واطیب منہ فی الصباح غبوقی

شربت علی الماءین من ماء کرمة — فکانا کذائب وعقیق

علی قمری افق وارض تقابلا — فمن شائق حلو الھوی ومشوق

فمازلت اسقیه واشرب ریقه — ومازال یسقینی ویشرب ریقی

وقلت لبدر التم تعرف ذا الفتی — فقال نعم ھذا اخی وشقیقی

(برادر حقیقی)

یہہ اشعار بہت نمکین اور شیرین اور ظریف ہین اوسنے ۴۲۱ ہجری مین ولادت پائی — مرگ ناگہانی مین گرفتار ہو کر دوسری تاریخ جادی الآخر ۵۰۲ ہین درمیان بغداد کی بروز سہ شنبہ فوت ہوا مقبرہ باب ابرز مین مدفون ہوا

ابو بکر یحیی

ابن بقی اندلسی مشہور ہی مصنف موشحات بدیعیہ کا بزرگ خصلت نیک انتظام کثیر الاربا نیک خو بہت محسن آدمی تہا مگر زمانہ ہی نے اوسسے بہت عداوت کی اوسکی امید منقطع کردی اوسنے شعر گوئی کی طریق اور عروض و قافیہ کی نئی بہت ڈہنگ مقرر کی تہے

چھٹی صدیکی شاعر

جب نظم لکھتا تھا تو نظم عقود کو شرمندہ کرتا تھا مگر افسوس کہ کبھی زمانہ نے اوسکی حاجت پوری نہ کی اوسکی یہہ شعر ہین ؂

بابی غزال عازلته مقلتی　　بین العذیب وبین شطی بارق
وسالت منه زیارة تشفی الجوی　　فاجابنی منها بوعد صادق
بتنا ونحن من الدّجی فی لجّة　　ومن النجّوم الزهر تحت سرادق
عاطیته واللّیل یسحب ذیله　　صهباء کالمسك الفتیق لناشق
وضممته ضم الکمی لسیفه　　وذوابتاه حمایل فی عاتقی
حتّی اذا مالت به سنة الکری　　وخرجته عنّی وکان معانقی
ابعدته عن اضلع تشتاقه　　کیلا ینام علی فواد خافق
لما رایت اللّیل آخر عمره　　قد شاب فی لمم له ومفارق
ودعت من اهوی وقلت تاسفا　　اعزز علی بان اراك مفارق

درمیان [illegible] ہجری کی فوت ہوا

الخطیب حصنکفی

ابو الفضل یحیی بن سلامہ بن حسین بن محمد لقب اوسکا معین الدین معروف خطیب حصنکفی صاحب دیوان ہی اوسکی خطبی اور رسالی بہت ہین طنزیہ مین پیدا ہوا قلعہ کیفا مین پرورش پائی بغداد مین آکر علم ادب پڑہا ۔ خطیب ابو زکریا تبریزی اوسکا اوستاد ہی ۔ علم فقہ شافعی کی خوب پڑہی پہر بعد اوسی فضیلت پاکر اپنی بلاد کیطرف مراجعت کرگیا میافارقین مین جاکر اوترا اوسکو اپنا وطن بنایا وہان لوگون نے اوسی پڑہنا شروع کیا بہت نفع اوسی پایا ۔ عماد خریدہ مین کہتا ہی وہ علامۂ زمان تہا نظم اور نثر اپنی زمانہ مین ایسی لکہتا تہا کہ نظیر اوسکا اور ثانی اوسکا مفقود تہا عماد کہتا ہی کہ مجکو بہت اشتیاق ملاقات اوسکی تہا

تہا موصل کی پاس ملاقات ہوئی اوسکا یہہ قطعہ ہی سے

وخلیع بت اعــذ له	ویری عــذلي من العبث
قلت ان الخمر مخبـثـة	قال حاشا من الخبث
قلت منها القی قال اجل	عثرت عن مخرج الحدث
وسابعوهــا فقلت متی	فقال عند الكون فی الحدث
قلت فالارفاث یتبعها	قال طیب العیش فی الرفث

یہہ شعر اوسکی بہت مشہور ہیں سے

ولایم لامنی فی الخمر قلت له	انی لاشربها حبا وفی حدث
قم فاسقنی حمراء صافیه	صرفا حراما فانی غیر مکترث
فان یکن حللوا بالطبیخ ففی	احشای نار سقیها علی الثلث
قالوا فکم تتقیاها فقلت لهم	انی انزهها عن مخرج الحدث

اکثر شعر اوسکی بہت لطافت اور جودت کی ہین مذہب اوسکا شیعہ تہا یہہ اوسکی شعرونسی بہی معلوم ہوتا ہی اوسکی خطبی اور رسالی ابتک مشہور ہین ہمیشہ اپنی ریاست اور جلالت قدر اور افادہ علمار کی اشتغال مین رہا یہانتک کہ درمیان ۵۵۱ھ یا ۵۵۳ھ مین فوت ہوا ولادت اوسکی درمیان ۴۸۶ھ ہجری کی ہوئی ستہی — حصنکفی اوسکو بسبب منسوب ہونی طرف حصن کیفا کی کہتے ہین — حصن بمعنی قلعہ کیفا اوس قلعہ کا نام ہی

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور ہی وہ علی بن مہدي بن ابي جعفر منصور خلیفہ عباسی کی اولاد مین سے ہی ثعالبی کہتا ہی کہ وہ شاعر بڑي دست قدرت انواع ابداع وظریف وتمکین گفتار مین رکہتا تہا ظرافت اور واہیات

بہت یکتا تہا کہتے ہین کہ ابن سکرہ کی دیوان مین پچاس ہزار شعر ہین یہہ شعر ایک لڑکی کی حقین اونے کہے ہین جسکی ہاتہہ مین ایک چہڑی تہے اوسکی اوپر ایک کلی پہول کی تہے ــ

غصن بدا وفی الید منہ | غصن فیہ لؤلؤ منظوم
فتحیرت بین غصنین | فی ذا قمر طالع وفی ذا نجوم

وله ایضاً

قالوا التحی وستسلوا عنہ قلت لہم | ہل یحسن الروض مالم یطلع الزہر
ہل التحی طرفہ الساجی فاہجرہ | ام ہل تزحزح عن اجفانہ الحور

اور ایک لنگری غلام کی حقین کہی ہین

قالوا بلیت باعرج فاجبتہم | العیب یحدث فی غصون البان
انی احب حدیثہ وارید؛ | للنوم لا للجری فی المیدان

ابن مہیار ارج شمیم مین لکہتا ہی کہ یہہ دو شعر قاضی ابن خلکان کی ہین اوسنے اپنی معشوق کے حقین کہے ہین اور ابن خلکان اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ ابن سکرہ کی یہہ شعر ہین ــ میری نزدیک یہہ ہی کہ ابن سکرہ کی شعر ابن خلکان سنے اوس لونڈی کی حقین جسکو وہ چاہتا تہا پڑہ دئی ہونگے حقیقت مین اوسکی طبع زاد نہین ہین ابن سکرہ کی خوبیان بہت ہین درمیان ۶۳ سنہ ہجری کی وہ فوت ہوا عماد کہتا ہی کہ مین اوسسے دمشق مین ملا تہا درمیان اسی سال مذکورہ کی بعد ازان تہوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہوا

ابو محمد قاسم حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن عثمان حریری بصری مصنف مقامات حریری کا یہہ شخص فن ادب خوب جانتا تہا اور سوا اوسکی اور فنون سے بے آگاہ تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین دیکہا ہی کہ جب حریری سے نے چالیس مقامہ مقامات مذکورہ کی تصنیف کرلئے جب بصرہ

سے بغداد مین آیا اور دعوی کیا کہ یہہ کتاب میری تصنیف سی ہی بغداد کی فضلا نے
اوسکی دعوی کی تصدیق نہ کی کسیکو یقین نہ آیا کہ یہہ مقامات اوسکی تصنیفات سی ہی بلکہ
اون لوگون نی انکار کیا اور کہا کہ یہہ تمہاری تصنیف سی نہین ہی بلکہ ایک شخص مغربی اہل بلاغت
سے تہا اوسنے تصنیف کی تہی بصرہ مین وہ مرگیا تہا اوسکی تصنیف سے ہی تیری ہاتہہ
یہہ ورق لگ گئی تہی یہہ دعوی کیا کہ میری تصنیف سے ہی واقع مین خلاف ہی — وزیر
بغداد نے اوسکو دربار مین بلوایا اور اوس سے پوچہا کہ کیا پیشہ کیا کرتا ہی صاحب مقامات
حریری نے کہا کہ مین ایک منشی ہون یہی میرا پیشہ ہی وزیر نے ایک حال معین کرکی اوس سے
کہہ دیا کہ اچہا اس واقعہ کو تم لکہو اور حکم دیا کہ ایک کونی مین دربار کی بیٹہہ جاؤ اوسنے
دوات و قلم لیکر بارادہ لکہنے کی گوشہ نشینی کی بہت دیر تک سوچا کیا وہ واقعہ نہ لکہا گیا
کچہہ بہی نہ لکہہ سکا آخر کو شرمندہ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا انتہی — بعد ازان اوسنے دس
مقامہ اور کہکر اس مقامات مین ملائی جب پچاس مقامہ ہوئی یہہ کتاب تمام ملکون اور
شہرون مین مشہور ہوگئی علما نے اوسکی بہت شرحین کی ہین بعضون نے بہت طویل
شرح کی ہی بعضون نے مختصر لکہی ہی سب سے بڑی شرح شرح شریسی ہی —
اور سب سی اچہی شرح — شرح العلوی الزبیدی یمنی ہی مطرزی کی بہی بہت اچہی شرح
ہی اس شرح کا خلاصہ ایک جلد مین ڈاکتر اسپنجر صاحب پرنسپل مدرسہ دہلی کی پاس ہے
— ایک شرح ولایت مین کئی شروح سے منتخب کرکے چہاپی گئی ہی یقینا یہہ کتاب بہت
مفید ہوگی — ایک شرح ابو البقا ہی اور ایک شرح مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول
مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی مگر اوسکا نام مجکو معلوم نہین وہ شرح بہی بہت مطول ہی مینے
دیکہی ہی — مولفات حریری سے ایک کتاب ملحۃ الاعراب ہی نظم مین در بیان علم نحو کی
اوسنے خود ہی شرح اوسکی کی ہی وہ طلبا کی حق مین بہت مفید ہی — دیار مین طالب علم

چھٹی صدی کی شاعر

اس کتاب منظوم کو حفظ کرتے ہیں ہندوستان میں داخل تحصیل نہیں ہی اگر ہو جاوے تو بہت بہتر ہوگا — سوا اسکی حریری کی تصنیف سے بہت رسالی ہیں اور شعر بہت اچھے ہیں — حریری اوسکو اسوا سطے کہتے ہیں کہ وہ حریر بنایا کرتا تھا او بیچا کرتا تھا ۵۱۶ ہجری میں درمیان بصرہ کی فوت ہوا اوسکی یہہ دو شعر کافی ہیں کیونکہ مقامات اوسکی جو مشہور ہیں وہ کافی ہیں —

قال العواذل ما هذا الغرام به — اما ترى الشعر في خديه قد نبتا

فقلت والله لو لامني لاحد — فكيف يرحل عنها والربيع اتى

ومن اقام بارض وهي مجدبة

ابو الحسن علی

بن ابو الوفا سعد بن حسن بن علی بن عبد الواحد ابن عبد القادر بن احمد بن مسہر موصلی لقب اوسکا مہذب الدین وہ شاعر حاذق اور رئیس و سردار تھا اکثر شہروں موصل میں پہلا خلفاء اور ملوک اور امرا کی مدح کی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے اوسکا دیوان دو جلد و میں دیکھا ہی اوسنے اپنی دیوان میں ذکر کیا ہی کہ وہ شہر آمد میں پیدا ہوا یہہ شعر چیتے کی تعریف میں اوسکی ہی

والشمس مذ لقبوها بالغزالة — اعطيه الرشا جيدا من لونها اليقق

ونقطته حياء كي تشابهها — على المنايا بيعاج الوصل بالحدق

وهذا ولو يبرز امع سلم جانبه — يوما للناظرة الا على فرق

اسی قصیدہ کی شعر گہوڑی کی تعریف میں یہہ ہیں —

سود حوافرها بعض حجافلها — صبح تولد بين الصبح والغسق

ما طول ما طويت ظهر الدجى — وطول ما كرعت من منهل الفرق

درمیان آخر ماہ صفر ۵۴۳ ہجری میں فوت ہوا

عمارہ

ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن علی بن زیدان بن احمد بن محمد بن سلیمان بن ایوب حکمی یمنی لقب نجم الدین شاعر مشہور

چہٹی صدی کی شاعر

مشہور ہی یہہ شاعر قحطان کی نسل سے ہی پیدایش اوسکی تہامہ الیمن مین ہوئی اوسی جائی پرورش پاکر سنہ ۵۲۹ مین بالغ ہوا سنہ ۵۳۱ ہجری مین درمیان زبید کی آیا وہانسی قاسم بن ہاشم ابن فلیتہ حاکم مکہ شرفہا اللہ تعالی فی دیار مصر کو اوسکو بہیج دیا ماہ ربیع الاول سنہ ۵۵۰ ہجری مین وہان داخل ہوا اون ایام مین وہان کا حاکم فایز بن ظافر اور وزیر صالح بن ارزیک تہا اوسکی مدح مین قصیدہ میمیہ اوسینے پڑہا اون دونون سینے اچہا صلہ اوسکو دیا سنہ ۵۵۰ ماہ شوال تک وہان رہا اوسی تاریخ مین مصر چہوڑکر مکہ کی طرف آیا پہر طرف زبید کی ماہ صفر سنہ ۵۵۱ مین گیا پہر حج کیا پہر اوسکو قاسم حاکم مکہ سینے دوسری دفعہ مصر مین قاصد بناکر بہیجا پہر اوسینے وہان جاکر مصر مین وطن اختیار کرکی رہنا شروع کیا پہر نہ چہوڑا — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی تاریخ یمن مین دیکہا ہی کہ اوسینے اپنی شہر ماہ شعبان سنہ ۵۶۲ ہجری مین چہوڑی تہے وہ فقیہ اور شافعی المذہب شدید التعصب تہا سنت رسول اللہ پر بہت تعصب کرتا تہا ادیب ماہر اور شاعر جید تہا — صالح اور اوسکی بیٹون سینے اوسپر بہت احسان کیا اور باوجود اختلاف عقیدہ کی اوسکو صحبت مین رکہا کیونکہ وہ شخص بہت ظریف اور لایق صحبت تہا اوسینے صالح اور اوسکی بیٹی کی بہت تعریفین کی ہین — اوسکی تصنیف سے تاریخ یمینی ہی یہہ شعر اوسینے کامل بن شاور کی حق مین کہے ہین جب وہ وزیر ہوا

اذا لم یسالمک الزمان فحارب ... وباعد اذا لم تنتفع بالاقارب
ولا تحتقر کید الضعیف فربما ... تموت الافاعی من سموم العقارب
اذا کان راس المال عمرک فاحترز ... علیہ من التضییع فی غیر واجب
فبین اختلاف اللیل والصبح معرک ... یکر علینا جیشہ بالعجائب

اور جب سلطان صلاح الدین رح بادشاہ ہوا اوسکی مدح کی اوسینے اور اوسکی اہلبیت کی ہجو

مدح کی اونکی دیوان مین اوسکی مدحین بہت ہین اکثر شعر اوسکی بہت اچھی ہین — بعد ازان اوسنے چند مفسدین سے اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ پہر مصر والون کو سلطنت نصیب ہووئی اسمین اپنا واندیشہ مین اسباب جمع کرنے اور تدبیر کرنیے شروع کی یہہ خبر سلطان صلاح کو ہوگئی آٹھہ آدمی سردار اس تجویز مین تہے ازانجملہ ایک عمارہ یمنی بہی تہا یہہ حال تاریخ ابوالفدا کی ترجمہ مین خوب لکھہ چکا ہون غرضکہ بروز ہفتہ دوسری تاریخ رمضان سنہ ۵۶۹ کو قاہرہ مین اوسکو سولی دیگئی اوسکی تالیفات سی تاریخ یمنی — اور نکت عصریہ فی اخبار وزراء مصریہ وغیرہ ہین

ابن السوادی

ابوالفرج علا بن علی بن محمد بن علی بن احمد بن عبید اللہ واسطی معروف بابن سوادی شاعر وکاتب اور فاضل اور ظریف اور منسوط اور خاندانی آدمی تہا وہ بڑی خاندان کا آدمی ہی اوسنے اپنی شہر مشہور کتابہ مین علم پڑہا شعر کہنا سیکہا یہہ ایک شعر اوسکا ہی —

یعینا بما ضم المصلی دما حوت	رحاب منا الی الیک مشوق

تین سو شعر کا یہہ قصیدہ ہی ولادت ابن سوادکی واسط مین درمیان ۴۰۰ سنہ ہجری کی پانچ ربیع الاخر کی بروز چہار شنبہ سنہ ۴۶۵ ہجری مین ہوئی

فخر الدین

ابومنصور عیسی بن مودود بن علی بن عبد الملک بن شعیب لقب فخر الدین حاکم تکریت کا ولد ملک شام کی ترکو نمین سے ہی وہ بہت فاضل اور نیک خو اور صاحب دیوان گذرا ہی اوسکی بہت رسالی اور شعر مشہور ہین دو بیت اوسکی اچہی نہی یہہ اوسکی شعر ہین —

وما ذات طوق فی فروع اراکة	لها رنة تحت الدجی وصدوح
تواست بها ایدی النوی وتمکنت	بها فرقة من اهلها و تو دح

فخلت بزوراء العراق وعيها | بعسفان باق منهم وطليح
لحن اليهم كلما ذر شارق | وتجمع فى جنح الدجى ونوح
اذا ذكرتهم هيجت ابلابل | وكادت بمكتوم الغرام تبوح
يابرح من وجد لذكراكم | تالق برق اوتنسم ريح

پيدايش اوسكي شهر حماه مين هوئي اسمعاني قتل هوا درميان ۵۴۹ هجري كي

ابو محمد عبد الجبار

بن ابي بكر بن محمد بن حمديس صقلي علامه شاعر مشهور ہي وه شاعر ماہر گذرا ہي معاني بديعه كو الفاظ لطيفه مين پروتا تہا يہه شعر اوسكي صفت تيہر مين ہين

ومطرد الاجزاء بصيقل متنه | صفا اعلنت للعين ما في ضميره
جريح باطراف الحصى كلما جرى | عليها شكى اوجاعه بخريره

۴۷۱ هجري مين درميان اندلس كي داخل هوا معتمد ابن عباد كي مدح كي اوسنے اچها انعام اوسكو ديا اوسكا ديوان بهت بڑا ہي سب شعر جيد ہين ۵۲۷ هجري مين جزيره ورقه مين فوت ہوا

ابو نصر الفتح

بن محمد بن عبد الله قيسي مصنف قلايد عقبان كا اوسكي چند تصانيف ہين ازانجمله تذكره قلايد عقبان ہي اس كتاب مين شعراء عرب شعر مع اونكي حال كي ہر يك شخص كا حال مستوعب اور بخوبي بيان كيا ہي عبارت بهت اچهي مسجع ومقفى يہه تذكره مولوي مملوك العلي مدرس اول مدرسه دهلي كي پاس موجود ہي ميننے بهي ديكها ہي بهت اچهي عبارت اوسكي ہي داخل درس ہو تو قابل اسكي ہي كه طلبا اوسكو پڑہا كرين — ايك كتاب مطمح الانفس ہي اس كتاب مين نوادرات اہل اندلس كے اوسنے جمع كئي ہين اس كتاب كے تين نسخے ہين — ايك كبري — دوسرا صغري — تيسرا الوسطى وه كتاب بهت مفيد ہي ليكن افسوس كه پائي نہين جاتي قليل الوجود ہى اون كتابون سے اوسكي استعداد اور ملكه معلوم ہوتا ہي كه كيا كچهه ملكه ركہتا تہا ۵۳۵ هجري مين درميان شهر

مراکش کی مقتول ہوا — حافظ ابو الخطاب بن دحیہ اپنی کتاب مین سمی المطرب فی اشعار اہل المغرب مین لکھتا ہی کہ بینی اوسکی بہت دوستون سے ملاقات کی ہی اونہون نے مجہسی اوسکی تصانیف عجیبہ اور غریبہ کا حال بخوبی بیان کیا اور کہا کہ تالیف اوسکی مثل سحر اور آب شیرین کی تاثیر رکہتی تہی وہ خندق مین اپنی گہر کی ذبح کیا گیا ۵۲۹ھ مین اوسکو امیر المومنین مذکور یعنی بہائی اسحاق بن یوسف تاشفین نے قتل کروایا تہا جسکا ذکر ابو نصر مذکور نے قلاید عقیان مین درمیان دیباچہ کتاب کی کیا ہی یہہ کتاب اوسیکے واسطے اوسنے تالیف کی ہی -

تمام ہوئی چہٹی صدی اب ساتوین صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصہ ساتوان

صدی ساتوین

اس صدی مین اون شاعرون کا بیان ہی جو ساتوین صدی مین فوت ہوئی

ابراہیم بن سہل

اسرائیلی اشبیلی یہودی اپنی زمانہ مین شاعر اندلس کا تہا وہ دریا مین سفر کرکے درمیان ۶۵۹ھ ہجری کی فوت ہوا یہہ بیان ذہبی نے کتاب العبر مین کیا ہی اوسکی یہہ شعر مین —

سل فی الظلام اخاک البدر عن سہری	تدری النجوم کما تدری الوری خبری
ابیت اہف بالشکوی واشرب من	دمعی وانشق ریاک العطر
حتی اخیل انی شارب ثمل	بین الریاض وبین الکاس والوتر

المہذب

اسعد ابن ماتی ابن حصین لقب اوسکا مہذب وہ دیار مصر مین دربار بادشاہی کا ناظر تہا شعر اچہا کہتا تہا صلاح الدین بن ایوب کی تاریخ منظوم لکہی ہی اور کلیلہ دمنہ بہی نظم مین اوسنے تصنیف کی ہی صاحب دیوان ہی وہ دیوان لوگون کی پاس اون ملکون مین بہت ہی

ساتوین صدیکی شاعر

یہہ اوسکی شعر ہین سہ

تبکی قوافی الشعر لامیة | بیضتها جهلت فسود تها
لماعلی وسوامن الفاظها | طننها حیث قصیدتها

۶۰۶ سنہ ہجري مین فوت ہوا عمر اوسکی باسٹہہ ۶۲ برس کی تہی اسینے ایک کتاب مسمّی فاشوش احوال قراقوش مین لکہی ہی اوسمین ایسی باتین ذکر کی ہین کہ اوسی طرح پر بہت مشکل سی ہوتی ہی بلکہ ممکن نہین کہ وقوع مین آوین اسلئی ظاہر اسعلوم ہوتا ہی کہ وہ باتین بنائی ہوئی مین مبالغة ہین کیونکہ صلاح الدین کو بیشک رائی قراقوش پر بہت اعتماد تہا قراقوش ایک خادم سلطان شیر کوہ کا تہا وہ ۵۹۶ سنہ مین فوت ہوا تہا

ابن عنین

ابو المحاسن محمد بن نصر بن حسین بن عنین انصاری لقب اوسکا شرف الدین دمشق کا رہنی والا ادیب ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت مشہور ہی شعر اوسکی بہت اچہی ہجو بہت بڑی مین اوسکی شعر ایک اسلوب پر نہین ہین ہجو کہنی کا اوسکو بہت شوق تہا عزت آدمیون کی لی ڈالتا تہا ایک قصیدہ اوسینے تمام خلفا اور روسا دمشق کی ہجو مین لکہہ کر اوسکا نام مقراض الاعراض رکہا ہی سلطان صلاح الدین نے اوسکو دمشق سی نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہر ایک بہلے مانس سی بہڑ جاتا تہا اور اوسکی ہجو لکہتا تہا جب وہانسی نکالا گیا شہر کی باہر نکلکر یہہ شعر اوسینے بنائی سہ

فعلام ابعد تم اخا ثقة | لم یجترم ذنبا ولا سرقا
انفوا المؤذن من بلادکم | انکان ینفی کل من صدقا

بہت شہروںمین پہرا عراق اور جزیرہ آذربیجان ۔ خرسان ۔ غزنہ ۔ خوارزم ماوراء النہر ان شہروںمیں پہر کر ہندوستان مین گیا پہر یمن مین آیا مدت تک وہان رہا پہر حجاز کی رستی

مصر مین گیا پہر دمشق مین چلا آیا جہانسی نکالا گیا تہا اوسکا یہی دستور تہا ایک شہر سی دوسری شہر مین دوسری سی تیسری مین پہرا کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکو اربل مین درمیان سنه ۶۲۱ ہجری کی دیکہا تہا — علم لغت خوب جانتا تہا اوسکو شعر جمع کرنیمی کچہہ غرض نہ تہی اسیواسطی اوسنے اپنی دیوان کی تدوین نہین کی کسی باشندہ ی دمشق نے اوسکا دیوان جمع بہی کیا ہی مگر چہوٹا ہی دشوان حصہ بہی اوسکی نظم اور شعار کی مقابل نہین ہی سب لوگون سی بہت ظریف اور خوبصورت اور نیک فکر اور بڑا ہجو تہا ایک شعر اوسکا یہہ بہت خوب ہی اسمین اپنی سفر کا جو جانب مشرق کی گیا تہا ذکر کرتا ہی وہ یہہ ہی —

اشقق قلب الشرق حتی کاننی　　　افتش فی سودائه عن سنا الفجر

ذہبی کہتا ہی کہ اوسکی دینداری مین شک ہی کیونکہ مشہور ہی اصل اوسکی زرع کی ہی یہہ ایک گانو بلاد حوران مین ہی دمشق مین بروز دوشنبہ نوین شعبان سنه ۵۴۹ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز دوشنبہ بیسوین ربیع الاول سنه ۶۳۰ ہجری کو دمشق ہی مین فوت ہوا اوسکی بہت شعر مینے اصل تذکرہ یعنی خرایدالدہر مین لکہے ہین

البہا زہیر

بن محمد بن علی ابن یحیی صاحب منشی ابو الفضل اور ابوالعلی ازدی مہلبی کا یہہ شخص منشی تہا اوسکا دیوان مشہور ہی پیدایش اوسنے درمیان سنه ۵۸۱ ہجری کی مکہ مین پائی ہی — ملک صالح نجم الدین کی واسطی بلاد مشرق مین انشا لکہے جب وہ متسلط اور مالک سلطنت ہوا اوسکی بڑی عزت اور قدر کی پہر اوسکو ایلچی بنایا جب بیمار ہوا اوسپر خفا ہوگیا اور نکلوا دیا کیونکہ وہ وہمی آدمی تہا اوسکو خیال فاسد بہت جلد آتی تہی اور وہم پر آدمی کو سزا دیتا تہا جلد غصہ ہو جاتا تہا پہر وہ ملک ناصر حاکم شام کی خدمت مین گیا اوسنے وہان جاکر اوسکی مدح مین بہت کچہہ لکہا ہی وہ شخص صاحب مروت اور خوبیو نکا آدمی تہا ماہ ذیقعدہ سنه ۶۵۶ ہجری مین

ساتویں صدی کی شاعر

درمیان مصر کے فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

وعد الزیارۃ طرفہ المتملق	وبلاقلبی من جفون تنطق
انی لاھوی الحسن حیث وجدتہ	واھیم بالقد الرشیق واعشق
یاعاذلی انا من سمعت حدیثہ	فعساک یحنوا ولعلک ترفق
لوکنت منا حیث تسمع اوتری	لرایت ثوب الصبر کیف یمزق
ورایت الطف عاشقین تشاکیا	وعجبت ممن لا یحب ویعشق
اتسوی منی العذال عنک تصبرا	وحیاتہ قلبی ارق واشفق

ابن الساعاتی

شاعر مشہور ہی اوسکا لقب بہاء الدین اور نام علی بن محمد بن ابراہیم بن ہردوز دمشقی ہی ہی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر اور ذیقدر آدمی تہا اوسکا ایک دیوان ہی بہت مشہور ہی دو جلدوں میں ہی لوگوں کی پاس بہت پایا جاتا ہی اوسمین بہت اچھی اچھی شعر لکھے ہیں اور ایک اور دیوان ہی اوسکا نام مقطعات نیل رکہا ہی شعر اوسکی یہہ ہین سے

لا تجزعن لامر سوف تدرکہ	فلیس فی کل حین ینجح الامل
والبدر فی کل شہر لا لمنقصۃ	بہ یصیبہ هلالا ثم یکتمل

ماہ رمضان سنہ ۶۰۴ ہجری مین درمیان قاہرہ کی فوت ہوا سفح مقطم میں مدفون ہوا اکاون برس چہہ مہینے دس دن کی عمر پائی وہ قاہرہ میں پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ شعر ہین سے

للہ یوم فی سیوط ولیلۃ	صرف الزمان باختہا لا یغلط
بتنا وعمر اللیل فی غلوایہ	ولہ بنور البدر فرع اشمط
والظل فی سلک الغصون کلولؤ	رطب یصافحہ النسیم فیسقط
والطیر یقرأ والغدیر صحیفۃ	والریح یکتب والغمام ینقط

ابن فارض

ابو حفص عمر بن فارض ابو القاسم اوسکی کنیت ہی اور شرف الدین لقب عمر نام بیٹا علی ابن مرشد
حموی مصری الاصل ہی وہ ایک بڑا صوفی تہا نظم اوسکی بہت اچہی ہی اوسکا دیوان
بہت مشہور ہی لوگون کی پاس موجود ہی ایک نسخہ قلمی میری ہاتہہ کا میری پاس بہی ہی
— اور ایک نسخہ میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول مدرسہ دہلی
کی پاس ہی — اور ایک نسخہ بدخط مگر صحیح اور محشی آخون شیر محمد صاحب نی اپنی ہاتہہ
سی شاید لکہا تہا وہ حکیم یوسف خانصاحب کی پاس موجود ہی جو درمیان کوچہ چیلون کے
رہتی ہین اوسنے اپنی قصایدہ مین صوفیہ کل مضمون لکہی ہین یہہ دیوان بہت جا بجا
دستیاب ہوتا ہی اول قصیدہ اوسکی دیوان کا یہہ ہی اول کی شعر لکہتا ہون —

ارج النسیم سری من الزوراء — سحرا فاحیا میت الاحیاء
اهدی لنا ارواح نجد عرفه — فالجو منه معنبر الارجاء
وروی احادیث الاحبة مسندا — عن اذخر باذاخر وسخاء
فسکرت من ریا حواشی برده — وسرت حمیا البرء فی ادوائی

چونکہ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور دیوان ہی اوسکا بہت جا بجا ہی لہذا زیادہ شعر لکہنی کچہہ
ضرور نہین ایک شرح اوسکی قصیدہ تائیہ کی جناب مولوی مملوک العلی مدرس اول کی پاس
موجود ہی لیکن اور شرح اوسکی مینی کوئی نہین دیکہی گرچہ سننی مین آیا ہی کہ اوسکی
دیوان کی بہت شرحین لوگون نی لکہی ہین — ابن فارض ماہ جمادالاول سنہ ٦٣٢ ہجری
مین چپن ٥٦ برس ایک مہینہ کم کا ہوکر فوت ہوا

شیخ الشیوخ

شیخ شرف الدین عبد العزیز بن محمد بن عبد المحسن انصاری دمشقی پہر حموی شافعی ادیب گذرا ہی

ساتوین صدیکی شاعر

— ذہبی کہتا ہی کہ باپ اوسکا قاضی حمات کا تہا وہ ابن رفا مشہور تہا دمشق مین درمیان سنہ ۵۹۶ ہجری کی پیدا ہوا علوم اور ادب وہین سیکہا وہ بہت ذکی آدمی تہا حافظہ اوسکا ذہن بہت کچہہ اوسکو یاد تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

سروری بساقیہ جاریۃ ووجدی لجاریۃ ساقیۃ
مہات نشات علی حبہا کما ہی فی حسنہا ناشیۃ
علی الجسم حاکمۃ بالعنا وفی القلب امرۃ ناہیۃ
تعالی علی المندلی نشرہا یطیب بہ الند والغالیۃ
واولت من الوصل اضعاف ما رجوت ولم تکفنی کافیۃ
فوادی علی رقیب لہا یطالعہا عینی الصافیۃ
تقرب قلبی فارجو العلا واجلس فی الدست والحاشیۃ

ذہبی عبرین کہتا ہی کہ رمضان کی مہینے سنہ ۶۶۲ ہجری مین فوت ہوا

ابن نبیہ

شاعر مشہور ہی نام اوسکا علی بن محمد بن نبیہ یہہ شاعر ماہر ظریف اور خوش گفتار تہا نصیبین مین درمیان سنہ ۶۲۱ ہجری چہہ سو اکیس کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین شعر اول ریحان الالباب سے لکہتا ہون وہ یہہ ہی ؎ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

وردی الحی بطرزہ ونحا نما اہدی السقام لمدنف من مدنف

ارج شمیم مین یہہ شعر اوسکی لکہے ہین ؎

باکر صبوحک اہنی العیش باکرہ فقد ترنم فوق الایک طائرہ
واللیل یجری الدراری فی مجرتہ کالروض یطفو علی نہر ازاہرہ

ملک افضل

نام اوسکا علی لقب ملک افضل یعنی نور الدین بن سلطان صلاح الدین یوسف ابن نجم الدین ایوب
بن شادی بن مروان بن یعقوب پیدایش اوسکی تکریت مین ہوئی ملک افضل بڑا بیٹا سلطان السعید
صلاح الدین کا تہا بعد مرنی سلطان صلاح الدین افضل مذکور مملکت شام پر حکومت کرنی لگا
اور چہوٹا بہائی اوسکا عزیز عثمان مملکت مصر پر قابض ہوا — اور ظاہر سلطنت حلب دبا بیٹہا صلاح
الدین ۵۸۹ھ مین فوت ہوا تہا جب ملک افضل نے دمشق مین بندوبست خوب کرلیا اوسوقت مسمی
عزیز اپنی بہائی سی برخاش کا ارادہ کیا اسلئے عزیز مذکور مصر سی ۵۹۰ھ مین واسطی محاصرہ حوران
تک اسمی بہائی سی دمشق لینے آیا اس واقعہ مین ملک عادل یعنی چچا ان دونو کا بیچ مین آگیا
— اور قاضی فاضل کو سمجہا کر دونو کی صلح کروائی — عماد کاتب کتاب برق شامی مین
لکہتا ہی کہ جب ان دونو بہائیون مین صلح ہوگئی اور عزیز نے کوچ کیا محاصرہ دمشق کا چہوڑ دیا
اوسوقت مین ملک افضل کی خدمت مین گیا مسمی مذکور ایک کدی پر بیٹہا ہوا تہا مجہسی کہنے لگا
کہ ای عماد مینے چند شعر منظوم کئی ہین چاہتا ہون اپنی بہائی عزیز کی تالیف قلوب کے واسطی لکہون
نو برس سی ہماری اوسکی مفارقت ہی اس اثنا مین ملاقات نہین ہوئی اس سالین ہو وی تو یہہ
شعر لکہی وہ یہہ ہین —

نظرتك نظرة من بعد تسع — تقضت بالتفرق من سنين
وغض الدهر منها طرف عذر — مسافة قرب طرف من جفين
تعادلي بحجته فاجرى — تفرقنا العيون من العيون
نويح الدهر لم يسمح لوصل — لعبد الى الحشا عدم السكون
ولا تندى جيوش القرب حتى — ترتب جيش بعد في الكمين

عماد کاتب نے کہا کہ واہ واہ جناب عالی بہت ہی خوب شعر کہتے ہین تاریخ اس شخص کی مستوجب
ابو الفدا لکہہ چکا ہی لہذا اب حال چہوڑ کر ایک سانحہ تصور کرکی مثل اور شاعرون کی حال ضرور

ساتوین صدی کی شاعر

لکہا جاتا ہی ملک افضل نے عبد اللہ بن بری کی سماعت کی خط اچہا لکہتا تہا قلعہ سمیسا فتح کیا یہہ قلعہ شام مین دریا فرات پر بلاد روم کی طرف واقع ہی مدت تک وہان رہا وہ شخص بہت عادل اور حلیم اور سخی اور ادیب تہا مگر مذہب شیعہ رکہتا تہا سنہ ۶۲۲ ہجری مین درمیان ماہ صفر سنہ کی فوت ہوا اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا جن ایام مین کہ ملک عادل اوسکی چچا اور عثمان عزیز اوسکی بہائی سے نے دمشق اوسی چہین لیا اونہین ایام مین ملک ناصر کو یہہ شعر لکہے تہے ؎

مولای ان ابا بکر و صاحبه	عثمان قد اخذا بالسیف حق علیّ
فانظر الی حظ هذا الاسم کیف لقی	من الاواخر مالاقا من الاوّل

مگر اوسنے بہی بہت اچہا جواب ان شعرونکا لکہا وہ یہہ ہین ؎

وافا کتابك یا بن یوسف معلنا	بالودّ یخبر ان اصلك طاهر
غصبوا علیّا حقه اذ لم یکن	بعد النبیّ له بیثرب ناصر
فاصبر فان غدا علیه حسابهم	وابشر فناصرك الامام الناصر

ملک ناصر

داؤد بن معظم بن عادل حاکم کرجستان مشہور بنام صلاح الدین ابو المفاخر ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے بغداد مین ابو الحسن قطیعی سی حدیث کی سماعت کی وہ حنفی المذہب فاضل آدمی تہا مناظرہ کرتا رہتا اور ذکی بڑے سر کا تہا نظم بہت اچہی بناتا سب خوبیان اوسمین تہین بعد اپنی باپ کے دمشق کا مالک ہوا بعد ازان اوسکی چچا اشرف نی اوسی لی لیا بہر اکیس برس تک سلطنت وہان کی ماہ جمادالاول سنہ ۶۵۶ ہجری مین فوت ہوا باہر دمشق کی ایک گانون مین جسکو بوبیا کہتے ہین پاس اپنی والد کی مدفون ہوا یہہ شعر اوسکی ہین شرح حال کی مین جو خلیفہ کے سامنے بیان کرتا ہی

ساتوین صدیکی شاعر

الحسن فی شرع المعالی ودینها — وانت الذی یعزی الیه مواهبه
یالی اخوض الدو والدو مقفر — ساریته مغبرة وسباسبه
ویاتیک عیری من بلاد قریبة — له الامن فیها صاحب لا یجانبه
فیلقی دنومنک لم یلق مثله — ویحظی ولا احظی بما انا طالبه
وینظر من لالاء قدسک نظرة — فیرجع والنقد الامانی صاحبه

قاضی فاضل

ابوعلی عبد الرحیم بن قاضی اشرف ابن حسن علی ابن حسین بن حسن بن احمد ابن فرج ابن احمد لخمی عسقلانی مولد اوسکا مصر معروف بنام قاضی فاضل لقب محی الدین ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ وزیر ملک ناصر صلاح الدین کا تہا صناعت انشا کی بہت خوب جانتا تہا متقدمین سے فوقیت لیگیا اوسکی غرائب اور نوادر بہت ہین — عماد اصفہانی نے اپنی کتاب خریدہ کی درمیان اس شخص کے حقمین یہہ لکہا ہی کہ وہ مالک قلم اور بیان گفتگو اور زبان کا تہا طبیعت بہت تیز دانائی پر کہنے والا تہا بدیہہ گوئی مین اعجاز کرتا تہا فضل اوسمین جتنا پایا جاتا تہا بجز دایل کے اور کسی مین نہین سنا اگر وایل اوسکی زمانہ مین جیتا ہوتا تو وہ بہی اوسکی طبیعت کی غبار مین روندا جاتا وہ مثل شریعت محمدیہ کی ناسخ جمیع شرایع نثر ونظم کا تہا قیس سے زیادہ فصیح تہا — حاتم — اور عمرسے زیادہ جوانمرد سخی تہا اوسنے بروز دوشنبہ پندرہوین ماہ جمادی الاخر ٥٢٩ سنہ ہجری کو شہر عسقلان مین ولادت پائی — اور جس روز ملک عادل مصر مین آیا یعنے بروز چہارشنبہ ساتوین ماہ ربیع الاخر ٥٩٦ سنہ ہجری مین وفات پائی درمیان قاہرہ کے — اس شاعر کا ذکر اس صدی مین اسواسطی کیا گیا کہ وہ قریب اسکی تہا کیونکہ ایک برس کا کچہہ فرق نہین صدی اول جہب جکی تہی وہ ہر گاہ کہا نے مین مبتلا ہوکر فوت ہوا یہہ شعر اوسکے ہین ؎

بالله قل للنیل عنی انه لم اشف من ماء الفرات غلیلا
وسل الفواد فانه لی شاهد ان کان جفنی بالدموع بخیلا

وله ایضا

واذا السعادة لاحظتك عیونها نم فالمخاوف کلهن امان
واصطد بها العنقاء فهی حبائل واقتد بها الجوزاء فهی عنان

عوف ابن ملحم شیبانی

عبدالله ابن معتز کہتا ہی کہ یہہ عوف قبیلہ بنی سعد سے تہا اور شیبانی سوار اوسکی اور تہا
عوف مذکور ایک ادیب معدود شعرا و ظرفاء متاخرین سے گذرا ہی وہ صاحب اخبار
اور نوادر کا اور جاننے والا اخبار ایام عرب کی — طاہر ابن حسین بن مصعب نے اپنی صحبت کے
واسطے خاص اوسکو خاص کر لیا تہا سفر اور حضر دونوں میں اپنے ساتہہ رکہتا تہا جب سفر
کرتا اوسکو ساتہہ لیتا وہ قصہ اور کہانی اوسکی ہمراہ سفر میں کہا کرتا اور جب کہیں اقامت
کرتا وہ مصاحبت میں رہتا علم اور درس و تدریس کا بازار گرم رکہتا طاہر ابن حسین
ادیب اور شاعر تہا علم ادب کو بہت دوست رکہتا تہا اہل ادب کی بہی بڑی عزت کرتا تہا وہ
باشندہ حران کا تہا اور بعضے کہتے ہیں کہ راس عین کا تہا تیس برس تک ہمراہ طاہر کے
وہ رہا اوسنے اوسکو نہ چہوڑا اگرچہ کئی دفعہ اوسنے اپنی وطن جانے کی درخواست کی طاہر
اوسکو بہت انعام دیا کرتا تہا یہان تک کہ وہ بڑا مالدار ہوگیا جب طاہر سنے وفات
پائی شاعر مذکور سنے جانا کہ اب میری مخلصی ہوئی اپنی بستی اور رشتہ داروں میں چلا جاونگا
لیکن عبدالله بن طاہر جب بجائی اوسکی گدی نشین ہوا اوسنے بہہ مثل اپنی باپ کے
اپنی صحبت میں ہر دم رکہنا شروع کیا اور اپنی باپ کی وقت سے بہی زیادہ اوسکو
رتبہ دیا عبدالله مذکور اخبار ایام عرب خوب جانتا تہا علم ادب بہی اوسکو بہت تہا ہر چند شاعر

مذکور نی بہت تدبیرانبی چہٹنے اور خلاصی کی کی کہیہ پیش رفت نہ گئی یہانتک کہ عبد اللہ بن طاہر
عراق سی خراسان کو چلا ہمراہ اوسکی عوف مذکور موافق عادت کی تہا جب ری کی اوپر
گئی اوسجا ئی ایک درخت پر قمری در دناک آوازسی بول رہی تہے عبد اللہ مذکور نی
عوف سی کہا کہ ای ابن ملحم کیا خوب قمری بولتی ہی اسکی آواز تونی نہ سنی پہر ایک شعر
ہذلی کا عبد اللہ کی یاد آیا وہ پہڑا اور کہا کہ اسی پر شعر ای عوف تو بہی بنا اوسنی کہا
کہ مین بوڈہا ہون سن ہون نی البتہ یہہ مجہسی کیا تم کہلاتی ہو مین ہذلی کا مقابلہ نہین کر سکتا
عبد اللہ نی کہا کہ تجکو میری باپ طاہر کی قسم تو شعر کہہ اوسوقت عوف نی یہہ شعر کہی
ان شعرون مین اپنی وطن اور احبار کو یاد کر کی اونکی مہاجرت اور مفارقت بیان کی اور
خوب رویا وہ یہہ ہین ؎

افی کل یوم غربة وتروح	اما للنوی من دینة فتریح
لقد طلح البین المثبت رکابی	فهل ارین البین وهو طلیح
وارقنی بالری نوح حمامة	فنحت وذو النوح الحزین ینوح
علی انها باحت ولو تذرعبرة	ونحت واسراب الدموع سنوح

یہہ شعر بہت ہین اور شمیم مین تمام لکہی ہوئی ہین جسکا دل چاہی اوس کتاب مین دیکہلیوی بعد
سنے ان اشعار کی عبد اللہ کی بہی آنسو بہر آئی جب یہہ شعر سنے — فورا حکم دیا کہ ای ابن ملحم
تو اپنی کنبے اور وطن مین جا جبتک تو نہ آویگا مین اسی جا مقیم رہونگا کیونکہ مجکو تجہسی
بہت محبت ہی اب مین تجکو روک نہین سکتا اور حکم دیا تیس ہزار درہم اوسکو دو اس حال مین
بہی اوسنے شعر کہے ہین لیکن عجب بدنصیب تہا کہ ابہی اپنی وطن کو نہ پہونچا تہا کہ راہ ہی مین
فوت ہوا

عبد الحکم

ساتویں صدی کے شاعر

ابو محمد عبد الحکم ابن ابی اسحاق ابراہیم بن منصور بن مسلم خطیب جامع مصر کا بعد وفات اپنے والد کے اس عہدہ پر مشرف ہوا اوسکے خطبے بہت اچھے اور شعر لطیف ہیں عماد بن جبریل معروف ابن اخی کی حقین اون نے بہت اچھے شعر کہے ہیں وہ بیت المال کا منشی تھا مصر میں کسی مقام سے گر پڑا تھا اور ہاتھ اوسکا ٹوٹ گیا تھا یہہ شعر اوسنے کہے تھے ؎

ان العماد بن جبریل اخی علم | له يد اصبحت مذمومة الاثر
تأخر القطع عنها دهی سارقة | فجاءها الكسر ليستقصي عن الجبر

سوا اسکے اور شعر بہی اوسکے بہت نادر ہیں — جب وزیر صفی الدین ابو محمد عبد اللہ بن علی معروف ابن شکر وزیر ملک عادل ابن ایوب نے اوسکو عہدہ خطابت سے موقوف کیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے ؎

فلأيّ باب غير بابك ارجع | وبأيّ جود غير جودك اطمع
سُدّت عليّ مسالكي ومذاهبي | الّا اليك فدلّني ما اصنعُ
فكأنما الابواب بابك وحده | وكأنّما انت الخليقة اجمعُ

یہہ اپنی جورو کی حقین کہے ہیں ؎

ستوت وجهها بكف عليه | شبك النقش وهو تجلى عروسا
قلت لم يغن عنك ستره شيئاً | ومتى غطت الشباك الشموسا

وله

ومادبة بتنا بها في لذاذة | يخيّل لي انا على الماء نوّم
فمن فوقنا الافلاك والفلك تحتنا | ففي تلك اقمار وفي تيك انجم

وله

على مهل ففي الاحوال ريث | اتخشى ان تضام وانت ليث

بمصر فان اقمت فانت نیل	وان سرت الشام فانت غیث

ولادت اوسکی رات کو اتوار کی اکیسوین جمادی الآخر سنہ ۵۲۳ ہجری کو ہوئی — اٹھائیسوین شعبان سنہ ۶۱۳ ہجری کو مصر مین فوت ہوا سفح مقطم مین مدفون ہوا

ابو اسحاق

ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن عسکر لقب اوسکا ظہیر الدین قاضی سلامیہ کا فقیہ شافعی موصلی ہے — ابن ذہبی نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر یون کیا ہی کہ وہ باشندہ کان موصل سی ہی — قاضی ابو عبد اللہ حسین بن نصر بن خمیس موصلی سی علم فقہ اوسنے موصل مین پڑہا اور حدیث کی بہی اوسی سے سماعت کی بغداد مین آکر بہت لوگون سے سماعت کی پہر اپنے شہر کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر ایک گانو سلامیہ کا قاضی ہوا یہہ ایک گانو وہان موصل سی ہی وہ فقیہ فاضل تہا اصل اوسکی عراق ہی مدرسہ نظامیہ مین درمیان بغداد کی علم تحصیل کیا اور حدیث کی سماعت کی اور روایت بہی حدیث کی بہت کی لیکن نظم اور شعر گوئی اوسپر غالب تہے یہہ شعر اوسکی ہین —

لا تنسبونی یا ثقاتی الی	غدر فلیس الغدر من شیمتی
اقسمت بالذاهب من عیشنا	وبالمسرات التی ولت
انی علی عهد کم لم احل	وعقدة المیثاق ما حلت

ولہ ایضا

جود الکریم اذا ما کان من عدة	وقد تاخر لم یسلم من الکدر
ان السحائب لا تجدی بوارقها	نفعا اذا هی لم تمطر علی الاثر
وماطل الوعد مذموم وان سمحت	یداه من بعد طول المطل بالبدر
یا دوحة الجود لا عتب علی رجل	یهزها وهو محتاج الی الثمر

ابو البرکات ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور چند قطعی
اور مکاتبات جو اون دونون مین جاری تہے وہ بعینہ لکہے ہین اور عماد کاتب خریدہ مین کہتا ہی
کہ وہ جوان فاضل تہا اوسکی یہہ شعر مین سے

اقول له صلنی فیصرف وجهه	کانّی ادعوه لفعل محرّم
فان کان خوف الاثم یکره وصلتی	فمن اعظم الآثام قتلة مسلم

بروز جمعرات تیسری تاریخ ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۱۰ ہجری کو سلامیہ مین فوت ہوا

ابو العباس

۵۴۳ ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمن بن خلف بن مسلم لخمی مالکی قطرسی
مشہور بنام نفیس وہ ادیب تہا اوسکا ایک دیوان بہی ہی بہت اچہی مضامین اوسمین ہین اس قصیدہ
سے امیر شجاع الدین والی دمیاط کی مدح کرتا ہی سے

قل للحبیب اطلت صدّک	وجعلت قتلی فیه وکدک
ان شئت ان اسلو	فردّ علیّ قلبی فهو عندک
اخلفت حتی فی زیارتنا	بطیف منک وعدک
وانا علیک کما عهدت	وان نقضت علیّ عهدک
احرقت یا ثغر الحبیب	حشای لمّا ذقت بردک
وشهدت انی ظامی لم	لما طلبت الیک شهدک
انظنّ غصن البان یحکی	وقد عاینت قدّک
ام یخدع التفاح لاحظی	وقد شاهدت خدّک
ام خلت آس عذارک المنشور	یحمی منک وردک
لا والذی جبل الهوی	مولای حتی صرت عبدک

یا قلب من لانت معاطفہ　　علینا ما اشد لک

اظننی جلد الھوی　　اوانی لی عزمات جلدک

یہہ قصیدہ بہت بڑا اور اچہا ہی نفیس مذکور سینے بہت شہرونکا سفر کیا اور لوگون کی مدح کی ہی عماد کاتب نے خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ فقیہہ مالکی مذہب تہا اوسکو بڑی دست قدرت علوم متقدمہ مین اپنے اور ادب بہی خوب جانتا تہا یہہ اوسکے شعر ہین سہ

یسّر بالعید اقوام بھم سعۃ　　من الثراء واما المقترون فلا

ھل سرّنی وثیابی فیہ قوم سبا　　او راقنی وعلی راسی بہ ابن جلا

عماد نے بہی اوسکا ذکر کتاب سیل مین یہہ لکہا ہی کہ وہ ایک فقیہہ فقہا مصر مین سے تہا اور قاضی فاضل میری سامنے اوسکی بہت تعریف کی تہے ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا ایک قصیدہ دیکہا ہی جو مصر مین اوسینے میری پاس لکہہ بہیجا تہا وہ یہہ ہی سہ

یا راحلا وجمیل الصبر یتبعہ　　ھل من سبیل الی لقیاک یتفق

ما انصفتک جفونی وھی دامیۃ　　ولا وفا لک قلبی وھو محترق

چوبیسوین ماہ ربیع الاول ۶۰۳ سنہ ہجری مین درمیان شہر قوس کی سشتر برس کا ہوکر فوت ہوا

قاضی اسعد

قاضی اسعد ابو المکارم اسعد بن خطیر ابو سعید مہذب بن مینا بن زکریا بن ابی قدامہ بن ابی ملیح مماتی مصری ہی وہ منشی اور شاعر تہا دیار مصریہ کا ناظر تہا بہت خوبیون کا آدمی تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین تاریخ سلطان صلاح الدین کی اوسینے نظم مین لکہی ہی اور کلیلہ ودمنہ کو بہی نظم مین لکہا ہی ایک دیوان شعر کا بہی اوسکی بیٹی کی ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے دیکہا ہی چند قطعے اوسکی مینے نقل کئی ہین از انجملہ یہہ شعر ہین سہ

تعاتبنی وتنھی عن امور　　سبیل الناس ان ینھوک عنھا

انقدر ان تکون کمثل عینی وحقک ما علی اصبر منها

ولہ

لنیر انہ فی اللیل ای تحرق علی الضیف ان الطا واتی تلہب

وما ضر من یعشو الی الضوء نارہ اذا ھو لم ینزل بآل المہلب

عماد کاتب کہتا ہی کہ مین اوسسی قاہرہ مین ملا تہا اون ایام مین ملک ناصر کی لشکر کا منشی تہا اور لیکن وہ سوا اپنی گروہ کی مذہب نصارا رانی رکہتا تہا ابتدا او سلطنت سلطان صلاح الدین مین مسلمان ہوا اسعد مذکور اپنی جان بچاکر وزیر صفی الدین ذکر کر دو شیدہ مصر سی بہاگ شہر حلب مین چلا آیا تہا سلطان ملک طاہر کی پاس تا وفات یعنی سلخ جمادی الاول ۶۰۶ تک مقیم رہا اسی تاریخ مین بروز یکشنبہ باسٹہ برسکا ہو کر فوت ہوا

البہا

ابو السعادات سعد بن یحیی بن موسی بن منصور بن عبد العزیز بن وہب بن ہبان بن سوار ابن عبد اللہ بن رفیع بن ربیعہ بن سہان سلمی سنجاوی فقیہ شافعی معروف بنام بہا۔ فقیہ تہا اسی شخص نی علم خلاف مین بہی کلام کئی ہین مگر اوسپر علم ادب اور شعر غالب تہا اوسکی سبب سے مشہور ہوا ملوک کی خدمت کی اور انعام اچہے پائی ملکون مین پہرا بزرگون کی مدح کی اوسکی شعر لوگون کے پاس بہت ہین قصیدی اور قطعی بہت اوسکی موجود ہین مگر معلوم نہین کہ اوسکا دیوان بہی جمع ہوا ہی یا اشعار متفرقہ پڑی رہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے دمشق کی کتب خانی مین ایک دیوان بہت بڑی جلد کا دیکہا ہی شاید اوسکا ہو یہہ اوسکی شعر قاضی کمال الدین شہر زوری کی مدح مین

وھواک ما خطر السلو ببالہ ولانت اعلم فی الغرام بحالہ

ومتی وشی واش الیک بانہ سال ھواک فذاک من عذالہ

اولیس للکلف المعنی شاھد من حالہ یغنیک عن تسالہ

حذفت ثوب سقامه وهتکت | ستر غرامه وصرمت حبل وصاله
افزلة سبقت له ام خلة | مالوفوفة من تیهه ودلاله
یاللعجائب من اسیر دابه | یفدی الطلیق بنفسه وبماله
بابی واممي نابل بلحاظه | لا تتقي بالدرع حدنباله
ریان من ماء الشبیبة والصبا | شرقت معاطفه بطیب زلاله
تسري النواظر في مراکب حسنه | فتکاد تغرق في بحار جماله
فکفا علی کماله في نفسه | وکفی کمال الدین عین کماله
کتب العذار علی صحیفة خده | نونا واعجبها بنقطة خاله
فسواد طرته کلیل صدوده | وبیاض غرته کیوم وصاله

اوسکی اچھی اچھی شعر مشہور ہین ولادت اوسکی سنہ ۵۳۳ مین ہوئی اور اواین سنہ ۶۲۳ ہجری مین درمیان سنجار کی فوت ہوا

ابن خلکان

قاضی القضات مصر کا ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان بن باوک ابن عبد اللہ بن شاکل بن حسین ابن ملک بن جعفر بن یحیی ابن خالد بن برمک قوم سی برمکی تھا ـ اسنکی حال ابن استوی سے نی طبقات مین لکہا ہی کہ وہ فقیہ تہا اربل مین درمیان سنہ ۶۰۸ ہجری کی پیدا ہوا بعد انتقال پانی اپنی والد کی موصل مین آیا ـ شیخ کمال الدین ابو یونس کے درس مین موجود رہا قاضی حلب سی علم فقہ پڑہا ـ ابن یعیش سے علم نحو سیکہا پہر دمشق مین آیا ابن صلاح سی کچہہ علم سیکہا پہر درمیان سنہ ۶۵۹ ہجری کی دمشق کا قاضی ہوا پہر معزول ہوا پہر قاضی ہوا پہر معزول ہوا دوسری دفعہ معزول ہی رہا مدرسہ امینیہ کا مدرس ہوگیا ـ حافظ ذہبی نے عبر مین اوسکا حال لکہا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور لکہا ہی کہ وہ شخص نیک اور دیندار تہی

ساتویں صدی کے شاعر

ذی وقر آدمی تہا اوسکی تالیفات سی ایک تاریخ وفیات الاعیان بہت مشہور ہی یہہ کتاب ہندوستان
مین بہت جائی پر موجود ہی اب ولایت مین چہاپی بہی گئی ہی چنانچہ ایک نسخہ چہاپہ کا
ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کی پاس موجود ہی — ابن حجہ نی کتاب ثمرات الاوراق مین لکہا ہی
کہ شیخ ابو العباس حسن پرست تہا کسی لڑکی بادشاہ کی کو وہ چاہا کرتا تہا
یہہ عشق اوسکا بہت مشہور ہوگیا تہا جب یہہ بات بہوت نکلی اوس بادشاہ زادی کو
حکم ہوا کہ سوار نہوا کری — اوسوقت ابن خلکان نے اوس لڑکی کی واسطی یہہ شعر لکہہ کر
بہیجے وہ یہہ ہین ؎

یا سادتی انی قنعت وحقکم   فی حبکم منکم بایسر مطلب
ان لم تجودوا بالوصال تعطفا   ورأیتم هجری وفرط تجنبی
لا تمنعوا عینی القریحة ان تری   یوم الخمیس جمالکم فی المرکب
لو کنت تعلم یا حبیبی ما الذی   القاه من کمد اذا لم ترکب
لرحمتنی ورثیت لی من حالة   لولاک لم یک حملها من مذهبی
قسما بوجهک وهو بدر طالع   ولیل طرتک التی کالغیهب
وبقامة لک کالقضیب رکبت من   اخطارها فی الحب اصعب مرکب
لو لم اکن فی رتبة ارعی لها   العهد القدیم صیانة للمنصب
لهتکت ستری فی هواک ولذ لی   خلع العذار وان الح مونبی
لکن خشیت بان یقول عواذلی   قد جن هذا الشیخ فی هذا الصبی
فارحم فدیتک مهجة قد قاربت   کشف القناع بحق ذیالک النبی

قاضی جمال الدین ابن عبد القاہر تبریزی کہتا ہی کہ جس بادشاہ زادی کو قاضی شمس الدین
ابن خلکان چاہا کرتا تہا وہ ملک مسعود بن ملک ظاہر تہا اوسکی محبت مین تمام ہوگیا تہا کہتا ہی

کہ ایک شب مین شمس الدین ابن خلکان کی پاس رہا اور اپنے معشوق مذکور کا حال
اپ کہنا شروع کیا کہ سب آدمی چلی ہی گئی رات بہت ہو چکی مگر اوسکا قصہ ہی تمام نہوا
آخر کو اپنا پوستین مجکو اوڑہا دیا اور کہا کہ آج کی شب میری پاس تم رہو اور آپ ایک
حوض کی گرد گہومتا جاتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا ؎

انا و اللہ ھالک	ایس من سلامتی
او اری القامۃ التی	قد اقامت قیامتی

یہان تک کہ صبح ہو گئی اوسی ہیبانس نے نہ دیا ایک لحظہ نہ لی اسطرح کا اوس لڑکی کی
عشق مین جو جو رہا تہا استوی کہتا ہی کہ ابن خلکان مذکور بروز ہفتہ شاکلی تیئیسوین ماہ
رجب ۶۸۱ ہجری مین فوت ہوا مدرسہ حبیبیہ مین

ابن اسرائیل

نجم الدین محمد بن سوار بن اسرائیل بن حصر ابن اسرائیل شیبانی دمشقی وہ ادیب بارع اور
فقیہ کامل تہا یہہ شخص مصنف مقامات حریری کا دوست تہا اگر اوسمین یہہ عیب نہوتا
کہ کبہی ملحد ہو جاتا تہا اور کبہی مسلمان تو بیشک بڑی قدر کا آدمی تہا چودہوین ماہ ربیع الآخر ۶۷۷
ہجری مین چوہتر برس کا ہو کر فوت ہوا اوسکی یہہ نظم ہی ؎

ماضر طیفک حین زار وسادتی	لو کان سامح مقلتی برقاد
ما ان الیوم عہی کما کنت اعہدہ	ولہ قدما فتن عبر بی عنہ وسہانی
ھذی ھوی کان عقلی فیہ لا بصری	علا لحین نلا قینا ھو الجانی

البدر یوسف ابن لولو

شاعر مشہور ہی ذہبی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر شعرا دولت ناصریہ کا تہا اوسکی شعر بہت اچھی
اور معانی ظریفہ ہین ؎

ومن التعلل انني ارجو الصبا ... بعد وتبيت تحييني وتروح
او اطلب الاحباب بين معاهد ... قد ضاع فيها زندها والشيح

وله

نعاطني الصهباء مشمولة ... عذرا فالواشون نوام
واكتموا احاديث الهوى بيننا ... ففي خلال الروض نمام

وله

وشادن كلما مررت به ... يخفق قلبي له ويضطرب
قد همت بالقلب في هواه ظنا ... ذا انما همت بالذي يحب

وه ماه شعبان ۶۸۷ھ ہجری مین ستر برس سے زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

سیف الدین

سیف الدین ابن مشید امیر کبیر کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی ابن عمر بن قزل ترکمانی صاحب دیوان مشہور کا ہی اوسکی نظم بہت اچھی ہی ۶۰۲ھ ہجری مین پیدا ہوا درمیان مصر کی یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہین

وافا الي وكاس الراح في يده ... تخلت من لطفه ان النسيم سرى
لا يدرك الراح معنى من شمائله ... والشمس لا ينبغي ان يدرك القمرا

دمشق مین دسوین محرم ۶۵۵ھ ہجری مین فوت ہوا پہاڑ قاسیون کی نیچی مدفون ہوا

ابن سنا

ملک قاضی ابو القاسم ہبۃ اللہ بن جعفر مصری ادیب شاعر دیوان مشہور کا ہی علم ادب مین اوسکی تصنیفات بہت ہین اوسنے کتاب الحیوان جاحظ کا اختصار کرکی اوسکا نام روح الحیوان رکہا ہی یہہ نام بہت لطیف ہی لعلی ابن ربی سے علم نحو پڑہا اور شریف خطیب اور حافظ سلفی سے

ساتوین صدیکی شاعر

علم حدیث سیکہا مدت تک منشی گری کرتا رہا خطوط اوسکے بہت اچہی ہوتے تہے نثر بہت خوب اوسکی تہی اور نظم اوسکی سب اچہی ہوتے تہے رمضان معظم ۶۰۷ھ ہجری مین ساٹہہ برسکا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

ان کنت ترغب فی لقائنا فالقنا ۔۔۔ یوم الهیاج اذا تشاجرت القنا

لا یشربون سوی الدماء مدامة ۔۔۔ اذ یلبسون من الاسنة سوسنا

واذا الحسام بعمرك عنا لهم ۔۔۔ خلعوا نفوسهم علی ذاك العنا

متورعین فان بدت شمس الضحی ۔۔۔ جعلوا العجاج لها رداء ادكنا

یشكو النهار خیولهم من نقعها ۔۔۔ واللیل یشكوا من وجوههم السنا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ابو دریا قوت

رومی بہر بغدادی صاحب تصانیف آدیبہ کا اوسنے تاریخ اور علم انساب اور جغرافیہ مین تصنیف بہت کتابین کی ہین اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا

یا قمرا حبد رحتی استوی ۔۔۔ فزاده حسنا وزادت همو م

كانما عینی لشمس الضحی ۔۔۔ فنقطة طربا بالنجو م

وله

هذا الیك خلاصتی ومودتی ۔۔۔ قبل اللقاء تعارف الارواح

ومن القلوب علی القلوب شواهد ۔۔۔ یشهدن قبل تشاهد الاشباح

ذہبی کتاب عبر مین لکہتا ہی کہ ابو دریا قوت ماہ رمضان ۶۲۲ھ ہجری مین فوت ہوا

ابن خیمی

شہاب الدین محمد بن عبد المنعم بن محمد انصاری تیمی بصری شاعر مشہور ہی وہ اپنی وقت کا

علم پرور نظم کا تصور کیا جاتا ہی — ذہبی کہتا ہی کہ اوسینے جامع ترمذی حدیث مین علی ابن البناسے
پڑہی ماہ رجب ششم ہجری مین بیاسی برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

مامطلبا ليس لي في عبرة ادب	اليك آل التقصي وانتهى الطلب
وماطمحت لمرأى اولمستمع	الالمعنى الى علياك ينتسب
وما ارى اني اهلا ان تواصلني	حسبي علوا بأني فيك مكتئب
لكن تنازع شوقي تارة ادبي	فاطلب الوصل لما تضعف الادب
ولست ابرح في الحالين ذا قلق	باد وشوقي له في اضلعي لهب

ابو فضل زہیر

ابو الفضل زہیر بن محمد بن علی بن یحیی بن حسن بن جعفر بن منصور بن عاصم مہلبی جنکی لقب اوسکا بہاء
الدین کاتب اپنی وقت کی فضلا مین سے شمار کیا جاتا ہی اور سب سے اچھی نظم اور شعر اور خط
لکہتا تہا سبہی زیادہ مروت مین تہا ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب بن ملک بن
کامل کی خدمت مین درمیان بلاد مصر کی تہا اوسکی خدمت مین بلاد شرقیہ کو کوچ کیا وہان تک
جب تک کہ ملک صالح نے شہر دمشق فتح کیا پہر اوسکی پاس چلا گیا اوسکی پاس جبتک رہا کہ
وہ حال جو ملک صالح پر گذرا لشکر اوسکا پہر گیا اور دمشق اوسکی ہاتہ سی نکل گئی وہ نابلس مین
تہا اور اوسکی چچا کی بیٹی ملک ناصر داود حاکم کرجستان نی اوسکو پکڑ کر قلعہ کرک مین قید کیا
اون ایام مین بہاء الدین زہیر مذکور نابلس مین اکر اپنی صاحب کی حفاظت امور کی واسطے
مقیم ہوا کسی سے نہ ملا اسی حال پر وہ رہا یہانتک کہ ملک صالح نے قید سی خلاصی پاکر پہر مصر کے
شہر فتح کئی پہر اوسکی خدمت مین جا موجود ہوا یہہ حال آخر ماہ ذیقعد ۶۳۶ ہجری مین ہوا —
ابن خلکان کہتا ہی کہ اون ایام مین قاہرہ مین موجود تہا اور مجکو بڑا اشتیاق اوسکی شعر سننے
اور ملاپ کا تہا اتفاق سے میری اوسکی ملاقات ہوئی جو کچہہ کہ سینے اوسکی خوبیا سنی تہین

ساتوین صدی کی شاعر

اوانسی زیادہ یا یاوہ بہت ریاضت کرتا تہا اپنی آقا کی بات کو بہت چہپاتا تہا کوئی واقف نہ ہوسکتا تہا اوسنی بہت شعر مجکو سنائی از انجملہ یہہ ہین سہ

یا روضة الحسن صلی   فما علیك ضیر
فهل رایت روضة   لیس بها زهیر
کیف خلاصی من هوی   مازج روحی واختلط
وتائه اقبض فی   حبی له وما انبسط
یا بدر ان رمت به   تشبها رمت شطط
ودعه یا غصن النقا   ما انت من ذاك النمط
قام بعذری وجهه   عند عذولی وبسط
لله ای قلم   لو او ذاك الصدغ خط
ویا له من عجب   فی خده کیف نقط
یمر بی ملتفتا   فهل رایت الظبی قط
ما فیه من عیب سوی   فتور جفنیه فقط
یا قمر السعد الذی   نجمی لدیه قد هبط
یا مانعی حلو الرضی   وما نحی مر السخط
حاشاك ان ترضی بان   امرت فی الحب غلط

یہہ شعر اوسنی خود پڑہ کر سنائی

انا ذا انهیك لیس   الاجود کفك لی مزینه
اهوی جمیل الذکر عنك   کانما هو لی بثینه
فاسال ضمیرك عن   ودادی انه فیه جهینه

ولہ ایضاً

وانت یا نرجس عینیہ کم تشرب من قلبی وما أذبلك

مالك فی حسنك من مشبہ ما تم فی العالم ما تم لك

شعر اوسکی بہت لطیف ہین اوسنے اپنی دیوان کی بڑہائی کی اجازت دی وہ بیت جابی موجود ہی۔ ابن خلکان یہہ بہی کہتا ہی کہ بہاء الدین مذکور نے مجکو کہا کہ مین پانچوین ماہ ذیحجہ سنہ ۵۸۱ ہجری مین درمیان مکہ کے پیدا ہوا اور ایک دفعہ کہا کہ وادی قریب مین مین پیدا ہوا تہا وہ بہی قریب مکہ کی واقع ہی ابن خلکان کہتا ہی چونکہ یہہ شخص زندہ تہا اسلئے مین تاریخ وفات نہین لکہہ سکا مگر اتنا معلوم ہی کہ وہ قاہرہ مین جب تہا اوسکو ایسا مرض عظیم ہوا تہا جیسی آدمی کی زندگی کی توقع نہین رہتی یہہ مرض بروز جمعرات چوبیسوین ماہ شوال سنہ ۶۵۶ ہجری مین اوسکو شروع ہوا تہا باقی حال معلوم نہین فقط

شاعر غیلانی

ابو المظفر ابن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن سامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر غیلانی حنبلی مذہب کا لقب اوسکا موفق الدین شاعر مشہور مصر کا ہی وہ ادیب اور عروضی اور شاعر جید تہا اوسنے علم عروض مین ایک کتاب مختصر بہت اچہی تصنیف کی ہی اوسکا دیوان بہی ہی مگر الکہو نسبی اندنا تہا یہہ شعر اوسکے ہین ؎

قالوا عشقت وانت اعمی ظبیا کحیل الطرف المی

وحلاہ ما عاینتہا فتقول قد شغلتك وہما

فاجبت انی موسوی العشق انصاتا وفہما

اہوی بجارحۃ السماع ولا اری ذات المسما

جب وزیر صفی الدین ملک شام سی عود کر کی طرف مصر کی آیا بہت اوسکی دوست بطور استقبال اور

اور ملاقات کی اوسی لینی گھو ایک غلام مسمی خشبی بہ لگی اسکی شاعرانہ ہی نے یہ شعر لکھ بھیجے تھے انہیں اپنی نہ حاضر ہونیکا معقول عذر بیان کیا ہی ؎

قالوا الی الخشبی سرنا علی عجل ۔ نلقی الوزیر جمیعاً من ذوی الرتب

ولو تسرا بها الا عمی نقلت لهم ۔ لو اخش من تعب الق ولا نصب

وانما النار فی قلبی لوحشته ۔ فخفت اجمع بین النار والخشب

پیدایش اوسکی پانچوین تاریخ ماہ جمادی الاخر ۵۴۸ ہجری میں ہوئی بوقت صبح ہفتہ کی روز نویں محرم کو ۶۲۳ ہجری میں فوت ہوا فقط

ابو یوسف یعقوب

ابن صابر بن برکات بن عمار بن علی بن حسین بن علی بن جو شرہ لقب اوسکا نجم الدین شاعر مشہور ہی گو ہر زبانی اوسکو خوب آتی تھے اس صنعت میں اوسکو سب پر فوقیت تھی یہ اوسکی شعر ہیں ؎

قبلت وجنته فالوی جیده ۔ خجلاً ومال بعطفه المیاس

فانهل من خدیه فوق عذاره ۔ عرق یحاکی الطل فوق الاس

فکاننی استقطرت ورد خدوده ۔ بتصاعد الزفرات لمن نفاسی

جب اوسکی ولادت کا حال پوچھا گیا کہنے لگا کہ دوپہر کی وقت بروز دوشنبہ چوتھی محرم ۵۵۴ ہجری میں پیدا ہوا تھا ــ اور اٹھائیسوین تاریخ ماہ صفر ۶۲۶ ہجری میں درمیان بغداد کے بروز جمعہ فوت ہوا

ابو المحاسن یوسف

بن اسماعیل بن علی بن احمد بن حسین ابن ابراہیم معروف الشو القب اوسکا شہاب الدین کوفہ کا رہنی والا حلب میں پیدا ہوا اور وہیں پرورش پائی وہ ادیب اور فاضل عالم علم عروض اور قافیہ کا تھا عجب شاعر تھا اوسی جو شعر ہوا ہی نادر ہوا ہی وہ بیت اور مسلک کھینچا تھا اوسکا دیوان

شعر کا بہت بڑا ہی چار جلدوںمین لکھا جاتا ہی حلب کی باشندون کا سا لباس پہنا کرتا تہا
شیخ تاج الدین ابو القاسم احمد بن ہبتہ بن سعد اللہ بن سعید بن سعد بن مقلد معروف
ابن جبرانی حلبی نحوی لغوی کی صحبت مین بہت رہا کرتا تہا اوسی سے علم ادب اوسنے
سیکہا اور بہت نفع پایا ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ میرا یار تہا ایک مجلس مین مین اور
وہ بیٹہہ کر ادہر اور اودہر کی قصہ کہانی علم ادب کی گفتگو کیا کرتے تہے اول دفعہ
اوسنے مجکو اپنی یہہ شعر سنائے ــه

هاتيك يا صاح ربا لعلع فاشد تلك الله نعرج معي
وانزل بنا بين بيوت النقا فقد عهدت اهلة المربع
حتى نطيل اليوم وقفا على الساكن او عطفا على الموضع

اشعار اوسکی ابن خلکان نے بہت لکہے ہین جو چاہی اوسکو مطالعہ کرے یہہ شاعر
بڑا غلو مذہب تشیع مین رکہتا تہا پیدایش اوسکی بروز چہارشنبہ بائیسوین ۲۲ شوال
سنہ ۵۶۱ ہجری مین ہوئی بروز دوشنبہ ساتوین رجب سنہ ۶۲۵ ہجری مین درمیان
حلب کی فوت ہوا

نصر اللہ

نصر اللہ بن ہبتہ اللہ بن عبد الباقی بن ہبتہ اللہ بن حسن بن یحیی بن علی فخر القضاۃ
ابو الفتح غفاری حنفی کاتب معروف بکنیت ابن قصاقہ ادیب اور ظریف فقیہ اور متکلم
تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر ظرافت کی ہین ــه

وعلق بعيش تعلقته قرارا على خلوة وارتياع
ولم يبق في المرد الا كما يقال على كله والوداع
فعاجلته عن دخول الكنيف بشيخ مطاع وراي مضاع

اپنی زمانہ کی اکابر میں گذرا ہی بروز جمعہ آٹھوین جمادی الآخر ۶ ہجری مین فوت ہوا

ابو یحیی علیسی

ابو یحیی اور ابو الفضل عیسی ابن سنجر بن بہرام بن جبرائیل بن خمار تکین بن طاش تکین اربلی معروف حاجری
لقب اوسکا حسام الدین ایک لشکری آدمی تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی بہت باریک مضمون
اور جید کہتا تہا اوسکی دیوان مین شعر اور دو بیت اچہی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ اکثر بار
اوسنے اپنی شعر مجکو سنائی ہین از انجملہ یہہ ہین ؎

ومهفهف من شعره وجبينه	امسى الورى في ظلمة وضياء
لا تنكروا الخال الذي في خده	كل الشقيق بنقطة سوداء

یہہ شعر جو اپنی بہائیکو جو اربل مین تہا سنہ ۶۱۹ ہجری مین اوسنی لکہی تہے

الله اعلم ما القى سوى رمق	مني فراقك يا من قربه الامل
فابعث كتابك واستودعه تعزية	فربما مت شوقا قبل ما يصل

ابن خلکان کہتا ہی کہ جب مین اربل سی آخر ماہ رمضان سنہ ۶۲۶ ہجری مین نکلا وہ قلعہ اربل مین
قید تہا اوسکا حال طویل ہی اوسکی شرح بہت لنبی چوڑی ہی تہا اسلئے ذکر کرنا مناسب نہین پہر مجکو
خبر پہونچی کہ وہ مخلصی پاکر ملک مظفر حاکم اربل کی پاس گیا اور ملازم ہوا اور لباس اوسنے
اپنا بدلکر صوفیہ کا لباس پہنا بعد وفات مظفر الدین کی اربل سی کوچ کر گیا تہا پہر وہین
آرہا بعد ازان بروز جمعرات دوسری شوال سنہ ۶۳۲ ہجری مین فوت ہوا باب المیدان مین
مدفون ہوا

فتیان

بن علی بن ثمال حنفی دمشقی معروف شاغوری وہ فاضل اور شاعر ماہر تہا بادشاہون کی خدمت
مین بہت رہا اونکی اولاد کو تعلیم کی اوسکا ایک دیوان بہی ہی اوسمین قطعی بہت اچہی مین

زاہد اپنی ایک زمین ہی وہان مدت تک وہ رہا اوسیسے تعلق ہی اوسکی مدح مین لکھا ہین یہہ اوسکے شعر ہین

فذا خمر الخمر کانون بکل قدح	واخمد الجمی فی الکانون حین قدح
یا جنۃ الزبدان انت مسفرۃ	بحسن وجہ اذا وجہ الزما کلح
کالثلج تطن علیک السحب تنذ فلہ	والجو لجلجۃ والقوس قوس قزح

جب حمام مین شدت حرارت سی گہبرا یہہ کہا

اری ماء حمامکم کالحمیم	نکابد منہ عناء وبوسا
وعہدی بکم تسمطون الجدی	فیا بالکم تسمطون التیوسا

فیتان مذکور چبیسوین محرم ۶۱۶ھ ہجری مین فوت ہوا باب صغر مین دفن کیا گیا

سعدی شیرازی

شیخ سعدی شیرازی سعید خطا ورنیک طالع شہر شیراز مین پیدا ہوا اوسکی ظاہر ہونی سے ادب کی رونق ہوئی ہر ایک ملک مین اوسکی تصانیف نے رواج پایا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچہی ہین — اوسکی تصنیفات سے ایک کتاب گلستان نثر ہی جو ہندوستان مین اور ایران وغیرہ مین داخل درس اور بوستان نظم مین ہی — اور ایک دیوان فارسی کا بہت اچہا ہی اشعار اوسکی بہت پاکیزہ ایک دیوان عربی ہی اوسمین قصاید بہت اچہی عربی زبان مین لکہے ہین غزلین عربی بہی تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ سعدی مذکور واسطے ملاقات خسرو ملو ملی ہند کی ہندوستان مین آیا تہا اور شیخ مذکور نے اردو مین بہی شعر کہی ہین لیکن وہ شعر جو اردو سعدی کی طرف منسوب کرتے ہین واقع مین سعدی دکہنے کے ہین اوسکی نہین شیخ کی کلام وہ نہین یہہ غلطی تذکرہ نویسون کی ہی وہ شعر یہہ ہین ـــ

ساتوین صدیکی شاعر

تشقه جو دیدم بر رخش گفتم که یہ کیا دیت ہی — گفتا که در سی باوری اس شہر کی یہہ ریت ہی
ہمنی تمہیں کر دل دیا تم دل لیا اور دکہہ دیا — ہم یہہ کہا تم وہ کہا ایسے بہلے یہہ ریت ہی
سعدی بگفتا ریختہ در ریختہ در ریختہ — شیر و شکر ہم ریختہ ہم ریختہ ہم گیت ہی

واقع مین ایک سعدی دکہنی گذرا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سعدی شیرازی نی اردو مین شعر نہین کہا الا آنا سعدی کا ہندوستان مین اور سوا اسکی اور ملکون مین سفر کرنا ثابت ہی اوسکی کتابون سی لوگون کو بہت نفع ہوا ہی واقع مین وہ کتابین بہت مفید ہین اور صاف صاف زبان شستہ فارسی ایسی لکہی ہی کہ ایسی لطافت اور پاکیزگی سی کوئی نہین لکہہ سکتا غرض اسکائی ہماری صرف عربی شاعرونکا بیان کرنا جو نکہ منظور ہی اس کلام سی باز ہو کر یہہ بیان کرتے ہین کہ سعدیکا ایک دیوان عربی بہت اچہا اور لطیف ہی جیسی فارسی اشعار اوسکی خالی مزاق اور کیفیت سی نہین ویسی ہی اوسکی عربی اشعار رنگین علاوت سوجہ دہی سعدی شیرازی درمیان سنہ ۶۹۱ ہجری کی فوت ہوا اوسکی قبر شیرازمین ہی یہہ شعر اوسکی ہین سعد مدرسہ نظامیہ مین ابو الفرج سی علم سیکہا چودہ حج کئی عمر اوسکی ایک سو دو برس ایک سو بیس برس کی ہوئی

فاح نشر الحمی وہب النسیم — وتراءی من فرط وجدی اہیم
ان لیل الوصال صبح منیر — ونہار الفراق لیل بہیم
ووداع الحبیب خطب جزیل — وفراق الانیس داء الیم
فتن العابدین صدغ وسیم — آہ لوکان فیہ قلب رحیم
یا وحید الجمال انی وحید — یا عدیم المنال قلبی کلیم
سلوتی عنکم احتمال بعید — واقتضاحی بکم ضلال قدیم
معشر اللائمین فیما جہلتم — لو رایتم جمالہ لم تلوموا
ان نار الہوی لدی کل صب — مع ذکر الحبیب روض نعیم

کل

ساتوین صدی کی شعراء

كلّ من يدّعي المحبة فيكم　　ثم يخشى الملام فهو مليم

یہہ شعر بہت اچہی ہین

يا نديمي قم وسبّه　　واسقني واسق الندامى
خلّني اسهر ليلي　　ودع الناس نياما
اسقياني وهدير　　الرّعد قد ابكى الغماما
في زمان سجع الطّير　　على الغصن وحاما
واوان كشف الورد　　عن الوجه اللثاما
ايّها المصغي الى الزهاد　　دع عنك الملاما
فزبها من قبل ان　　يجعلك الدهر عظاما
قل لمن عيّر اهل　　الحبّ بالجهل ولاما
لا عرفت الحب هيهات　　ولا ذقت الغراما
لا تلمني في غلام　　اودع القلب سقاما
فبداء الحب كم　　من سيد امسى غلاما

جمال القرشی

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی مصنف کتاب صراح اللغۃ کا وہ کہتا ہی کہ مدت سے مجکو صحاح جوہری کی تلاش تہے یہہ خیال تہا کہ اگر کہین سے ملتی پاون تو خریدون یا لکہہ لون چنانچہ ایک نسخہ اس کتاب کا مدرسہ صاحبیہ برہانیہ مسعودیہ مین درمیان کاشغر کی ملنی پایا وہ جا بجا ناقص مجکو یہہ شوق ہوا کہ اسکو مختصر کرون مگر پہر کبہی ارادہ کرتا تہا اور کبہی اس خیال سے باز آتا تہا آخر کار اوس نسخہ کا انتخاب کیا جو اوسمین اطالۃ الاطناب تہا وہ چہوڑ دیا یعنے اشعار عرب جو بطور تمثیل اوسمین داخل کئی تہے وہ چہوڑ دیے مگر آثار اور آیات کی گواہی و غیرہ مثال سے

ساتوین صدی کی شاعر

رہتی دی اور چند اشعار ہیں جہان اونکی بہت حاجت تہے لکہے اور حروف تعریف حذف کرکا مفردات کا ترجمہ فارسی زبان مین کیا اور مثل صحاح جوہری کی ترتیب اوسکی کی اور نام اوس کتاب کا صراح من الصحاح رکہا اور یہہ شعر اوسنے جوہری کی تعریف مین اور اس تصنیف مین لکہے ہین

لله در الجوهری فانه	لعلی اذ دی التصنیف احسن مرتق
عمل الصحاح وحاز فی ترتیبه	قصب السباق لما به لو یسبق
هذا الصراح من الصحاح مروق	یصفو لشاربه وما بمرنق
یسقی به القرشی ندمان النهی	کاسی فوائد مطرف ومعتق
فاشرب لتحظی کاسه اذکتیس	یخطی بها لا حظمنه لا احمق

دوشنبہ کی دوپہر کو تیسوین ذی القعدہ سنہ ہجری مین نسخہ صراح کا وہ مصنف لکہہ چکا تہا اور تالیف اور تسوید سے بروز سہ شنبہ سولوین ماہ صفر سنہ ۶۸۱ ہجری کو فراغت درمیان کاشغر کی پائی اور تاریخ وفات اوسکی معلوم نہین ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد الغنی المغہری المقری نابینا حصوی قیروانی شاعر مشہور ہی ابن بسام صاحب ذخیرہ لکہتا ہی کہ وہ بلاغت کا دریا اور صناعت شعر کا استاذ تہا عالم متبحر اوسنے قران شریف لوگون کو بہت پڑہایا ہی ایک قصیدہ دوسو نو ۲۰۹ شعر کا قرات نافع مین اوسنے لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکا صفحہ ہستی پر یادگار ہی یہہ شعر اوسکے ہین جو مشہور رہین سے

یا لیل الصب متی غده	اقیام الساعة موعده
رقد السمار فارقه	اسف للبین یردده

واله

قدمل مریضك عوده	ورثی لاسیرك حسده

آٹھوین صدیکی شاعر

لم یبق حفاك سوی نفس	زفرات الشوق تصعده
هاروت یعیض علم السحر	الی عینیك ویسنده

یمن کو جاتی ہوئی آخر ماہ صفر سنہ ۶۱۵ ہجری مین وفات پائی — تمام ہوئی صدی ساتوین
اب آٹھوین صدیکی شاعرون کا بیان کرتا ہون

حصہ آٹھوان

صدی آٹھوین

اس آٹھوین صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو اس صدی مین فوت ہوئی یا زندہ تہی

شہاب الدین

محمد بن خطیب بن نباتہ اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ وہ شیخ اور امام زمانہ یگانہ روزگار شہاب الدین محمود بن سلمان بن فہد حلبی منشی تہا شریف دمشق کی دربار مین کار انشا کا اوسکو تفویض تہا اوسکا یہہ حال ہی کہ وہ دریا تہا اپنی نظم اور نثر کی عجیب و غریب موتی بحر فکر مین غوطہ لگا کر نکالتا تہا ادیب اور عالم اور لغوی صاحب رسالون اور قصاید کا گذرا ہی اوسکی یہہ دو شعر مین سے

فالدین منتصر بیوم جلاده	لشبا أسنته و یوم جداله
والملك منتظم بما نثرته من	هام الاعادي مرهفات نصاله

یہہ ادیب میان سنہ ۷۲۹ ہجری کے موجود تہا تاریخ وفات اوسکی نہین پائی

بدر الدین

محمد بن خطیب اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ وہ صدر کبیر اور عالم بی نظیر بدر الدین محمد بن صدر الکبیر احمد شیبانی معروف ابن عطار ہی وہ سردار اور بڑا منشی ادیب کامل تہا خطیب مذکور اوسکی حق مین کہتا ہی کہ اب تک کوئی شخص دمشق مین اوسکی برابر منشی اور شاعر

آٹھویں صدی کی شاعر

اور شہو لیا نہیں ظاہر ہوا بہت تعریف اوسکی کی ہی یہہ شعر اوسکی ہیں جو کتاب سجع مطوق ہیں لکھے گئے ہیں

نفس یزینها سماجتها	كالغيث عمّ وليس ضرر
سبحان من للجود صورة	ملكا كريما من بشر
واه صنايع ابدت كرما	تتلى اوامره من السّور
وكم مثل ما شرف الزمان بها	فيها جال الكتب والسير

آٹھویں صدی میں درمیان دمشق کی وہ تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہوئی

علاوالدّین

محمد بن خطیب لکھتا ہی کہ وہ صدر کبیر فاضل بارع علاو الدین علی بن صدر کبیر شمس الدین محمد بن غانم منشی شریف ملک شام کا تہا ان بلاد اور شہروں میں منشی اور شاعر مشہور تہا اوسکی حق میں درمیان کتاب سجع مطوق کی لکھا ہی کہ اگر وہ چاہتا ہر روز ایک دیوان تصنیف کر سکتا تہا کیونکہ اوسکو شعر گوئی کی بڑی دست قدرت تہے یہہ شعر ایک نامہ میں خطیب مذکور کو اوسنے لکھکر بہیجے تہے جو داخل سجع مطوق اوسنے کئے ہیں

ملكا اذا وافاه كل مؤمّل	ادبى على الاطماع منه وزاد
شاد العلى وبحقه ساد الورى	افديه اذ ساد الانام وشاد
كم قد اجاد مبالغا في فضله	وعلى وفود محله كم جاد
واذا اتى ابوابه مستصرخ	يلقى به الاسعاف والاسعاد
ويرى علوم الدين عنه وكيف	لا اذ كان للدين الحنيف عمادا
كم قد ازال بسيفه من مارد	ولبشيه كم قد انال مرادا
من حل ناديه فنادى معلنا	منه الندا الباه حين تنادا

مستظهر هوفی الجدال بفضله	وبنصله یردی العدا وجلادا
لازال بالقهر الشدید بکید	من عاد ویکتب الحسادا

درمیان ۶۶۵ھ ہجری کی وہ زندہ تہا اوسکی تاریخ وفات کی مجکو اطلاع نہین ہی

تاج الدین

شیخ تاج الدین ابو المحاسن عبد الباقی بن عبد المجید بن عبد اللہ یمانی اچہا شعر کہتا تہا وہ درمیان قاہرہ کے ۷۴۳ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سہ

لا اعرف النوم فی لیلی رضاً وجفا	کان جفنی مطبوع علی السہد
فلیلۃ الوصل تغفی کلها سهرا	ولیلۃ الهجر لا اغفی من الکمد

طنبغا حاولی

اچہا شعر کہتا تہا بیماری استسقا کی سبب ۷۴۴ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین

شبہ فقد لاح برق الثغر بالبرد	واستشق کاس الطلا من کف ذی غید
مستعرب اللفظ للاتراک نسبته	له علی کل صب صولۃ الاسد
یا عاذلی خلنی فالحسن قلده	عقدا من الدر لا حبلا من المسد

ابو حنان

شیخ اور امام وعالم اثیر الدین ابو حنان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حنان اندلسی قرناطی وہ بہی شعر کہتا تہا ۷۴۵ھ ہجری مین ماہ صفر کی بارہوین تاریخ ہفتہ کی دن فوت ہوا یہہ دو شعر کسی اون پوش کے ہجو مین اسکے ہین سہ

ایا کاسیا من جبۃ الصوف نفسه	ویا عاریا من کل فضل ومن کیس
اتزهی بصوف وهو بالامس مقبح	علی نعجۃ والیوم اضحی علی تیس

ابن حُبلی

محمد بن محمد مشہور و معروف ابن حبلی بہت اچھا شعر کہتا تہا کسی شاعر کی ہجو مین کہتا ہی

وشاعر یزعم من غرّۃ وفرط جھل انہ یشعر
یصنفہ الشعر ولکنہ یحدث من فیہ ولا یشعر

سنہ ۷۳۰ ہجری مین پچیسوین محرم کو فوت ہوا

الحسن

حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد السید ادنوی معروف بنام شمس شاعر مشہور ہی وہ شاعر ظریف اور سبک روح تہا کہتے ہین کہ وہ ایکدفعہ اصول بن معطی کے پڑہتا تہا پڑہتی پڑہتی تنگ آگیا اوسوقت بیاض ہاتہہ مین لیکر یہہ شعر لکہے ہے

ان الملیحۃ والملیح کلاھما حضروا من مات ھناک وعود
والروض فتحت الصبا اکمامہ فکانہ مسک بفوح وعود

شہر خوص مین درمیان سنہ ۷۰۲ ہجری کی فوت ہوا

ابن حبیب

طاہر بن حسین عمر بن حبیب الزمن ابو المعز ابن بدر ابن محمد حلبی حنفی معروف ابن حبیب ہی سخاوی کہتا ہی کہ سنہ ۷۴۳ ہجری مین درمیان حلب کے پیدا ہوا — نحو اور لغت اور فقہ تحصیل کی شراب پیتا تہا اور شعر کہتا تہا نظم اور نثر اچھی کہتا تہا اوسکی ہجو شعر مین ہے

الملک الطاہر فی عزۃ فذل من ظل ومن طاشا
وود فی قبضتہ طائعا بمینہ العاصی ومن طاشا

ناظم منہاج

امام شمس الدین محمد بن عبد الکریم بن رضوان موصلی ناظم منہاج ہی ذہبی کے حقیقین

یہہ شعر اوسینے کہے ہین سے

ما زلت بالطبع اهوا کروما ذکرت   صفا بکرقط الاهمت من طرب
ولاعجبت اذا ما ملت نحوکم   فالناس بالطبع قدما لوالی الذهب

سخاوی کہتا ہی کہ وہ ایک امام ائمہ ادب سی گذرا ہی منہاج کی نظم کی لغت
اور فقہ سیکہی ۸۰۳ ہجری مین فوت ہوا

جعبری

علی بن محمد ابن ابراہیم علا ابوالحسن جعبری نابلسی حنبلی یہہ شعر اوسکے ہین سے

عجبت لاصوات الحمام اذا علت   عنا لمسرود ونوحا لمحزون
وبدنا لمفقود وسحوالعاشق   وشوقا لمشتاق وتسهید لمفتون

سخاوی کہتا ہی درمیان کتاب ضوء کی کہ ۷۷۳ ہجری مین پیدا ہوا تاریخ وفات کی
ذکر نہین کی

الفخر عبد الرحمن

ابن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کاتب وزارت دمشق کا والی قاہرہ
مین اوسکو بلایا تہا راہ مین کسینی زہر کہلا کر مارڈالا انشی گری خوب جانتا تہا
فن حساب سے خوب ماہر تہا ذکی بڑا تہا شعر اچہا کہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین سے

علقتها معشوقة حسنا لها   قدعمها بالحسن بل خصصا
یا وصلها الغالی وبا مهجتی   لله ما اغلا وما ارخصا

درمیان ۷۹۵ ہجری کی فوت ہوا

المجد فضل اللہ

وہ بیٹا عبد الرحمن بن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کا درمیان ماہ شعبان ۷۶۷

ہجری کی پیدا ہوا لاڈ اور چاؤ اور نعمت مین پلا پہر گہر سی نکلکر علم ادب سیکہا شعر کہنے لگا
شعر اوسکی بہت اچھے ہین اپنی باپ کی تہنیہ مین بوقت پہنچنے سفر کے کہتا ہی سه

هنيت يا ابتي بعودك سالما | وبقيت ما طرق الظلام نهار
ملئت بطون الكتب فيك مدائحا | حتى لقد عظمت بك الاسفار

عفیف تلمسانی

وہ سلیمان ابن علی ابن عبد اللہ ادیب شاعر ہی ذہبی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ ایک
کافر صوفیون مین سے گذرا ہی اور شعر اوسکے بڑی رتبہ کے ہین بلاغت اور بیان
اوسمین گویا بہرا ہوا ہی مگر الحاد بہی اون مین بہت ہی پانچوین رجب ۶۹۰ ہجری کو
فوت ہوا اوسکی اسّی برس کی عمر تہی یہہ اوسکی شعر ایک غزل کے ہین سه

يا ديار الاحباب لا زالت الا | دمع في ترب ساحتكم منذ اله
ويمشي النسيم وهو عليل | في معانيك ساحبا اذ يا له
اي عليس مضى لنا فيك ما اسرع | ما كان كالخيال ذواله
من فتات بديعة الحسن ترنو | بجفون لحاظها نباله
ورحيم الدلال حلو المعاني | تتثني اعطافه الفتاله
ظبية ينهر العقول جمالا | وغزالا تغار منه الغزاله
فرعى الله ذلك الغصن حفظا | وسقاه من الوفي سجاله

عمر ابن علیبی

عمر ابن علیبی بن نصر بن محمد بن علی بن احمد بن حسن بن حسین بن احمد بن عمر بن حریث بن جعفر
بن عبد الرحمن بن شافع بن ثابت بن تمیم بن عمر بن عبد اللہ بن معمر بن عثمان بن عمر
بن کعب بن سعد بن تمیم تمیمی امیر مجد الدین ملطی عوصی ادیب اور فاضل و نحوی شاعر تہا

یہہ اوسکی شعرہین سے

وما الشعر مما ارتضی کنیتی بہ — لعمری ولا وصفی بہ فی المحافل
ولا قلتہ کی ابتغی بعطا لہ — ہنالک ان اجزی علیہ بنائل
ولکن دعتنی شمة مصریة — الی قولہ معروفة فی قبائل
فابدیت ما قد جال فی النفس سالکا — بابداء ما ابدیت سبل الافاضل
فلا تنکروا ما ابرزتہ سجیة — طبعت علیہا من سجایا الاوائل
فلا تنکر الاقوام سجع حمامة — اذا ہتفت فی صبحہا والاصائل

ماہ شوال سنہ ۷۷۱ ہجری مین فوت ہوا

جمال الدین

جمال الدین ذوالکنی محمد بن شمس محمد بن محمد بن حسن فاروقی حیرت مین پیدا ہوا دہین فوت ہوا وہین پرورش پائی دمشق مین آکر ابن نباتہ کی نام سے مشہور ہی سخاوی کہتا ہی وہ علامہ اور امام اہل ادب کا گذرا ہی اوسنے ابوالفداء اسماعیل صاحب کتاب المختصر فی احوال البشر مورخ مذکور کی تعریف بہت کی ہی یعنی یہہ دیباچہ مین ابوالفداء کی ترجمہ کی اوسکا ذکر کیا ہی اوسکی یہہ شعرہین سے

ان انت صدقت ما جاء الحدیث بہ — وبالقدیر کتاب اللہ فی الازل
وحیت فی الحشر مطلوقا بلا احد — یشکوا علیک ولو فی اصغر الزلل
رایت فی الحال ما تقضی بہ عجبا — ولو اتیت نظلم النفس کالجبل

درمیان قاہرہ کی ماہ صفر سنہ ۷۶۸ ہجری مین اسی برس سے زیادہ ہوکر فوت ہوا باب النصر کی قبرستان مین مدفون ہوا

مطرزی

آٹھوین صدیکی شاعر

شاعر سطرزینبی اوسکی ابو القاسم نام عبد الواحد بن محمد بن یحیی بن ایوب کا سطرزی ہی وہ شاعر مشہور ہی اوسکی تصنیف سی کئی کتابین علم ادب مین ہین شعر بھی اچھا کہتا ہی ایک شرح مقامات حریری کی اوسنی عربی لکھی ہی ہمنی بھی دیکھی ہی وہ ہندوستان مین بھی بہت موجود ہی اوسکی یہہ شعر ہین

وکل نار علی العشاق مضرمہ	من نار قلبی او من لیلۃ الصدف
نار تجلت بہا الظلماء واشتبہت	بسدفیہ اللیل فیہا غرۃ الفلق
وزادت الشمس فیہا الید واصطلحا	علی الکواکب بعد الغیظ والحنق
مدت علی الارض بسطا من جواہرہا	ما بین مجتمع وار دمفترق
مثل المصابیح الا انہا نزلت	من السما بلا رجم ولا حرق

۷۳۹ ہجری مین فوت ہوا

صلاح الدین خلیل

صلاح الدین ابن ایبک صفدی کنیت اوسکی ابو الصفا مصنف کتاب وافی بالوفیات کا یہہ حروف معجم کی ترتیب پر تیس جلد مین ہی وہ ادیب اور شاعر اچھا نظم اور نثر اوسکی بہت خوب تہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ علامہ عصر اور چند فنون ادب کا جاننی والا تہا اوسکی تعریف اوسنی کی ہی یہہ اوسکی شعر ہین ع

ان لم تواصلنی تصدق بالکری	لیزورنی فیہ الخیال الزائل
وانظر الی فقری لوصلک واغتنم	اخری وقل للدمع قف یا سائل

ابن سقطی

علی ابن احمد بن خلیل بن ناصر بن علی بن نطی نور الدین اسکندری الاصل قاہری شافعی ہی ابن سقطی اوسکو کہتے ہین درمیان ماہ محرم ۸۴۳ ہجری کی پیدا ہوا اوسکی اشعار نسبتی ہیں

آیا کرتی تہے کیونکہ وہ مزخرفات بہت کہتا تہا ازانجملہ یہہ شعر منارہ مؤیدیہ کی کر پڑنی پر اوسنے کہے ہیں

بنی سلطاننا المؤید جامعاً ۔۔۔ حوی حسنا وبهجة زونق

سعی بها کل جامع مصر ۔۔۔ له منارة بنیت فوق برج عقیق

مالت من ثقل الحجار بها ۔۔۔ علی سفل یقول بلسان الحال ما طلق

جمال الدّین

جمال الدین ابو الحسن بغدادی اور شاعر اور ادیب اور ماہر تہا بارہوین ربیع الاول ۷۵۵ھ

ہجری مین پیدا ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سه

لیت العواذل للعشاق ما خلقوا ۔۔۔ کم عذبوا بالیم اللوم شتاقا

اسجاه نوح حمامات فصاح لها ۔۔۔ من اسود الدمع یوم البین اطواقا

شعر بہت اچہا کہتا تہا دیوان بہی ضخم ہستی موجود ہی انتیسوین تاریخ جماد الاخر ۸۲۶ھ

ہجری مین فوت ہوا تمام ہوئی آٹہوین صدی اب نوین صدی ہوتی ہی شروع

نوان حصّہ

نوین صدی

جو ادیب یا مصنف یا شاعر اس صدی مین فوت ہوا اونکا بیان ہوتا ہی

نہرمسی

نور الدین علی بن محمد بن عبد اللہ ابو محمد نہرمسی محلی ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۸۶۵ھ ہجری مین

تقریباً یہہ شخص پیدا ہوا علوم محصلہ اور ادب حاصل کرکے فاضل ہوا چند کتابین اوسنے

تالیف کین ازانجملہ ایک کتاب کا نام قلاید النحور طہور الحور ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تالیف

نظم اوسکی یہہ ہی سه

جاء بی من حبیب قلبی کتاب ۔۔۔ عجب الناس اذ داو ارساله

نویں صدی کی شاعر

قلت لا تعجبوا فان حبیبی ۔۔۔ مالکی وهو مختفی بالرساله

بروز ہفتہ دوسری تاریخ جمادالاخر ۸۸۳ھ ہجری مین فوت ہوا

ابن شحنه

قاضی محب الدین ابو الولید محمد بن محمد بن محمود حلبی معروف ابن شحنه سخاوی کہتا ہی کہ وہ کثیر الدعوات اور صاحب استحضار اور عالی ہمت آدمی تہا بہت کچہہ اوسکو یاد تہا ایک تاریخ بہت لطیف اونے تالیف کی ہی شعر اوسکی اچہی ہین ؎

اسایر بالجرعا اسیر ومن ۔۔۔ همی لا اعرف کیف الطریق

فی منحنا الاضلع وادی الغضا ۔۔۔ وفوق سفح الخد واد العقیق

۸۹۰ھ ہجری مین فوت ہوا

ابن ابو الوفاء

ابو الفضل ابن ابو الوفا سخاوی کہتا ہی کہ اوسکو عبد الرحمن اور محمد بہی کہا کرتے تہے وہ علی احمد بن محمد بن محمد بن وفا ابو الفضل ابن شہاب ابو العباس بن عبد الله اسکندری الاصل مصری مالکی شاذلی ہی وہ بہت اچہا طریقہ استعمال مین لاتا تہا نظم کا اوسکو بہت شوق تہا اپنی باپ اور چچا کا مرثیہ اوسنے کہا ہی قطعی بہت اچہی طرح نہایتہ بر کہے ہین ایک اپنی محبوبہ کی مرثیہ مین یہہ اوسنے کہے ہین ؎

مضت فاسه کانت الیفه مضجعی ۔۔۔ فلله الحافظ لها ومراشف

والله اسداغ حکین عفار با ۔۔۔ ونحن علی حکم المضی سوالف

وما کنت اخشی اسرالامن الحیا ۔۔۔ فانی علی ذالک الجفا الیوم اسف

ابو الفضل مذکور ذکی نیک خلق تہا لطیف طبیعت رکہتا تہا دریا نیل مین ڈوب کر فوت ہوا وہ ہمراہ چند شخصون بفضلة الذیل یعنی محمد بن عبد الله لبشکامی — اور عبد الله ابن احمد

بن محمد تنیسی قاضی مالکیہ - اور اونکی قاضی کی بیٹی کی ساتھہ میان ۸۴۱ھ ہجری کی دریا نیل مین ڈوب کرمر گیا ہرچند اونکی لاشونکی تلاش سکے مگر نہ ملے وہ دن عاشوریکا تھا جس روز یہہ لوگ ڈوبی تہے

ابن عناق

ابن احمد بن عرس خلیل بن عناق اوسکو عرس الدین یا صلاح الدین بہی کہتے تھے وہ قاہری اور حنفی تہا ابن عزیز اوسکو کہا کرتے تھے ماہ رجب ۸۱۷ھ ہجری درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی علم نحو اور فقہ وغیرہ پڑہی تدرس تشتکی کی پاس پائی علم ادب بہت پڑہا یہانتک کہ فاضل ہوگیا وہ دانا اور ظریف وعقلمند خوش آواز آدمی تہا قران شریف بہت اچہی آواز سی پڑہا کرتا تہا لشکریونکا سا لباس پہنا کرتا تہا یہہ دو شعر سخاوی نے لکھے ہین سے

خلیلی السطالی الالنس الف ۔۔۔ فقید مت فی حب الغوانی

وان تجلا مدامنا اوقیا منا ۔۔۔ خذانی للمدامۃ والقیانی

جمعرات ۸ شعبان ۸۶۶ھ قاہرہ مین فوت ہوا

عمر ابن محمد زہری

عمر بن محمد بن ثعلب بن علی بن محمود ضمری حلبی حکیم ہی سخاوی کہتا ہی کہ اوسنے ایک قصیدہ علم عروض مین منظوم کیا ہی یہہ دو شعر اوسکی ہین سے

احب ابن انثی ولا اشتہی ۔۔۔ ادی فظ انثی بداری تلوح

لانی اذا اشئت فارقتہ ۔۔۔ وذی ماتقادرفنی عمر نوح

سخاوی کہتا ہی کہ یہ شعر ۸۴۰ھ ہجری مین میری سامنے پڑہی ہے

سمیط

علی ابن محمد لقب اوسکا سمیط مصغر ہی کا جسکا لقب سمیع تہا وہ قاہری ہی حریری ہے

نور بن صدیق شاعر

اوسکو کہتے ہین سخاوی کہتا ہی کہ درمیان ۸۶۹ھ ہجری کی درقاہرہ کی پیدا ہوا اوسجاے پرورش پائی شہاب عباری کا شاگرد تہا سے

یا باعثا شعره انتظارا	لقامة مالها نظیرا
الموت من ناظریك لکن	من شعرك العبث والمنشور

اوسکی وفات کی تاریخ شیخ جار اللہ ابن فہد نے اور سخاوی نے بہی دونون نے نہین لکہی

ابن الآدمی

علی بن محمد بن احمد صدر ابو الحسن ابن امیر دمشقی حسینی معروف بکنیت ابن ادمی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۷۶۷ھ ہجری بین درمیان دمشق کی پیدا ہوا اوسیجائی پرورش پائی اوسی شہر مین انواع علوم اور ادب کی تحصیل کیے اور شعر کہنے کا شوق کامل کیا اوسکو مرگی کی بیماری تہے جسکی ساتہہ قولنج بہی تہا اوسی بیماری مین درمیان ماہ رمضان ۸۱۶ھ ہجری کے فوت ہوا یہہ اوسکی شعر ہین سے

یا منتهی بالصبر کن مغدیا	ولا تطل دفضی فانی علیل
انت خلیلی فبحق الهوی	کن لشجونی راحما یا خلیل

عبد القادر

عبد القادر بن محمد بن محمد بن احمد بن ابی الفتح ابن الفتح ابن شمس انصاری حجازی شاعر مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ بعد نماز جمعہ عشرہ آخر ذیقعد ۸۳۹ھ ہجری مین پیدا ہوا اسے علم پڑہنے لگا نحو اور ادب سیکہا شعر بنائی ایک مجموعہ مسمی المنتهی فی الادب المستهی جمع کیا اوسمین خصایل نیک تہے اور بڑی نصیبہ کا آدمی تہا کئی دفعہ حج کیا ملک شام کی طرف سفر کیا اوسجائی وطن اختیار کیا

یہانتک

یہانتک کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۹۹۳ ہجری مین انتقال پایا یہہ اوسکی شعر مین

دمشق کی مدح مین

قالوا دمشق جنة لانها — اعینها تسقی بها الجنان

قلت نعم عیونها کثیرة — لکنها لیس بها انسان

دمشق کی ہجو مین

دمشق عدي بها حالي عسیرا — وفیها ضاع مالي مع قماشي

واسهال کبطني مستمر — نخالي واقف والبطن ماشي

عبد الرحمن

بن عماد الدین شامي حنفي ملک شام کا مفتي تہا علوم متقدمین کے لوگون کو پڑہا یا کرتا تہا بہت رہت کو نیک صفات آدمي تہا اچہا منشي اور شاعر تہا شہاب الدین افندی نے ریحانة الالباء مین اوسکی بہت مدح کی ہی جو کہ وہ خالي مبالغہ سي نہین ہی اسلئے اوسکا ترجمہ چہوڑ کر یہہ کہا جاتا ہی کہ نظم اوسکی بہت اچہي ہی یہہ اشعار اوسکی ہین ــــ

قد شاب فودي حین تاب فوادي — فکانما کانا علی میعاد

حسن الخواتم ارتجي من محسن — قد من لي قدما بحسن بوادي

وعماد التوحید فهو وسیلتي — في نیل ما ارجوه عند معادي

ان قیل اي سفینة تجري بلا — ماء ولیس لاهلها من فادي

قل رحمة الرحمن من انا عبده — لنسخ العباد فمن هو بن عماد

وله

فلو صائدات القلب اقبلن کالمها — وقبلن راسي ما قبلت مزارها

وقد کنت اودعت الحجی فاستردہ | الی النفس شیب قد اصا دوقانہا
وکان شبابی سب نار صبابتی | فمذ لاح نور المشیب اخمد نارہا

احمد بن شاہین شامی

شہاب الدین آفندی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست تہا اپنی خوبیون اور محاسن مین مستغرق تہا ادیب وفاضل وخوش وشیرین گفتار آدمی تہا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچھی تہے جب شہاب الدین مذکور سینے شام کا سفر کیا یہہ قصیدہ بروقت ملاقات اوسنے سنایا تہا جسکی اول کی یہہ شعر ہین ــــ

ای دھر قد حا دلی بابتہاج | وصباح قد لاح لی بابتلاج
وزمان قد مرّ لی بنعیم | وقران دانا باسعد ناج
وارد یارٍ من غیر وعد حبیب | کشفاء من غیر سبق علاج
واجتماع لنا بغیر اتفاق | کغنیً جاء طالبا ذا احتیاج
وسخاء من الزمان باہنی | نعمة قد اتنت لا جوح راجی
لقدوم المولی الامام المفدّا | احمد السید الہمام الخفاجی
الشہاب الذی اضا فضائت | شامنا من سراجة الوہاج
زار نا فی دمشق عیث روی | عیث علم من طبعه الثجاج

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو طیب

ابو طیب بن رضی الدین نزیل شام اچہا فاضل اور ادیب تہا کثرت علم کی اور فنون کے اوسکو جنون ہوگیا تہا ہر ایک چیز سی وسوسہ کرتا تہا محبت اور عشق کا تخم اوسکی دل مین پیدا ہوکر بڑا درخت ثمر دار ہوگیا پہر لوگون کو چہوڑ کر بہاگنے لگا مدت تک سودائیون کیطرح

نوبن صید بکی شاعر

بہر اکیا اوسکا یہہ دستور تہا کہ ہر ایک آدمی سے خوف اور وسوسہ کرتا تہا طبع اوسکی بہت نازک تہے
اور شعر باریک مضمون کے کہتا تہا خوش خط بہی تہا بروقت مصافحہ کر بیکے اوسنے کہے تہے وہ یہہ شعر منہا

صادفتہ والحسن حلیتہ ۔۔۔ کالریم لا ذعنا و لا قلبا
واللعس للالحاظ ابرزہ ۔۔۔ والبدر اقرب منہ الی قربا
اھوی لتو بیتی و مدا یدا ۔۔۔ وفق المنی فتنا ول القلبا

یہہ چند اشعار اوسکی ایک قصیدہ کی ہین جو ریحانۃ الالبا رمین لکہے ہین

مؤنبی لا ترحنی فی عذلی ۔۔۔ فحبذا حبہ علی و لی
غصن دلال اغر طلعتہ ۔۔۔ شمس الضحی فوق ناعم خضل
یجول فی عطفہ الدلال اذا ۔۔۔ یحمل لفویہ فترۃ الکسل
رقمت فی طرس خدہ قبلا ۔۔۔ فظل یمحو بنانہ قبلی
واخجل الورد فی نظارتہ ۔۔۔ شقیق خد فی وردتی خجل

ابن الخراط

سلمان بن عبد اللہ الزین ابو الفضل بن العاصی علامۃ الشمس مروزی الاصل حموی مولد حلب
اوسیجاہی پرورش اور بڑا ہوا شافعی مذہب تہا چند علوم پڑہی علم ادب سیکہا
شعر نادر کہے ادبا سے مناظرہ کرتا رہا بزرگون کی بہت مدح کی خصوصًا صاحب حلب مین آیا
حاکم حلب کی مدح مین ایک ہزار قطعی کہکر ایک کتاب مسمی الفیہ ابن مالک جمع کرکی نذر
اوسکی گذرانی یوسف ابن مالک اوس حاکم کا نام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سہ

ولما بدا بدر الدجی لابن مالک ۔۔۔ تغشاہ دون العتب منہ سناہ
فقلت وتداوی الیہ لیکرو ۔۔۔ اذا یوسف اوا الیہ اخاہ

ولہ

نویں صدی کی شاعر

ان مات والدی الشفیق فان لی دمعا بسیل علیہ فی وجنات
ولربما کف الحزین دموعہ صونا لہمتہ من الہفوات
حیف الوقیعۃ قبل وقت وقوعہا فاذا استقرت ماہوات

سخاوی درمیان ضوء لامع کی کہتا ہی کہ شروع محرم ۸۴۴ھ ہجری مین ستاتہہ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

خزرجی مورخ

علی ابن حسن ابن ابی بکر ابن حسن بن علی ابن دہاس موفق الدین ابو الحسن خزرجی زبیدی یمنی مورخ ہی سخاوی درمیان کتاب ضوء کی لکہتا ہی کہ اوسنے علم ادب اور تاریخ بڑہنی شروع کی البتہ ان دونون علمون مین ہوا کہ مورخ ہوگیا ایک تاریخ اوسنے برسون پر مرتب کی ہی اور ایک اسماء پر اوسکا نام جو برسون پر مرتب ہی طراز اعلام الزمن فی طبقات اعیان الیمن — اور العقد الفاخر الحسن فی طبقات اکابر الیمن یہہ بہی تاریخ ہی نظم اور نثر اچہی لکہتا تہا آخر ماہ ذالحجہ ۸۱۲ھ ہجری مین ستر برس سی زیادہ ہوکر فوت ہوا

علی ابن عمر

علی بن عمر ابن عبد العزیز بن معرور ابن ابراہیم بن عرار بن احمد النور سعاسی قاہری ازہری ہی درمیان گانو سعاسی کی پیدا ہوا یہہ ایک گانون دیہات مصر کا ہی ستر ہوین تاریخ ماہ رجب ۸۲۵ھ ہجری مین ولادت پائی اوسکی شعر اچہے ہین یہہ اوسنے اوسوقت کہے ہین جب شہاب الدین نے اوسکو مدرسہ سی معزول کیا ہی سہ

ال الشہاب فجاءنا الشیاطین وغایۃ الاسد ولعتز السراحین
وقد تواصوا علی مالانہ سدد ففی وصیتہم ضاع المساکین

سخاوی درمیان ضوء کی لکہتا ہی کہ دہ ماہ جمادالاولی ۸۹۹ھ ہجری مین فوت ہوا

نوین صدیکی شاعر

ابن خطیب داریا

ایک شاعر مشہور ہی نام اوسکا محمد ابن محمد ابن سلمان ابن یعقوب بن علي بن سلامبه ابن عساکر بن حسین ابن قاسم ابن محمد ابن جعفر ابو المعالي ابن الشہاب انصاری ہی مشہور ابن خطیب داریا بروز چہارشنبہ تیسری تاریخ ربیع الاول ۷۴۵ھ ہجري مین پیدا ہوا علم فقہ سیکہا علوم عقلیہ تحصیل کین کتابین بہت اچہی تصنیف کین از ان جملہ ایک کتاب الاستاع بالاتباع ہی یہہ لغت مین ہی حروف کہ ترتیب پر مرتب ہے — ایک کتاب محبوب القلوب ہی — ایک طرح الحماصہ شرح خلاصہ کی اس کتاب مین نثر اور نظم دونوا ویسے لکہے ہین اپنی وقت مین درمیان شام کی شاعر بے نظیر تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

یاعین ان بعد الحبیب و داره	وبات منازله وسط مزاره
فلك الهنا فقد ظفرت لطایل	ان لم تریه لهذه الآثار

ولہ

هات اسقني الصهباء یا مونسي	قد فاح نشر الورد والنرجس
والوقت قد راق ورق الهوی	وجاد بالعطف الزمان المسي
والروض قد وافا بازهاره	ینیه فی زاره من الملبس
کانما الاغصان عید وقد	لبس اثوابا من الاطلس
کانما سحرورها راهب	بردد الانجیل فی برنس
کانما منثورها عاشق	صب باثواب الضنا مکتسي
کانما غصن البان قد الذي	اهواه فی ملبوسه السندسي
کان بدر التم تحت الدجی	جبینه الباهر فی الحندس

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سخاوي کہتا ہی خطیب وریاہ مذکور بڑا عقلمند اور ذکی اور نیک فکر مشہور تہا حاصل کلام یہہ ہی کہ وہ اعجوبہ روزگار وں کا اور عقل میں تہا ماہ ربیع الاول یا صفر میں درمیان ۸۸۱ کی ساٹہہ برس سے زیادہ کا ہو کر فوت ہوا

نواجی

شمس محمد بن حسن علی بن عثمان نواجی پہر قاہري شافعی ایک فاضل تہا جسنے لوگوں کو پڑہایا اور کتب تصنیف کیں نظم اور نثر اوسکی اچہی ہی مدح اور ہجو دونو لکہتا تہا فنون ادب سے خوب جانتا تہا باوجود اس فضیلت کی خوشخط تہا یاد بہت کچہہ رکہتا تہا سے

لمجد بنی اشیرات بر فضل ... بسلسلة الرواة ذوي العنایة
بجامعة الاصول علت منارا ... ووفی الغریب له النهایة

سخاوي کہتا ہی کہ ماہ جماد الاول ۸۵۹ ہجری میں فوت ہوا اوسکی عمر ستر سے زیادہ تہے

سلمونی

شاعر مشہور عبید اللہ ابن محمد بن یونس بن حامد سلمون کا رہنی والا قاہري ازہري شافعی شاعر ماہ رجب ۸۵۴ ہجری میں درمیان سلمون کے پیدا ہوا قاہرہ میں آکر تہوڑي روز شغل کیا صوفیوں کے کلمات بہت یاد کئی پہر شعر کہنے پر متوجہ ہوا بہت دیوانونکا مطالعہ کیا پہر مدح اور ذم لکہنے لگا یہہ اوسکی شعر ہیں سے

ومُلزمي بالعروض اتقنه ... وذاك مالا اراه لی اربا
فقلت دعنی مما یکلفنی ... فالطبع لاشك یغلب الادبا

المجد ابو الفدا

المجد ابو الفدا اسماعیل ابن ابراہیم بن محمد بن علی کیانی تنسي قاہري ہی مشہور حنفیہ کا قاضی تہا اوسکی تصنیفات علم فرایض میں بہت ہیں اوسمیں اکثر فنون کا ذکر ہی اوسکی نظم اور نثر

دونوں اچھی ہیں قصیدہ بردہ کا اوسنے خمسہ کیا ہی یہہ دو شعر صناعت شعرگوئی کی ذم میں اوسنے لکھے ہیں ہ

لا تحسبن الشعر فضلا بارعا ۔ ما الشعر الا محنة وخبال

الهجو وزن والرثا تناحة ۔ والعتب ضغن فی المدیح سوال

ماہ ربیع اول سنہ ہجری میں فوت ہوا

عمر ابن عبد اللہ

عمر ابن عبد اللہ السراج اوسکو زین الدین کہتے ہیں انصاری اسوانی تہا اسوان میں در میان سنہ ٦٢ ہجری کی پیدا ہوا ماہ ربیع الاول سنہ ٢٦ ہجری میں فوت ہوا یہہ شعر اوسکی نظم

ان تحسدونی لما اعطیت من ادب ۔ فذاک اعقبهم ما اعقب الوارث

کذاک ابلیس للاراح من حسد ۔ لادم عقب الا دخال بالنار

وله

سمت حیاتی بین من لا احبه ۔ ومن عاشق ما بین الارازل لیسام

فلو کان جهدی ارتقاء لسلم ۔ الی غایة فیهم رقیت بسلم

عمر ابن اسحاق التاج

عمر ابن اسحاق التاج سمبری سنہ ہجری میں فوت ہوا یہہ اوسکی دو شعر ہیں

ومن رام فی شرع الهوی سببه ۔ ویحلو له وصل الحبیب والعذب

یطالع دیوان الصبابة انه ۔ وفی ما تهوی النفس وتطوب

شہاب ابو الفضل

شیخ و امام علامہ عصر امام مشرق او مغرب کا شہاب ابو الفضل احمد بن علی ابن محمد بن محمد ابن علی بن احمد کنانی عسقلانی معروف ابن حجر اصل اوسکی عسقلان کی مصر کا تہا

قاہری یہ شارح بخاری شریف کا او سکی چند کتابین علم حدیث مین اور تاریخ وغیرہ مین
تصنیف سی ہین یہہ او سکی شعر ہین ؎

ثلاث من الدنیا اذا ھی خصلت لشخص فلم یخشی من الضر والضر
غنی عن بنیھا والسلامة منھم وصحة جسم ثم خاتمة الخیر

ہفتہ کی رات اٹہائیسوین ماہ ذوالحجہ ۸۵۲ ہجری مین فوت ہوا

علیی ابن حجاج

علیی ابن حجاج بن علیی بن شداد شرف سعدی قاہری یہ شاعر شطرنجی اوسکو علیسیا
اور عالیہ بہی کہتے ہین سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۸۳۰ ہجری مین درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا
وہ شاعر ماہر تہا ملک شام مین گیا صلاح صفدی سے ملا اوسی علم سیکہا کہتے
ہین کہ صفی حلی سی بہی اوسنے علم پڑہا تہا یہہ دو شعر ہجو مین اوسکی ہین ؎

اشتکی الصدر لحیة کلحیة الراھب منغورہ
قال انا اشعر ھذی الوری قلنا لہ فاستعمل النورہ

کہتے ہین کہ ترکی زبان اوسکو خوب آتی تہی — مجد نے اوسکا دیوان بہی مرتب کیا ہی
بعد مرنے علیس کے اوسکا دیوان ۱۰۰ دینار کو فروخت ہوا ماہ شعبان ۸۰۸
ہجری مین فوت ہوا

الصدر علی

الصدر علی ابن محمد بن محمد دمشقی حنفی ازدی ہی سخاوی کہتا ہی کہ علم ادب وغیرہ جانتا
تہا خط اوسکا اچہا تہا نائب حاکم دمشق اور قاہرہ کا تہا یہہ شخص نہ پارسا تہا اور نہ گناہ
سے بچا ہوا تہا شعر اوسکی اچہے تہے ؎

یا منتھی بالصید کن مغتدی ولا تبطل رفضی فانی علی لی

انت خلیلی فبحق الھوی ... کن لشجونی راحما یا خلیلی

بیماری قولنج کی سبب ماہ رمضان سنہ ۸۱۶ ہجری مین فوت ہوا سنہ ۷۶۶ یا سنہ ۷۶۸ ہجری مین اوسنے ولادت پائی

فضل اللہ

فضل اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق بن ابراہیم بن مکانس مجد بی الفخر مصری قبطی حنفی تہا سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ شعبان سنہ ۷۶۹ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب پڑہا اچہا ماہر ہوا شعر خوب کہتا تہا

بحق اللہ دع ظلم المعنی ... او منعہ کما یھوی بالشک
وکیف یا مولای عن من ... بیومک صرت تھجرہ وامسک

بیماری طاعون مین بروز یکشنبہ بیدرہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۸۲۲ مین فوت ہوا

عبد اللہ عوفی

عبد اللہ بن محمد ابن عیسی بن محمد جلال الدین جمال ابو محمد عوفی قاہری شافعی ہی اوسکو عبد الرحمن بن عوف کی طرف منسوب کرکے عوفی کہتے ہین — ابن جلال کی نام مشہور تہا ابن زیتولی بہی اوسکو کہا کرتے تہے عالم اور فقیہ بی نظیر قاضی تہا شعر اچہے بناتا تہا ماہ رجب سنہ ۸۵۰ ہجری مین فوت ہوا سه

ووعدتنی وعدا حسبتک صادقا ... ومن انتظاری کاد لبی یذھب
فلمن رانا ان یقول منادیا ... ھذی مسیلمۃ وھذی اشعب

شہاب حجازی

امام یگانہ روزگار ائمہ ادب کا شہاب الدین ابو الطیب احمد ابن محمد بن علی بن حسن انصاری قاہری شافعی معروف حجازی ہی اوسنے حدیث کی بہت روایت کی ہی اور لوگونکو پڑہایا ہی

نوین صدی کی شاعر

اور نظم و نثر بہت تصنیف کی ہی خوشخط بہی تہا چند فنون سیکہی تہے فن ادب او سپر غالب تہا بزرگون نی اوسکی مدح کی ہی وہ شیرین کلام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سہ

تعالوا اذا لم تحلف مبتا ذکرا | لنسی فقلت لهم فی بعض اشعاری
بعد الممات اصحابی ستذکرنی | بما اخلف من اولاد افکاری

ماہ رمضان ۸۶۸ہجری مین پچاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

ماہ صاحب قاموس

محمد ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فیروزابادی سخاوی کہتا ہی کہ وہ زبید مین قاضی تہا مقدمات فیصل کیا کرتا تہا اوسنی علم لغت خوب سیکہا تمام لغت دانون مین امام تہا ایک کتاب قاموس عربی کی لغت کی اوسنی تصنیف کی ہی یہہ کتاب اصل مین اوسکی تالیف سی ہی کیونکہ ایک کتاب لامع ۶۰ جلد مین لغت کی تہی اوسنی اوسکا اختصار کیا ہی اپنی طور پر قاموس لکہی ہی مگر ماخذ اوسکا وہ کتاب لامع ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

احبلانا الاماجد ان رحلنا | ولم ترعوا لنا عهدا والا
نودعكم ونودعكم قلوبا | لعل الله يجمعنا والا

ماہ شوال ۸۱۶ہجری مین نوی برس کا ہوکر فوت ہوا

تکروزی

عمر محمد بن احمد ابن عثمان بن عبد اللہ تکروزی الاصل فاروقی قاہری مالکی معروف تکروزی ہی سخاوی کہتا ہی دربیان ضوء لامع کی کہ وہ بہت صاحب تواضع اور ذی عقل تہا شعر اوسکی اچہی ہین سہ

سفكت القلب يا رحمه | ولي من عذلي عصمه
فان لاموا فلا تدع | فما في قلبهم رحمه

جمادالاول سنہ ۸۵۹ھ ہجری مین فوت ہوا

حسین ابن عُلَیف

حسین بن محمد بن حسن بن عیسی ابن محمد بن احمد بن مسلم بن محمد بن علیف بدر الدین ابو علی جمال بشر اجیلی عکی سعدانی حلوی ہی وہ شہر حلو کا رہنیوالا تہا پہر مکہ مین جاکر رہا مذہب کا شافعی ہی احمد ابن علی کا والد ہی معروف ابن علیف ہی سنہ ۹۴ھ ہجری مین درمیان مکہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی قران شریف حفظ کیا مقامات اور نحو اور لغت پڑہا فنون ادب مین سب سے زیادہ فوقیت حاصل کی شعر اچہی کہتا تہا علماء مکہ کی اوسنے بہت کی ہی لوگون سے بہت ملتا جلتا نہ تہا اکابر رؤسا عرب سی ملتا رہتا تہا۔ خزرجی نے اوسکا ذکر کیا ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ محرم سنہ ۸۰۰ھ ہجری مین فوت ہوا معلات مین مدفون ہوا یہہ اوسکی شعر ہین ؎

عزة النفس شیمة الکرماء والتعلی لجلیة الادباء
وادعاء الکمال بالجهل نقص معرب عن جهالة الاغبیاء
وامتهان العزیز بالذل داء کامتحان الکریم باللوماء
لا تجازی السفیه بالجهل حلمًا کل شرط لا بد له من جزاء

ابن عُلَیف

علی ابن محمد بن حسن ابن علیف مکی یمنی پہر مکی شاعر مشہور ہی سنہ ۸۰۰ھ ہجری مین پیدا ہوا بچپن سے ہمراہ اپنی والدہ کی مکہ مین جاکر رہا وہانکی باشندون کی اور امرا کی مدح کی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

ان نام بعد فراق الحی انسانی فما اقل مراعاتی وانسانی

وله

حملتني والملح فود المهارا ‏ ‏ واستطينا نطو عليها القفارا

يا ابي محمدي عداد لك الليالي ‏ ‏ وليتقي بك العدو المرارا

ما تمخضت بين فخذ لكاع ‏ ‏ من بواز ولا رضعت الحوارا

یہہ شعر انھی مخدوم برکات جن نے امیر مکہ جہٹر جہاڑ مین اونسے کیے تہے جب اوس امیر مکہ مذکور کو خبر ہو گئی او سوقت امیر مکہ برکات ابن حسن ابن عجلان مذکور سیے ڈر کر فارس کیطرف گیا پہر بغداد کو چلا گیا اور خراسان مین گیا پہر ہندوستان مین آیا اوسیجا ہی سنہ ہجری مین فوت ہوا وہ ہندوستانمین فوت ہوا تہا فقط

ابیوردي

عبدالله ابن عبیدالله بن عبیدالله بن عبدالله ابیوردي معروف بنام حافظ اونسے علا ابن عفیف سعید الدین کی خدمت کی اوسی کی شاگردي مین رہا ہمراہ اوسکی قاہرہ مین آیا وہان ظرافت اور خوش خطی سیکہی اور ادب پڑہا اور نظم بنانی لگا یہہ اوسکی شعر مین سے

ما لاح لاح فيكم او قدا ‏ ‏ الا هدي من ذكركم او في الذي

ان الذين يبلو الماد او ‏ ‏ محراب حاجبه اصابوا مسجدا

يا عاذلي خل الملام ولم تكن ‏ ‏ ممن قد اشتروا الضلالة بالهدى

فكما شهدت بان ربي واحد ‏ ‏ لا شك فيك شهدت انك اوحدا

سنہ ۹۵ ہجری مین درمیان مکہ کی فوت ہوا یہہ سخاوي نے بیان کیا ہی

علی ابن ایبک قنضباري

بن عبدالله ناصري دمشقی ادیب ہی سنہ ۲۵ ہجری مین پیدا ہوا شعر کہنے لگا ادبا سی مناظرہ کرتا اکابر روسائی کی مدح کی وہ ادیب ماہر بلیغ اور اچہا شاعر تہا اوسکی نظم بہت اچہی ہی سخاوي نے ضوء لامع مین اوسکا ذکر معہ اشعار کیا ہی سے

ما اکرم الغصن فی الربیع قد | اثرت الریح فیہ تاثیرا
لما اتی النہر سائلا ملأت | اوراقہ کفّہ دنانیرا

تقی الدین

ابو بکر بن حجہ حموی اوسکا مقدم ہونا اہل علم پر مسلّم الثبوت ہی اور فضل اوسکا ارباب فضل اور بیان پر بیشک مثل سلطان مشار الیہ کی ہی حافظ سخاوی ضوء لامع مین بیان کرتا ہی کہ وہ امام اور عارف فنون ادبیہ کا ناظم و ناثر تہا نیک خلق صاحب مروت شاعر کامل تہا اسکی دو شعر ہی بدر بشبکی کی ہجو کرتا ہی ؎

صبغ دعاویہ لا تنتہی | ویخطی الصواب ولا یشعر
تفکرت فیہ وفی ذقنہ | فلم ادر ایّہما احمر

اوسکی تصانیف سی ایک کتاب شرح لامیۃ العجم ہی اور ایک کشف اللثام عن وجہ التوریۃ والاستخدام ہی — اور ایک قہوۃ الانشاء دو جلد و بتین ہی — اور ایک ثمرات الشہیۃ من الفواکہ الحمویہ ہی — اور ایک کتاب امان الخائفین من امۃ سید المرسلین سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف سی ہین ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ اوسکی شعر ہین ؎

دیوان شعری جاء وہو محرّر | برشیق نظم لفظہ مستعذب
فاذا ابدا لا تستقلوا حجمہ | وحیوتکم فیہ الکثیر الطیّب

وہ ماہ رجب ۸۳۷ ہجری مین درمیان حماۃ کی فوت ہوا اوسکو تپ جاڑے کی بیماری ہو تہی اوسحال مین یہہ شعر اوسنے کہے ہین ؎

بَرْدِيَّةٌ بَرَدَتْ عَظْمِي وَطَابَقَهَا | مَعْجُونَةٌ اَلَّفَتْهَا قُدْرَةُ البَارِي
فَامْنُنْ بِتَفْرِقَةِ الضِّدَّيْنِ مِنْ جَسَدِي | يَا ذَا المُؤَلِّفِ بَيْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ

الجامی

نویں صدیکی شاعر

ملا عبد الرحمن شیرازی معروف جامی شارح کافیہ کا جسکی تصنیف سی فواید ضیائیہ جسکو مشہور نام
شرح ملا کر کہا ہی یہہ شخص علوم دینیہ کا شمس اور مجالس عارفین کا نور تہا کتابین اوسکی
طلاب کی حقین بہت مفید ہین دونو زبان ہین یعنی فارسی اور عربی دونو نمین اوسنی تصنیف
کی ہین ایک کتاب زلیخا فارسی مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین بہت اچہی اوسنی تصنیف
کی ہی جو داخل درس فارسی ہی — ایک کتاب شرح مائۃ عامل فارسی نظم لکہی ہی — ایک
دیوان جامی فارسی مین مشہور ہی عربی اشعار بہی اوسکی بہت ہین گرچہ یہہ معلوم نہین کہ دیوان
جامی عربی ہی یا نہین اصل اوسکی اصفہان کی پیدایش اوسنی جام مین پائی اوسکی تاریخ
وفات ایک شاعر فارسی نے کیا اچہی لکہی ہی ؎

کاشف سر الہی بود بیشک زان سبب — گشت تاریخ وفاتش کاشف سر اله

بہت کتابین تصنیف و تالیف سی اوسکی ہین درمیان ۸۹۷ھ ہجری کی فوت ہوا —
اسی سالمین شرح ملا کی تبیض اس شخص نے کے تہے — کسی فاضل کیطرف یہہ شعر
عربی اوسنی لکہے تہے ؎

شمس الذکا طود العلی زین الہدی — کہف الوری بمکارم و رسوم
حلت فرائد ملاحہ ان تنطوی — فی طی منثور و فی منظوم
لا زال فی حل الامور و عقدہا — متاییدا بالواحد القیوم
وحباہ فیاض العلوم بفضلہ — علما یؤدیہ الی المعلوم

ولہ ایضا

کتاب اتی من سماء العلی — الی مستہام حزین کئیب
فالقاہ مستجمعا للمنی — کوصل الحبیب وفقد الرقیب

فارسی اور عربی امیز یہہ شعر اوسکی ہین

اتتنی بعد ما طال اشتیاقی　　صحیفه حکمة من ارض یونان
خطابی ناشی از محض تلطف　　کتابی منبعث از فرط احسان
شمیم الفتش فایح ز مضمون　　فروغ دولتش لایح ز عنوان

تمام ہوئی نوی صدی اب دسوین شروع کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

حصہ دسوان

صدی دسوین

جو شاعر اس صدی مین فوت ہوئی اونکا حال لکھا جاتا ہی

حصنکفی

علی بن محمد بن علی بن منصور العلاء ابو الفضل بن عبد اللطیف حصنکفی عشرہ اول ماہ جمادی ۸۵۶ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب مین کامل تہا سخاوی کہتا ہی کہ قاہرہ مین مجسی ملاقات اوسکی ہوئی تہی یہہ دو شعر اوسکی ہین ؎

قال الرفاق استعذرا　　من اجل اهل ومال
فقلت من عظم بالی　　یا اکرم الخلق مالی

شام مین درمیان سنہ ۹۳۴ ہجری کی فوت ہوا

ابن شداد

عبد الغنی ابن احمد بن عمر محلی پہر قاہری حنفی مذہب شرفی تہا اوسکو شرف بن قاسم کی طرف منسوب کرتے ہین اور شرفی کہتے ہین معروف ابن شداد تہا وہ سنہ ۸۳۰ یا سنہ ۸۴۰ ہجری مین درمیان محلہ کی پیدا ہوا پہر درمیان دمشق کی اکثر علم و ادب سیکہا اور کئی دفعہ اوسنے حج کیا ایک دفعہ ۸۹۰ اور ایک بعد موسم سنہ ۹۰۰ ہجری مین یمن کے جانب حاکر حج کیا پہر اوسنے ایک خط اول تاریخ ربیع الثانی شہر زبید سی لکہہ کر بہیجا

اوسمین یہہ دو شعر لکہے ہوئی ہتے سے

واذا اراد اللہ ان یشقی امرأ | واراد ان یحییہ غیر سعیدہ
اغراہ بالترحال من مصر | بلا سبب واسکنہ بارض زبیدہ

اوسیجائی فوت ہوا درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ہجری مین

شہاب الدین

احمد خفاجی افندی اوسینے ایک کتاب ریحانۃ الالبا تصنیف کی ہی اپنا سب حال آپ اوسمین لکہا ہی لہذا اوسیکا ترجمہ کرتا ہون وہ اول اس کتاب کے دیباچہ مین کہتا ہی کہ زندہ کرنیوالی مردون کی اور ہڈیان اکہیڑنیوالی مردون کی مصنف علاید عقبان — اورمصنف دمیتہ القصر — وریحانۃ العصر وعقود الجمال کا مصنف وغیرہ تہے یعنے اونہون نے اون لوگون کا حال لکہا ہی کہ مرگئی ہین مین زندونکی حال کی ایک کتاب یعنے اپنے معاصرین کا تذکرہ لکہتا ہون اوس کتاب کا نام ریحانۃ الالبا وزہرۃ الحیوۃ الدنیا رکہا ہی یہہ کتاب نسخ خط بہت صحیح میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب کی پاس موجود ہی بروقت جانے کعبۃ اللہ الحرام کی وہان سی خرید کرلائی تہے چند ادبا اور شعرا کا حال اوسمین لکہا ہی وہ خوب نسخہ ہی مگرکسی کے سنہ یا سال کا ذکر نہین کیا یہہ شخص حجاز مین پیدا مدینہ منورہ مین پلکر بڑا ہوا پہر اوسنے سب اطراف وبلادکی کی چنانچہ روم اورمصر اورشام اوریمن غیرہ پہرا علوم عربیہ اوسنے اپنی ماموں سیبویہ سی پڑہا یہہ وہ سیبویہ نہین ہی جو معروف نحوی گذرا ہی بعد ازان معانی اور منطق اورباقی بارہ علوم پڑہی امام شافعی اورامام ابوحنیفہ دونونکی مذہب کی کتابین اوسنے دیکہین اورکچہہ مسلم شیخ الاسلام بن شیخ الاسلام رملی سی پڑہی — اورقاضی ذکریا کی تمام مولفات سے اجازت حاصل کی — علم حدیث علی بن غانم مقدسی حنفی سے پڑہا — اورعلامہ ابراہیم علقمی سے

دسوین صدیکی شاعر

تمام وکمال شفا پڑہی — اور شیخ احمد علقمی سی علم ادب پڑہا — اور شیخ محمد مغربی معروف با بن کروک سی علم عروض سیکہا — اور شیخ داؤد بصیر سے علم طب پڑہی اور پہر ہمراہ والدکی حرمین شریفین مین آیا اوسیجا ئی بہی شیخ علی بن جار الله اور حنیفہ عصامی وغیرہ سی علم پڑہا پہر قسطنطنیہ مین گیا اوسیجا ئی بہت فاضلون اور مصنفون سے استفادہ پایا اون ایام مین درمیان اس شہر کی بہت فاضل اور ذکی مثل عبد الغنی اور مصطفی بن عربی اور الجرداود وغیرہ کی بہرتی ہوتی تہے اونسی تحریر اقلیدس اور ریاضی پڑہی — اوسکی تالیفات سے یہہ کتابین ہین رسایل اربعون — حاشیہ تفسیر قاضی کا چند جلد وںمین — حاشیہ شرح فرایض کا شرح الدرہ — طراز المجالس — حدیقة السحر — کتاب السوانح و الرحلہ حواشی رضی اور جامی کی — شرح شفا کی وغیرہ اور ایک دیوان شعر کابہی ہی اور ایک تذکرہ مسمی ریحانة الالبا اور ایک مقامات ہی یہہ کتابین اوسکی تصنیف سی ہین یہہ

اوسکی شعر ہین ؎

تناهی عنده الآمل	وقصّر دونه العذل
رشا یفترّ عن برد	یکاد بذیبه القبل
نجامر عطفه ثمل	یمیل به ویعتدل
بمثل ما یروقه	بصفحة خدّه الخجل
فلیت به کما اتّصلت	حشای الطرف یتّصل
اذا ما الخد رابرزه	تناهب حسنه المقل
لقد اعزاه فی تلفی	شباب ناضر خضل
وقد حشوه هیف	وطرف ملأه کحل
فما الخطی غیر قنا	قوام زانه المیل

وما الهندي غير ظبيا | هواه الناظر الغزل
سقى حلسا بذي اضم | مضيق الصيب الهطل
عينا حين اذكره | اميل كانني ثمل
وربعا كنت اعهده | وأنسي فيه مقتبل
بكيت دما على زمن | لدي تودعه الأجل
ليال كلها سحر | ودهر كله أصل

یہہ قصیدہ اوسی عالم مرحوم شیخ احمد مقری مغربی فقیہ کی حق مین کہا ہی

فخر ادمشق على كل البلاد بمن | اولى البريه سعر وفا وعرفانا
المقرى الذي في بعض اليسر ما | حوى من الفضل راح الكل حيرانا
شمس من الغرب قلبه كانت مشارقها | بل دونها الشمس يوم الفخر برهانا
اغر ماحدقت ايدى الفطام به | الا واضحى بماء المجد ريانا
تكاد تقرأ فى لألأ غرته | من سورة الغرة القعساء عنوانا
له من الفكر ما يجنوا المبيره | توافت الفكر ارشادوا اذعانا
وسيرة عن ابي حفص تلقنها | الى وقار بضاحي هدى سلمانا
مصاحب حسن فعل الخير يشفعه | مراقب ربه سرا الى علانا
نقضى النهار باراء مسدده | ونقطع الليل تسبيحا وقرانا
لأي ورد نولي النوم وجهتنا | وقد عدا جره الطامي مرجانا
لئن منحنا بلحظ من هواهيه | نلنا الثريا وكان الخير عقبانا

یہہ قصیدہ بڑا ہی ریحانہ مین تمام لکہا ہوا ہی

تمام ہوئی دسوین صدی اب انشاء اللہ تعالی گیارہوین صدی شروع ہوتی ہی

گیارھوین صدی کی شاعر

اس صدی مین بجز ایک شاعر کی اور کوئی دستیاب نہین ہوا

حصہ گیاروان

صدی گیاروین

بہاء الدین عاملی

شیخ علامہ لوذعی بہاء الدین بن حسین عاملی صاحب سلافۃ العصر لکھتا ہی کہ وہ ائمہ اعلام کا سردار اور علماء اسلام کا جہنڈا تہا اوسکی علم کا دریا متلاطم فضیلت کی موجونین رہتا اتنا کچہہ علم اوسکو تہا کہ اوسکی تعداد اور محاصرہ نہین کیا جاتا ریاست مذہب اور ملت اہل شیعہ کی اوسپر منتہی تہے تمام فنون جانتا تہا اجماع سب اہل اسلام کا اوسکی فضیلت پر ہے کوئی ایسا فن نہین جسمین وہ بڑی دست قدرت نرکہتا ہو اوسکی تصنیفات سی یہہ کتابین ہین — ایک تفسیر جسکو عروۃ الوثقی اور حبل المتین کہتے ہین — اور شرح اربعین — اور جامع عباسی فارسی مین اور مفتاح الفلاح اور زبدہ علم اصول مین — خلاصۃ الحساب مین مخلاۃ اور کشکول اور تشریح الافلاک ہیئۃ مین — اور حاشیہ کشاف کا اور حاشیہ بیضاوی کا تفسیر مین — اور فوائد صمدیہ علم عربیہ مین سوا اوسکی اور رسالی اوسکی تالیف سے مین یہہ اوسکی ببت اور شعر ہین ؎

الا یا خائضاً بحر الامانی	هداك الله ما هذا التوانی
اضعت العمر عصیاناً وجهلاً	فمهلاً ایها المغرور مهلاً
مضی عصر الشباب وانت غافل	وفی ثوب العمی والغی رافل
الی کم کالبهائم انت هائم	وفی وقت الغنائم انت نائم
وطرفك لا یری الا طموحاً	ونفسك لم تزل ابداً جموحاً
وقلبك لا یفیق عن المعاصی	فویلك یوم یؤخذ بالنواصی

بلالُ الشیب نادی فی المفارق | بحیّ علی الذھاب وانت غارف
بجر الاثم لا تصغی لواعظ | وان الموتی والمنب فی المواعظ
وقلبک ھائم فی کل وادی | وجھلک کلّ یوم وازدیادی
علی تحصیل دنیاک الدنیّه | مجدّا فی الصباح وفی العشیّه
وجھد المرء فی الدّنیا شدیده | ولیس ینال منھا ما یریده
وکیف ینال فی الاخری مرامه | ولم یجھد لمطلبھا قلامه

یہ اشعار اوس شخص کی حالت سے کہو کتابوں کی جمع کر نیکا اور کتب خانہ بنانے کا بیحد شوق ہو

علی کتب العلوم صرفت مالک | وفی تصحیحھا اتعبت بالک
وانفقت البیاض مع السواد | الی ما لیس ینفع فی المعاد
تظلّ من المساء الی الصّباح | تطالعھا وقلبک غیر صاحی
وتصبح مولعاً فی غیر طائل | بتحریر المقاصد والدلائل
وتوضیح الخفا فی کلّ باب | وتوجیه السّوال مع الجواب
لعمری قد اضلتک الھدایه | فھلک لا ماله ابداً نھایه
وبالمحصول حاصلک النّدامه | وحرمان الی یوم القیامه
وتذکرة المواقف والمواصله | تسدّ علیک ابواب المقاصد
فلا ینجی النجاة من الضلاله | ولا لیشفی الشفاء من الجھاله
وبالارشاد لم یحصل رشاد | وبالتّبیان ما بان السّداد
وبالایضاح اشکلت المدارک | وبالمصباح اظلمت المسالک
وبالتلویح ما لاح الدلیل | وبالتوضیح ما اتضح السّبیل
صرفت خلاصة العمر العزیز | علی تنقیح ابحاث الوجیز

گیارویں صدی کی شاعر

بهذا الامر صرف العمر جهل ـــ فقم واجهد فما فی الوقت مهل

ودع عنک الشروح مع الحواشی ـــ فهن علی البصائر کالغواشی

یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہیں سفر حجاز میں کہی ہیں

یا ندیمی ضاع عمری وانقضی ـــ قم لاستدراک وقت قد مضی

واغسل الادناس عنی بالمدام ـــ واملأ الاقداح منها یا غلام

واسقنی کاسا فقد لاح الصباح ـــ والثریا غربت والدیک صاح

زوّج الصهباء بالماء الزلال ـــ واجعلن عقلی لها مهرا حلال

هاتها من غیر مهل یا ندیم ـــ خمرة یحیی بها العظم الرمیم

بنت کرم تجعل الشیخ شاب ـــ من یذق منها من الکونین غاب

خمرة من نار موسی نورها ـــ دنها قلبی وصدری طورها

قم فلا تمهل فما فی العمر مهل ـــ لا تصعّب شربها فالامر سهل

قل للشیخ قلبه منها نفور ـــ لا تخف فالله توّاب غفور

یا مغنّی ان عندی کل غمّ ـــ قم والق النای فینا بالنغم

غنّ لی دورا فقد دار القدح ـــ والصّبا قد فاح والقمری صدح

واذکرن عندی احادیث الحبیب ـــ انّ عیشی بسواها لا یطیب

واحذرن ذکری احادیث الفراق ـــ انّ ذکر البعد مما لا یطاق

روّحن روحی باشعار العرب ـــ کی یتمّ الانس فینا والطرب

وافتتح منها بنظم مستطاب ـــ قلته فی بعض ایام الشباب

قد صرفت العمر فی قیل وقال ـــ یا ندیمی قم فقد ضاق المجال

ثم اطربنی باشعار العجم ـــ واطردن همّا علی قلبی هجم

فوو خاطبتی بکل الالسنه	علی قلبی نبّتهٔ من ذی المنه
انه فی غفلة عن حاله	خابط فی فیله مع قاله
کل آنٍ وهو فی قید حدید	قائلاً من جهله هل من مزید
تایه فی الغیّ قد ضلّ الطریق	قط من سکر الهوی لایستفیق
عاکف دهراً علی اصنامه	تهزاء الکفّار من اسلامه
کم انادی وهو لایصغی المناد	یا فوادی یا فوادی یا فواد
یا بُنیّ لم تتخذ قلباً سواه	فهو ما معبوده الّا هواه

سنہ ۱۰۳۰ ایک ہزار تیس ہجری مین انتقال پایا — تمام ہوئی گیارہوین صدی اب بارہوین صدی شروع ہوتی ہے

حصہ بارہوان

بارہوین صدی

اس صدی مین وہ شاعر بیان کئی جاتے ہین جو اس صدی مین موجود تھی گرچہ اونکا انتقال اس صدی مین نہوا یا اگلہ ہوا ہو کیونکہ بعضون کی تاریخ وفات نہین معلوم ہوئی واضح ہو کہ عجمی اور ہندوستانی شعرا کا ذکر اس صدی مین اور تیرہوین صدی مین بجز دو شاعر مصریون کی کیا جاتا ہی کیونکہ حال اون شعرا کا جو بالفعل عرب مین ہین یا اگلہ گرد نواح مین عرب کی بود و باش رکھتے ہین معلوم ہونا متعذر ہی لہذا ہندوستانیونکا حال جنہون نے عربی شعر کہی ہین اور وہ بڑی استاذ کامل اور عالم بی بدل گذری ہین لکھتا ہون

شیخ احمد ولی اللہ

بارہوین صدیکی شاعر

بن شیخ عبدالرحیم دہلوی — اس شیخ اور استاذ کامل اور عالم اجل پر اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت
اور نوازشیں تہین کیونکہ اوسکو فیض علوم کثیرہ اور فنون عدیدہ کا ایسا ہوا اور ایسا بابرکت
وہ شخص تہا کہ آج کی دن تک بسبب تصانیف تفاسیر اور کتب حدیث اور اوراد وظیفہ
وغیرہ کی تمام ہندوستان مین فیض عام اوسی ہوا اس فاضل کی تصنیفات سے
اور فاضلون کو رہنمائی ہوئی اوسکو اگر امام ائمہ منقول کہون تو بجا ہی اور اگر فضلاء
معقول کہون تو سزا ہی اونہون نے درمیان شاہجہان آباد کی پیدایش پائی اصل اونکی سرہند
شیخ ظہورالدین حاتم جو کہ ایک شاعر اردو گو گذرا ہی وہ اونکا ہم عصر تہا یہہ شخص
مرد متوکل پارسا عالم عامل مشغول بحق تہے چونکہ طبیعت موزون اور سلیم رکہتے تہے
اس لئے اکثر قصاید عربی اور عبارت عربیہ نثر اور نظم اور کبہی کبہی اشعار
اردو بہی کہتے تہے اشعار اردو مین اشتیاق اونکا تخلص ہی آج کی زمانہ تک بسبب علم
تفسیر اور حدیث اور فضیلت کی اونکی نام کی ہندمین رونق ہوری ہی احمد عربی اپنی کتاب مین لکہتا ہی
کہ شیخ ولی اللہ صاحب کی تصنیف سی ایک کتاب قرۃ العین فی ابطال شہادت حسین ہی
— دوسری جنت العالیہ فی مناقب معاویہ مگر مجکو یقین نہین آتا کہ ایسی فاضل بزرگ
نے یہہ کتابین اسطور کی تصنیف کی ہون کرچہ دیکہنے مین نہین آئین مگر چند لوگون نے
یہہ حال لکہا ہی بہی اور زبانی اکثر عوام و خواص کی سننے مین آیا چنانچہ لطف نے
بہی اپنی تذکرہ مین بہی لکہا ہی واللہ اعلم بالصواب ایک ترجمہ قرآن شریف کا فارسی
بہت اچہا اونکی تصنیف سی ہی محمد شاہ بادشاہ کی عملداری اونہون دیکہی تہی یہی جناب
مولوی شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ کی والد ماجد ہین اور کتابین بہی اونکی تصنیف
سے دہلی مین موجود ہین یہہ قصیدہ مدح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اونہون نے لکہا ہی
اس قصیدہ کا چہپنا بسبب ضرورت کی بہت مناسب ہی لہذا تمام لکہا جاتا ہی ۔

كأنّ نجومًا اومضت في الغياهب | عيون الافاعي او رؤوس العقارب

اذا كان قلب المرء في الامر حائرا | فاضيق من تسعين رحب السباسب

ولتشغلني عنّي وعن كل راحتي | مصائب تقفوا مثلها من مصائب

اذا ما اتتني ازمّة مدلهمّة | تحيط بنفسي من جميع جوانب

تطلّبت هل من ناصر او مساعد | الوذ به من خوف سوء العواقب

فلستُ ادري الّا الحبيب محمّدًا | رسول اله الخلق جمّ المناقب

ومعتصم المكروب في كلّ غمرة | ومنتجع الغفران من كل تائب

ملاذ عباد الله ملجاء خوفهم | اذا جاء يوم فيه شيب الذوائب

اذا ما اتو نوحًا وموسى وادمًا | وقد حال هم ابصار تلك النوائب

فما كان يغني عنهم عند هذه | نبيّ ولم يظفرهم بالمآرب

هناك رسول الله يحبو لربّه | شفيعًا وفتاحًا لباب المواهب

فيرجع مسرورًا بنيل طلابه | اصاب من الرّحمن اعلى المراتب

سُلالة اسماعيل والعرق نازع | واشرف بيت من لوىّ ابن غالب

لبشارة عيسى والذي عنه عبّروا | لشدّة باس بالضحوك المحارب

ومن اخبروا عنه بان ليس خلقه | بفظّ وفي الاسواق ليس بصاخب

ودعوة ابراهيم عند بنائه | بمكّة بيتًا فيه نيل الرّغائب

جميل المحيّا ابيض الوجه ربعة | جليل كراديس ازجّ الحواجب

صبيح مليح ادعج العينين اشكل | فصيح له الاعجام ليس بشائب

واحسن خلق الله خلقًا وخلقة | وانفعهم للناس عند النوب

واجود خلق الله صدرًا ونائلًا | وابسطهم كفًّا على كل طالب

واعظم

واعظم حرّ للمعالي نهوضه — الى المجد سامي العطا لم خاطب

تري اشجع الفرسان لاذ بظهره — اذا احمرّ باس بئس المواجب

واذاه قوم من سفاهة عقلهم — ولم يذهبوا من دينه بمذاهب

فما زال يدعوا ربّه الهدا هم — وان كان قد قاسي اشدّ المتاعب

وما زال يعفو قادراً عن مسيئهم — كما كان منه عند جبذة جاذب

وما زال طول العمر لله معرضاً — عن البسط في الدنيا وعيش المرازب

بلا يبع كمال في المعاني فلا امرء — يكون له مثلا ولا عقبا رب

اتانا مقيم الدين من بعد فترة — وتحريف اديان وطول مشاغب

فيا ويل قوم لبشركون بربهم — وفيهم صنوف من وخيم المثالب

ودينهم ما يفترون برائهم — كتحريم حام واحتراع السوائب

ويا ويل قوم حرّفوا دين ربهم — وافتوا بمصنوع لحفظ المناصب

ويا ويل من اطري بوصف نبيّه — فسمّا لا رب الخلق اطراء خائب

ويا ويل قوم قد ابا رتغو سهم — تكلّف تزويق وحبّ الملاعب

ويا ويل قوم قد اخفّ عقولهم — تجبّر كسرى واصطلام الضرائب

فادركهم في ذاك رحمة ربّنا — وقد اوجبوا منه اشدّ المعاتب

فارسل من عليا قريش نبيّه — ولم يك فيما قد بلوه بكاذب

ومن قبل هذا لم يخالط مدارس — اليهود ولم يقرأ لهم خط كاتب

فاوضح منهاج الهدى لمن اهتدى — ومن بتعليم عن كل راغب

واخبر عن بدء السماء لهم — وعن مقام يخوف بين ايدي المحاسب

وعن حكم رب العرش فيما بينهم — وعن حكم تروي بحكم التجارب

والطف اصناف الخنا فی بادهم	واصناف بغی للعقوبة جالب
وبشر من اعطى الرسول قيادة	بجنة تنعيم وحور كواعب
واوعد من يابى عبادة ربه	عقوبة نيران وعيشة قاطب
وانجی به من شاء منا نجاته	ومن خاب فلتندبه شر النوادب
فاشهد ان الله ارسل عبده	بحق ولا شئ هنالك رائب
وقد كان نور الله فينا لمهتد	وصمصام نقم مبو على كل ناكب
واقوی دليل عند من تم عقله	على ان شرب الشرع اصفى المشارب
نواطق عقول فی سلامة فكره	على كل ما ياتي به من مطالب
سماحة شرع فی رزانة شرعه	وتحقيق حق فی اشارة حاجب
مكارم اخلاق واتمام نعمة	نبوة تاليف وسلطان غالب
نصدق دين المصطفى بقلوبنا	على بينات فهمها من غرائب
براهين حق اوضحت صدق قوله	رواها ويروی كل شب وشائب
من الغيب كم اعطى الطعام لجائع	وكم مرة اسقى الشراب لشارب
وكم من مريض قد شفاه دعاءه	وان كان قد اشفى لوجبة واجب
ودرت له شاة لدى ام معبد	حليبا ولا تستطاع حلبة حالب
وقد ساخ فی ارض حصان سراقة	وفيه حديث عن براء بن عازب
وقد فاح طيبا كف من مس كفه	وما حل راسا مس شيب الذوائب
والقى شقى قريش جزورهم	على ظهره والله ليس بعازب
فالقوا ببدر فی قليب مخبث	وعم جميع القوم شوم المداعب
واشبر ان اعطاه مولاه نصرة	وزعبا الى شهر مسيرة سارب

فاد

فاوفاه وعد النصر والرعب عاجلا | واعطی له فتح التبوك وما رب
واخبر عنه ان سيبلغ ملكه | الى ما اری من مشارق ومغارب
فاسبل رب الارض بعد نبيه | فتوحا نوادي ما لها من مناكب
وكلمه الاحجار والعجم والحصی | وتكليم هذا النوع ليس براتب
وحن له الجذع القديم تحزنا | فان فراق الحب ادهى المصائب
واعجب تلك البدر ينشق عنده | وما هو في اعجازه من عجائب
وشق له جبريل باطن صدره | بغسل سواد بالسويداء لازب
واسرى على متن البراق الى السما | فيا خير مركوب ويا خير راكب
وشاهد ارواح النبيين جملة | لدى الصخرة العظمى وفوق الكواكب
وشاهد فوق الفوق انوار ربه | كمثل فراش وافر متراكب
وراعت بليغ الاى كل مجادل | خصيم تمادى في مراء المطالب
براعة اسلوب وعجز معارض | بلاغة اقوال واخبار غائب
وسماه رب العرش اسماء مدحة | تبين ما اعطى له من مناقب
رؤف رحيم احمد ومحمد | مقفى ومفضال ليسمى بعاقب
اذا ما اثار وافتنة جاهلية | تقود ببحر زاخر من كتائب
يقوم لدفع الباس اسرع قومه | بجيش من الابطال غر السلاهب
اشداء يوم الباس من كل باسل | ومن كل قوم بالاسنة لاعب
توارث اقداما ونبلا وجراة | نفوس سهم من امهات نجائب
جزى الله اصحاب النبي محمد | جميعا كما كانوا له خير صاحب
وال رسول الله لا زال امرهم | قويا على ارغام انف النواصب

بعد ازان درمیان ایک ہزار ایک سو سنتالیس ہجری کی جبکہ شیخ محمد علی حزین فارس سے
وارد دہلی ہوا ہر ایک شخص دیوانہ وار اوسکی ملاقات کو گیا آرزو کو اوسکی ملاقات سے
کچھہ آرزو نہوئی بلکہ آرزو نے ایک کتاب اوسکی خوردہ گیری مین مسمی تنبیہ الغافلین
تصنیف کی آرزو بڑا مستعد شاعر گذرا ہی اور ذہن اس رتبہ کا تہا کہ اکثر اپنی طبیعت سے
اختراع کرتا تہا اور خوش کلام بہی بہت تہا بروقت بربادی قدیم دہلی کی آرزو لکہنو کو گیا
اوسی شہر مین درمیان سنہ ۱۱۶۹ ہجری کی رحلت پائی لیکن نواب سالار جنگ نے
موافق اوسکی وصیت کی جنازہ اوسکا دہلی کو روانہ کر دیا چنانچہ وہ دہلی مین مدفون ہوا
وہ کتابین جو آرزو کی تصنیف سے مشہور ہین یہہ ہین — محیط اعظم — عطیہ کبری
— سراج اللغت — چراغ ہدایت — خیابان — تذکرہ شعرا مسند احمد عرفی
کہتا ہی کہ یہہ شعر آرزوئی مذکور کی عربی زبان کی میری دستیاب ہوئی ہین وہ یہہ ہین

یا اول الاوائل یا مبدأ البدایہ — یا آخر الاواخر یا منتہی النہایہ
لما افضت نورا تہدی بہ الاضلہ — نجیتنی واہلی من غیہب الغوایہ
انی ندمت الان من سوء اختیاری — ارجو من التفاتک اللطف والعنایہ
منی خلوص ود بالقلب فی جنایہ — منہ العناد والجور والغمز والسعایہ
ما زلت فی رضائک ما انفک فی ہوائک — لا اعد خلیلی ما الشکر ما الشکایہ
ما اشتکی البکر یا معشر المحبین — من مورة المحبة من شدة النکایہ
یا ہادی الخلائق یا کاشف الدقائق — افض علی حبا الکشف والہدایہ
واللہ انت مشہود والخلق فیک معقول — لکنک بری من وسمة السرایہ
من جودک وجودی فی ظلک شہودی — یا کافی المہمات لی فیضک کفایہ
یا مبدع البدایع یا صانع الصنایع — یا مودع الودایع منک لنا وفایہ

تیروین صدیکی شاعر

مافی الوجود غیرک یا موجد الحقایق　　من لطفک الروایة من فضلک الدرایة

حزین

شیخ محمد علی جیلانی معروف تخلص حزین نزیل بنارس ایک عالم تہا جسکو اللہ نے حلۂ شرف اور کمالات کا پہنایا تہا وہ عابد اور ادیب اور ناظم اور ناثر تہا ایک دیوان اوسکا فارسی مسمّی نزہۃ الابصار بہت بلیغ اور لطیف تہا اوسکی یہہ شعر عربی ہین امام علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح کرتا ہی ؎

ولیس عنک سواد العین منصرفا　　مہما تشاهد بالتدعیج والکحل

اسمع کلامی ودع لامیة سلفت　　الشمس طالعة تغنیک عن زحل

فمن اهینی حمام الایک فی طرب　　قد اقتدی بزفیری واقتفی رملی

منی الانین ومنکم مایلیق بکم　　بذلت جهدی لکم لابد من بدل

فوالذی حجت الزوار کعبته　　وکم هنالک من داع ومبتهل

جری مجاری دمعی حب حضرته　　واشرق الشوق فی صدری بلا طفل

لبیس اصطباری ببعد ارض سکن　　بل من لی یا غوثی ومن فنشلی

دکر دعوتک یا کهفی ومعتمدی　　مستنصرا فأتنی بالنصر عن عجل

یہہ شخص سراج الدین علیخان آرزو کی معاصرین مین سی ہی خان مذکور سی بہت مباحثہ اور مشاجرہ کرتا رہتا تہا خان مذکور نے ایک کتاب تنبیہ الغافلین اوسکی غلطیون مین طیار کی ہی

حصہ تیروان

صدی تیروین

اس صدی مین وہ شاعر جو تیروین صدی مین بالفعل موجود ہین یا انکہ فوت ہوئی ہین

تیرہوین صدی کی شاعر

مولوی حمید الدین بلگرامی

یہہ شخص اپنی زمانہ کا یگانہ روزگار اور بلیغ اور فصیح سب اقران سی ہی اوسکی انشا اور عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس فن مین بہت سبقت اور یاد دست رکھتا تھا اوسکو اچھا طریقہ نظم کا آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

مذ انغارت نجوم اللیل فی الافق	وماس فاختنفت الاغصان فی الورق
لا غرو ان قتل العشاق ناظرہ	نکر سبا مہج الاساد بالحدق
واسوء حظی وحالی مذ شغفت بہ	فالجسم فی الہر والقلب فی قلق
لولا مناہ لقتل الصب ما لبست	خدودہ حلۃ من حمرۃ الشفق
یا لائمی لا تلمنی فی ہوی رشاء	ذریتی فقلبی اسیر غیر منطلق
الوجہ صبح بلیل الشعر مستتر	یفوق حسنا ضیاء البدر فی الغسق

انشاء اللہ خان

انشاء اللہ خان بیٹا میر ماشاء اللہ خان کا ایک امیر اور بڑا شاعر فصحاء ہندوستان گذرا ہی علوم عربیہ مین بہی اوسکو دست رس تہے گرچہ فنون مستعملہ ہندوستان کی کتابین جو متاخرین نی داخل تحصیل کی ہین اوسنے سب پڑہی تہین الا شعرگوئی کی طرف اور دیگانہ روشعر پر مایل تہا افسوس کہ اوسکی شعر عربی بہت دستیاب نہین ہوئی صرف یہہ دو شعر احمد عربی کی کتاب مین لکہے پائے ہین اس شاعر لی بدل کا حال تذکرہ اردو مین بہت کچہہ بیان کر چکا ہون لہذا اس جائی اتنا ہی لکہنا ضروری کہ وہ شعر فارسی بہی کہتا تہا اور عربی بہی کبہی کبہی بنا لیتا تہا گرچہ اوسکو استعداد کامل اوسمین اتنی نہ تہے اور اردو کا اگر بادشاہ کہون یا امام کی لفظ سی تعبیر کرون تو کچہہ مضایقہ نہین اوسکی بہت چوچلی کی شعر ہوتے ہین اور کبہی کبہی اردو اور فارسی

تیرھوین صدیکی شاعر

ملاکر کہتا ایک مصرعہ ارد و ایک مصرعہ فارسی لکہتا وہ درمیان ۱۲۳۱ سنہ ہجری کی فوت ہوا اور مرشد آباد مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ دو شعر عربی سے

سکت الحبیب متانة — بقی التلذ ذ ساریاً
سمعا ئہ یتخیلون — ویزعمون محاکیا

مولوي الہی بخش

بڑا فاضل متبحر شاعر اور پرگو واعظ اور ادیب اور نیک بخت گذرا ہی اپنی سب اقران اور اتراب سے فوقیت رکہتا تہا نثر بہی بہت اچہی لکہتا تہا ایک خط عربی زبان مین قاضی القضاۃ محمد نجم الدین خان کو اوسینے لکہا تہا جسکے اول کی یہہ دو شعر اوسکے لکہی ہوئی تہے سے

صبا بلغ ریاحین السلام — بذل وابتہال والتحامي
الی من فاق جم الخلق فضلا — الی نجم الہدي بدر الظلام

وہ قصبہ کاندلہ مین سکونت پذیر تہا بہت کتابین اور چہوٹے چہوٹے رسالے اردو زبان اور فارسی اور عربیہ مین بہہ ترویج مذہب امام ابوحنیفہ مین اوسکی مشہور مین اردو بیت بہی اچہی یا کبیرہ وہ لکہتا تہا چند رسالے اوسکی نظم مین بہی مشہور ہین مینی اپنی اوستاذ عالم خفی وجلی جناب مولوي مملوک العلي مرحوم سے یہہ سنا ہی کہ مولوي الہی بخش مذکور ۱۲ سنہ ہجری کی اوسي حدود مین فوت ہوئے

مولوي اکبر شاہ کابلی

یہہ شاہ مشہور بہت فنون اور علوم مین مہارت رکہتا تہا علم نحو اوسکو خوب آتی تہی اور بہت کثرت سي اوسکو تبحر علم مین تہا شعر عربي زبان مین لکہتا تہا یہہ شعر احمد عرب کو بعد اوسکی پہونچنے کی درمیان کلکتہ کی اوسینے لکہے تہے سے

تیرہوین صدی کی شاعر

ما زال قلب الصب فی حر الجوی	وعیونه دون الکآبة ما تری
هجع الانام باسرها وجفونه	فکما رایت ولم تذق طعم الکری
خضبت اکف جفونها عن مهجتی	لما رنت نحوی الغزالة من جمی
ما زال قلبی مغرما ویذیبه	حر الصبابة والکآبة والنوی
لما دنوت عن الفتاة لقبلة	ولان شربت عن الخدود زلالها
فتحیرت وعلی الفراز تهیأت	وتقاطرت من خدها عرق الحیا
قالت هات بقبلة فتبسمت	ورنت الی کما رنا ظبی الحمی
ثم اطرقت من بعده وتفصحت	ارایت من طلب العذوبة فی الهوی
ان الهوی نار الجحیم فمن له	هذا التصب فکیف یلتوخد نا
فاجبت کلا اسمحی بوصالک	والی متی ابکی بدامع من ضنی

یہہ شعر تمام تحفۃ الیمن مین مندرج ہین یعنی یہی اصل تذکرہ مین لکہے ہین ہمین اتنی ہی کافی ہین یہہ شاعر درمیان ۱۲۱۲ھ کی موجود تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہین ہوئی ہے

مفتی امر اللہ خان

یہہ فاضل اجل اور خان مشہور واقع مین خوان معارف اور فضایل کا تہا اوسکی بڑی دست قدرت نظم اور نثر عربی لکہنے کی تہے ایک قصیدہ اوسنے متنبی کی اوس قصیدہ مشہور کی مقابل پر لکہا ہی جسکا اول مصرعہ یہہ ہی — کفرندی فرند سیفی الجراز

وہ قصیدہ خان مذکور کا یہہ ہی —

منصف الجدل صارم الحاذی	ظفرة اللیث مخلب البازی
بل هلال لعید قربان	ومثال للحظ طناز

احمد عرب نے اس شعر اخیر پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ عید قربان سی شاید اس مصنف کی مراد

تیرھوین صدی کی شاعر

عید النحر ہی کیونکہ عرب مین عید قربان نہین کہتے یا عید النحر - یا عید الاضحیٰ یا عید الحج
یہہ کہتے ہین اگر کوئی یہہ اعتراض کری کہ مصنف نے عید قربان کی کیا معنی لئی مین
کیونکہ عید قربان عربی محاورہ مین نہین ہی اور شعر عربی ہی بلکہ متنبی کی مقابلہ پر تو اسکو
یہہ جواب دینا چاہیے کہ جب معنی اوسکی سمجھہ لئی تو حاجت لفظ کی نہین گرچہ عربی محاورہ
نہو اور اگرچہ خلاف استعمال جمہور ہو

حاجب زان عین مجبوبة — لقلوب القصاب جراز
برق سیناء حجة قطعا — کدلیل الفخر للرازي

احمد عرب کہتا ہی کہ ان دو شعرون سے مجکو معلوم ہوا کہ یہہ خان اعجوبہ ہندوستان ہی

لحبال الورید مقصاد — لقتال العنید مجرزا
مستقیم العراك معوج — مستقلم لهمة الغازي

سبحان اللہ مقصاد کا رفع اور مجرازا اور جراز پر کسرہ پڑہنا یہہ دلائل اعجاز خوان
موصوف پر دلالت کرتا ہی لایق اسکی ہی کہ تعظیم خان مذکور کی کیجاوے غرضکہ
احمد عرب نی اسکو خوب بنایا ہی تاریخ وفات اور حیات اوسکی معلوم نہین

مولوی حسین احمد لکہنوی

علوم متداولہ اور فنون درسیہ دیبہ پر اس شخص کی اچھی نظر ہی نظم اور نثر وہ سب سے
بہتر جانتا تہا علم منطق اوسکو اچھی آتی تہی احمد عرب کی مدح مین اوسنے بروقت
خبر پانی تصنیف نفحۃ الیمن کی جبکہ احمد عرب نے کعبۃ اللہ کا ارادہ کیا تہا کہی ہین وہ
شعر یہہ ہین ؎

بانت سلیمی فافنی هجرها بدني — ولا الحبیب لذي الاشواق لم ترني
کسیت بردا الی الاحزان قد نسجت — ان مت یوم النوي ناهیك عن کفني

فلا يميط شجي قلبي بفرقتها | الا الكلام البليغ الكاشف الحزن
لكنني لا اري اركان مربعه | لم الف في عصرنا منها سوى الدمن
فوما نرق دمعنا حزنا على طلل | عفته ايدي البلى من وابل المحن
قفا خليلي نسكب دمعنا اسفا | على انطماس رسوم العلم في زمني
ان البلاغة طرا ريحها ركدت | ونارها خمدت كالجمر في اليفن
لم يبق في الدهر جزء من تمامتها | اطفي بمنهله الاحلى لظى شجني
فبينما نحن نبكي من تذكرهم | ونفقدهم عن بلاد بينها وطني
اذ طيبت مسمعي اوصاف من برع | الاقران في العلم والاداب واللسن
رب البلاغة بحر العلم ذو ادب | من نظمه عن لال فاق في الثمن
علامة لا يجاري فضله احد | فهامة لا يدانيه اخو فطن
سامي الفخار بنيه الفلك ذو شرف | حاو لاقصى معالي السر والعلن
اعني الامام الهمام الشيخ احمد | من شاعت فضائله في الهند واليمن
تاليفه روضة الاذهان عبهرها | يطيب الروح يدعي نفحة اليمن
نهي ذوي اللب في اثناء بدائعه | بهيم نحو فواد الصب في الذقن
اعجب بها نسخة الباب خطفت | ويا له من كتاب رائق حسن
فاذهب الله حزني اذ ربقت به | فالحمد لله ذي الانعام والمنن

یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین یہہ شخص موجود تھا

شیخ عبد العزیز

شیخ عبد العزیز بن احمد ولی الله دہلوی سلطان اقلیم معانی کا اور مالک ازمنہ بیان کا اور بدیع ثانی احسن فاضل بزرگ کی تعریف مین جتنا کچھہ لکھون بہت کم ہی اگرچہ کہون کہ وہ

سب ذکیوں اور عالموں کا بادشاہ تہا تو بجا ہی اگر یہہ کہوں کہ عابد اور متقی اور پرہیزگار
اور نیک اوسکی دروازہ کی چوکہٹ چومنی والی ہوجاتے تہے تو سزا ہی تصنیفات
اس فاضل بی نظیر کی تعداد اوسی با ہر ہیں ایک دیوان عربی اس فاضل کا موجود ہی اکثر لوگوں
کی پاس شاہجہان آباد میں ہی رسالی اوسکی بی انتہا مشہور ہیں نظم و نثر کا ٹہکانا
نہیں کہ کتنے کچہہ مسودات پڑی ہوئی ہیں ایک کتاب تحفہ در روافض میں اسی فاضل کے
تالیف سی ہی اس کتاب کو فارسی زبان میں اور کتب عربیہ وغیرہ اور انبی یاد دہت سی تصنیف
کرکی لکہی ہی جسکی جواب شیعہ لوگ اج تک لکہہ رہی ہیں جسکا اژادہ اوس کتاب کی دیکہنے
کا ہو مطالعہ کری بالفعل کلکتہ میں چہپ بہی گئی ہی ہر ہفتہ میں دو دفعہ یعنے منگل اور جمعہ کو
درمیان دہلی کی کوچہ چیلان میں پرانی مدرسہ میں وعظ اور نصیحت کیا کرتے تہے بہت فاضل
دہلی کی داخل درس ہوتے اور اشاریا اور نکات قران عظیم کی سنکر فایدہ اوٹہاتے
بہت کتابیں اونہونی درباب مذہب امام ابو حنیفہ کی تصنیف کی ہیں اشعار عربی بہی
اونکی بہت اچہی ہی ایک خط سید علامہ حسین کو جو لندن میں رہتا تہا اس فاضل
بی عدیل نے درمیان ۱۲۲۳ ہجری کی لکہا تہا وہ داخل کتاب عجب العجایب
ہی جسکا جی چاہی دیکہہ لی اوسکی اول کی یہہ شعر ہیں چونکہ اونکی شعر بہت مشہور ہیں اسلئے
بہت لکہنے کی کچہہ ضرور نہیں ہے

هنيئاً قد اقر الله عيني — باخبار اتتني من حسين
فتى ان عدت الاعيان قالت — له الاعيان انك انت عيني
فدام بقاؤه ما لاح برق — واطرب صوت قمري وعين

سید غلام علی آزاد

بن سید نوح حسینی واسطی بلگرامی اوسکو سحبان ہندوستان اور حسان ہند کہا جاتا ہی

تیرھوین صدی کی شاعر

اوسکی برابر ہندوستان مین کوئی صاحب تصانیف ادیب نہین گذرا کلام اوسکی بہت ستین
دواوین نظم اوسکی کی جواہر فنون اور لآلی علوم سی پر ہین اوسینے ایک تذکرہ عربی
تصنیف کیا ہی جسکو سبحۃ المرجان کہتے ہین — اور ایک رسالہ غزلان ہند مشہور ہی
نوزادہ قلیخان کی کتب خانہ مین یہہ رسالہ موجود ہی یہہ اشعار اوسکی ہین تاریخ وفات
کی معلوم نہین —

من المتیم مترۃ برکتبۃ — حفت بہا فتنۃ من الفتیات
وطلبت من ذلك للعوائد شربۃ — فشتمنی بعجائب الکلمات
فی شتمہن المرّ ای حلاوۃ — فکانہن سقیننی خمرات
یا ظبیۃ الرعساء مسکك ضائع — اہدی الیّ سواطع النفحات
لم تغضبین من المشوق تغیظا — ما منیہ الراجی سوی النظرات
لا تصبرین وتعرضین ہنیئۃ — ان لشعری بتتابع الزفرات
ہل تستطیع فراشۃ عذریۃ — ان لا تحوم حوالی القبسات
ارادعبد مخلص ودجاوره — صدق المنی من اشرف الحضرات

احمد عرب

احمد بن محمد بن علی بن ابراہیم انصاری یمنی شروانی ہی اوسنی بہت سفر کئی ہین چنانچہ
حجاز اور یمن کو پہرتا ہوا ہندوستان مین آیا اس ملک کی بہی بہت شہرونین پہرا
چند تالیفات اور مجموعی اوسکی چہپ کر مشہور ہوئی ہندوستانکی مدرسون مین داخل درس ہین
ازانجملہ ایک کتاب نفحۃ الیمن ہی — اور ایک حدیقۃ الافراح اور ایک عجب العجاب الشیانی
— اور ایک مناقب حیدریہ جو سلطان حیدر بادشاہ لکہنو کی مدح مین لکہی ہی اور قصائد
اور خطوط اوسکی بہت مشہور و معروف ہین اوسکی یہہ شعر ہین جو انشاء اللہ خان کو لکہی

تمیرو بن صید مکی شاعر

هیّج الاشواق للصبّ الکئیب ذکر هند ربّة الحسن الغریب

من توارت فی حجاب البعد عن مستهام شفّه الوجد المذیب

فاذکری یا هند صبًّا دمعه مذ خفرت العهد یا عینی صبیب

هجرك الشقّاك ابکی مقلتی والجفا اضحك من یلحو الحبیب

کیف ارضاك الذی ارضی العدی ان هذا منك یا روحی عجیب

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی چونکہ آخر کتاب حدیقۃ الافراح مین جوکہ اوسکی تالیف سی ہی مندرج ہی اور وہ کتاب چہپ بہی چکی ہی لہذا اوسکی تمامہ لکہنے کی کچہہ حاجت نہین جو شخص اوسپر مطلع ہونا چاہی اوس کتاب کو دیکہہ لی وہ سنہ ۱۲۴۰ ہجری مین موجود تہا تاریخ وفات کی معلوم نہین ہی

محمد تونسی

یہہ شخص بالفعل درمیان مصر کی محمد علی بادشاہ کیطرف سی کتب طب لکہنے پر مامور ہی چنانچہ کتاب التشخیص و معالج الامراض بموجب حکم محمد علی بادشاہ والی مصر کی اس شخص نی اب عربی مین لکہہ کر چہپوائی ہی اس کتاب کا ترجمہ محمد شافعی افندی نی زبان عربی مین فرانس زبان سی کیا ہی یہہ مترجم بموجب حکم محمد علی بادشاہ کی واسطی سیکہنے علوم و فنون کی پارس مین جوکہ دار السلطنت ملک فرانس کی ہی گیا تہا وہان جاکر اوسنی علم طب اور فن ڈاکٹری خوب سیکہی جب یہہ فن سیکہ کر اپنی ملک مصر کو مراجعت کی اوس وقت اوسکی انعام مین محمد علی پاشا نی اوسکو مدرسہ مین مدرس مقرر کیا چنانچہ بالفعل وہ علم طب مصر مین پڑہاتا ہی اس کتاب کی دو قسمین مین ایک قسم تشخیص امراض مین اور ایک قسم معالجہ امراض مین ہی — محمد تونسی مذکور کہتا ہی کہ جب محمد علی پاشا کا حکم واسطی اوس کتاب کے چہپوائی کا ہوا مینی اوسکی مترجم کی ساتہہ اصل کتاب فرانسیس سی مقابلہ کرکی اوسکو صحیح کیا

اور چند ماہرین اوس فن کو خوب دکھلا کر صحیح کی بروز چہار شنبہ اٹھیوین ماہ رمضان ۱۲۵۹ سنہ
ہجری کو تالیف اس کتاب کی پوری ہوئی تھے جب وہ کتاب چھپ کر طیار ہوئی محمد تونسی
نے یہہ تاریخ طبع لکھے اس کتاب کا ترجمہ اردو مین مینی کیا ہی سے

انظر کتابا قد حوی — حسنا بدیعا یسبی
معناه سهل سائغ — کالسلسل المنصب
ولفظه کلؤلؤ — یزیل زین القلب
بعشقه ناظره — کعشقه للحب
قد حاز من فن الشفا — احسن ما فی الطب
وهو لیسعد الداودی — فیه شفاء اللب
وکان من قبل نبا — سقم عظیم الخطب
ازاله الله به — وکل امر صعب
لاسیما لما بدا — هذا الکتاب المنبی
تالیف شاب ماجد — مهذب مربی
بالشافعی قد دعی — وباسم خیر العرب
مذ تم طبعا قلت فی — التاریخ بیتا یسبی
الداودی امره — یحیی رفاة الطب
۱۵۱ ۶۴۶ — ۴۸ ۶۸۱ ۴۴

جمع ۱۲۵۹

ابو السعود

اس مصنف نے بموجب حکم محمد علی باشا کی ایک تاریخ فرانس اور مصر کی تصنیف کی ہی اوسکا نام
نظم اللآلی فی السلوک فیمن حکم فرانسا من الملوک رکھا ہی یہہ شعر اوسکی محمد علی پاشا کی

مدح میں اسی سے

ضحکت ثغور العز والاقبال — وتبدلت الادبار بالاقبال
وبدت ریاض اللعلم یانعة الجنا — فی مصرنا نخلت من الجهال
قد تیض الرحمان انقاذ الها — من جهلها هذا الامیر العالی
ودعاه باسم محمد لصفاته — وهو العلی علا علی الامثال
وبعزمه مصر تبدلت جنة — من بعد انکانت من الاطلال
وبها بلاد المسلمین جمیعها — نالت جزیل الفخر والاجلال
فسعی الیها جیشه المجرار فی — بحر ومن سهل وفوق جبال
حتی له انقادت وقد کانت علی — من رامها اقصی مدا ومنال
ومرامه من ذاک حسن تمدن — وسیاسة ورياسة وکمال
قوی باتہة العلوم دیارنا — فزهت وکانت قبل فی اضمحلال
لیث لسطوته الخطوب رواحل — اوما تراه طیب الاشبال
لاسیما الضرغام قائد جیشه — بنجابة ومهابة وجلال
ناطالما فتح البلاد بعزمه — وابادصند یدا من الابطال
فیه البلاد الشام صارت شامة — من عدله فی جنة وظلال
فالله یحفظهم ویبقی ملکهم — وبدیمهم لا زالة الآمال
فالدهر منهم باسم وجودهم — حصن الوری من طارق الاهوال

ابو السعود مذکور رفاعه افندی مدرس اول مدرسہ مصر کا شاگرد ہی وہ کتاب مینی ہی دیکھی سبت مختصر اور اچھی کتاب تاریخ میں اوسنے جمع کی ہی وہ درمیان ۱۲۷۰ھ ہجری کی بولاق مصر میں درمیان ماہ ربیع الآخر کی چھپ کر مصنف کی روبرو صحیح ہوکر طیار ہوئی لفعل

تیرویں صدی کی شاعر

ایک نسخہ مدرسہ دہلی میں موجود ہی

آزردہ صدر اعلی

شنشہا و استاذنا و ہادینا و مرشدنا و حاکمنا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر ابقا اللہ الی یوم الدین گنجینہ علم و کان حلم و بحر سخا مخزن لطف وجود عطا لبید دوران حسان منہ وستان عالم کامل فاضل اجل فقیہ بی مثل حاکم دہر مصداق این شعر

شیخ جہان پناہ کہ از روی مکرمت — بر سروران عالم تحقیق سرور است

دارائی ملک لطف وکرم ہادی امم — کاوصاف ذات پاکش از اندیشہ برتر است

اس عالم باعمل اور فاضل اجل کی مدح مین جو لکہون سو کم ہی — کیونکہ وہ ایسا ہی عالم ہی سحبان اور حسان اور لبید او متنبی اور امرا القیس یہہ نام بہت کتابون مین مثل لفظ عنقا لکہی ہوئے دیکہی پر آج تک کوئی مصداق ان الفاظ کا نہ پایا جب بہت تجسس کیا تو اوس ذات گرامی کو کئی رتبہ اونسی بڑہا ہوا پایا — بیند کان تذکرہ ہذا کی واسطی اس فاضل بی بدل کی کوئی تمثیل دیکر سمجہانا چاہیے مگر افسوس کہ نظیر اوسکا معدوم ہی اب مناسب یون ہی کہ یہہ کہون کہ کوئی فاضل ہماری زمانہ مین اوس ذات گرامی کی سامنی ذکا، اور ذہن اور عالی طبیعت اور فکر اور تبحر مین رتبہ نہین رکہتا یہہ سب سی بہتر ہی

آنکہ باشد در شرف اوصاف ذات کاملش — برتر از درک خرد بالاتر از وہم وگمان

نفحہ اخلاق او را روح قدسی در پناہ — جوہر انفاس او با عقل کلی توامان

بالفعل ہماری زمانہ مین کہ ۱۸۴۸ اعیسوی ہی عہدہ صدر الصدوری شاہجہان آباد نیک بنیاد پر مامور ہین باوجودیکہ کاری سرکاری سی اونکو فرصت بہت کم ہوتی ہی مگر پہر بہی بسبب اونکی طبیعت فیض رسان اشاعت علم کی خوہان رکہتے ہین

اسلیی اوس کم فرصتی مین بہی طلباء اطراف واقطار کو جو اونکی گہر پر پڑہے رہتے ہین
پڑہاتے ہین بہت فاضل ہیری زمانے کے اونکی شاگردون مین ہین کوئی علم یا ہنر
ایسا نہین ہے کہ اوسکی موجد سے زیادہ نہ جانتے ہون کتابین اونکی پاس
ہر طرح کی اور ہر فن کی موجود ہین — سُننے مین آیا ہے کہ یہہ حضرت میان عبدالقادر
برادر کلان مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگردون مین درمیان علوم نقلیہ
کے ہین جنکا ایک ترجمہ اردو قران شریف کا کئی دفعہ چہپ چکا ہی اور ہندوستان مین بہت
مشہور ہی — شاہ عبدالعزیز صاحب سی بہی اونہون نے علم تحصیل کیا ہی
جو کہ علامہ زمان گذری ہین مولوی فضل امام صاحب سی علوم عقلیہ مثل منطق و فلسفہ
کی اونہون نے تحصیل کئی ہین — مقدمہ کو ایسی پہنچتے ہین کہ حقیقت حال
اوسکی آئینہ وار کہول لیتے ہین بات یہہ ہی کہ اس عہدہ نی اونسے زینت پائی اور
وہ بہی اسی عہدہ کی لایق تہے شاہجہان آباد مین جو کہ کہان فضلا کی ہی ایسا ہی
عالم لایق اس عہدہ صدر الصدوری کی تہا اس امر مین کچہہ مبالغہ نہین ہین درست
راست اونکا حقہ بیان کرتا ہون کہ یہہ عہدہ اوس شخص کی ہی واسطے زیبا تہا
اور درواقع مین ہر ایک مقدمہ کی وہ ایسی تحقیق کرتے ہین کہ یقیناً کوئی فیصلہ اونکا
عالی حق سے نہین ہوتا حق دار کو حق پہنچاتے ہین اسلیے اب مین یہہ کہتا ہون کہ خدا تعالی
تاقیام قیامت اس شخص کو اس عہدہ پر قایم رکہے تاکہ ظلم جہان سے یک قلم موقوف
ہو — اونکی تصنیفات سے ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی اگرچہ وہ ایام طالب علمی کے
شاید تصنیف سی ہی کیونکہ ایسا ہی اونکی زبانی سُننے مین آیا ہی اور اکثر رسالی
اور فتوی اونکی تصنیف سی ہین اور ہر روز جو مسایل لکہی جاتے ہین اونکی کچہہ
شمار نہین — ایک کتاب صنایع اور بدایع مین اونہون نے تصنیف کرنی

شروع کی تہی مگر معلوم نہین کہ تمام ہوئی یا نہین اگر یہہ کتاب تمام ہوکر چہپ جائیگی تو تمام
خاص اور عام کو فایدہ کثیر حاصل ہوگا فارسی مین وہ شعر کہتے ہین کہ سعدی کی کچہہ حقیقت
نہین اردو مین بہی اونکی اشعار بہت ہین جو مینے تذکرہ اردو مین مندرج کئی ہین عربی مین
عبارت نثر اور نظم ایسی لکہتے ہین کہ اس زمانہ مین دوسری سے ویسی ہونی معلوم
غرضکہ یہہ صفات موصوف ہین بندہ نے یہہ کتاب صدرا علم فلسفہ مین اونسے پڑہا
تہا لیکن اونکی تبحر کے سامنے سب بہول جاتا تہا جو کچہہ مین دیکہہ کر جاتا تہا وہ سب بیان
کر دیتے تہے اور رد و قدح اون پر کرکے سب حاشیون کو مخدوش کر ڈالتے تہے
اوسوقت اپنی آپ تقریر صاف مثل سلسلہ موتیون کی فرما کر تشفی فرماتے تہے — میر زاہد
امور عامہ بہی مینے اونسے پڑہا ہی یہی حال وس کتاب مین بہی پایا ایسی ایسی کتابین
جو انتہائی فضیلت کی ہین اونکی سامنے ایسی ہین جیسی آمدنامہ یا خالق باری ایک
بڑی فاضل کے سامنے ہون ہرچند کہ اوصاف اس فاضل بے بدل کی بہت ہین
اور یہہ کتاب مختصر متحمل اسکی نہین ہوسکتے لہذا اب یہہ مناسب ہی کہ کچہہ کلام باعتبار
اوس فاضل اجل کی لکہہ کر مردون کے تنون مین جان ڈالدون

ولو سلطت نار التفرق والنوی | علی سقر یوما لذاب لہیبہا
اشد جحیم النار ابرد موقع | علی کبدی من نار بین اصیبہا

انّ احسن ما وشّی بہ الیراع فازدی ببرود وشیت بالدرر واعجب ما تزینت
بہ الطروس فازہی علی حدیقۃ منمنمۃ الاطراف والطرر سلام افتن من
نواظر المہوات واحلی من ضرب رضاب البہکنات والذ من شعشع اللمی ولثم الخدود
وانوق من ہیف الخصور وثنی القدود وثناء ازکی من النشر فی ادراج النسیم
الصید النواعم وابہج من حدیقۃ جادتہا الغمائم اہدیہما الی ما الفت الیہ

والدرّ من بریق شنب یغرون فی الناس ... والبہی من ... العفور ...

العلوم مقالیدها وملك من التحقیقات الفکریة طارفها وتلیدها بلغ من
البلاغة ما نیله ابن المراغة قد حظی من الفضل برتبة دونها مناط الثریا وباهی
الکون بوجوده فاصبح مبلج المحیا صارم فهمه ما نبا وجواد علمه فی میدان
النفائس ما کبا فارس میدان البیان وفخر العلماء الذین شمخ بهم
انف الزمان جلیل القدر والمحل سارت بدائعه فی سائر
الاقطار سیر المثل جمع من بضائع الادب ما راق صنعا وحسدته لرقة
نسیمه برود صنعا هو العین المحدقة ولوجه المکارم غرة وللقلب الدهر
قرة ومسرة اوحد البلغاء العظام واجل من تفوه بالنثار والنظام عین
الزمان ویمینه لو حلف الدهر لیاتین بمثله حنثت یمینه ان ذکر فصاحته
فما ابو نواس او حدة ذکائه فما ایاس او بلاغته فما قدامه ولبید او ادبه فما
مسلم بن الولید وبعد فلا یخفی علی المولی الرفیع الجناب لا زال غیث
افادته علی المستفیدین متوالی الانسکاب انه قد سبق الیکم کتاب وفیه
ما یغنی عن اعادة الخطاب بطی مکتوب صنوکم المحترم سامی الاسم و
الالقاب ثم انتظرت من تلقاء سماء المکارم برق الجواب فلم ار ادرانه ما جری
منی یوجب الصد ودعنی والعجب کل العجب ان شلك ایها المصداع المجید
بغص بما یشفی علیل صدر العمید فارفق بصب لا یزال مکرا ذکراك بالمدح
الانیق لسانه هذا ولقد عاق عن ارسال المراسلات الاشتغال بامور هجمت
علی المستهام الذی لا تمر علیه ساعة الا بذکر محاسن خلقك فان
تعف فمن فضلك وان تواخذ فبحقك والمسئول من الملك الخلاق جل
للتنائی مدة ویعقبها ایام التلاق ان یطوی شقة البین ویقطع دابر الفراق

تیرویں صدی کی شاعر

والماٰمول من افضال الکرام لا تقطعوا عنا المراسلة فانها تنوب عن المواصلة،

والسلام خیر ختام نمقه العبد المسکین محمد صدر الدین نهار التاسع عشر

من شهر شوال سنة ۱۲۴۹ هجری

ولہ ایضاً

وکنا کغصنی بانة تدانا لفا علی دوحة حتی استطالا وابنعا
یغنیهما صدح الحمام مرجعا ویسقیهما کاس السحائب مترعا
سلیمین من خطب الزمان اذا سطا خلیین من قول الحسود اذا سعا
ففارقتنی من غیر ذنب جنیته والقی بقلبی حرقة وتوجعا
عفا الله عنه ما جناه فانی حفظت له العهد القدیم وضیعا

فاضل رشید

مولوی محمد رشید الدین خان فاضل کامل اور عالم باعمل گذری ہیں وہ مدرس اول مدرسہ دہلی
عربی کی تھے اونہوں نے مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ سے تعلیم پائی اور
ہر ایک علم پر بہت قادر تھے خصوصاً علم ریاضی میں بڑی دست قدرت تھی
او معقولات کے امام تھے اونکی تالیفات سے کئی کتابین ہین ازانجملہ ایک
شرح تشریح الافلاک کی علم ہیئة مین اونہوں لکھی ہے بندہ نے بہی خوب سیرا اوسکی
کی معلوم ہوا ہی کہ یہہ شرح خلاصہ شرح مولوی عصمت سہارنپوری کا ہی جو بہت بڑی
ایک شرح ہی بعد تطبیق عبارت سی معلوم ہوا کہ یہہ شرح عصمت نہیں ہے اس فاضل کا مختصر کیا
ہی ہے اور ایک رد روافض علم کلام مین مولوی دلدار علی کی اور لکہنو والون کے جواب مین
اونہوں نے لکہی ہی جو تحفہ کی جواب مین اہل شیعہ نے جواب لکہے ہین اس کتاب
مین اصل متن تحفہ کا معہ اوسکی اعتراضات کی لکہکر اپنی جوابات ثبت کئی ہین

تیروین صدی کی شاعر

—ایک ردشیعہ مین کتاب تصنیف کی ہی جسکا نام صولۃ الضیغم رکہا ہی یہہ کتاب مولوی مبارک العلی مدرس اول حال مدرسہ دہلی کی پاس خاطر سی تصنیف کی تہی اور مسودات اونکی بہت ہین اور اونکی ہاتہہ کی کتابین بہی بہت لکہی ہوئی ہین اسکیجاے آدمی کی عقل حیران ہوتی ہی کہ باوجود اس کثرت علم اور شغل درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کی کتابین سب اونہون نے لکہی ہین مدت سے دلمین وہ ارادہ حج کعبۃ اللہ کا رکہتے تہے مگر افسوس کہ نصیب نہوا جب جانے لگے اونکو بیماری مہلک عارض ہوئی دیڑہ مہینے تخمیناً بیمار رہے مبیس برسکا عرصہ گذرتا ہی کہ اس جہان فانی سے رحلت کی درمیان ۱۲۶۲ھ کی اونکی تصنیف سے ایک خط عربی زبان کا میری ہاتہہ آیا ہی جوکہ اونہون نے مفتی صدر الدینخان بہادر صدر الصدور دہلی کو لکہا تہا بطوریادداشت کی لکہتا ہون وہ یہہ ہی

اسرب القطا هل من يعير جناحه

لعلّی الی من قد هویت اطیر

من جوی اوقده البعد وشجی اکمده الوجد الی جانب الحبیب الذی تنزه قد حه المعلی عن القدح والنسیب الذی استوعب لسانه صنوف المدح الذی اذا انتظم خجل قلاید القلاید واذا نثر غبط فرائد الفرائد ذو خلق عظیم وطبع کریم وسجیه سریه علیه ما من علم الا اضاء مشکلاته وما من فن الا غاص فی بحار تحقیقاته اما الادب فقد شید ارکانه واما الفقه فقد ابرم بنیانه واما المعقول فمنه والیه ومعول ارباب الصناعة الیه ذخر الفضایل فخر الاماثل صدر الافاضل زین المحافل مولانا المولوی محمد صدر الدین لا زال

تیرھویں صدی کی شاعر

ظل افاضته علی روس المستفیدین امّا بعد اهداء هدایا السّلام وأداء مناسك الاحترام والاعظام فینهی ورود مشرفه هبت عند فتحها نسائم مصریه وتجلت کلمات ببعض الوجوه الّا انها دریه فقبلتها مرارا وقابلتها بالاجلال واکثارا واستنشقت منها روائح سحیق الصندل ونظرت الی معانیها فاذا هی لآلی رطبة وما سواها من المعانی جندل واما ما فیها من الالفاظ فهو انق من غمزات الالحاظ هذا ثم ما اصف من شدائد الزمان مذ صطلیت بنیران الهجران فوالذی حبانا بحبك وجعلنا من صفوة احبتك انی مذ فارقتك ما اطبقت مقلتی بالنوم وما لاقت لیلتی عین الیوم یسرلنا الله لقیاك ولیسرك للحسنی فی اخرتك ودنیاك والسلام بالوف الاکرام

مولوی مملوک العلی

مولانا واولانا واستاذنا وملاذنا وشیخنا جناب مولوی مملوک العلی عالم الخفی والجلی مدرس اول مدرسہ دہلی رحمۃ اللہ ثانوتہ کی قدوہ متاخرین امام متبحرین مقتدین اوس ذات حمیدہ صفات کا شمہ سا یہہ حال ہی کہ ایسا فاضل کامل وزاہد و عابد پابند شرع شریف مرتضوی بہت کم دیکھنے میں آیا ہی نظیر اوسکا خطہ ہند سی مفقود — ہرفن وعلم کا سامان اوسکی پاس ہر وقت موجود — اوسکی فیض عام سی عقل فیاض ذلہ ربا — جنہی اوسکی مشغل تعلیم سیے روشنی نہیں پائی وہ عقل اور بصیرت سی نابینا — گہرا اوسکا محط رجال طلبا - مدرسہ اوسکا مجمع علما و فضلا صدہا شاگرد اوس ذات بابرکات سی فیض اوٹہا کر اطراف و اقطار ہندوستان مین فاضل ہوکر گئے درمیان اکثر بلاد افغانستان کی اور ہندوستان کے

تیرہوین صدی کی شاعر

انہا نام پیدا کر گئی بالفعل عہدہ اول مدرسی اول عربی پر مدرسہ دہلی مین مامور ہین سوا درس ہا
طلبا مدرسہ کی اپنی گہر پر بہی لوگون کو ہر ایک علم کی کتابین پڑہاتے ہین تمام علوم
درسیہ متاخرین و متقدمین پر وہ عبور ہی کہ عقل اول بہی اونکی فیض رسانی کے
مقابلہ مین مجبور ہی — تمام اوقات گرامی اونکی تعلیم طلبا مین نصف شب تک
منقسم ہین حلیہ اونکا یہہ ہی کہ ہنستی پیشانی خندہ رو سفید ریش صورت نورانی
مثل عالمون ربانی کی ہمارے زمانہ مین اونکی ذات سے ہندوستان مین علم نے
ترقی اور رفعت پائی سچ ہی اس قول کاشفی کا مصداق وہی ہی ع آن فاضل زمانہ
کہ از مین درس اوست ہم عقل در ترفع ہم علم در کمال متواضع اور حلیم اور بردبار اور
صاف اور منکسر اور مدبر اور دانشمند ہین غرضکہ جتنی تعریف اور جتنے اوصاف اخلاق
کے تبلاشی تمام پیدا کئی جا ہین اونمین سب موجود ہین معارض کو چاہئی کہ دو چار گہڑی اونکی
خدمت مین بیٹہہ کر ان اوصاف کو ملاحظہ کری اوسوقت میری قول کی تصدیق بحلف کریگا
اور کہیگا کہ سچ ہی بلا مبالغہ اور قطع نظر تعریف کی امر واقعی اس شخص نے بیان کیا ہے
تمام عمر مین باوجود اس کثرت علم اور فضل کی وعظ عام نہین کیا اور تصانیف کتب پر
مایل نہین ہوئی باعث اوسکا یہہ ہی کہ چونکہ اونکی خدمت مین صدہا طالب علم اطراف
و جوانب سی واسطے تعلیم اپنی علوم کے حاضر ہوتے ہین اور اونکی حسن اخلاق
سے یہہ بعید ہی کہ کسی طالب علم کی خاطر رنجیدہ کرین پہر اس صورت مین فرصت واسطی
تصانیف کی ہونی معلوم لہذا اپنا ہرج گوارا کیا دل شکنی کسی کی منظور نہ کی مگر ہان
ایک کتاب تحریر اقلیدس کا جو عربی زبان تہے بموجب حکم پرنسپل مدرسہ دہلی کے
سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین ترجمہ اردو زبان مین کر کی پانی کر دیا اور بہت اچہی طرح سی ہر ایک
مشکل کو حل کیا ہی یہہ ترجمہ سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین دو دفعہ چہپ چکا ہی — یہی باعث مذکورہ

نیرو بن صد ملکی شاعر

بالانہ منظوم کرنے افکارات شعریہ کا ہی اور سوا اسکی یہہ ہی کہ شعر گوئی پیشہ علمار کا نہیں ہے بلکہ پایہ تحقیق و دقیق کو مضر ہی - مگر ایک مسودہ عربی خط کا جو تشمتی فیروز بادشاہزادی کو انہوں نے ایام طالب علمی میں بے نقط لکھا تہا ڈہونڈلا یا ہوں تیمنا و تبرکا اِس کتاب میں لکھتا ہوں وہ یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المحمود المالك الودود الواحد السرمد الملك الصمد سماك صرح السماء ولا دعام وكل ماسواه هالك وله الدوام ادراكه كما هو محال ما ادركه اهل الحال ولا علمه اهل الكمال مسلكه سهل لكل سالك عداه مهلك لكل هالك امره امر و حكمه احكم وحلاله حلال ومحرمه محرم مطروده مردود وموروده مسعود همه اعداه هما وسرورا وحكمه حصل حسرا وحسورا لا امد لدوامه ولا راد لاحكامه ماسعد الا مسعوده وما رد الا مردوده اكرم السعداء واعلم العلماء مراده معمول ومعموله حاصل لا احد لالاء حكمه ولا ساحل عالم الاسرار مالك الاحرار مسعر الاسعار محصل الاوطار مملك الامصار مكرر الاصال والاسحار ما امله مؤمل الا وصل ماموله وما سأله سائل الا وما اخرم مسئوله اللهم اكرم محل محمد المودود اسمه احمد ومسماه محمود مادحه ممدوح لكل واحد ومحموده محمود لكل حامد علوه سماك ودوره لولاك طوره سماء وطوره عطاء حامل لواء الحمد ومالك ممالك الاكرام مالك مسالك العدل وممهد مهاد الاسلام وارحم اله الكرام

ورهطه الکملاء واوداءه السعداء اسلموا لله واطاعوا رسوله للایفو
وسداد الاسلام ودمروا اهل الصدود هواهم دواء لکل داء و
ودهم محصل لکل مراد واهواء رحمهم الله وروح ارواحهم و
اکرمهم واعلا اسمائهم وصل طرس مسطور ام دوح ممسو
سواده علا المسک العطر وسطوره عطل سمط اللولو وسلک الدرر
مطلعه مروح الارواح مراه کاسراله موم کرام رحواح ملحه
مصلح الکلام کالملح للطعام للملک الکامل الحلاحل العالم العامل سما
العلم والعمل المعلم للمعلم الاول کرم لاعد لاله سمح
لاحد لعطائه کلامه وکلام الصحاح الاعلام کالهطل والرهام
اوالمدره والعوام لولا وکلام الملوک ملوک الکلام ملک عطاؤه
مطرها مر وسماحه سمر سائر کلامه حلو وسلامه سلو لله
درک ما احلا کلامک ودعاک الله ما اعلا املامک صدر
امرک المحکم لاسطر الطرس عاطلا کمرسومک الاکرم
وها املک العصر امله کما هوالامر واحر دلک الحال کما هوامرک
الامام اهل الکمال حال مملوک حال مسرور لا اودلسدا ده
والحمد لمالک الامور وصالح حال اهله واولاده ورهطه
وسواده امله حاصل وسروره کامل حساده حصدوا واعداوه کمدوا
الا هوحسر ولولاک مملوک ودرهمه لوسم ودلک مملوک الا واساه
لعدم وصالک الشار واساءه مرآک المروح للروح والکاسر الهموم
الامرار ادعو لک اسحارا واصالا واسال لک علوا وکمالا

اطال اللہ حیاتک وسدد عمادک ومد عمرک وطولہ واعطا مرادک
وحفظہ مادام رعد وسما ومطر وہما ومارد وکلاء وورد وسلاء
والمدرس الاول حلہ ماحل مسئلۃ کسر مؤلم ودھمہم مدلہم
رحم لسوء حالہ الاسود والاحمر واکدہ الدھر کدا وھو ادھی
وامر وللحال سدد اودہ ومعلمہ دکمدہ واطرد
امرہ وحل الامرہ والسود دمحمد المکرم الاسعد عادل الاحوال
سالم الاوصال واع لاسرار کلامک وطالع لمطالع مرامک والحلوک
اوصل لہ سلام الملک الہمام وھو اعاد السلام مع الاکرام
ودعا العلو کلامک ولسمو اعلام حکمک سلمک اللہ واوصلک
مدی الکمال واعلاہ والسلام مع الاکرام
اس بی نقطہ رقعہ کے لکہنے سے اوس فاضل کی ایام طالب علمی کی جودت طبع اور
حال استعداد خوب طرح پر واضح ہوتا ہی جب جانی کہ کئی سال درس دہی طلاب
اور مشق ادب مین گذر گئی ہون اب حال بہی اسی پر قیاس کر لیا جا سکتا ہے فقط

فضل حق

مولوی فضل حق فرزند ارجمند مولوی فضل امام صاحب کے جنکی تصنیف سی چند رسالہ اور حاشیہ
علم منطق مین مشہور و معروف و داخل تحصیل ہین مولانا فضل امام بڑی فاضل کامل اور محقق
مدقق گذری ہین اونکی تصانیف اونہین کی نام سے مشہور ہی چنانچہ ایک حاشیہ
میر زاہد رسالہ پر بنام حاشیہ مولوی فضل امام دوسرا میر زاہد جلالیہ پر بہی اسی نام سی مشہور
ہی اول مین وہ صدر الصدور شاہجہان آباد کی تہے جنکی جانشین مولوی صدر الدین خان

تیرویں صدی کی شاعر

بہادر بالفعل رونق افروز ہیں اونکی شعار اور عبارت عربی بہت ہیں اور بڑی فاضل تھے اونہون نے درمیان سنہ ۱۲۴۴ ہجری کی وفات پائی جسکی تاریخ مین میرزا نوشہ غالب نے یہہ چند شعر کہے ہیں ؎

ای دریغا قدوہ ارباب فضل	کرد سوئی جنت الماوا خرام
کار آگاہی زپی کار اوفتاد	گشت دار الملک معنی بی نظام
چون ارادت ازپی کسب شرف	جست سال فوت آن عالی مقام
چہرۂ ہستی خراشیدم نخست	تا بنامی تخرجہ گردد تمام
گفتم اندر سایۂ لطف نبی	باد آرامشگہ فضیل امام

چونکہ کلام اس فاضل کے میری ہاتہہ نہین آیی لہذا اونکا ذکر چہوڑ کر اونکی فرزند دلبند مولوی فضل حق صاحب کا بیان کرتا ہون واضح ہو کہ یہہ فاضل اجل بڑا عالم ہندوستان مین ہی اوسی صدہا لوگون کو فیض ہوا اور صدہا فاضل اوسکی شاگردونمین ہیں علوم عربیہ میں اس شخص کو بڑا رتبہ حاصل ہی خصوصاً علم منطق اور فلسفہ اوسکے خدمتگارون کو یاد ہی پہر اونکا کیا کہنا میری زبان میں کہان طاقت اور قلم مین طاقت کہ اوسکے تعریف لکہون یا کچہہ کہون وہ شاگرد رشید اپنی والد کی ہین اور ہمراہ مولوی صدر الدین خان بہادر جنسے کمال ربط و اتحاد رکہتے ہین مولوی عبد القادر صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب سے بڑہا ہی قصاید اونکی زبان عربی اور فارسی کے مشہور و معروف ہین نثر عبارت اسطرح کی لکہتے ہین کہ اچہے عرب کو اونکی مقابلہ کی طاقت نہین اونکی تصنیف سی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی یہہ حاشیہ مین نے بہی مولوی نور الحق صاحب کی پاس دیکہا تہا بہت اچہا ہی تفصیل اور تطویل بہت ہی باعث اسکا تبحر اور ملکہ اور استعداد مصنف مذکور کا ہی یہہ ایک رقعہ اونکا میری ہاتہہ آیا،

تیرہویں صدی کی شاعری

جو مفتی محمد صدر الدین خان بہادر کو لکھا تھا وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُقبّل ارضاً حصاها درر الواح الافلاک وحصباها انبا ہا فی فرائد الاسلاک ویبثر رباها ولا کنشر عطر الطین ویسجد علیها جباه الھرامسۃ والاساطین بین یدی المجید النجید الفرید الجرید الادیب الاریب الحسیب النسیب الحصی الذی لا یحصی مأثرہ وان یحصی حصی البطحاء ولا یستقصی مفاخرہ وان یستقصی رمال الدھناء الذکی الذی فتح بین اہل التشکیک واھل التحقیق من الافاضل الحفی الذی فتح ابواب الالطاف والاعطاف والفضائل - الانیق الذی لا ندله فی الآفاق الشفیق الذی لیس لموردا شفاقه من اشفاق - جامع ضروب الافضال التی لا یحد بها قیاس - نتیجۃ الاکارم الذی لا یرسم مناقبه فی القرطاس - الباقر من المناقب بین صغراها وکبراها - الجامع من المعالی بین اعلاها وادناها - تالی صحائف اللطائف التی لا یتلوا احد تلوہ - المقدم فی فرسان الفراسۃ الذی ما من عالم الا ویتبع خطوہ - الذی کل ادیب الی ماربِ ادبه مفتقر - وکل عالم باثر قدمه مقتفر - مقدام العالمین فی العالمین - مولانا محمد صدر الدین حماه حائدہ ولا حد حاسدہ - ونلتمس منه بعد سلام الذمن ظلم الحبیب واحلی من شکوی الصبیب سه

تحیۃ فاقت نسیم الصبا	لها فوادی بارتیاح صبا
اریجها طاب وانفاسها	فاقت علی انفاس زهر الربا

انّه قد بلغت الیّ النّسیم کتابین متکانفین یغبط بهما تعانق
جنبین متحالفین — ولا یضاهیه احتشاد الزهرین فی برج وانتفاد
الدرین فی درج — ویباهی بها فتق زهرین من کم وعبق نورین فی کم
نمار قول الصباح فی حللها — ولمح الملاح من کللها یا عجب من التفافهما
وما لمع الدرّ یفی سناها وبهاءها — ولمح الدراری فی سناءها وضیاءها
- با زهی وابهی من احتفافهما — وما البرق بلمعاته والشرق بلمعاته
- بالمع والمح من مضامینهما التی تلمح من ستور السطور — بل هو نور من
شاطی الوادی الایمن حین تجلی لموسیٰ فی الطور — فلا لفوح الترائب
ودعج النواظر ما تی من سوادها وبیاضها ولا المتادبة بالاتراب و
الملاعبة بالاضراب ادوق من سرح طرف الطرف فی ریاضها —
ادمجت فیهما اسارات لجیدها اشارات الهیف من وصوص الحجب
— وادرجت فیهما اسارات البیض بتقلیب حدقهن وهن فی اللعب
— وما اصف مما فی النثور والاشعار من الاشعار — لعلو الکعب
وطول الباع وجولان جواد الجودة فی ذالک المضمار — وابدعت حجة
الحریری والبدیع — لما ابدعت فیهما من صنایع — فارسلته
جوابه وعسی الله ان یبلغه الیک — وارتجلت فیه باشعار ونثور
ولکنی لا اتنفس فی البلاغه لدیک — وانا اعلم ان الرخیص لیس
کالثمین — ولا الغث کالسمین — ولا المستقذر کالصحاح — وان ریم
سجالک ضرب الحدید البارد وقدح الزناد الشحاح — وراکب البغلة
لا یسبق راکب السمند ولا یستوی حالب الصبر وحالب القند

یا مولانا ارسل الیّ جواب ہذہ الرقیمۃ — ودا و بالکلم کلم القلوب السقیمۃ
— لیکون لی عوذۃ من سطوات الدہر — وخوذۃ من تسلطات القہر
واما حدیث الشوق فلا ارویہ وانما مثلی کمثل طائر قص جناحاہ ویستطیر
ولا یقدر علی الطیران — فقاتل اللہ زمان البعاد والہجران — والسلام واخر
دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۞

عالم رفیع

مولوی رفیع الدین فرزند ارجمند مولوی شیخ عبد الرحیم بھائی مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کے
یہہ شخص بہت ذہن رسا اور طاقت عربیہ اور ادب مین بی انتہا رکہتا تہا بڑا عالم گذرا ہی
انہون نے اکثر قصیدہ اور خمسہ اور مسدس عربی مین لکہے ہین ایک ترجمہ قران شریف کا
بہی اونکا ہی فایدہ اوسکی بہت مشہور ہین اس فاضل نے اپنی اوقات اکثر کاروبار دنیا مین
اور عبادت اور درس وتدریس مین تقسیم کر رکہی ستے تمام بہائی ان فاضل کی بہت شکر
گذار اوسکی تہے علم بہی اوسکو بہت تہا اکثر قصایدہ شیخ عبد الرحیم کی خمسی اس فاضل نے
کئی ہین چنانچہ یہہ ایک خمسہ اسی فاضل کا کیا ہوا ہی اوس قصیدہ پر جو شیخ عبد الرحیم نے
شیخ بو علی سینا کی قصیدہ کی جواب مین لکہا ہی شیخ ابو علی سینا نے ایک قصیدہ
اس باب مین لکہا کہ نفس کیا شئی ہی اسکی حقیقت کیا ہی اس فاضل نے اوسکا جواب دیا ہی
مولوی محمد رفیع الدین صاحب نے اوسکا خمسہ کیا ہی وہ خمسہ یہہ ہی ــ

سال الحکیم عن النفوس الرضع — وقعت فطارت لم تفز بالمطمع
فاجبت اکشف سرہا عن منبع — ہبط الوجود من المحل الارفع
متدرجا بتجنس وتنوع

قد جل فی اطلاق غیب هویّة | عن وصمة التقیید فی انیه
حتی اکتسی من نسبة علمیة | لزمت حقایق اولا لحقیقه

قصوی کحال الزوج عند الاربع

فهناک کل کان اسما سامیا | عن کسوة التخلیط خلوا عاریا
لصنوف اثار التمثل ها ویا | ثم اکتست تلک الحقایق ثانیا

بحقایق الاعراض کالمتقنع

فی اللوح قد ظلت تظل بجملة | مما استکن بروزها فی وحدة
من کل معنی تقتضیه وصورة | ثم استقرت کلها بهویة

فیها تشخصت الشیون بمجمع

اوفت لها الناسوت حدا حاصرا | وتنجز الاثار فعلا حاضرا
ما قد حوته وافرا او قاصرا | منکثرا تلک الحقائق ظاهرا

متوحدا عند اللبیب الاروع

فیدور امر واحد فی دورة | بشهادة او برزخ او غیبة
وقیام عین او تلاحق هیئة | والنفس عقد جامع لمشتة

والنفس باطن جثة المتجمع

وکالها الشخصی یوفی بسته | دنیا وقبرا لحشر او جنة
وتری له نوعا وصنفا وسعة | اتظنها ابت الاقامة برهة

ثم استقرت بالدیار البلقع

اوقاتها امر ترقص استه | اتری الحکیم التر سوغ بوسه
کلا فان الوهم نکس راسه | اتظن ان الشئ یکره نفسه

تیمروین صدیکی شاعر

هیهات ذالک من المحال الاشنع

قریب اٹھارہ اونیس برسکی ہوئی کہ اسجہان سی کوچ فرماکر جنت اللا واکو تشریف لیگئی رح
شکر ہی اوس قادر متعال کا جسکے اعانت اور عنایت سی یہہ تذکرہ تاریخ
بیسوین جون ۱۸۷۴ء عیسوی کو تمام ہوا الحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً کثیرا — واضح
ہوکہ بعد اس کتاب کی اب یہہ ارادہ کہ ایک فہرست مشتمل اسماء مصنفین مندرجین
کتاب ہذا کی طیار کرکے اس کتاب کی پیچھی لگاون تاکہ ہر ایک شخص کو باسانی
تمام حال ہر ایک کا جو اسمین مندرج ہی جلد مل سکے اور جو شاعر یا مصنف کہ اوسکا
حال بہول گیا ہون یا انکہ نیا در کتاب سی پاون اوسی فہرست مین اوسکو مندرج کرکی
مختصر تمام حال اوسکا لکھہ کر اس کتاب کے پیچھی لگاون تاکہ وہ فہرست مصداق تکملہ
بہی ہو — سے امید مطالعہ اور ملاحظہ فرمانی والون کتاب سی یہہ ہی کہ اس بندہ کمترین کریم
الدین کی کوشش پر ملاحظہ کرکے بعین جور و اعتساف خیال نفرماوین کیونکہ جس زبانمین ایک کتاب
نئی طیار ہوتے ہے تو بیشک اوسمین کچھہ لغزش و زلل واقع
ہوا کرتی ہین مگر ابکی بار ایک تذکرہ جامع کرچہ
کتنا ہی طویل ہوجاوے بندہ ضرور انشاء اللہ تعالی
طیار کریگا و علی اللہ التکلان

وبیدہ ازمۃ التحقیق

تمت

الامان

رفاعه

رفاعه افندي ایک مولوي درمیان مصر کي هي یهه شخص مدرس اول مدرسه محمد علي باشا کا هي اسنے بهت کتابین اکثر فنون کي جو زبان فرنچ سے زبان عرب مین ترجمه هوکر چهپي مین صحیح کي هین اور چند خطبي بطور امتحان اوسنے محمد علي باشاه کي مدح مین جو مبین اوسکي حال کے هین لکهي هین یهه شخص بهت مستعد عالم هي ایک گیت جو زبان فرنچ مین بهت مشهور هي اور اوسکو انگریز لوگ بهت شوق سے گاتے هین اوسکا ترجمه اس شخص نے عربي زبان مین کیا هي اوس گیت مین دشوین کرلوس بادشاه فرنچ کا حال هي جو تابع قوانین نهین تها اور جسپر رعایا نے لسبب اوسکي بي قوفي کے خروج کر کے حمله کیا تها چونکه وه تمامه قابل لکهنے کے هي اسواسطی سب لکهتاهون وه دو قصیدي هین ایک قصیده کا نام بارسیه هي دوسري کو مرسیلیه کهتے هین

قصیده بارسیه یهه هے

یا اهل فرانسة الغرا

یا شجعانا بشها متنکم

عشتم في الرق ودرطتنه

والآن خذوا احر بتکم

ما احسن یوم نخار کو
بتوافقکم في کلمتکم

کروا کرا للظفر بهم
النصر حلیف شجاعتکم

الدولة تطلب رفقکم

وتروم ذهاب جلالتکم

قولوا ها نحن باجمعنا

جند بهم وبجراءتكم
باريس الآن لقد وجدت
ماثور الفخر بهمتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا | واغزوا فيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم | لا تنقذهم من صولتكم
كروا كرا للظفر بهم | النصر حليف شجاعتكم
هيا التحموا اتبعا و نكم | هيا اتحدوا الحرابتكم
وليهدى كل فتى منكم | نشكا اهلى لمدينتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا | واغزوا فيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم | لا تنقذهم من صولتكم

كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم
ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم

ان قيل لكم علم من ذا | ينشر في الغارة رايتكم
قولوا ذو راس مشتعل | شيبا لفيئت عصابتكم
فله فضل اذا عتقاه | ل جميع الارض لسطوتكم
ما احسن يوم فخاركم | بتوافقكم في كلمتكم

كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

فلذات مدافعهم سعرت — لكن لا تضعف قوتكم
فيها يزداد عديدكم — وبها تتقوى فتيتكم
ولبشد تهايبه ولكم — امراء الغزو ببلدتكم
في الحرب شيوخ تجربة — وهم شبان بدايتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

ومثلثة الالوان بدت — علما انشرت لحمايتكم
وعمود النصر له شمم — نادى بلسان مقالتكم
يا قوس قزح حريتنا — اذ كان شعار سعادتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

وطبول الحزن لها طرب — وتزف جنازة ميتكم
ونوابيت الاموات بها — ازهار النصر علا متكم
وهيا كل اعظمهم شهرت — ببيت المشهد لقرافتكم
هي ماوي المجد كرسكنا — ومقام عظام اجلتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم في كلمتكم

كروا كرا للظفر بهم

النصر حليف شجاعتكم

يا امواتاً في رمسهم — كونوا احيا بسيرتكم

انتم شهدا بفخاركم — شهدا شهدا بغاباتكم

يا منطوقاً بعساكرنا — يا من سد ثغوراً بامارتكم

يا ذا العلم الحربي ومن — صرنا نهدي بهدايتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا فيهم ببسالتكم

بين انهم ومدافعهم — لا تنقذهم من صولتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم في كلمتكم

كروا كرا للظفر بهم

النصر حليف شجاعتكم

افليب المجدور ونقاه — يا من فزنا بعنايتكم

ودماء الحرب بنا امتزجت — بدمائكم في غارتكم

يا غاني الفخر اصبح طرباً — وكما هو قد ما عادتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا فيهم ببسالتكم

بين انهم ومدافعهم

لا تنقذهم من صولتكم

النصر حليف شجاعتکم

یہہ قصیدہ تمام ہوا اب دوسرا قصیدہ مرسلیہ لکہتا ہون وہ یہہ ہی

قصیدہ مرسلیہ

فہیّا یا بنی الاوطان ہیّا   فوقت فخارکم لکم تہیّا

اقیموا الرایۃ العظمی سویا   وسنّوا غارۃ الهیجا ملیّا

علیکم بالسلاح ایا اهالی

ونظم صفوفکم مثل اللالی

وخوضوا فی دماء اولی الوبال

فہم اعداءکم فی کل حال

وجورهم غدا فیکم جلیا

فیاخوضوا دماء اولی الوبال

اما تصغون اصوات العساکر   کوحش قاطع البیداء کاسر

وخبث طویۃ الفرق الفواجر   ذبیح بنیکم نطفا البواتر

ولا یبقون فیکم قط حیا

علیکم بالسلاح ایا اهالی   ونظم صفوفکم مثل اللالی

وخوضوا فی دماء اولی الوبال   فہم اعداؤکم فی کل حال

وجورهم غدا فیکم جلیا   فیاخوضوا دماء اولی الوبال

فماذا تبتغی منا الجنود

وهم همج واخلاط عبید

کذا اهل الخیانۃ والوعود

كذاك ملوك نفي ان اسودوا
تغصبهم لنا لم يجد شيئا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداءكم في كل حال
وجودهم غدا فيكم جليا فيا خوضوا دماء اولي الوبال

لمن جعلوا السلاسل والقيودا
واغلالا واطواقا حديدا
لاهل فرانسا البر واعبيدا
وليس عرامهم هذا جديدا
اما هذا عجيب يا اخيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداوكم في كل حال
وجودهم غدا فيكم جليا فيا خوضوا دماء اولي الوبال

وكيف يسوغ ان نرضى رعاعا
من الاغراب يبغون ارتفاعا
ويجرى شرعهم فينا شراعا
وانذالا لديهم لا تراعى
رعاءا بل تكب على المحيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
دخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداوكم في كل حال

وجودهم

وجوه‌هم غدا فيكم جليا — ثبا خوضوا دماء اولي الوبال

فلم يا سلام من المذله
فما نرضى بان تبقى اذ لة
ويا سرنا وقتيتنا اجله
فريق بالدراهم قد تو له
فكيف وقد دنا امضى عليا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعداؤكم في كل حال
وجوه‌هم غدا فيكم جليا — ثبا خوضوا دماء اولي الوبال

الهي كيف يقهرنا ملوك
بسبل العدل ليس لهم سلوك
واندال للاستعباد حيكوا
وما في الفخر يشركنا شريك
ولا احد به ابدا حريا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعداؤكم في كل حال
وجوه‌هم غدا فيكم جليا — ثبا خوضوا دماء اولي الوبال

فقل لهم ايا اهل المظالم
وارباب الجرائم والمآثم
اما تخشون من تلك المحارم

كذا اهل الخيانة للمكارم
وظلمهم لقد بلغ الثريا

عليكم بالسلاح ابا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعدائكم في كل حال
وجودهم غدا فيكم جليا — فبا خوضوا دماء اولي الوبال

احلوا الخوف نحوكم اماما
وخلوا العدل عندكم اماما
ونقضكم لموطنكم زماما
به تجزون ذلا وانتقاما
وتكتسبون عند القوم خزيا

عليكم بالسلاح ابا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعدائكم في كل حال
وجودهم غدا فيكم جليا — فبا خوضوا دماء اولي الوبال

فها كم قد تعسكرت الاهالي
وسارت كلها نحو القتال
لتقتحم المهالك لا تبالي
اذا ما مات ليث في النزال
تولد ارضنا شبلا صبيا

عليكم بالسلاح ابا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعدائكم في كل حال

تمم

وجوه هم عدا فيكم جليا	بنا خوضوا دماء اولي الوبال

صغير القوم منا والكبير
يحب قتالكم فرحا يطير
تجاربكم وليس لكم نصير
وليس لحربنا اصلا نظير
وحاش نخولنا يلقون عيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي	ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال	فهم اعداؤكم في كل حال
وجوه هم عدا فيكم جليا	بنا خوضوا دماء اولي الوبال

لنا وطن به همنا غراما
به تقوى عزائمنا دواما
نمانعه ونخشى ان يضاما
وناخذ ثارة ممن تعامى
وجاروا ان يكن ملكا دنيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي	ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال	فهم اعداؤكم في كل حال
وجوه هم عدا فيكم جليا	بنا خوضوا دماء اولي الوبال

لنا حريه في الكون تسمو
تزيد اوالحروب تبث وتنمو
يمانع عن بنيها ما يهم

بها ثمرات نصر تهم تستر
على نغم المثالي والحميّا

عليكم بالسلاح ايا اهالي	ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال	فهم اعدائكم في كل حال
وجورهم عدا فيكم جليا	بنا خوضوا دماء اولي الوبال

تموت عداتها موتاً شنيعا
اذا ما ابصروا اغرا منيعا
يحوز حماتها مجدا رفيعا
فويل للذي يبغي الرجوعا
لرق يكتسي خطأ وغيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي	ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال	فهم اعدائكم في كل حال
وجورهم عدا فيكم جليا	بنا خوضوا دماء اولي الوبال

سنسلك مسلك ارباب الجهاد
كاسلاف لهم طول الايادي
ونحو نحوهم في كل ناد
ونقفوا فضلهم في كل واد
ونبلغ فضلهم شأوا قصيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي	ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال	فهم اعدائكم في كل حال

وجورهم عذا فيكم جليا | بنا خوضوا دماء اولي الوبال

نومل ان نكون لهم فداء
وكل فتى نفجر النصر باء
وان لا نعبدهم نبقى مساء
اذا لم ننتقم لهم العداء
ويأخذ ثارهم من كان حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي | ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال | فهم اعدائكم في كل حال
وجورهم عذا فيكم جليا | بنا خوضوا دماء اولي الوبال

تمت القصيدتان
للرفاعة

فہرست تذکرہ فرائد الدہر

باب الالف

باب الدال المہملہ

باب الذال المعجمہ

باب الراء المہملہ

باب الزاء المعجمہ

باب السین المہملہ

باب الشین المعجمہ

باب الصاد

باب الطاء

باب الظاء المعجمہ

باب العین

باب الغین المعجمہ

باب الفار

باب القاف

باب اللام

باب المیم

تمت